سلسلۂ نصابات علمیہ جامعۂ عثمانیہ

تاریخ جمہوریۂ روما

جلد سوم

مُصنّفہ

ڈبلیو۔ ای۔ ہیٹ لینڈ ایم۔ اے۔
فیلو سینٹ جانس کالج۔ کیمبرج

مُترجمہ

مولوی حمید احمد صاحب انصاری بی۔ اے۔
مسجّل ورفیق جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی

سنہ ۱۳۴۲ھ سنہ ۱۳۳۳ف سنہ ۱۹۲۳ء

دارالطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین تاریخ جمہوریۂ روما جلد سوم

باب ۳۵

حصہ ششم

دور انقلابی

(الف) از برادران گراکی تا حکومت سولا

باب سی و پنجم

سسلی میں غلاموں کی جنگ ۱۳۴ تا ۱۳۲ ق م (۶۲۰) کسی ملک کی تاریخ کو مختلف عہدوں میں تقسیم کرنا کسی خاص اصول پر مبنی نہیں مگر سہولت کی غرض سے اُسکی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوئی واقعہ ایسا ہو کہ اسکو دو عہدوں سے ایسا تعلق ہو کہ ایک کے واقعات کے نتائج دوسرے کے واقعات کے اسباب ہوں تو اس سے ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ تاریخ متفرق واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں تسلسل بھی ہے۔ اسی قبیل کے واقعات میں سسلی کے غلاموں کی جنگ ہے جس سے سلطنت روما کے صوبجات مفتوحہ کی بدانتظامی اور دیہات میں غلامی کی قبیح رسم کے ترقی پانے کے نتائج ہویدا ہیں۔ اس بغاوت کو سلطنت روما نے سخت خونریزی کے ساتھ فرو کیا مگر اس کے دب جانے سے ان خرابیوں کا استیصال نہیں ہوا جو اس کی باعث تھیں۔ بدنصیب غلام جن مصائب میں مبتلا تھے ان سے ان غریبوں کو نجات نہیں ملی اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ زمانہ مابعد میں سسلی اور دیگر اقطاع ملک میں انھوں نے پھر شورش کی۔ روما کے عہد انقلاب کے تمدن میں دو جماعتیں بالخصوص نمایاں ہیں ایک تو سرمایہ دار اور دوسرے غلام۔ یہی دو قوتیں تھیں جو اطالیہ میں زراعت کی بربادی کی باعث ہوئیں، اہل جمہور کے حب قومی کو انھیں کے سبب سے کیڑا لگ گیا اور انھیں کی بدولت روما کے آزاد شہریوں کی فوج پیشہ ور سپاہیوں کی ایک ایسی جماعت میں متبدل ہو گئی جو ہر ایک اولوالعزم پیشوا کا ساتھ دینے کو تیار تھی۔ قوم روما اس منزل سے ناآشنا نہ تھی کیونکہ اسکے قدم اس طرف پہلے ہی اُٹھ چکے تھے۔ عہد انقلاب میں تدریجی تغیرات کی وجہ سے آخرکار وہ نتیجہ برآمد ہوا جس کی طرف قوم بڑھ رہی تھی یعنی سلطنت روما ایک فرد واحد کے زیرنگیں ہو گئی ٭

باب ۳۵

سسلی کا نظام زراعت

(۶۸۱) اطالیہ میں ان بڑے بڑے علاقوں کی تعداد جن کی اراضی میں غلاموں سے کام لیا جاتا تھا روز بروز بڑھتی جاتی تھی مگر جزیرہ سسلی میں اس طریقہ کا رواج عام تھا۔ دوسری جنگ قرطاجنہ کے دوران میں جب اہل روما کو اس جزیرے پر دوبارہ تسلط حاصل ہوا اور اسکے بعد اراضیات کو ضبط کرکے انکا دوبارہ بندوبست ہوا تو ان انتظامات کی وجہ سے اُن اراضیات میں جو رومنوں اور انکے منظور نظر حلفاء کے قبضے میں تھیں اضافہ کثیر ہوا۔ بعد کے سالوں میں غالباً روما کے سرمایہ داروں نے اور بھی اراضیات خرید لی ہونگی۔ چند دیسیوں نے بھی[1] جن پر حکام کی خاص نظر عنایت تھی اور جن کو حق کومرسیم (حق تجارت و قبضہ جائداد وغیرہ) مل چکا تھا غالباً یہی کیا ہوگا۔ ان کے علاوہ کچھ کم درجے کے حقوق رکھنے والے لوگ بھی تھے جنھوں نے اپنی بستیوں کی حدود میں املاک پیدا کرلی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اراضیات زیادہ تر چند زمینداروں کے قبضے میں تھیں جو وسیع پیمانے پر غلاموں کی محنت سے کاشت کراتے تھے۔ عیش پسندی ترقی پر تھی اور اہل دولت کی قوت بھی بڑھتی جاتی تھی۔ آقا پر اپنے غلاموں کے ساتھ بھلا یا برا سلوک کرنے میں کوئی قوت قانونی یا اخلاقی مانع نہ تھی۔ عرصہ دراز تک کسی قسم کی بدامنی نہ ہونے اور امن و اماں کے قیام سے سسلی کے اہل دولت کو یہ خیال ہوگیا تھا کہ اس جزیرے میں کسی قسم کا خوف نہیں اور انکی بے رحمی اور حرص کی ان کو کبھی سزا نہ ملیگی۔ غلام رکھنے والے کے مظالم مشہور ہیں مگر سسلی کے زمینداروں نے انتہا کردی تھی۔ بخل اور خودغرضی نے انکی آنکھیں اندھی کردی تھیں۔ انکو اس امر کا بھی احساس نہ رہا کہ بدنصیب غلاموں کو کافی غذا اور کپڑا دینا انھیں کے حق میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ اگر انکے غلام لوٹ مار کرتے تو یہ چشم پوشی کرتے جس کی وجہ سے سسلی میں رہزنوں کی تعداد کثیر ہوگئی جنھیں فوج بنجانے کے لئے صرف ایک راہبر کی ضرورت تھی۔ اس طرح دیہات میں امن و اماں مفقود ہوگیا اور باقی ماندہ چھوٹے چھوٹے کسانوں کی جان عذاب میں پڑ گئی جو اپنے ذی اثر ہمسایوں کے غلاموں کی لوٹ[2] مار سے پریشان تھے۔ جزیرے کے اصلی باشندوں میں سے جو باقی رہ گئے تھے نہ صرف اپنی زمینوں سے بیدخل کردئے گئے تھے بلکہ غلاموں کی موجودگی کی وجہ سے محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ

[1] سسرو دوم "ان ویریس" جلد سوم ۹۳ و ۱۰۰ اور فقرہ ۲۵۲ ماسبق
[2] دیکھو فقرہ ۱۳۵۴ مابعد کا حاشیہ ۱

باب ۳۵
سسلی کا نظام زرعی

(۶۸۱) اطالیہ میں ان بڑے بڑے علاقوں کی تعداد جن کی اراضی میں غلاموں سے کام لیا جاتا تھا روز بروز بڑھتی جاتی تھی مگر جزیرہ سسلی میں اس طریقہ کا رواج عام تھا۔ دوسری جنگ قرطاجنہ کے دوران میں جب اہل روما کو اس جزیرے پر دوبارہ تسلط حاصل ہوا اور اسکے بعد اراضیات کو ضبط کرکے انکا دوبارہ بندوبست ہوا تو ان انتظامات کی وجہ سے اُن اراضیات میں جو رومنوں اور انکے منظور نظر حلفاء کے قبضے میں تھیں اضافہ کثیر ہوا۔ بعد کے ستر سال میں غالباً روما کے سرمایہ داروں نے اور بھی اراضیات خرید لی ہونگی۔ چند دسیسیوں[1] نے بھی جن پر حکام کی خاص نظر عنایت تھی اور جن کو حق کومرسیم (حق تجارت و قبضہ جائداد وغیرہ) مل چکا تھا غالباً یہی کیا ہوگا۔ ان کے علاوہ کچھ کم درجے کے حقوق رکھنے والے لوگ بھی تھے جنھوں نے اپنی بستیوں کی حدود میں املاک پیدا کرلی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اراضیات زیادہ تر چند زمینداروں کے قبضے میں تھیں جو وسیع پیمانے پر غلاموں کی محنت سے کاشت کراتے تھے۔ عیش پسندی ترقی پر تھی اور اہل دولت کی قوت بھی بڑھتی جاتی تھی۔ آقا پر اپنے غلاموں کے ساتھ بھلا یا برا سلوک کرنے میں کوئی قوت قانونی یا اخلاقی مانع نہ تھی۔ عرصہ دراز تک کسی قسم کی بدامنی نہ ہونے اور امن وامان کے قیام سے سسلی کے اہل دولت کو یہ خیال ہوگیا تھا کہ اس جزیرے میں کسی قسم کا خوف نہیں اور انکی بے رحمی اور حرص کی ان کو کبھی سزا نہ ملیگی۔ غلام رکھنے والے کے مظالم مشہور ہیں مگر سسلی کے زمینداروں نے انتہا کردی تھی۔ بخل اور خود غرضی نے انکی آنکھیں اندھی کردی تھیں، انکو اس امر کا بھی احساس نہ رہا کہ بدنصیب غلاموں کو کافی غذا اور کپڑا دینا انھیں کے حق میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ اگر انکے غلام لوٹ مار کرتے تو یہ چشم پوشی کرتے جس کی وجہ سے سسلی میں رہزنوں کی تعداد کثیر ہوگئی جنھیں فوج بنجانے کے لئے صرف ایک راہبر کی ضرورت تھی۔ اس طرح دیہات میں امن وامان مفقود ہوگیا اور باقیماندہ چھوٹے چھوٹے کسانوں کی جان عذاب میں پڑگئی جو اپنے ذی اثر ہمسایوں کے غلاموں کی لوٹ[2] مار سے پریشان تھے۔ جزیرے کے اصلی باشندوں میں سے جو باقی رہ گئے تھے نہ صرف اپنی زمینوں سے بیدخل کردئے گئے تھے بلکہ غلاموں کی موجودگی کی وجہ سے محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ

---

[1] سسرودوم "ان ویریس" جلد سوم ۹۳ و ۱۰۸ اور فقرہ ۲۵۲ ماسبق

[2] دیکھو فقرہ ۴۵۴ ۱۳ مابعد کا حاشیہ ۲

باب ۳۵

پالنے کا موقعہ باقی نہ رہا تھا۔ مگر ان کے مصائب کے غلام ذمہ دار نہ تھے کیونکہ سسلی میں وہ اپنی مرضی سے نہ آئے تھے۔ یہ سب خرابی اس نظام کی تھی جسکی وجہ سے چند غلام رکھنے والے عیش و آرام سے بسر کرتے تھے۔ رومی صوبہ داروں کے پاس بھی انھیں رسائی حاصل تھی جو اکثر بدلتے رہتے تھے اور جن کی اصل غرض یہ رہتی تھی کہ اپنے زمانہ حکومت میں خوب روپیہ پیدا کریں اور ذی اثر اہل دولت ان سے کسی بات پر ناراض نہوں کیونکہ انکی ناراضی کا اثر روما تک پہنچتا تھا جس سے انکی آیندہ ترقی معرض خطر میں پڑجاتی اسلئے غلام اور انکے آقا جو مظالم اہل جزیرہ پر کرتے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ تھی اور اگر غلام کسی صورت سے اپنے اطالیہ یا سسلی کے آقاؤں پر ٹوٹ پڑتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ غریب اہل سسلی ان قابل نفرت سرمایہ داروں کی حمایت میں اپنا خون گراتے ؛

غلاموں کی جماعتیں

(۶۸۲) واقعات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ ان معدودے چند اور منتشر سرمایہ داروں کی حفاظت کی ضرورت تھی مگر حکومت روما کو اس کا کچھ خیال نہ تھا کیونکہ انکے پاس نہ صرف کوئی مستقل فوج تھی بلکہ جنگ کے آغاز کے بعد بھی سمندر پار مقامات میں لڑنے کے لئے سپاہیوں کا بھرتی کرنا آسان نہ تھا۔ سسلی میں صرف ایک پریٹر تھا جسکے ساتھ ایک مختصر سی فوج ذاتی حفاظت کے لئے اور چند ہزار مقامی سپاہی (ملیشیا) تھے جن سے کام لینا بڑی دشوار تھی۔ علاوہ ازیں مجلس سینیٹ (سینات) کو حالت جنگ کے وجود کا یقین دلانا آسان نہ تھا۔ افواج کے بھرتی کرنے سے عوام میں انتشار پھیل جاتا اور اراکین سینیٹ (سینات) بلحاظ دیگر مصالح بلا وجہ موجہ ایسا فعل کرنے سے احتراز کرتے جس سے عوام میں بد دلی پھیلنے کا اندیشہ ہوتا۔ پھر خود زمینداران سسلی اپنے درمیان میں افواج روما کی موجودگی کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ اس زمانے میں سپاہی کا اصل مقصد حصول مال غنیمت تھا اور دوست و دشمن کے مال میں بھی امتیاز نہ کرتے۔ سسلی کے غلاموں میں بھی جنگجوئی کا مادہ موجود تھا کیونکہ ان میں سے سب زبردست اور توانا تھے کیونکہ کمزور غلام کبھی خریدنے کے قابل خیال نہیں کئے جاتے تھے۔ ان سے دو کام لئے جاتے تھے یعنی سسلی کی زرخیز زمینوں کی کاشت یا گلہ بانی۔ اس محنت و مشقت کی وجہ سے وہ ہمیشہ تنومند رہتے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ غلام زیادہ مشرقی خصوصاً شام اور ایشیائے کوچک کے باشندے تھے۔ اہل اقتدار کی فرماں برداری انکی طبیعت ثانی ہو گئی تھی مگر ہم قوم اور ہم خیال ہونے کی وجہ سے ایک تعداد کثیر کا بالاشتراک کوئی کام کرنا آسان تھا۔ تو ان مشرقیوں پر یونانی

باب ۳۵

تہذیب کا ایک خفیف سا صیقل تھا جسکی وجہ سے ان میں مکاری اور ہوشیاری پیدا ہوگئی تھی جس سے انکے بہت سے کام نکل جاتے تھے۔ اوہام پرستی بھی انکے خمیر میں تھی نیم اعتقادی کی وجہ سے جھوٹے دعووں کو بلا چون وچرا تسلیم کر لیتے نجات دہندہ کے منتظر رہتے اور ہر رہنما کے نقش قدم پر چلنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ ان میں سے اکثر کو وہ زمانہ یاد تھا جبکہ طوق غلامی انکے گلے میں نہ تھا بعض ان میں سے ایسے بھی تھے جو اپنے دور افتادہ وطنوں میں کچھ حیثیت رکھتے تھے مگر اب پابہ زنجیر ہو کر جانوروں کی طرح اپنے ظالم آقاؤں کی منفعت کے لئے محنت ومشقت میں مصروف تھے اور ہر وقت ناقابل برداشت مصائب کے ہنرس میں رہتے۔ موت کا انہیں کیا خوف ہو سکتا تھا جبکہ انکی خلاصی کا یہی ایک ذریعہ تھا۔ ایک دفعہ جب انکو یقین آگیا کہ کوئی تغیر انکی موجودہ حالت کو زیادہ خراب نہیں کر سکتا تو پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا دشوار نہ تھا کہ اگر کوئی تغیر ہو تو اس سے انکی حالت بہتر ہی ہوگی۔ آخرکار ان صبر کرنے والے مشرقیوں کا پیمانہ شکیبائی لبریز ہو گیا اور انہوں نے بغاوت پر کمر باندھ لی[1]

غلاموں کی بغاوت

۶۰۳ - مورخوں کی فروگذاشتوں کی وجہ سے اس بغاوت کی تاریخ کا تعین دشوار ہے۔ واقعہ یہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۴۰ ق م سے سسلی میں مشکلات پیدا ہوگئیں تھیں اور جو جو پریٹر مقرر ہوئے وہ یکے بعد دیگرے بغاوت کو فرو کرنے سے عاجز رہے تھے۔ پی۔ پوپلیس نے (جو بقول موم سینن سنہ ۱۳۵ ق م میں پریٹر تھا) یہ تحریر چھوڑی ہے کہ اس نے بھاگے ہوئے غلاموں کو انکے آقاؤں کے پاس واپس کر دیا تھا مگر اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ اس نے بغاوت بالکل فرو کر دی کیونکہ تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے پریٹروں کو غلاموں نے ہزیمت دی۔ مگر ممکن ہے کہ اس سے یہ مطلب ہو کہ انکو قزاقوں کی بڑی بڑی اور جنگجو جماعتوں کے فرو کرنے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔ اصل بغاوت سنہ ۱۳۵ ق م کے دوران میں شروع ہونا مشکوک ہے۔ مگر غالباً اسی زمانے میں تمام اہل سینیٹ (سینات) کو آخرکار یقین ہو گیا کہ ایک

[1] اصل ماخذ ڈیوڈورس سیکولس کی کتاب بست وچہارم ہے اور دیکھیں جلد پنجم ۲ و ۹، ۳۴ و ۸ والیریس میکسی مس جلد ۲، ۷ } ۹، وجلد ۹، ۱۲ } ۱ - اسٹرابو جلد ۶، ۲ } ۶ صفحہ ۲۷۲-۲۷۳) فرونٹی نس فلورس جلد ۲، ۷، جلد ۳، ۱۹ وغیرہ سے بھی کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں آخری تین اسناد کا ماخذ بھی لیوی ہی ہے اور انکی اصل بنیاد غالباً پیزو کی گم شدہ تاریخ ہے ولنائن صفحہ ۹۷ میں مفرور غلاموں کی واپسی کا ذکر ہے وارڈ زورتھ صفحہ ۲۲۱ کا بھی مطالعہ کیا جائے

باب ۳۵

واقعی جنگ کا سامنا ہے اور خواب غفلت سے جاگ کر ایک کانسل کو مع فوج کے جزیرہ سسلی پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا جہاں سے روما کو غلے کی رسد پہنچتی تھی۔ اس عظیم الشان بغاوت کی ابتدا شہر اینا سے ہوئی جو وسط جزیرہ میں ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا اور اس سبب سے بغیر غداری یا رسد کے ختم ہوجانے کے اس پر قبضہ ناممکن تھا۔ اس مقام کے ممتاز اشخاص چند سرمایہ دار تھے۔ ان میں سے ایک دامُوفیلس جو اپنی بیہودہ عشرت پسندی اور وحشیانہ بیرحمی کی وجہ سے بدنام تھا اسی مردود جماعت میں سے ایک دوسرا شخص انتی گی نیس تھا۔ غالباً دونوں سسلی زاد یونانی تھے۔ آخرالذکر کا ایک یونانی غلام مسمی یونُوس (خیرخواہ) تھا جس سے غالباً خدمت گاری کا کام لیا جاتا تھا مگر ان سرمایہ داروں کے خدمت گار بھی انکے جبر و تشدد سے محفوظ نہ تھے اور اس لئے یہ بھی ان غلاموں کے ساتھ جو علاقوں میں زراعت یا گلہ بانی میں مصروف تھے پوشیدہ ہمدردی رکھتے تھے۔ یونوس کو اپنے ملک کے توہمات کی خاص مہارت تھی اور شعبدہ بازی میں بھی دخل رکھتا تھا۔ منہ سے آگ نکالنا اور اسی قسم کے دوسرے شعبدے اسے یاد تھے۔ اسے یہ بھی دعوے تھا کہ اس پر وحی اترتی ہے اپیشین گوئیاں بھی کرتا جو بعض اوقات سچ بھی ہوتیں۔ اس طور پر آس پاس کے شامی غلاموں میں اسکی فوق العادت قوتوں کی شہرت ہوگئی دامُوفیلس کے غلاموں نے جب اسکے خلاف میں سازش شروع کی تو انھوں نے یونوس سے مشورہ کیا جس نے امداد الہٰی کی امید دلاکر انھیں بغاوت پر پورا آمادہ کردیا غلاموں نے علم بغاوت بلند کرکے شہر اینا پر قبضہ کرلیا اور جن جن لوگوں سے انکو کدتھی سب کو تہ تیغ کردیا۔ اینا کے غلام بھی انکے شریک ہوگئے۔ دامُوفیلس اور اسکی بیوی میگالس جو بیرحمی میں اس سے کم نہ تھی دونوں اپنے مکان سے نکالکر قتل کردیے گئے۔ صرف وہ اہل حرفہ جو اسلحہ کے بنانے میں مدد دیسکتے تھے چھوڑ دیے گئے باقی تمام اہل شہر کا قتل عام ہوگیا۔ صرف ایک ہی شخص کو انھوں نے چھوڑ دیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان وحشی غلاموں میں بھی انسانیت کے کچھ آثار باقی تھے۔ دامُوفیلس کی نوجوان بیٹی ہمیشہ اپنے باپ کے غلاموں کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آتی اور تاحد امکان ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی کوشش کرتی اس رحم کے صلے میں غلاموں نے نہ صرف اسکی جان بخشی کی بلکہ عزت آبرو کے ساتھ اسکو اپنے عزیزوں کے پاس بھیجدیا جو مقام کتانا میں تھے؀

باب ۳۵

۶۸۴- غلاموں کی اُس جماعت کا جس نے شہر اَینا پر قبضہ کر لیا تھا یونوس سرغنہ ہو گیا اور چونکہ اس کا نام مبارک اور اسکی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوئی تھیں اسلیئے غلاموں نے اسکو اپنا بادشاہ منتخب کیا کیونکہ مشرقی لوگ حکومت شاہی کو پسند کرتے ہیں۔ یونوس نے بھی مشرقی بادشاہوں کے ٹھاٹھ اختیار کیئے۔ اس نے اپنا لقب شاہ انطاکوس رکھا اور اپنی داشتہ کو ملکہ بنا کر مشرقی درباروں کی تقلید میں عیش و عشرت کی زندگی شروع کر دی۔ اپنی باغی فوج کو اس نے شامی کے نام سے مشہور کیا اور ممکن ہے کہ اس جماعت میں جو لوگ پہلے شریک ہوئے شامی ہی ہوں۔ یُونوس کے بدمعاش ہونے میں تو کوئی شک نہیں مگر ذی فہم ضرور تھا۔ اس نے اپنے پیرووں میں سے ایک شاہی مجلس بنائی اور اپنا اعتماد زیادہ تر ایک آکائی یونانی مسمی اکائیوس پر رکھا جس کی لیاقت اور دلیری کی وجہ سے اسے زیادہ تر کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ جدید اشخاص کی تعداد کثیر شریک ہونے سے باغیوں کی فوج میں اب دس ہزار آدمی ہو گئے تھے جو مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ رومن افواج کے کئی دستوں کو انھوں نے بعد مقابلہ شکست دی اور ہتھیار چھین کر اپنی افواج کے اسلحہ کی کمی کو پورا کیا۔ پریٹر انکے مقابلے سے عاجز آ گئے۔ ٹھیک اسی وقت جزیرے کے مغربی حصے میں بھی بغاوت ہو گئی۔ ایک گلہ بان مسمی کلیون ساکن سلیسیا نے جو ایک بہادر قزاق تھا غلاموں کی ایک فوج تیار کر کے اگری گینٹم پر قبضہ کر کے لوٹ لیا اور اسکے بعد آس پاس کے اضلاع کو بھی تاخت و تاراج کر دیا۔ امید تھی کہ باغیوں کے دونوں سرغنوں میں پھوٹ پڑ جائیگی اور دونوں آپس میں لڑ کر تباہ ہو جائینگے مگر یہ امید جلد منقطع ہو گئی کیونکہ کلیون نے انطاکوس کی اطاعت قبول کر لی اور اسکا سپہ سالار بنگیا۔ باغی غلاموں کی تعداد اب ۲۰۰۰۰ ہو گئی تھی ایک پریٹر مسمی ہپ سایوس نے معہ آٹھ ہزار سسلی کے سپاہیوں کے اس کا مقابلہ کیا مگر منہ کی کھائی۔ بغاوت اب زور پکڑتی جاتی تھی۔ اسی زمانے میں غالباً انکے سرگروہوں نے ملک کو تباہ کرنا چھوڑ دیا۔ اس کا سبب ممکن ہے کہ یہ ہو کہ اُن کو غلے اور رسد کی ضرورت تھی مگر یہ بھی ممکن ہے کہ ان کو مستقل کامیابی اور سسلی میں غلاموں کی ایک آزاد سلطنت کے قیام کی امید ہو گئی ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رفتہ رفتہ انکی فوج کی تعداد دو لاکھ ہو گئی۔ اور اس طور پر اُن کو خود اپنے ملک میں اپنی حماقت سے ایک زبردست جنگ کا سامنا کرنا پڑا۔

باشیہ ۳۔ غلاموں کی دوسری بغاوتیں

۶۸۵ - حکومت روما کو غلاموں کی بغاوتوں کے خطرات کا علم ضرور تھا - اطالیہ کے مختلف مقامات میں غلاموں کی بغاوتوں ؎۱ کا ذکر کچھ کچھ ہم تک پہونچا ہے ۱۹۸ق م میں بیان کیا جاتا ہے کہ خود شہر روما کے قریب چند غلاموں نے جو قرطاجنہ کے یرغالوں کی خدمت پر بمقام سیتیا مقرر تھے بغاوت پر آمادہ ہو گئے تھے مگر اسکا راز افشا ہو گیا اور حکام روما نے بعجلت اس خطرے کو دفع کر دیا - مگر آس پاس کے اضلاع کو باغیوں سے صاف کرنے میں دقت پیش آئی یہاں تک کہ پری نیس تی پر بھی باغیوں نے حملہ کرنے کا قصد کر لیا تھا - دو سال کے بعد ایٹروریا کے غلاموں میں بےچینی کے آثار نمایاں ہوئے جہاں غالباً بڑے بڑے علاقوں کے ذریعے سے کاشت کرنے کا طریقہ جاری ہو چکا تھا - یہ بغاوت بھی فرو کر دی گئی مگر اس وقت جب کہ غلام میدان جنگ میں خم ٹھوک کر کھڑے ہو گئے تھے ۱۸۵ق م میں اپولیا کے گلہ بان غلاموں نے بغاوت کی مگر مقام تارینتم میں ایک پریٹر مع کچھ فوج کے مقیم تھا اور یہ بغاوت بھی سخت خونریزی کے ساتھ فرو کیگئی - (سالہا سال اسی طرح گزر گئے) دیہات میں غلاموں کی تعداد میں روز افزوں ترقی تھی اور انکی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی تھی - سسلی میں جب غلاموں نے بغاوت کی سلطنت روما کے اور کئی حصوں میں بھی اس قسم کی بغاوتیں ہوئیں - خود روما میں ۱۵۰ غلام سازش کے الزام میں گرفتار ہوئے مگر من ٹورنے اور سینوایسا میں سازش کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی اور سینکڑوں غلام صلیب پر چڑھا دئے گئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو - لاریم کی چاندی کی کانوں میں ایک ہزار سے زاید کان کن غلاموں نے بغاوت کی جس کی وجہ سے صوبہ اٹیکا میں بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہو گیا - جزیرہ دیلوس میں جو غلاموں کی تجارت کا مرکز تھا حکام مقامی کی فوری کارروائی سے بغاوت فرو ہو گئی - اگر دیوڈورس کے قول پر اعتماد کیا جائے تو دیگر حصص ملک میں بھی اس قسم کی بغاوتیں ہو گئی تھیں مگر ان کو جنگ نہیں کہ سکتے - آرستونکس کی سرگرمی میں ایشیا میں بعض غلاموں نے بغاوت کی تھی جس کا ذکر آگے آئیگا - یہ سب ظاہری علامات اس نامبارک مرض کی تھیں جو اس غیر مستقل تمدن کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہا تھا - تاریخوں میں ان بغاوتوں کی

ف۱ لیوی ۳۲، ۲۶ - ۳۳، ۳۶ - ۳۹، ۲۹ +

ف۲ دیکھو دیوڈورس اور اوروسیس

باب ۳۵

طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے غلاموں نے تو کوئی تاریخ ہی نہیں چھوڑی ہے جس سے ہمیں معلوم ہوسکتا کہ یہ ہزاروں اور لاکھوں مظلوم کن مصائب و آلام میں اس پر آشوب زمانے میں مبتلا تھے ؎

جنگ کا طول کھینچنا

۶۸۶ - سسلی کی بغاوت اب حکومت کے لئے موجب پریشانی ہو رہی تھی کیونکہ گزشتہ تجربے اور شہر نومن ٹیا پر دشمنوں کا قبضہ ہو جانے سے اس امر کا اندیشہ تھا کہ کہیں آزاد دیسی باشندے بھی غلاموں کی متابعت نہ کریں۔ سسلی میں باغی غارتگری ترک کرکے اپنی فتوحات کی توسیع کی طرف متوجہ ہوگئے تھے مگر غریب اہل سسلی اپنی پریشانیوں سے عاجز آ کر لوٹ مار کرنے لگے تھے[۵۱] اور مزرعات کو جلا رہے تھے۔ جزیرے کی حالت سخت افسوسناک ہوگئی تھی ؛ للی بیئم اور سیر اکیوز پر غالباً ابھی تک روما کا قبضہ تھا کیونکہ انکے سقوط کی ہمیں اطلاع نہیں ملی اور اسکے علاوہ باغیوں کے پاس بیڑا نہیں تھا۔ شہر میسانا کا سقوط بھی مشتبہ ہے مگر اس میں شک نہیں کہ جزیرے کا زیادہ تر حصہ باغیوں کے قبضے میں تھا جس کی وجہ سے صوبے کی باضابطہ حکومت حالت تعطل میں تھی آخر کار سینیٹ (سینات) نے اس طرف اپنی پوری توجہ منعطف کی ۱۳۴ق م میں سیپیو نے نومن ٹیا کی راہ لی اور دوسرا کانسل ک' فلوییس فلاکس مع ایک فوج کے سسلی بھیجا گیا۔ مگر اس نے کیا کیا اسکا ہمیں علم نہیں ۱۳۳ء میں کانسل ل' کالپرنیس پیسو فروگی اس کا جانشین ہوا جو قانون کالپرنیا بابت محاصل جبریہ کا محرک تھا اور جس کو صوبجات کے انتظام سے گہری دلچسپی تھی۔ اورو سیس کی تاریخ میں ایک جگہ ذکر ہے کہ اس نے سخت خونریزی کے بعد ایک شہر پر قبضہ[۵۲] کیا اور اسیروں کو مصلوب کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دشمنوں کی پیش قدمی کو رد کر دیا مگر جنگ کے اختتام کا سہرا اسکے سر نہیں رہا۔ مذکور ہے کہ اس نے رسالے کی ایک ٹکڑی کے سردار کی تذلیل کی جس نے دشمنوں کی

---

[۵۱] دیکھو فقرہ ۸۰۰ -

[۵۲] اوروسیس جلد ۵، ۶، ۴ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ شہر میسانا تھا۔ ۹، ۶ میں اس کا نام "تامرتم" میں اغلباً غلطی ہوئی ہے۔ ان پتھروں سے جن پر اسکا نام کندہ ہے اور جو منجنیق سے پھینکے گئے تھے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہنے اینا پر حملہ کیا تھا۔ ولیریس میکسی مس جلد ۲، ۷، ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے پاس ایک دستہ منجنیق کا تھا اور یہ گمان کہ اسکے جانشین نے اسکا نام پتھروں پر کندہ کرایا ہوگا قطعی خلاف قیاس ہے اسکے لئے فقرہ ۶۸۹ (ول ن) دیکھنا چاہئے

باب ۳

تعداد کثیر میں گھر جانے کی وجہ سے ہتیار ڈالدئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس نے فوج کی اخلاقی حالت کو درست کر دیا تھا جس سے اسکے جانشین نے ۱۳۲ ق م میں نفع اُٹھایا۔ یہ شخص پ، رُوپی لیئس تھا جو اپنے دوست سپیو کے اثر سے کانسل منتخب ہوا تھا۔ مگر باغیوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی اور اسکو صرف دو مستحکم مقامات یعنی تارُومینیم اور اینّا کا محاصرہ کرنا پڑا۔ ان دونوں کوہی قلعوں پر حملہ کر کے قبضہ کر لینا مشکل تھا اور محافظین کو حملہ آوروں سے رحم کی قطعی امید نہ تھی۔ مگر محاصرہ کی وجہ سے تارومنیم میں رسد ختم ہوگئی یہاں تک کہ محصورین ایک دوسرے کو کھانے لگے اور غداری نے خاتمہ کر دیا۔ جو زندہ بچے سخت اذیت کے ساتھ قتل کر دئے گئے۔ اسکے بعد اینّا کی باری آئی۔ یہاں بھی وہی واقعات پیش آئے۔ شہر کے ہموار جانب میں کچھ جنگ ہوئی جس میں بہادر، کلیون کام آیا۔ بھوک غداری اور قتل عام نے محاصرہ ختم کر دیا۔ جنگ تو ختم ہوگئی مگر مفرورین کے تعاقب میں کچھ عرصہ لگا خصوصاً شعبدہ باز بادشاہ اینّا کے سقوط کے قبل وہاں سے بھاگ نکلا۔ اسکے ساتھ اسکے ایک ہزار سپاہی اور چند خدمت گار تھے۔ رُوپی لیئس نے اسکا تعاقب کیا اور سپاہیوں نے یہ دیکھکر کہ وہ پکڑے جائینگے ایک دوسرے کو قتل کر دیا تا کہ رومنوں کے آتش غضب سے بچ جائیں۔ یونوس نے مع اپنے باورچی، نان پز حمامی اور مسخرے کے ایک گڑھے میں پناہ لی جہاں سے گرفتار ہو کر زندان میں ڈالدیا جہاں اسکا کام تمام ہوگیا۔ شاہ انطاکوس کا یہ حسرت ناک انجام تھا۔ قزاقی کا انسداد کر دیا گیا جدید غلام بھرتی کئے گئے اور بڑے بڑے علاقوں کا کام پھر شروع ہوگیا۔ کچھ روز تک جزیرے میں امن و امان رہا مگر اضلاع میں غلامی کا سلسلہ جاری رہا ؏

فتح اور تسلّط

۶۸۷ - دوبارہ تسلّط اور فتح میں زیادہ فرق نہ تھا اسلئے جدید صوبے کی تنظیم میں جو کارروائی کیجاتی تھی وہی سسلی میں عمل میں آئی۔ کانسل بہ حیثیت پرو کانسل حاکم اعلےٰ رہا اور دس اراکین سینیٹ (سینات) کی ایک جماعت بطور اسکی "کانسیلیم" (مجلس شورے) کے بھیجی گئی انھوں نے ایک قانون بنایا جو "قانون رُوپی لیا" (۱۳۱ ق م) کے نام سے

ملہ دیکھو ولیریس میکسی مس جلد چہارم ۲ - ۱۰

ملہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص ایک زمانہ میں وصول کنندہ محاصل تھا۔

باب ۲۵

مشہور ہے اور جس سے صوبے کے انتظامات باقاعدہ کردیئے گئے خصوصاً معاملات متعلق محاصل وکارروائی قانونی۔ یہ انتظامات بہ نسبت سابق کے بہتر تھے مگر انتظامات صوبجات میں جو اصولی خرابیاں تھیں وہ باقی رہیں کیونکہ سرمایہ دار جنکا ان خرابیوں کے قائم رہنے میں نفع تھا روما میں اثر رکھتے تھے اور حکومت روما اگر چاہتی بھی تو خاطر خواہ نگرانی سے مجبور تھی۔ اہل روما کے لئے کافی تھا کہ انکو غلہ حسب سابق سسلی سے پہنچتا رہتا تھا سسلی کے زمینداروں کے نقصانات کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

کتبات

۶۸۰ - دوسری صدی ق م کے کتبات بہت کچھ اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ انسے[1]

---

[1] حوالہ ک، ا، ل سے مراد یہ ہے کہ یہ کتبے مجموعہ کتبات لاطینیہ میں شامل ہیں بعد اسی طرح "د" سے مراد ڈیساس کے مجموعہ مسمی چیدہ چیدہ لاطینی کتبے سے ہے۔ جن حروف کے اوپر خط کھینچا ہے انسے وہ مٹے ہوئے حروف مراد ہیں جنھیں موم سین اور دیگر مورخین نے بنایا ہے۔ اسی طرح جن حروف کے نیچے لکیر ہے انکی جگہ دراصل محض علامت پر قناعت کی گئی تھی۔

الف — P. SCIPIONI. COS. IMP. OB. RESTITVTAM SAGVNTVM. EX. S. C. BELLO. PVNICO. SECVNDO

یہ کتبہ بمقام ساگنتم نکلا ہے اور مبصرین یہ کہتے ہیں کہ یہ یا تو مرمت شدہ کتبہ ہے ورنہ ایک کتبے کی نقل ہے جو شہنشاہی دور میں کی گئی۔ ساگنتم کی واپسی کی تاریخ ۲۱۲ ق م ہے مگر سیپیو ۲۰۵ ق م تک کانسل نہ تھا اور یہی اس کتبے کے لئے قدیم ترین تاریخ قرار دی جا سکتی ہے ک، ا، ل جلد ۲، ۳۸۳۶- د، ۶۵۳ لیوی ۲۸، ۳۹۔

ب — L. Aimilius L. f. impeirator decreivit

Uteiquei Hastensium servei in turri Lascutana habitarent leiberei essent agrumoppedumqu (e) quad ea tempestate posedisent item possidere habereque ioussit dum poplus senatusque Romanus uellet act (um) incastreis a (nte) d (iem) XII K (alendas) Febr (uarias)

تذکرات تاریخی میں جو تفصیلی بیانات ہیں انکی تائید ہوتی ہے اور صحت معلوم ہوتی ہے۔ 　باب ۳

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰) یہ کتبہ ایک تانبے کی تختی پر کندہ ہے جو جنوبی اسپین میں دستیاب ہوئی
یہ اصل میں ایمیلیس پولس کا ایک حکم ہے جسکی رو سے اسنے چند حقوق آزاد شدہ غلاموں کو دئے ہیں
اور غالباً اس زمانہ کا ہے جب اسنے لوسی تانیہ والوں کو شکست دی تھی۔ اسکی تاریخ ۱۹ جنوری ۱۸۹ق م
ہے۔ ک ال جلد ۲، ۵۰۴۱ و ۱۸۳، ۳ ۔ ورڈز ورتھ صفحہ ۱۵۱ و ۴۱۶ ۔ لیوی ۳۷، ۵۷۔

(ج) M. FVLVIVS. M. F. SER. N. COS. AETOLIA CEPIT

(۲) M.FOLVIVS. M. F. SER. N NOBILIOR. COS
AMBRACIA CEPIT

اول الذکر کتبہ تسکولم میں ملا ہے اور دوسرا روما میں۔ فلوس ۱۸۹ق م میں کانسل تھا اور یہ کتبے
اس مال غنیمت کی یادگار ہیں جو اطالوی جنگ میں لیا گیا تھا۔ ک ال جلد ۱، ۵۳۶ و
۲۶۔ پولی بیس ۲۱۔ لیوی ۳۸ +

(د) p. cornelius p F SCIPIO. AFRICANUS. COS. BIS.
CENSOR AEDILIS. CVRVLIS. TRIB. MIL.

یہ سابین قبیلے کے ملک میں ملا ہے۔ اور زمانہ مابعد کا ہے۔ غالباً اسے کسی جانشین نے اپنے
مشہور آفاق ہیرو کی یادگار میں لگوایا تھا۔ سیپیو ۲۱۶ق م میں فوجی ٹریبیون ۲۱۳ق م میں
کیوریول ایڈیل ۲۰۵ق م اور ۱۹۴ق م میں کانسل اور ۱۹۹ق م میں سینسر تھا۔ ک ال ۱، ۲۸۰
و ۶۱۵ ۔ لیوی اور پولی بیس کی فہرستوں میں حوالہ ہے ٭

نوٹ:۔ ایسے بہت سے کتبے ملے ہیں جنمیں مشہور ہیروؤں کے کارنامے بعض مجمل بعض مفصل درج ہیں
انکے بعض دلچسپ نمونے ولمانس ۶۱۰ تا ۶۳۰ میں ملینگے ٭

(ھ)(۱) M. AEMILIUS. M. F. M. N LEPIDUS COS.
CCL XIIX

m. AEMILIUS. M. F M. N. LEPID. COS. CCXXCVI

یہ دونوں شاہراہ ایمیلیا پر میل کے پتھر ہیں جو لیپیڈس نے اپنے زمانہ کانسلی میں ۱۸۷ق م میں
نصب کرائے تھے۔ انپر روما کا فاصلہ یعنی ۲۶۸ بعد ۲۸۶ میل کندہ ہے۔ انکی شکل ستون جیسی ہے

باب ۳ | مصنف نے چند لاطینی کتبات کی عبارت لکھی ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ کتبات کہاں کہاں ملے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۱) اور غالباً کسی اور راستے پر نصب تھے جہاں سے یہ شاہراہ ایمیلیا کو منتقل کروئے گئے اسی لئے انکے اطراف میں دیگر اعداد کھودنے پڑے۔ شاہراہ ایمیلیا میں زمانۂ مابعد میں فاصلے ایمی نم سے شمار کئے جاتے تھے۔ ک ال ۵۳۵، ورڈز ورتھ صفحہ ۲۲۰ و صفحہ ۴۷۳، لیوی ۳۹، ۲- ستر ابو ۵، ۲۴۱ (صفحہ ۲۱۶) -

L. MANLIVS· L. F ACIDINVS.TRIV. VIR. (و)

AQUILEIAE. COLONIAE. DEDVCNDAE

یہ کتبہ اکوئلیا میں ملا ہے۔ اس شخص کا نام اس ثلاثیہ میں پایا جاتا ہے جنکا ۱۸۳ قم میں تقرر ہوا تھا اور جنھوں نے دو سال بعد ۱۸۱ قم میں آبادکاروں کی رہبری اکوئلیا تک کی تھی۔ ک ال ا، ۵۳۸ و ۶۵۰۔ لیوی ۳۹، ۵۵۔ ۴۰، ۳۴۔

M. CLAVDIVS. M. F. MARCELLVS. CONSOL ITERVM (ز)

یہ ایک مجسمے کی کرسی پر لونا میں ملا۔ لونا ۱۷۷ قم میں آباد ہوا۔ یہ مارسیلس ۱۵۵ قم میں دوسری بار کانسل مقرر ہوا تھا اور یہ وہی سال ہے جب دونوں کانسلوں کو جشنہائے فتح کا موقع مل گیا تھا جیسا کہ "عید ہائے فتح" (اشاعت ہین زین) سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسکے ساتھی سیپیو ناسکا نے دیلماتائے پر فتح پائی۔ اور ہین زین کا قیاس ہے کہ مارسیلس باشندگان لیگوریہ پر ظفر مند ہوا "اور عید ہائے فتح" کے غیر مکمل نوشتوں کے تفحص سے چند خطوط ملگئے ہیں جو اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوشتہ لونا میں ایک اعزازی مجسمے کا حوالہ ہے جو آبادکاران لونا نے ۱۵۵ قم میں یا کم از کم قبل ۱۵۳ قم کے نصب کیا تھا (اسلئے کہ مارسیلس ۱۵۲ قم میں تیسری بار کانسل مقرر ہوا تھا) ک ال ا، ۵۳۹ و ۶۵۱ ورڈز ورتھ صفحہ ۲۲۰

S. POSTVMIVS. S.F. S. N. ALBINVS. COS EX (ح)

GENVA cremonam

یہ ایک ستون پر کتبہ ہے جو شاہراہ پوستومیا میں نصب تھا۔ موم سیل کا خیال ہے کہ یہ کسی کتبے کی نقل ہے اور شکل کتبہ (ہ) کے کسی دوسری سڑک پر استعمال کیا گیا تھا۔ یہ البینس ۱۴۸ قم میں کانسل تھا۔ ک ال ا، ۵۴۰ و ۸۰۷۔ ٹاسیٹس "تواریخ" ۳، ۲۱۔

(ط) ل میمس کے چھ چڑھاوے کے کتبے جو ک ال ا، ۵۴۱ - ۵۴۶ میں دبے ہوئے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۲) نہایت دلچسپ ہیں مگر انکے طول کی وجہ سے یہاں نہیں دیئے جا سکتے۔ باب ۳۵
میبس سنہ ۴۴۶ ق م میں کانسل تھا اور غالباً ان چڑھاووں کی تاریخ سنہ ۴۴۲ ق م ہے۔ اسکے لئے
بیو تسلر کی کتاب "نغمہ مکتوبات" ۲۴۸ اور ڈرذرتھ ص ۲۲۰ و ۴۷۳ دیکھنا چاہیئے۔

(بی) کتبہ پو تیولی مسمے بہ "قانون بنائے دیوار" در اصل سنہ ۱۰۵ ق م کے کانسلوں کے ایک کتبے کی نقل ہے جو شہنشاہی دور میں کی گئی بعد اس میں یہ کندہ ہے کہ اس نوآبادی کی تعمیر کو ۹۰ سال گزر چکے تھے۔ لیوی ۳۴، ۴۵ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ ک ال ۱، ۵۷۷۔ و ۴۹۹۔ ورڈزورتھ ص ۲۲۲ و ص ۴۷۶۔

(ک) L. PISO P. COS یہ کتبہ ایک گوبھن پتھر پر کندہ ہے جو اینّا میں ملا تھا ک ال ۱ ۶۴۲۔ و ۱۲۸۲۔ ورڈزورتھ ص ۲۲۶ و ص ۴۸۲ میرے پاس ایک اصل پتھر بھی ہے اور اسکا اس کتبے سے تطابق کر لیا گیا ہے ان کتبوں کا حوالہ ان فقرات مذکورۂ بالا میں دیا ہوا ہے جنمیں مختلف واقعات درج ہیں۔

باب سی و ششم

ٹائبیریس گراکس ۱۳۳ ق م

(۶۸۹) ۱۳۳ ق م میں روما کی سیاسی حالت حسب ذیل تھی۔ ہسپانیہ اور سسلی سے خبریں وقتاً فوقتاً آجایا کرتی تھیں مگر قطعی کامیابی کی خوش آیند اطلاع ابھی تک نہ آئی تھی جس سے عامہ قوم کا انتشار رفع ہوتا۔ اندرونی معاملات کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال کہ سلطنت کے کل پرزے بگڑتے جاتے ہیں، بعض لوگ ان خرابیوں سے بھی واقف تھے جو نظام حکومت میں پیدا ہوگئی تھیں اور معدودے چند اشخاص ایسے بھی تھے جو اصلاح کی تمایز پیش کرسکتے تھے مگر نظام حکومت میں جو خرابیاں تھیں رفتہ رفتہ وجود میں آئی تھیں اور اکثر افراد قوم انکی بقا میں ساعی تھے۔ سربرآوردہ اشخاص میں سے زیادہ تر تنگ خیال یا کم ہمت ہونے کی وجہ سے تغیرات کے مخالف تھے۔ جدید بڑے بیوتوں میں سے ایک نے اس عہدے پر فائز ہونے پر بعینی کے رفع کرنے کے بعد قطعی اصلاحات کے نفاذ کا بیڑا اٹھایا تھا مگر اس نازک وقت پر سیپیو جو نہ صرف شہریان سرگروہ، رہبر و رہنما تھا بلکہ اس زمانے کے قابل ترین افراد جسکے پیرو تھے اور جو نازک سیاسی مشکلات کو حل کرسکتا تھا اور مخالف گروہوں کے درمیان ثالث بالخیر بن سکتا تھا اسوقت نومنٹیا کے محاصرے میں باغراض سرکاری مصروف تھا۔

(۶۹۰) اصلاح پسند مدبرین کے لئے جو مواقع موجود تھے ان سے کامیابی کی بہت کم امید ہوسکتی تھی۔ دستور سیاسی کی کمزوریوں کا ہم ذکر کرچکے ہیں۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ وہ جماعت جسکے ہاتھ میں عنان حکومت تھی یعنی سینیٹ (سینات) امرا کی ایک ایسے گروہ کے قبضے میں تھی جسکی اخلاقی حالت زمانے کے اثرات سے روز بروز بدتر ہوتی جاتی تھی مثلاً عیش پسندی، حصول دولت کی آرزو، تمدن یونانی کا تباہ کن اثر اور سلطنت کی بے انتہا وسعت جس کے سنبھالنے کی ان میں صلاحیت نہ تھی۔ قدیم کال (مجسٹریٹ) ابھی تک باقی تھے، ان کے القاب بھی وہی تھے، اقتدارات بھی انکے کم از کم بظاہر حسب سابق تھے۔

عمال مذکور اندرون میعاد اپنی خدمت سے ہٹائے نہیں جا سکتے تھے اور نہ وہ کسی کے
ماتحت تھے، انکے معاملات میں صرف انکا ہم درجہ یا اعلےٰ عہدہ دار دخل دے سکتا تھا۔
مگر چونکہ سینیٹ (سینات) کی حکم عدولی کی مثالیں شاذ و نادر ہیں اسلئے ہم یہ قیاس
کر سکتے ہیں کہ عمال مذکور بالکل سینیٹ (سینات) کے قبضے میں تھے۔ ہم یہ بھی بیان کر چکے
ہیں کہ مجالس عامہ جو قانوناً منبع اقتدارات اعلیٰ تھیں اب اپنے اقتدارات کو عمل میں لانے کی
مطلق صلاحیت نہ رکھتی تھیں کیونکہ اب وہ عامہ قوم کی درحقیقت نیابت نہ کر سکتی تھیں۔
جتنے باکار لوگ تھے بوجہ تعلقات فوجی یا تجارتی اطالیہ اور دیگر ممالک میں منتشر ہو گئے تھے
جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انبوہ روما جن میں دیگر اقوام کے خون کی آمیزش روز بروز بڑھتی جاتی تھی
قبائل کی مجالس میں پیش پیش ہو گئے۔ دیہات میں رائے دہندگان کی تعداد کیا تھی اسکا تو
علم نہیں مگر ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ رائے دینے کے لئے وہ بہت کم روما میں آتے ہونگے۔ اس طرح بہ
بعد مسافت کی وجہ سے شہریان روما کی ایک تعداد کثیر حقوق سیاسی سے محروم ہو گئی۔ دوسرے
لوگوں کو غالباً اپنا وقت اور روپیہ ایک ایسی مجلس میں شریک ہونے کے لئے صرف کرنا ناگوار
ہوتا ہوگا جو ممکن ہے کہ منعقد نہ ہو۔ کاشتکار اپنے کام کاج کے زمانے میں کئی کئی دن تک
اپنے گھروں سے غائب نہیں رہ سکتے تھے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انبوہ شہر نے رفتہ رفتہ کم قیمت غلہ
اور شاندار تماشوں پر اپنا حق قائم کر لیا جو ایسے لوگ مہیا کرتے تھے جو انکی نگاہوں میں
سرخرو ہونا چاہتے تھے۔ کیونکہ انکے حقوق اعلےٰ کسی طور پر سلب نہ ہو سکتے تھے اور ان حقوق
کی اب ایک قیمت مقرر ہو گئی تھی جو روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جس میں رشوت بھی بہت جلد
شامل ہو گئی۔ گو نظام سلطنت میں مختلف قسم کے فساد پیدا ہو گئے تھے لیکن قانون کی پابندی
جو ایام قدیم سے چلی آتی تھی اسکی وجہ سے سیاسی مناقشات میں ابھی خونریزی کو دخل نہیں ہوا تھا
شہریان روما چند مستثنیات کے علاوہ سپاہی بھی تھے مگر سپہگری کے ساتھ ہی انھوں نے
ضبط قومی بھی سیکھ لیا تھا۔ مگر ہم نے دیکھا ہے کہ ہنی بال کی ہزیمت کے بعد سے یہ ضبط قومی
رو بہ تنزل ہے اور حرص اور حیوانیت کا زور ہوتا جاتا ہے۔ ایک جدید فوجی جماعت وجود
میں آ گئی تھی جو باامن محنت و مشقت یا شہری زندگی کی عادی نہ تھی۔ اس جماعت کا وجود
ملک کے لئے باعث خطرہ تھا۔ اسی طرح امراء جب باہر نکلتے تو انکے ہمرکاب غلام اور خدام
ہوتے۔ اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ جمہوریہ کا زوال اب قریب تھا۔

باب ۳۵
تمام حالات

۶۹۱ صورت حالات خطرے سے خالی نہ تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سینیٹ (سینات) نے جملہ اقتدارات غصب کر لئے تھے اس جماعت کے محاسن جنکی وجہ سے اس نے خلاف دستور اقتدارات حاصل کر لئے تھے اور انکے حصول کی مستحق تھی روز بروز کمزور ہوتی جاتی تھی ان ترغیبات اور تباہ کن اثرات کی وجہ سے جو روما کے اقتدار کی وسعت کے ساتھ ساتھ پیدا ہوئے تھے۔ سینیٹ (سینات) کے اقتدار قائم رہنے کی صرف یہ وجہ تھی کہ حکام خصوصاً ٹربیون بالکل اسکے پنجے میں تھے۔ مگر قانوناً ٹربیون کی حیثیت اب بھی وہی تھی جو اس زمانے میں تھی جبکہ طبقہ پلیب نے اسی خدمت کے ذریعے سے پیٹریشین لوگوں سے رعایتیں حاصل کی تھیں۔ اسلئے جب کبھی بےچینی بڑھ جاتی اور عوام کا کوئی سرگروہ اصلاحات عمل میں لانا چاہتا تو اسی خدمت کو مجلس سینیٹ (سینات) کو روکنے اور جدید قوانین کے وضع کا ذریعہ بناتا۔ مگر آیندہ مناقشے کے امن امان کے ساتھ انجام پانے میں دو امور مانع تھے۔

اولاً یہ ہرگز امید نہ ہو سکتی تھی کہ امراء کی حکمران جماعت کے اشخاص بلاچون وچرا اپنے اقتدارات سے دست کش ہو جائینگے کیونکہ وہ حکومت کا مزا چکھ چکے تھے اور ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ صوبجات مفتوحہ سے بے انتہا دولت ان کو مل سکتی ہے۔ اطالیہ کا موجودہ نظام اراضی بھی انکے مناسب حال تھا۔ کیونکہ صوبجات کے مال غنیمت کو وہ اراضی میں لگاتے تھے۔ مجلس سینیٹ (سینات) میں انکو غلبہ اُ را حاصل تھا اسلئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے حقوق سے بغیر لڑے بھڑے دست کش ہو جائیں۔

ثانیاً گو حکام ٹربیون کے اقتدارات حسب سابق تھے مگر کسی شخص کا سال بسال بہ تسلسل اس خدمت کے لئے منتخب ہونا قانوناً ممنوع ہو گیا تھا اس طرح لکی نیس اور سکسٹ نیس کے زمانے میں جس طرز عمل سے کامیابی کے ساتھ کام لیا گیا تھا اب ناممکن ہو گیا تھا۔ تحریک اصلاح کے بار آور ہونے کے لئے مسلسل دباؤ کی ضرورت تھی اور اسکی یہی صورت ہو سکتی تھی کہ خدمت ٹربیون پر یکے بعد دیگرے قابل اور مستعد افراد مقرر ہوں۔ مگر اب ایسے اشخاص عنقا تھے اور اگر ہوتے بھی تو کوئی مجلس عامہ نہ تھی جو صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ انکی تائید کرتی۔ بلحاظ حالات مذکور مستقل نتائج پیدا کرنا دشوار تھا اور سخت گیری کے ساتھ صورت حالات کی تبدیل کی

لہ لیوی خلاصہ ۵۸۔ سسرو تقریر بابت کیٹی لین جلد چہارم ۵ و ۴

باب ۳۶
گراکس

(۶۹۲) وجوہ مذکورۂ بالا جو بوجہ مرور زمانہ اب ہم کو بالکل صاف اور واضح نظر آتی ہیں اس زمانے میں غالباً غور و فکر کرنے والوں کے پیش نظر رہی ہونگی۔ مگر ان دقتوں نے ٹائبیریس سیمپرونیس گراکس کو اصلاح کا بیڑا اٹھانے سے باز نہ رکھا یہ شخص اسی نام کے ممتاز سینٹر اور کانسل کے دو بیٹوں میں بڑا تھا۔ اسکی ماں کارنیلیا مشہور و معروف سیپیو افریکانس کی بیٹی تھی اور اسکی بہن سیپیو ایمی لیانس سے بیاہی ہوئی تھی بلحاظ حسب و نسب اسکا تعلق روما کے اعلیٰ ترین خاندانوں سے تھا اور اسی تعلق کی وجہ سے اسکا مستقبل نہایت شاندار ہوتا بشرطیکہ وہ رفتار زمانہ کے ساتھ چلتا۔ مگر اسکی بیوہ ماں نے جو روما کی خواتین میں بلحاظ عظمت و وسعت خیالات مشہور رہے اپنے بیٹوں کو ایسی تعلیم دی تھی کہ ان میں اہل روما کی خوبیاں اور یونان کی روشن خیالی دونوں پیدا ہوں۔ فصاحت و بلاغت میں اس نے ڈیوفانیس ساکن متی لنہ کی شاگردی کی تھی جو اس فن میں یکتائے زمانہ تھا مگر جس استاد کا اس پر سب سے زیادہ اثر پڑا وہ ایک اطالوی یونانی مسمّی بلوسیس ساکن کیومے تھا۔ یہ شخص حکمائے رواق سے اسٹائک فیلسوف انٹی پاٹر ساکن ٹارسس کا دوست تھا جو اسکو نہایت قابل خیال کرتا تھا۔ اس شخص کے اصول نہایت اعلےٰ تھے جسکو عمل میں لانا چاہتا تھا مگر اس امر کا خیال نہ کرتا تھا کہ وہ ایسے زمانے میں تھا جب کہ اخلاق نہایت خراب ہو گئے تھے اسی کی شاگردی کا نتیجہ ہے کہ یہ بہادر اور اعلےٰ خیال لڑکا بجائے دانشمند مدبر ہونے کے ایک جوشیلا محب قوم ہو گیا۔ ادبیات یونانی میں سیاسیات کے متعلق جو کتابیں تھیں انکو غالباً اس نے پڑھا ہوگا۔ ان کتابوں میں مصلح قوم کی ایک خاص شان ہے اپنے بہنوئی کے مکان میں اس نے غالباً پولی بیس کی گفتگو بھی سنی ہوگی مگر بوڑھے یونانی کے اعتدال کا اس پر کم اثر ہوا ہوگا۔ بہر صورت یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے سیاسیات سے ایسے نوجوانوں کو کوئی زیادہ مفید سبق حاصل نہیں ہو سکتا تھا جنھیں سلطنت روما کے پیچیدہ سیاسی مسائل کے حل کرنے کی آرزو تھی۔

مسئلہ اراضیات

(۶۹۳) صورت حالات کے سمجھنے میں ممکن ہے کہ گراکس سے غلطی ہوئی ہو مگر اسکا یہ خیال ضرور صحیح تھا کہ مسائل زیر بحث میں مسئلہ اراضی سب سے

باب ۳۶

اہم تھا کیونکہ اگر دیہات کے باشندوں کی تعداد میں جو روز بروز کمی ہو رہی تھی اگر اسکے روکنے کی کوشش نہ کیجاتی تو مجالس عامہ کی حالت اور بھی خراب ہو جاتی فوج کی حالت بوجہ نئے رنگروٹ نہ ملنے کے ابتر ہوتی جاتی اور ملک اطالیہ باوجود ایک عظیم الشان سلطنت کا مرکز ہونے کے بالکل اہل سرمایہ اور انکے غلاموں کے قبضے میں آجاتا۔ تسخیر اطالیہ کے بعد ضبط شدہ[۱] اراضی کے وسیع قطعات سلطنت روما کے تصرف میں آ گئے تھے۔ اراضی مذکور جو اراضی عامہ "Ager Pubbeus populi Romani" کے نام سے موسوم تھیں زرعی نوآبادیوں کے قایم ہونے پر "Ager Colonieus" آبادکاروں میں تقسیم کر دیجانے کی وجہ سے بہت گھٹ گئی تھیں یا مختلف افراد کو دیدی گئی تھیں (ذاتی اراضیات) اس حالت میں جب کہ نوآبادی قائم نہیں ہوی تھی "Ager Viritum divisns" اراضی اول الذکر بالکلیہ مالکوں کی ذاتی ملک ہو گئی تھی "Privatus optimo Jure" اور آخر الذکر بھی اکثر حالتوں میں گو ہمیشہ نہیں کیونکہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حکومت نے حق بازیافت محفوظ رکھا تھا باقی ماندہ اراضی جس کا رقبہ زیادہ تھا دو اقسام کی تھی۔ ایک تو سرکاری اراضی جس کا انتظام منجانب حکومت سینسر کرتے تھے۔ اراضی مذکور میں اراضی زیر کاشت (مثلاً میدان کمپانیا میں) شامل تھیں، وسیع چراگاہیں "Saltus" بھی تھیں اور دیگر حقوق بھی مثلاً جنگلات، معادن، مچھلی کے شکار کے مقامات وغیرہ۔ ان سب سے کسی نہ کسی شکل میں لگان وصول ہوتا تھا جس کی تحصیل زیادہ تر ٹھیکہ داروں سے متعلق تھی جو پبلکانی کے نام سے موسوم تھے۔ محاصل مذکور سلطنت روما کے ذرائع آمدنی میں مستقل ترین تھے اور اس محصول میں کسی قسم کی کمی کی کوشش کرنا ناممکن تھا۔ ان کے علاوہ اور بیشتر وہ اراضی جو سلطنت کی ملک تھی مگر جو افراد یا جماعتوں کے قبضے میں تھیں۔ ان میں سے جو زیر کاشت تھیں ان کے متعلق اپین کا بیان ہے کہ اسکا محصول ایک عشر غلہ یا دو عشر میوہ جات بلحاظ فصل کاشت شدہ کے تھا سلطنت کے

[۱] مارکوارٹ اسٹاٹس فروالٹنگ (دستور روما) دوم ۱۵۱ - ۱۶۱

باب ۳

حق ملکیت کے منوانے کا ایک اور طریقہ تھا یعنی خفیف سا نزول لیا جاتا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ عُشر و نزول کے وصول کرنے میں بوجہ ٹھیکہ داروں سے کام نہ لینے یا کسی دوسری وجہ سے بے پروائی ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ قابضین اراضی محصول ادا کرنے سے گریز کرنے لگے اور بنسلہ ق م میں اہل روما کو اراضیات مذکورہ سے کوئی آمدنی نہ ہوتی تھی۔ حق معافیت کے دیرینہ ہو جانے سے اس حق کا عارضی ہونا فراموش ہو گیا تھا اور حکومت نے بھی اگرچہ حق مذکور سے دست کشی نہ کی تھی مگر کم از کم اسکو حالت تعطل میں چھوڑ دیا تھا۔ اس وجہ سے ذاتی جائدادوں اور اس اراضی میں جو ملک سلطنت کی تھی مگر غیر سرکاری اشخاص کے قبضے میں تھی ان دونوں کے درمیان جو حد بندیاں تھیں وہ رفتہ رفتہ غائب ہو گئیں اور آبادی، مزارع اور دیگر اصلاحات کا سلسلہ جاری ہو گیا[۵] بغیر اس امر کے لحاظ کے علاقے کی مختلف اقسام کی اراضی کی نوعیت کیا ہے اور علاقوں کی تقسیم میں اراضی کی نوعیت کا بہت کم لحاظ ہوتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اراضی مذکور میں سرمایہ داروں کا بہت کچھ روپیہ لگ چکا تھا کیونکہ بہت سی اراضیات قرضے میں رہن رکھی جا چکی تھیں اور بعض میں جہیز کا روپیہ لگایا گیا تھا۔ یعنی علاوہ قابضین اراضی مذکور کے دوسرے افراد یعنی سرمایہ داروں کو بھی حالات موجودہ کے جاری رہنے میں نفع تھا۔ افراد مذکور کے علاوہ مختلف بستیاں بھی تھیں جنکو اراضیات بطور انعام وقتاً فوقتاً دی گئیں تھیں۔ ان بستیوں پر حکومت کا بڑا احسان تھا کہ انکو اپنی ذاتی اراضی کے علاوہ دیگر اراضیات بھی دیگئی تھیں اور نہ صرف شہریوں کی نوآبادیوں کو بلکہ لاطینی اور دیگر حلفاء کی بستیوں کے ساتھ بھی یہ رعایتیں ملحوظ رکھی گئی تھیں[۶] اس اراضی کا رقبہ کیا تھا اس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے

---

[۵] فیریرو (جلد اصفحہ ۴۹) پلینی تاریخ موالید ثلاثہ ۱۸ نمبر ۳ کا حوالہ دیتے ہوئے دور حالیہ میں انگور کی کاشت پر زور دیتا ہے۔ گرمیں گراکس کے نقطہ نظر سے اسکو بہت اہم نہیں سمجھتا گو یہ ظاہر ہے کہ کس قسم کی ابتری سے ان سرمایہ داروں میں جنھوں نے اس میں روپیہ لگایا ہوگا ضرور سراسیمگی پیدا ہونیکا اندیشہ تھا

[۶] بیلوخ (اطالوی متفقیت صفحہ ۲۲۰) کی رائے ہے کہ غیر لاطینیوں کو یہ استحقاق حاصل نہ تھا اور وہ اپنے قول کی تصدیق کے لئے قانون زراعت ۱۱۱ ق م کا حوالہ دیتا ہے (دیکھو فہرست کتاب کے آخر میں) جہاں انکا ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر یہ درست ہے تو اپین کی رائے جو صفحہ ۱۰ اور ۱-۲۱ میں ظاہر کی ہے غلط ہے۔

باب ۳۶

مگر کم ہو یا زیادہ عملاً یہ طریقہ جاری تھا کہ اراضی پر انکا قبضہ قایم رہتا بشرطیکہ وہ اپنی وفاداری پر قائم رہیں۔ اور گزشتہ صدی کی جنگ ہائے عظیم میں حلفاء نے بخیال خود روما کی خاصی خدمت گزاری کی تھی۔ ممکن ہے کہ ان انعامی اراضیات سے صرف سرمایہ داروں کو نفع ہوا ہو۔ مگر یہ ایک مقامی معاملہ ہے کیونکہ حکومت روما بستیوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیتی تھی اور اگر دخل بھی دیتی تو یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سرمایہ داروں کے مقاصد میں مانع ہوتی جنکو رام رکھنا اس کے خاص اصول حکمرانی میں تھا۔ امور مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ جن اراضی پر بوجہ مرور زمانہ اور حکومت کے حقوق مالکانہ کو استعمال میں نہ لانے کی وجہ سے خانگی اشخاص کا قبضہ دوامی ہوگیا تھا اس میں دخل دینے سے سخت ناراضی نہ صرف رومن مالکان میں پیدا ہوتی بلکہ تمام ملک اطالیہ میں حلفاء کو بھی شکایت کا موقع ہوتا۔

اصلاحات زرعی۔

(۶۹۴) مگر نوجوان ٹربیون (گراکس) جس کی عمر صرف تینس[۳۱] سال کی تھی اس مخالفت سے ہراسان نہوا۔ قرطاجنہ پر جب اہل روما نے حملہ کیا تھا تو وہ دھاوا کرنیوالوں کا افسر تھا اور نومنیٹیا میں اس نے ایک رومن فوج کو محض گفت و شنید سے ہلاکت سے بچالیا تھا۔ اس نے جو تدبیر سوچی تھی نہایت سادہ تھی۔ یہ امر بدیہی تھا کہ اطالیہ کے بڑے بڑے علاقے سرکاری اراضی پر قبضہ کرلینے سے ان قوانین کی خلاف ورزی سے وجود میں آئے تھے جو لکی نیس اور سکیس ٹیس نے ۳۶۷ع بن نافذ کرائے تھے۔ قوانین مذکور کی اصل غایت یہ تھی کہ اراضی عامہ سے مستفید ہونے کی ایک انتہا مقرر کردیجائے۔ اور کوئی فرد واحد ۵۰۰ یوگرا یعنی ۳۱۰ ایکڑ سے زیادہ اراضی عامہ اپنے قبضے میں نہ رکھے۔ گراکس نے عزم بالجزم کرلیا کہ اس قانون کو جس کی پابندی سے ابتدا ہی سے گریز کیاجاتا تھا نہ صرف دوبارہ نافذ کیا جائے بلکہ عمل میں لایا جائے۔ اسکو معلوم ہوگیا تھا کہ اس قانون کے مفید نہ ثابت ہونے کا سبب یہ تھا کہ اسکے نفاذ کے لیئے باقاعدہ انتظام نہیں کیا تھا اس کے انتظام کے لئے اس نے مستقل زرعی کمیشن کے قیام کی تجویز کی جس کا فرض یہ ہوتا کہ ان تمام اراضیات پر دوبارہ قبضہ کرلیا جائے جو قانون لکی نیس کی خلاف ورزی سے مختلف افراد کے قبضے میں تھیں یعنی ۳۱۰ ایکڑ سے زیادہ اور ان اراضی بازیافتہ کو غربا میں تقسیم کردیا جائے۔ موجودہ خرابیوں کے دوبارہ عود کرنے کے اندیشے کو رفع کرنے کے لیئے اس نے یہ تدبیر سوچی کہ جو اراضی

اس طور پر غرباء کو دیجائے اسکی بیع و شراء ممنوع کر دیجائے کیونکہ چھوٹے چھوٹے کاشت کار ایک عرصے سے اپنی اراضی کو فروخت کرکے سپہگری کی طرف متوجہ ہوا ہے تھے یا شہروں میں آباد ہونے لگے تھے۔ یہ لوگ اگر دیہات میں بسائے جاتے تو پھر وہی حرکت کرتے یعنی اراضی کو فروخت کر دیتے اور جو لوگ شہروں میں پیدا ہوئے تھے اگر دور دراز مزارع میں آباد کر دئے جاتے تو انکے لئے زراعت کی مشقت اور بے لطفی ناقابل برداشت ہو جاتی جس کے وہ عادی نہ تھے۔ مگر ایسے اشخاص کو جنھیں انتظامی تجربہ نہیں اور جو صرف اصول کو اپنا راہبر قرار دیتے ہیں اپنی تجاویز اصلاحی پر اعتماد کلی ہوتا ہے۔ گراکس بھی انھیں میں تھا اسکو زعم تھا کہ اس نے قوم کے عوارض کے لیئے جو علاج تجویز کیا ہے وہ مفید ثابت ہوگا اور پھر اسے عجلت بھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۳۷ ق م میں جب وہ ہسپانیہ جارہا تھا وہ صوبہ اٹرو ریا میں سے گزرا جہاں بڑے بڑے علاقے تھے۔ اس نے دیہات کی ویرانی کو بہ نظر غور دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ بجائے اصلی باشندوں کے وحشی غلام زراعت کا کام کر رہے ہیں جس سے اس نوجوان محب قوم کو سخت رنج ہوا۔ یہ روایت اسکے بھائی گائس کی طرف منسوب ہے اور غالباً اسکی عاجلانہ کارروائی کا یہی صحیح تر سبب ہے بہ نسبت ان وجوہ کے جو مورخ پلوٹارک نے بیان کی ہیں۔ ڈیلیس کا بیان ہے کہ اسکی ناراضی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اہل نومنیٹیا سے جو صلحنامہ کیا تھا اس پر عمل نہیں کیا گیا مگر یہ غالباً اسکے ہمعصروں کی افتراپردازی ہے[۱]؛

(۶۹۵) ٹریبیونوں کا انتخاب موسم سرما میں ہوا کرتا تھا اکثر ماہ جولائی میں۔ گراکس کا انتخاب وسط ۱۳۴ ق م میں ہوا اور عہدۂ مذکور پر فائز ہونے کی تاریخ ۱۰ ڈسمبر تھی۔ اس طرح اسکو پانچ مہینے اپنی تجاویز کو پختہ کرنے کو مل گئے۔ اس کی تجاویز یعنی اصلاحات زرعی کا عام خاکہ عوام میں مشہور ہوگیا تھا اور بیان کیا جاتا تھا کہ لوگ دیواروں پر فقرے

---

[۱] یہ قصہ "سسرو ڈیبروٹس" ۱۰۳ ، ڈی ہارسپیکم رسپانشو ۴۳ کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے آروسیس جلد پنجم ۸ (۴) جس نے اسے لیوی سے نقل کیا ہے اور ڈیون کاسیس ۸۳ دونوں میں اس کا اعادہ کیا گیا ہے؛

باب ۳۶

لکھا کرتے تھے جس میں اسکو اپنی اصلاحات کے پیش کرنے کی ترغیب دیجاتی تھی۔ دو ممتاز اشخاص کی تائید سے اسکو اور بھی تقویت ہوئی یعنی پ لِکی نیئس گراسُس مُوسیانُس اور اس کا بھائی پی۔ مُوسیئس اسکے وولا۔ یہ دونوں تجربہ کار مقنن تھے اور اس قانون کا مسودہ تیار کرنے میں اس کے مشیر تھے۔ گراسُس توعلانیہ اسکی تائید کرتا تھا۔ گراکس کا خسر اپییئس کلاڈیس بھی اسکا معاون تھا گراکس جب اپنی خدمت پر فائز ہوا تو اسکے دولا ۱۳۳ ق م کے لئے کانسل منتخب ہوچکا تھا مگر وہ اس قدر محتاط تھا کہ گراکس اس سے بہ حیثیت کانسل امداد کی امید نہ کرسکتا تھا۔ مگر سسلی کے غلاموں کی بغاوت سے سب کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور احساس ہونے لگا تھا کہ بڑے بڑے علاقوں کے پیدا ہوجانے سے کیا خرابیاں ہوتی ہیں۔ بلحاظ حالات وقت کسی مصلح کے لئے اس سے بہتر موقع نہیں ہوسکتا تھا۔

گراکس کا قانون

(۶۹۶) گراکس کے مشہور قانون زرعی کے صرف چند اہم تجاویز کا ہمیں علم ہے گو یہ قانون طویل اور نہایت محنت سے بنا تھا۔ اس قانون کی رو سے ۵۰۰ یوگیرا یا ۳۱۰ ایکڑ کی انتہائی تعداد قائم کردیگئی جیسا کہ قانون لِکی نیا میں تھا مگر اس میں مالکان موجودہ کے ساتھ ایک رعایت بھی تھی یعنی ہر قابض اراضی ۵۰۰ یوگیرا اپنے لئے اور ۲۵۰ یوگیرا اپنے ہر لڑکے کے لئے لے سکتا تھا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن مالکان اراضی کے پاس ۵۰۰ یوگیرا سے کم زمین تھی وہ اس قانون سے متاثر نہ تھے۔ مگر اس کا کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے جس کا سخت افسوس ہے کیونکہ نہ صرف ۴۹۹ اور ۵۰۱ یوگیرا کا فرق ناقابل لحاظ ہوگا (جو ممکن ہے کہ پیمائش کنندہ کی غلطی سے ہو) بلکہ دو اشخاص کی حالت میں بہ لحاظ ذرائع حصول اراضی کے فرق ہوسکتا تھا۔ یہ امر بھی صحیح ہوسکتا ہے کہ چھوٹے قابضان اراضی کے اندیشوں کا استیصال صحت پیمائش سے ہوجاتا ہو گو آیندہ اسی قسم کے دیگر قوانین کے نفاذ کے خوف سے وہ ناراض اور غیر مطمئن تھے۔ اور پھر تمام مقدمات کا ایک ہی طریقے پر تصفیہ پانا گو کیسا ہی ضروری ہو مگر اس اخلاقی جوش کے برخلاف تھا جس سے گراکس کو تقویت تھی۔ جن امور کا کافی علم نہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو اراضی واپس لیلی گئی تھیں اس میں مالکان سابق نے جو اصلاحات کی تھیں اور جو قائم تھیں ان کا کیا معاوضہ دیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ خزانہ حکومت سے نقد معاوضہ دیا جاتا تھا اگر اس مفروض کا کوئی ثبوت ہمعصروں کی تحریروں میں موجود نہیں ہے۔ ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ قانون مذکور میں مالکان اراضی کو بطور معاوضہ یہ اطمینان دلایا گیا تھا کہ اراضی زائد کے نکل جانے کے بعد جو اراضی انکے قبضے میں تھی وہ برابر انکے قبضے میں رہیگی، نزول نہ دینا ہوگا اور گزشتہ بقایا کے متعلق کوئی باز پرس نہوگی۔ مگر مالکان اراضی کا خیال تھا کہ یہ جملہ حقوق اور مراعات انکو بلحاظ رواج قدیم حاصل تھے اور گراکس انکو وہ چیز دے رہا تھا جو پہلے ہی سے ان کو مل چکی تھی بےچینی کا یہ ایک سبب تھا۔ جن مشکلات کا ہم ذکر کر چکے ہیں یہی اس زمانے میں بطور اعتراض پیش کیجاتی تھیں اور انکے ساتھ ہی دیگر اعتراضات بھی کئے جاتے تھے جنکی بنیاد محض جذبات ہی جذبات پر تھی مثلاً قبروں کا توڑ دیا جانا وغیرہ۔ اور گراکس کی تجاویز کو انقلابی بھی کہا جاتا تھا۔ دوسری طرف غربا اس اصلاح کے جلد عمل میں آنے کے درپے تھے تاکہ وہ اپنے خاندانوں کی خاطر خواہ پرورش کر سکیں جس میں ملک کا نفع بھی مضمر تھا۔ انکو یہ بھی دعوےٰ تھا کہ اراضی عامہ پر ان کا خاص حق ہے کیونکہ یہ انکے اور انکے آبا و اجداد کے اپنی جانیں لڑا دینے سے سلطنت کے قبضے میں آئی ہیں۔ گراکس نے بھی ان میں خوب جوش پیدا کرا دیا۔ اس نے انکو یقین دلایا کہ وہ گو درحقیقت سلطنت کے مالک ہیں مگر زمین کا ایک چپہ انکے قبضے میں نہیں یہانتک کہ قبر بنانے کی بھی گنجایش نہیں۔ اطالیہ کے جنگلی جانوروں کے بھی غار اور ماندیں ہیں جس میں وہ رہتے ہیں مگر ان جانباز سپاہیوں کو جنھوں نے اطالیہ کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں صرف آفتاب اور ہوا کا آسرا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ خونریز لڑائیوں میں سربکف صرف دوسروں کے نفع کے لئے لڑیں۔ سامعین میں سے ایسے رومن سپاہی کتنے تھے جنکے حقوق پامال کئے گئے تھے اسکا ہمیں علم نہیں مگر بغیر اس تفصیل کے معلوم ہونے کے ہم گراکس کی شورش کی اخلاقی قوت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

سلہ مقابلہ کرو پلوٹارک "ٹائبیریس گراکس" ۹-۲ پر ہولڈن کا حاشیہ اور اپیین جلد یکم ۲-۵۰ پر انسٹراخان ڈیوڈسن کا حاشیہ۔ پلوٹارک نے جو اشکال یونانی لفظ "یتیمین" سے پیدا ہو گیا ہے اسے لونگ نے "قیمت ترجمہ کرکے زائل کر دیا ہے۔

باب ۳۶
دیہاتی قبیلوں کے رائے دہندے

(۶۹۷) گراکس کے حامیوں کی تعداد کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسکی تجاویز کو معلوم کر کے دیہاتی رائے دہندے روما میں جوق جوق آنے لگے۔ گراکس انہیں کی تائید سے ٹریبیون منتخب ہوا یا نہیں اسکا تواریخ اور وقائع سے پتہ نہیں چلتا مگر غالباً ایسا نہ ہوا ہوگا کیونکہ موسم گرما میں کسان زراعت میں مشغول رہتے ہیں اور ہم یہی قیاس کر سکتے ہیں کہ دیہاتی زیادہ تر شہر میں اس وقت آئے جب کہ گراکس خدمت ٹریبیون پر فائز ہو چکا تھا تاکہ اسکے قانون کی تائید میں رائے دیسکیں۔ روما میں غالباً آدمیوں کی بہت کثرت ہو گئی ہوگی۔ بیرونی رائے دہندوں کو قلت مکانات کے سبب سے سخت تکلیف ہو گئی ہوگی اور وہ سب اپنے مواضع کو واپس ہونے کی فکر میں ہونگے۔ مخالفت اور تعویق کے سبب سے ان میں بے صبری پیدا ہونے اور جیسے جیسے دن گزرتے جاتے تھے اس کے بڑھنے کا اندیشہ تھا۔ جو بے ضابطہ کارروائیاں اسکے بعد میں ہوئیں وہ غالباً اسی اضطراب کی وجہ سے عمل میں آئیں۔ اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں ہم کو قیاس سے کام لینا پڑتا ہے۔ ہم نہیں جانتے[1] کہ کتنے دیہاتی رائے دہندگان آئے تھے، آنے والوں میں سے کتنے درحقیقت زراعت پیشہ تھے یعنی باوجود حال کے معاشی تغیرات کے ابھی تک اراضی پر قابض تھے، اور ان میں سے کتنے ایسے تھے جو حال ہی میں اراضی سے بیدخل ہو کر قصبات میں آباد ہو گئے تھے۔ قیاس غالب یہ ہے کہ انکی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہ تھی لیکن اگر یہ دس ہزار اشخاص روما میں موجود رہتے تو انکی وجہ سے ۳۱ دیہاتی قبائل کی آراء گراکس کے حق میں ہوتیں لیکن اگر یہ منتشر ہو جاتے تو اسکے پیروؤں کی تعداد بہت گھٹ جاتی کیونکہ شہر کے چار قبائل کی تائید میں اگر عوام ثابت قدم بھی ثابت ہوتے تو بے سود تھی اور ۳۱ دیہاتی قبائل کی حالت حسب سابق ہو جاتی جس کا اندازہ کرنے کی ہم کوشش کرینگے۔ واضح رہے کہ باشندگان شہر میں سے سب کا تعلق قبائل شہر سے نہ تھا کیونکہ صاحب جائداد اشخاص کا نام اس ضلع کے قبیلے کی فہرست میں رکھا جاتا جس میں انکی جائداد (یا انکی جائداد کا کوئی جزو) واقع تھا۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی شخص مالک اراضی روما

---

[1] ڈیوڈورس ۳۴-۶

میں آکر آباد ہو جاتا اس حالت میں بھی اس کا نام اپنے قبیلے کی فہرست میں بحال رہتا بجز اس صورت کے کہ سینسر اسے قبیلہ مذکور سے خارج کر اسے علاوہ ازیں زمانہ قدیم میں شہریوں اور زمینداروں میں جو امتیاز تھا اب باقی نہ رہا تھا۔ قبیلے سے تعلق ذاتی تھا اور جو لوگ شہروں میں آکر آباد ہو گئے تھے اپنے اصلی قبیلے سے اس تعلق کو قائم رکھ سکتے تھے باوجودیکہ اراضی انکے قبضے سے نکل گئی تھی بالعموم دیہاتی قبائل کے رائے دہندگان کی تقسیم بطریق ذیل ہو سکتی تھی:-

(۱) زمیندار جو روما میں مقیم تھے اور جنمیں سے اکثر دولت مند تھے۔

(۲) انکے بیٹے۔

(۳) اشخاص جو دیہات سے آکر شہر میں آباد ہو گئے جنکے قبضے میں کوئی زمین نہ تھی اور جن میں سے اکثر سپاہی تھے۔

(۴) انکے بیٹے جن سے فوجی خدمات لیجا سکتی تھیں۔

(۵) چند دولت مند آزاد شدہ غلام جنکو جدید خیالات کے سینسروں نے حقوق شہریت عطا کئے تھے۔

(۶) چند واقعی دیہاتی رائے دہندگان جو کسی وجہ سے شہر میں آگئے ہوں۔

اگر یہ تقسیم قرین قیاس ہے تو ظاہر ہے کہ گراکس کو گروہ اول و دوم و پنجم سے کسی امداد کی امید نہ ہو سکتی تھی سوم و چہارم سے ابتداء میں امید ہو سکتی تھی مگر ان میں سے بھی اکثر دولت مند امراء یا سرمایہ داروں کے متوسل تھے جنکے احکام کی بجا آوری پر وہ مجبور تھے۔ آخری جماعت (ششم) میں بے انتہا اضافے کی امید ہو سکتی تھی بشرطیکہ زراعت پیشہ لوگ برانگیختہ ہو جائیں مگر اکثر اوقات اس جماعت کے جو لوگ روما میں مقیم رہتے نو آبادیوں یا بلدیات کے مرفہ الحال شہری تھے جنکے اغراض و مقاصد ممکن ہے کہ گراکس کے منصوبوں کے خلاف ہوں حقیقت یہ ہے کہ اگر کسان اسکا ساتھ نہ دیتے تو اسکی حالت نہایت نازک تھی۔ علاوہ انہیں ہم نے اسکے پیروؤں کی تعداد کا اندازہ کرنے میں رشوت، اغوا اور تخویف کے اثرات کا لحاظ نہیں کیا ہے۔

(۶۹۸) سرکاری اراضی پر جو لوگ قابض ہو گئے تھے وہ تو گراکس کی تجاویز کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر چکے تھے مگر اب حلفاء اور شہریوں کی چند جماعتیں بھی انکی ہم نوا

باب ۳

ہو گئیں جنکے مفاد معرض خطر میں آ گئے تھے۔

ویلیئس (جلد ۲، ۲ { ۲) بیان کرتا ہے کہ گراکس نے تمام باشندگان اطالیہ کو حقوق شہریت روما عطا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ غالباً یہ صحیح نہیں ہے اور ٹائبیریس گراکس اور اسکے بھائی گائس کی تجاویز کو خلط ملط کر دینے سے یہ مغالطہ ہوا ہے۔ اگر اس بیان میں کوئی صحت ہے تو وہ صرف اس قدر ہو سکتی ہے کہ اس موقع پر حلفاء کو رام کرنے کے لئے اس قسم کا کوئی زبانی وعدہ کیا گیا ہو۔

عام انتشار کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں میں جوش بڑھتا گیا، فرقہ بندی ہونے لگی اور جن لوگوں کو ان معاملات سے دلچسپی نہ تھی انھیں بھی کسی نہ کسی گروہ میں شامل ہو جانا پڑا۔ گراکس نے اپنی تقریروں میں اپنے شرکاء کو یہ تلقین کی تھی کہ وہ اراضیات کا جو قوم کی ملک تھیں سختی کے ساتھ مطالبہ کریں اور سپاہیوں کو جو شہری بھی تھے بجائے غیر فوجی غلاموں کے اراضیات میں آباد کرنے پر زور دیں۔ ان تقریروں کی وجہ سے اسکے پیرو اپنے مطالبات پر اڑے رہے اور امید ہونے لگی کہ اسکے قانون کا مسودہ منظور کر لیا جائیگا اسکے مخالفین نے آخر کار ایک دوسرے ٹریبیون کو آمادہ کیا کہ اس کارروائی کو روکدے جس کا اسکو پورا اختیار تھا۔ یہ شخص م۔ آکٹیویس گراکس کا دوست تھا پہلے تو اس نے پس و پیش کیا مگر آخر راضی ہو گیا اور اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اسکے بعد جو واقعات ہوئے تفصیل سے معلوم نہیں۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ گراکس نے اپنے ہم عہدہ کی مخالفت کے جواب میں ایک دوسرا مسودہ پیش کیا جس میں بہ نسبت پہلے کے قابضان اراضی کی تالیف قلوب کا کم خیال کیا گیا تھا اور جس کا منشاء صرف یہ تھا کہ جن لوگوں نے بخلاف وزری قوانین لکی نیا سرکاری اراضی پر قبضہ کر لیا ہے بیدخل کر دئے جائیں دونوں کا مجمع عام میں مباحثہ ہوا مگر کسی قسم کی زیادتی جانبین سے نہیں ہوئی۔ آکٹیویس چونکہ خود اس قانون سے متاثر ہوتا تھا اسلئے گراکس نے بذات خود اسکی اراضی کو خرید لینے کا وعدہ کیا مگر آکٹیویس نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ گراکس نے مجبور ہو کر جملہ سرکاری کاموں کے بند کرنے کا حکم نافذ کیا

سنہ ۵۱ دیون کاسیس ۸۳ اس شخص کو رقیب بتاتا ہے۔

باب ۳۶

اور خزانے کو جو زحل کے مندر میں تھا سر بمہر کر دیا تعطل کا رہا ئے حکومت بالکل اسکے اقتدار میں تھا اور جب تک کہ قانون زیر بحث نافذ نہ ہوجاتا جاری رہتا قابضین اراضی کی جماعت نے گراکس کو مار ڈالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہوے۔ جمعیت عامہ میں شور و شغب کی وجہ سے اظہار رائے کا سلسلہ بند ہوگیا مگر چونکہ گراکس نے ٹریبیون سے جھگڑے کو بغرض فیصلہ سینیٹ (سنیات) میں پیش کر دئے جانے پر آمادگی ظاہر کی اسلئے ہاتھاپائی تک نوبت نہ پہنچی۔ مگر اسکا کوئی نتیجہ نہوا کیونکہ اس مجلس میں اہل دولت کی تعداد غالب تھی جو غالباً اس سے اسلئے سخت ناراض تھے کہ اس نے حسب دستور سابق اپنا قانون جمعیت عامہ میں پیش کرنے کے لئے سینیٹ (سینات) کی اجازت حاصل نہیں کی تھی۔ گراکس کو اب بوجہ عجلت مجبوراً معمولی دستوری طریقے کو چھوڑنا پڑا کیونکہ نہ تو وہ انتظار کر سکتا تھا نہ اپنے مکمل تجاویز کو ساقط کر سکتا تھا اسلئے کہ انکے پیش کرنے کا پھر کبھی موقع نہ ملتا۔ لہذا اس نے مجبوراً اپنے ضدی ہم عہدہ کو معزول کرنے کا قصد کیا مگر اس منصوبے کو عمل میں لانے کا کوئی قانونی طریقہ نہ تھا۔ اس نے یہ تجویز پیش کی کہ جمعیت عامہ سے رائے لیجائے کہ دونوں میں سے کون مستعفی ہوجائے مگر آکٹیویس نے اس تجویز کو جو دستور کے خلاف تھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ گراکس نے اعلان کر دیا کہ ٹریبیون اسی وقت تک اپنے عہدے پر بحال رہ سکتا ہے جب تک کہ وہ عامہ قوم کے احکام کو بجالائے اور پھر آکٹیویس کی معزولی کا مسئلہ جمعیت عامہ میں پیش کر دیا۔ جب پہلے قبیلے نے اسکی تجویز کے موافق رائے دیدی تو اس نے آکٹیویس کو ایک موقع دینا چاہا مگر آکٹیویس کے لئے بھی اب پیچھے ہٹنا دشوار تھا کیونکہ جن لوگوں سے اس نے وعدہ کیا تھا انکی نگاہیں اس پہ لگی ہوئی تھیں۔ جب سترھویں قبیلے نے بھی وہی رائے دی تو گراکس نے پھر سکوت کیا مگر آکٹیویس نے جنبش نہ کی۔ اٹھارھویں قبیلے نے وہی کیا اور اس طرح انقلاب بعد کی پہلی منزل پوری ہوئی ؎

قانون اور کمیشن اراضی

(۶۹۹) گراکس کا قانون (جو غالباً اس کا سب سے پہلا مسودہ تھا) اب بلا کسی تاخیر کے مکمل نافذ ہوگیا دولت قابضین اراضی کے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی۔ آکٹیویس نے خدمت ٹریبیون سے اپنی معزولی کو تسلیم نہ کیا مگر گراکس نے

باب ۳۶

اسکی جگہ ایک دوسرے شخص کو نامزد کر دیا۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ گراکس کے ایک آزاد شدہ غلام نے اسکو پلیٹ فارم پر سے کھینچ لیا اور عوام بھی اس کے ساتھ سختی سے پیش آنے کو تھے مگر بچ گیا۔ جدید قانون کے نفاذ کے لئے جو اشخاص مقرر کئے گئے ان میں ٹائبیریس گراکس بذات خود تھا اور اسکا بھائی گائیس جو ابھی تک ہسپانیہ سے واپس نہیں آیا تھا اور اپیئس کلاڈیس جو ٹائبیریس کا خسر تھا۔ اپنے اعزا کو اس طرح با اقتدار کر دینے سے گراکس مورد ملامت ہو گیا اور اکثر لوگوں کو اندیشہ ہو گیا کہ معاملہ بگڑ رہا ہے۔ دیہاتی رائے دہندگان اپنے وطنوں کو واپس چلے گئے اور گراکس اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے اکیلا رہ گیا جو عوام کے جوش کو ٹھنڈا کرنے اور انکے خیالات کو پلٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسلئے جب اس نے کمشنروں کے لئے لوازم کے مہیا کئے جانے کی استدعا کی جو سلطنت کی جانب سے دیئے جاتے تھے تو سینیٹ (سینات) نے کینہ کی وجہ سے بہت کم رقم دینے کی رائے دی۔ اسی زمانے میں گراکس کا ایک دوست مشتبہ حالت میں مر گیا اور شور مچ گیا کہ اس کو زہر دیا گیا جس کی وجہ سے پھر جذبات مشتعل ہو گئے گراکس نے اعلان کیا کہ میری جان خطرے میں ہے اور عوام سے اپنے لڑکوں[اہ] کی حفاظت کی درخواست کی اپین نے بیان کیا ہے کہ گراکس کے مخالفین دھمکی دے رہے تھے کہ جیسے ہی وہ اپنے عہدے سے علٰحدہ ہو جائیگا اس سے بدلا لیا جائیگا غالباً اس سے مطلب یہ ہو کہ سنتوریوں کی مجلس میں اس پر بغاوت کا الزام لگایا جاتا۔ مگر اس اثناء میں دوسرے واقعات پیش آ گئے لیوی کی تاریخ کے خلاصے سے ظاہر ہے کہ گراکس نے مسئلہ اقتدارات کے تصفیے کے لئے ایک[۵۲] دوسرا قانون نافذ کیا جس سے کمیشن زرعی کو سرکاری اور خانگی اراضی کی حد بندی کے متعلق پورے اختیارات حاصل ہو گئے۔ یہ قانون غالباً اس زمانے میں نافذ ہوا ہو گا جب کہ مجلس سینیٹ (سینات) کی غیر ہر دلعزیز تھی اسی اثناء میں ایک سفیر پرگام

[اہ] ان کی تعداد اور انجام کے متعلق دیکھو ویلیس سیکسیمس جلد نہم ۷، ۱۔۲

[۵۲] یہ بہت مشکوک ہے۔ اصل مسودے میں اس امر کا چھوٹ جانا ناممکن ہے۔

باب ۳۶

سے روما میں اٹالس سوم کے انتقال کی باضابطہ خبر اور اس کی آخری وصیت لیکر آیا۔ خاندان اٹالی کے اس آخر حکمران نے جو نہایت جابر اور ظالم تھا اہل روما کو اپنا وصی قرار دیا تھا۔ بلحاظ عملدرآمد قدیم اس قسم کی کارروائیوں کا تعلق سینیٹ (سینات) سے تھا مگر گراکس نے محسوس کیا کہ عامہ قوم کو اپنا طرفدار بنانے کا یہ ایک اچھا موقع ہے۔ اس نے اطلاع دیدی کہ میں ایک تحریک پیش کرنے والا ہوں کہ شاہ اٹالس کے خزانہ کا مصرف یہ ہونا چاہئے کہ اس سے ان لوگوں کی امداد کیجائے جنکو اراضیات حال میں دیگئی تھیں تاکہ وہ اپنی زمینوں کو آباد کر سکیں۔ سینیٹ (سینات) کی یہ تجویز سخت ناگوار ہوئی مگر بقول پلوٹارک گراکس نے اعلان کیا کہ میں ایک دوسری تحریک بھی اسکے بعد ملک پرگامم کے متعلق پیش کرنے والا ہوں جس سے اس ملک کی قسمت کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کا پورا قصد تھا کہ دستور کے جزو کو سلامت نہ چھوڑے جو اسکے ارادوں کے تکمیل میں حارج تھا اور یہ کہ آیندہ سے اسکے اور مجلس سینیٹ (سینات) کے درمیان پوری جنگ ہوگی۔

گراکس کی مشکلات

(۷۰۰) اعتدال پسند اشخاص جنکی تعداد غالباً زیادہ نہ تھی اب تک گراکس کے موید اس وجہ سے تھے کہ وہ اسکی خوبیوں کے دلدادہ تھے اور جن خرابیوں کو وہ رفع کرنے کی کوشش کر رہا تھا انھیں محسوس کرتے تھے۔ مگر یہ لوگ اب اس سے الگ ہونے لگے اور اوسکے دشمنوں کی ہمت بڑھنے لگی۔ ایک شخص نے دعوے کیا کہ گراکس کو پرگامم کا تاج شاہی ملا ہے۔ اس الزام کی بنا غالباً یہ ہوگی کہ پرگامم کا سفیر جو دوسرے معززین اہل روما کے یہاں گیا تھا اس کے پاس بھی آیا ہوگا[1]۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ گراکس رات کو اپنے ساتھ اپنے خدام کو لیکر پھرتا ہے اور اسطرح شہر میں شور و شغب ہوتا ہے۔ تیسرے نے آکیلوس کو معزول کرنے کی وجہ سے اسکو قابل مواخذہ قرار دیا۔ گراکس نے غصہ میں آکر اسکو گرفتار کرا دیا اور ایک جلسہ عام میں اس پر لعنت ملامت کرنے لگا مگر جب اس شخص نے کہا "فرض کرو کہ اگر تم مجھے سزا دینا چاہو اور میں تمھارے ہم عہدہ ٹربیون سے

[1] یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ یہ سفیر گراکس کے پاس کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لئے آیا ہو گراکس کے تمام اہم کارنامے سنہ ۱۳۳ ق م کے اوائل کے ہیں اور اسی سال میں اٹالس کا انتقال ہوا۔ اس زمانے کے منصوبوں کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ کسی قسم کی گفت و شنود کی گنجایش کی کوئی صورت ناممکن تھی۔

باب ۲۶

امن کا خواستگار ہوں اور وہ میری امداد پر تیار ہو جائے تو کیا تم اسکے ساتھ بھی وہی سلوک کروگے جو تم نے آکٹیولیس کے ساتھ کیا" تو گراکس سے باوجود حاضر جواب ہونے کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ درحقیقت اس سوال کا کوئی قرار واقعی جواب نہ تھا اور ہر شخص محسوس کرنے لگا خدمت ٹریبیون کو کمزور کرنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ گراکس کو اسلئے مجبوراً خود اپنے افعال کے متعلق صفائی دینی پڑی جو مصلحین کے لئے سخت مضر ہے۔ پلوٹارک نے اس کی تقریر کے اہم امور کو بیان کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) ٹریبیون کو زوال نہیں مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ جمہور کے خلاف غداری کرے تو اس سے مواخذہ نہ ہو۔

(۲) چونکہ ٹریبیون کانسل کو گرفتار کر سکتا ہے اسلئے ٹریبیون خود بھی اگر نائمۂ قوم کے اقتدارات کے نفاذ میں حائل ہو تو اس وجہ سے معزول کیا جا سکتا ہے۔

(۳) عامۂ قوم کے حقوق کے مقابلے میں اور جملہ امور بالکل ہیچ ہیں مثلاً خاندان تارکوئن کے افراد کی جلاوطنی۔

(۴) ویسٹل کنواری پجارنیں جو مقدس خیال کیجاتی ہیں انھیں بھی ایسے افعال کی پاداش میں سزائے موت دیجاتی ہے جو انکے مقدس منصب کے منافی ہوں۔ اسی قبیل کے دوسرے دلائل بھی تھے۔ اسکا تو ہمیں علم نہیں کہ سامعین میں سے کتنے اشخاص کو دلائل مذکورہ سے تشفی ہوئی مگر اسکے دشمنوں کو گراکس کے اپنی بے جرمی کا ثبوت دیتے ہوئے ضرور خوشی ہوئی ہوگی۔ وہ گراکس کو بدنام کر رہے تھے کہ وہ ایسے اقتدارات حاصل کرنا چاہتا ہے جو دستور کے منافی ہیں اور واقعات یکے بعد دیگرے ایسے ہو گئے تھے جنکی وجہ سے وہ خود اس راستہ پر پڑ گیا تھا۔ اگر سر راہ ایک شخص دوسرے سے پوچھتا کہ "تارکوئن اب کون ہے" تو اس کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا تھا یعنی گراکس۔

(۱۰۷) گراکس کے دوستوں کو واقعات مذکورہ سے انتشار ہو گیا اور وہ اصرار کرنے لگے کہ وہ دوبارہ انتخاب کے لئے کوشش کرے۔ درحقیقت اسکی سخت ضرورت تھی اور دستور کی پابندی کا خیال اب بے وقت تھا۔ ابھی تک اراضی کی تقسیم عمل میں نہیں آئی تھی اور سنہ ۱۳۲ ق م کے ٹریبیونوں کا انتخاب غالباً قریب آگیا ہوگا۔ گراکس نے اپنے امیدوار ہونے کا اعلان کیا اور دیہاتی رائے دہندگان کو

باب ۳۶

اس نے اپنی تائید کے لئے بلایا۔ مگر موسم گرما میں زراعت پیشہ لوگ اپنے کاروبار میں مصروف تھے اور ان میں سے بہت کم اشخاص کی موجودگی کی توقع ہوسکتی تھی۔ اسلئے اسکو رہنے والگان شہر پر بھروسہ کرنا پڑا جن کے خیالات حسب سابق نہ تھے اور جن میں وہ اپنے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں اور بدنام کرنے کی وجہ سے وہ اس قدر ہر دلعزیز بھی نہ تھا۔ اپنے سابقہ اثر کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس نے مزید اصلاحات کے عمل میں لانے کا اعلان کیا۔ بقول پلوٹارک ان میں سے ایک تو یہ تھی کہ فوجی خدمت کی میعاد گھٹا دیجائے اور دوسرے یہ کہ عدالتوں کی جوریوں کے فیصلے سے مرافعہ کا حق دیا جائے مگر شہریوں پر اب فوجی خدمت کا بار اس قدر نہ تھا جیسا کہ زمانۂ سابق میں اور اس تجویز سے صرف یہی ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ کامیابی سے بالکل مایوس ہوگیا تھا۔ جوریوں کے اقتدارات مجلس قبائل سے حاصل ہوئے تھے اور ہم بیان کرچکے ہیں کہ انکے فیصلے کا مرافعہ ازروے دستور جایز نہ تھا۔ اس قسم کے مرافعات کی اجازت دینا گویا ایک طور پر انقلاب پیدا کرنا تھا۔ علاوہ ازیں عدالتہائے مذکور میں صرف انھیں ذی اثر اشخاص کے مقدمات پیش ہوتے تھے جن پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا تھا اور معمولی شہریوں کو ایسے امور میں بہت کم دلچسپی ہوسکتی ہے جن سے انھیں کوئی سروکار نہو۔ غالباً یہ بیان غلط ہے اور اسی طرح یہ الزام بھی کہ گراکس پر جوری میں نصف اشخاص طبقۂ[۱] ایکوئی ٹیز سے رکھنا چاہتا تھا۔ یہ ضرور ممکن ہے کہ کسی وقت اس نے بلا سوچے سمجھے ایسا کہدیا ہو

(۷۰۲) آخر کار انتخاب کا زمانہ آگیا اور دو قبائل نے گراکس کے حق میں رائے دی مگر مخالفین نے اعتراض کیا کہ وہ اب قانوناً منتخب ہونے کا مجاز نہ تھا۔ ٹریبیون روبیریس نے جو صدر جلسہ تھا اس اعتراض کو ساقط کرنے کی جرات نہ کی اسلئے میوسینیس المعروف بہ ممیس نے جو آکٹویس کا جانشین ہوا تھا صدارت پر تیار ہو گیا۔ روبیریس صدارت سے دست کش ہوگیا مگر دوسرے ٹریبیونوں نے اعتراض کیا کہ حسب سابق صدارت کا تصفیہ قرعہ اندازی سے ہونا چاہئے بحث بڑھتے بڑھتے ایک طوفان بدتمیزی برپا ہوگیا آخر کار مجلس کا اجلاس برخاست

---

[۱] ڈیون کاسیس کہتا ہے کہ اس نے حق تجویز طبقۂ ایکوئی ٹیز کی طرف منتقل کرنیکی تجویز پیش کی تھی۔

باب ۳۶

کردیا گیا۔ گراکس کو اب خوب معلوم ہوگیا کہ اسکو اپنی حیات کے لئے لڑنا ہے۔ غریب شہریوں میں سے اکثر نے اپنے پیشوا کا ایسی حالت میں ساتھ چھوڑ دینے سے شرمندہ ہو کر اسکی منت سماجت رات بھر اسکے مکان کی حفاظت کی۔ علی الصباح گراکس کے ہوا خواہوں نے کاپی ٹول کے مندر پر قبضہ کرلیا جس کے میدان میں قبائل کے جلسے ہوا کرتے تھے۔ گراکس بدشگونی کی وجہ سے رک گیا تھا اور وہ خود اور اسکے دوست پریشان تھے مگر لوسیس خلاف عقل باتوں کو نہیں مانتا تھا اس نے مشورہ دیا کہ جمہور کے پشت پناہ کو ایسے اوہام کی وجہ سے اپنے فرائض کے ادا کرنے سے باز نہ آنا چاہئے۔ قبائل کی مجلس کی کارروائی شور و شغب سے شروع ہوئی بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بدنظمی گراکس کے اشارے سے ہوئی۔ ہیبت زدہ ٹربیون جنھوں نے گراکس کی تائید سے اسکے قبل ہی انکار کردیا تھا جان بچا کر بھاگ گئے اور پجاریوں نے مندر کے دروازے بند کرلئے پھر کیا تھا ہر طرف ہلڑ مچ گیا۔ افواہیں پھیلنے لگیں کہ گراکس نے دوسرے ٹربیون کو معزول کردیا تھا اور یہ کہ وہ سال آیندہ کے لئے اپنے ٹربیون ہونے کا اعلان بغیر باقاعدہ انتخاب کے کررہا تھا۔ مجلس سینیٹ (سینات) کا بھی اجلاس قریب ہی ہو رہا تھا گراکس کے ایک دوست م فلویئس فلاکس نے سینیٹ (سینات) سے چپکے سے نکل کر اسکو اطلاع دی کہ اسکے دولت مند مخالفین نے اپنے غلاموں اور دوستوں کو مسلح کردیا ہے اور اگر کانسل میوسیس اسکے ودلا جو صدر جلسہ تھا انکا شریک نہ بھی ہو تو وہ تلے ہوئے تھے کہ بلا اسکے استمزاج کے اپنے دشمن (گراکس) کو قتل کردیں۔ گراکس نے یہ خبر اپنے شرکاء کو سنائی جو لاٹھیوں سے مسلح ہو کر لڑنے کے لئے تیار ہوگئے۔ گراکس نے کوئی اشارہ کیا تھا جسکے یہ غلط معنی پہنائے گئے کہ وہ تاج کا خواستگار ہے اور اسکی سینیٹ (سینات) کو اطلاع کیگئی مگر کانسل نے کسی کارروائی کرنے یا روما کے کسی شہری کو بلا ثبوت الزام قتل کرنے سے انکار کیا مگر وعدہ کیا کہ مجلس عامہ کی جو رائے خلاف قانون ہوگی اُس پر عمل نہ کیا جائیگا۔ مگر برافروختہ ارکین سینیٹ (سینات) نے اس مقنن کی رائے کی پروا نہ کی۔ سیپیو ناسیکا[1] نے

---

[1] ڈیوڈورس ۳۴ و ۳۵، ۳۳-۷ اسکو اپنے اس فعل پر فخر تھا۔

جو سینیٹ (سینات) میں گراکس کی تجاویز کی مخالفت کا بانی تھا کہا کہ جو لوگ سلطنت کی بقا چاہتے ہیں میرے ساتھ ہولیں اور ارا کین سینیٹ (سینات) اور انکے خدام کو ساتھ لیکر حملے کے لیئے بڑھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو دیکھکر عوام اس قدر مرعوب ہوگئے کہ چپ چاپ اپنی لاٹھیاں انکو دیدیں مگر گمان غالب یہی ہے کہ بوجہ ہتھیار نہ رکھنے اور ٹریبیونوں کے بھاگ جانے کے یہ ارا کین سینیٹ (سینات) کے ہمیلے کچیلے غلاموں سے مرعوب ہوگئے جو اپنے آقاؤں کے ساتھ لڑنے کے لیئے آئے تھے۔ ان لوگوں نے گراکس اور اسکے وفادار ہمراہیوں کو گھیر لیا اور بوجہ کثرت تعداد انپر غالب آگئے۔ گراکس خود اور اسکے طرفداروں میں سے ۳۰۰ مارے گئے۔ گویا لاٹھیوں اور پتھروں سے روما کے دستور کی عظمت اس دن رہگئی۔ فاتحین نے لاشوں کو بوقت شب دریائے ٹائبر میں ڈالدیا گو مردوں کو بغیر تجہیز و تکفین کے اسطرح دریا میں پھینک دینا اصول مذہبی کے خلاف تھا۔

(۷۰۳) اس قصے سے حکومت روما کی اندرونی معاملات میں بیکسی کا اظہار ہوتا ہے گو اسی زمانے میں اسکی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا مورخ اپین نے اس نازک موقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جب کہ ارا کین سینیٹ (سینات) ناسیکا کے ساتھ گراکس کو جبراً فرو کرنے کے لیئے اٹھ کھڑے ہوئے لکھا ہے "تعجب ہے کہ اس موقع پر بھی انھوں نے کسی ڈکٹیٹر (حاکم مطلق) کے تقرر کا خیال نہیں کیا" ہم بیان کرچکے ہیں کہ یہ خدمت[1] نظام حکومت سے کیوں خارج ہوگئی تھی۔ زمانۂ ابتدائی میں جب کہ معاملات سیاسی میں پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی تھی یہ خدمت مفید ثابت ہوئی تھی۔ مگر امرا ے روما اب کسی فرد واحد کو حاکم مطلق بنانا پسند نہیں کرتے تھے اور غالباً اس خدمت کا احیاء مفید بھی ثابت نہ ہوتا۔ اس خدمت کا اہل ایک ہی شخص تھا یعنی سیپیو ایمی لیانس مگر وہ ابھی تک ہسپانیہ سے واپس نہیں آیا تھا۔ گراکس کی اصلاحی تحریک پر غور کرنے سے یونان کی سیاسیات سے کئی امور میں مشابہت معلوم ہوتی ہے یعنی بے صبری بلالحاظ مشکلات۔ محض اصول عامہ سیاست پر اصرار، متضاد جماعتوں کی انتہا پسندی جس کی وجہ سے ٹریبیون ایسا مقدس حاکم ایک یونانی سرا نہوہ اور روما کی مجلس قبائل

[1] شہر میں ڈکٹیٹر کے حکم کے خلاف مرافعے کے لیئے دیکھو فقرہ ہائے ۱۴۹ و ۲۹۳ ۔

باب ۳

آرگوس یا کورکائرا جیسے شہروں کی سی یونانی جمہوریہ ہوجاتی ہے، ان جملہ امور سے اس تباہ کن نااتفاقی کے وجود کا ثبوت ملتا تھا جس نے یونان کی شہری ریاستوں کو تباہ کیا نہ کہ روما کی قدیم رسوم "علیحدگی" اور "کنارہ کشی" کا جس کے ذریعے سے روما میں زمانۂ قدیم میں اصلاحی تحریکوں کا آغاز کیا جاتا تھا۔ "علیحدگی" کا لفظ اب بھی ایک جماعت دوسری جماعت کی کارروائیوں کے متعلق استعمال کرتی تھی مگر اب اس سے مطلب دست درازی زبردستی اور خونریزی سے تھا۔

(۴۰ م) دولتمند زمینداروں نے جنکا مجلس سینیٹ (سینات) میں غلبہ تھا گراکس سے گلوخلاصی حاصل کرلی تھی جو انکو پرانے مقبوضات سے محروم کرنا چاہتا تھا۔ پلوٹارک کا خیال ہے کہ اس وقت انکا صرف یہی مقصد تھا جس کا ثبوت انکی آئندہ تجاویز سے ملتا ہے۔ اس فتنے کے فرو ہوتے ہی انھوں نے ایک عدالتی کمیشن گراکس کے شرکاء کی سزادہی کے لیئے مقرر کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ جن میں سے اکثر غائب تھے واجب القتل قرار دیئے گئے اور بعض مار ڈالے گئے جن میں دیوفانیس گراکس کا استاد بھی تھا۔ بلاسیئس نے تسلیم کیا کہ اس نے جملہ امور میں گراکس کے احکام کی تعمیل کی تھی۔ ناسیکا نے پوچھا فرض کرو اس نے تم کو حکم دیا ہوتا کہ کیپی ٹول کے مندر میں آگ لگا دو" اس نے جواب دیا "گراکس ایسا حکم ہرگز نہ دیتا"۔ ناسیکا نے کہا "میرے سوال کا جواب دو"۔ بلوسیس نے جواب دیا "میں اسکے حکم کی تعمیل ضرور کرتا مگر وہ ایسا حکم ہرگز نہ دیتا اگر اس سے قوم کی بہتری نہ ہوتی"۔ یونانی کی حاضر جوابی سے اسکی قومی خصائل کا پتہ چلتا ہے۔ اس نے اپنے دوست کا ساتھ دیا اور الزام ایک ایسے شخص پر تھا جس کی اب کوئی سزا نہ ہوسکتی تھی۔ عدالت نے اس کو رہا کردیا۔ بلاسیس اسکے دولا اور لائیلیس رکن عدالت مذکور کا دوست تھا۔ اس تعلق سے ممکن ہے کہ اس کو مدد ملی ہو۔ مگر روما میں ٹھیرنا اس نے مناسب خیال نہ کیا اور وہ پرگام چلا گیا جہاں ایک دعویدار سلطنت روما سے برسرپرخاش تھا۔ کمیشن کی کارروائی سال کے آخری مہینوں میں ۱۳۲ ق م کے کانسلوں کے انتخاب کے بعد بھی جاری رہی کیونکہ وہ بھی اسکے رکن تھے۔ کمیشن کا صدر پوپلیس لائناس ایک متعصب امیر تھا اسکا ہم عہدہ پ، روپی لیس ۱۳۲ ق م کے اوائل میں۔ مگر باوجود اس

باب ۳۶

کامیابی کے دولت مند امراء گو انھوں نے اپنے مخالفین میں سے سربرآوردہ لوگوں کو تہ تیغ کر دیا تھا مگر گراکس کے قوانین کی علانیہ خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے۔ عوام اپنے مقتول سردار کے لیئے علانیہ آہ وزاری کر رہے تھے اور اسکے قاتلوں خصوصاً ناسیکا کے ساتھ کھلم کھلا بیزاری اور نفرت کا برتاؤ ہوتا تھا۔ ناسیکا خطرے سے محفوظ رکھنے کے لیئے کسی سیاسی کام پر ایشیا بھیجدیا گیا۔ کسی کو اسکی ضرورت نہ تھی اور اِدھر اُدھر مارے مارے پھرنے کے بعد پرگامم میں مرگیا۔ عوام کی تالیف قلوب کے لیئے قوانین زرعی کو عملی صورت میں لانے کی کارروائی کیگئی۔[۱] تائبریس گراکس کے بجائے اس کا دوست لیکنیس کراسس کمشنر منتخب ہوا۔ کمیشن کی کارروائی کا ہم پھر کسی موقع پر ذکر کرینگے۔

(۷۰۵) نومنٹیا ۱۳۳ ق م میں فتح ہوگیا اور غالباً اسی سال کے آخر یا ۱۳۲ کے اوائل میں سیپیو ایمی لیانس بطور فاتح روما کو واپس آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گراکس کی موت کی خبر اس کو میدان جنگ ہی میں ملی اور اس خبر کو سنکر اس نے "اوڈیسی" کا ایک مصرعہ پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ "وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا"۔ بہرکیف یہ باوقار آدمی بہ حیثیت ایک اچھے شہری ہونے کے گراکس کے طرز عمل کا مخالف تھا۔ اعتدال نہ کہ جسارت اس کی ممتاز خصلت تھی اور جس شخص نے رفتہ رفتہ صبر و استقلال کے ساتھ لازوال شہرت حاصل کی ہو وہ ایک جلد باز مصلح کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھ سکتا تھا جو اصلاح کے دشوار گزار راستے کو تیز گامی سے طے کرنا چاہتا ہو۔ سیپیو اور اسکے گروہ کے دیگر سربرآوردہ افراد کے روما میں واپس آنے سے قدامت پسندوں کی جماعت کو خاطر خواہ تقویت ہوگئی۔ اس واپسی کا جو نتیجہ ہوا اس سے کافی ثبوت ملتا ہے کہ شہر کے باشندوں کو حصول اراضی کی واقعی خواہش تھی، ان کی دلی آرزو یہ تھی کہ ان زنجیروں کو توڑ دیں جن میں امراء اور دولت مند اشخاص نے

[۱] جلد نہم، ۴۹۔

باب ۳۶

انکو بگڑ دیا تھا۔ انھیں امور سے ہمیں گراکس کے مقاصد کے واجبی ہونے کا ثبوت ملتا ہے اس قسم کے خیالات کا عوام کے دلوں میں موجزن ہونے کا ثبوت ہمکو اس امر سے بھی ملتا ہے کہ انکو سیپیو سے سخت نفرت ہوگئی جب ان کو اس کے ان خیالات کا علم ہوگیا جو اس نے گراکس کی موت کے بارے میں ظاہر کیئے تھے۔ سیپیو بوجہ اپنی راست گوئی کے سوالات کے ٹھیک جواب دینے سے گریز نہیں کرتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام روما نے گراکس کی موت کو مفید خیال کرنے کے الزام سے کبھی اسکو بری نہیں کیا۔ روایت ہے کہ اس نے اس امر کا اظہار ایک مجمع عام میں کیا تھا جس کی وجہ سے سخت ناراضی پھیل گئی جس پر ایمی لیانس نے بگڑ کر کہا "خاموش اے اطالیہ کے سوتیلے بچو۔ میں تم کو یہاں پابزنجیر لایا تھا کیا آج تم جو آزاد ہوگئے ہو میں تم سے ڈرونگا" مگر عوام میں سے سب آزاد شدہ غلام یا اسیران جنگ نہ تھے جلسے میں ایسے آدمی بھی ضرور ہونگے جو اسکے بیان کو غلط خیال کرتے ہونگے یا اس سے برافروختہ ہوئے ہونگے۔ اس زمانے سے سیپیو کا شمار سیاسیات میں تنگ خیال اور حریص امرا میں ہوگیا جو خود اس سے حسد رکھتے تھے اور جنکے افعال کو وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا ہم نے ٹائبیریس گراکس کی اصلاحی کوششوں اور اس کے حسرتناک انجام کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ تاریخ روما میں اس واقعے سے دو امروں کا ثبوت ملتا ہے اولاً یہ کہ ہر رہبر عوام کو مسلسل برسر اقتدار رہنے کی ضرورت ہے اور ثانیاً یہ کہ دراز دستی سے محفوظ رہنے کی اسے فکر کرلینی چاہیئے اور دستور موجودہ کے لحاظ سے یہ دونوں امر حاصل نہ تھے ؛

باب سی و ہفتم[۵۱]

سنہ ۱۳۲-۱۲۳ ق م

(۶-۷) ٹائبیریس گراکس کی موت اور اسکے بھائی گایس کے ٹریبیون مقرر

[۵۱] اس باب کے اصل ماخذ اپین "خانہ جنگی" جلد ۱-۱۷ اور پلوٹارک کی تصنیف سوانح عمری

باب ۳

ہونے کے درمیان میں دس سال کا وقفہ ہے۔ مگر دونوں بھائیوں کی پرآشوب سیاسی زندگی کی طرح یہ وقفہ پر از واقعات نہ تھا۔ تاہم اس اثناء میں جو وقوعات اطالیہ میں ہوئے کچھ کم اہم نہیں ہیں۔ سلطنت کے نظام سیاسی میں جو خرابیاں تھیں وہ روز بروز بڑھتی جاتی تھیں اور جس زمانے میں گایس نے میدان سیاسی میں قدم رکھا مسائل زیر تصفیہ نہایت پیچیدہ ہوگئے تھے، جن ذرائع کو وہ عمل میں لا سکتا تھا مختلف تھے اور ناکامیابی یا فیصلے کی غلطی کے نتائج نہایت مضر ثابت ہوتے مگر قبل اسکے کہ ہم ان امور کا ذکر کریں مناسب ہوگا کہ ممالک غیر میں[۵۱] جو واقعات ہو رہے تھے ان پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔

(۷۰۷) سلطنت پرگامم بذریعۂ وصیت اہل روما کو مل چکی تھی گو وصیت نامے کے جعلی ہونے کا اکثر مورخین کو شبہ[۵۲] ہے سا ئمرا کی حکمراں جماعت کو حصول زر و اضافۂ اقتدار کے جو مواقعات حاصل تھے اس میں ایک اور قیمتی اضافہ اس طرح ہوگیا اور تجارتی جماعتوں میں ایک ایسے وسیع ملک کے قبضے میں آجانے کی ضرور خوشی ہوئی ہوگی

بقیہ حاشیہ صفحہ (۳۶) "ٹائبیریس گراکس" ہیں۔ ان دونوں مصنفوں نے تفصیل اور انصاف کے ساتھ حالات لکھے ہیں بمقابلہ ویلیس (جلد ۲-۲-۴) ویلیریس میکسی مس کے جو مخالفین کی تصانیف سے مستفید ہوئے ہیں اور اپنے مبالغہ آمیز طریقے پر گراکس کو ایک ناقابل تقلید مثال قرار دیتے ہیں دیو دورس (۷-۵-۲۴) اور لیوی (۵۸، ۵۹) بھی گراکس کے مخالف تھے سسرو کی تصانیف یا تقریروں میں گراکس کا ذکر صرف ضمناً آیا ہے مگر چونکہ وہ وکیل تھا اسلئے اسکی رائے بر مقدمہ کی ضروریات کے لحاظ مختلف مواقع پر جداگانہ ہوئی تھی اور اسی لئے اسکی رائے کی زیادہ اہمیت نہیں زندگی کے آخری ایام میں اسکو سینیٹ (سینات) اور طبقۂ ایکوائٹ کا ہواخواہ ہونے سے گراکس کی طرف سے اسکے خیالات اور بھی خراب ہوگئے تھے معاصرین کی تصانیف پر جواب معدوم ہوگئی ہیں ہولڈن پلوٹارک کی سوانح عمری گراکی میں محاکمہ کیا ہے۔

۵۱ خارجی واقعات کے لئے دیکھو لیوی ۵۹-۶۰ اسٹرابو جلد چہاردہم ۱، ۳۸ (۶۴۶) جلد چہارم ۱، ۵ (۱۸۰) جلد سوم ۵، ۱ (۱۶۷) پلوٹارک ٹائبیریس گراکس ۲۰-۲۱ گایس گراکس جلد یکم ۲ ایپین یکم ۲۰ جسٹن ۳۶-۴، ۳۷-۱ ویلیریس میکسی مس جلد سوم ۲-۱۲، ۴-۵ جلد ہشتم ۷، ۶ - ویلیس جلد دوم ۴-۱ فلورس جلد یکم ۳۵ یوٹرو پیس جلد چہارم ۲۰ آروسیس جلد پنجم ۱۰ تک

۵۲ جعل کی طرف اشارہ تاریخ سالست میں موجود ہے (جلد چہارم ۶۹، ۸ - مورین برگی) اور متھرا ڈاٹیس کے مراسلہ بنام آرساکیس میں دیکھو ایپین "متھرا ڈاٹیس" ۸۷ اور فقرۂ ماسبق ۱۸، ۵ تک

باب ۳

جو اپنے وسیع قدرتی ذرایع کے لئے مشہور تھا اور جہاں سسلی کی طرح انکو حصول دولت کا موقع ملسکتا تھا اور پھر اس دولت کی کان کا بلا جنگ وجدال کے قبضے میں آجانا اور بھی موجب خوشی تھا۔ مگر ایک نوجوان مسمی ایرسٹانیکس نے اپنے حقوق سے دست بردار ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ اسکو ایک داشتہ کے بطن سے یومینیس ثانی کا بیٹا ہونیکا دعوے تھا اور اس طرح وہ شاہ متوفی کا علاتی بھائی تھا۔ ساحل کے بڑے بڑے یونانی شہروں کی امداد سے ناامید ہو کر وہ اندرون ملک میں چلا گیا اور غلاموں اور وحشیوں کی ایک فوج تیار کر لی اور سلطنت کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو گیا۔ حکومت روما نے حسب عادت اس بغاوت کو فرو کرنے میں عجلت نہ کی۔ ہمیں علم نہیں کہ سنہ ۱۳۲ ق م میں ناسیکا کس غرض سے اس ملک میں بھیجا گیا تھا مگر جہانتک معلوم ہے اسکے ساتھ فوج نہ تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مذکور کے آخری حصے میں غالباً ناسیکا کی اطلاعوں سے جنگ کا احساس ہوا۔ پ ہکمی نیس کراسّس میوکیانس (متفن) جو سنہ ۱۳۱ ق م میں کانسل تھا اس فتنے کو فرو کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ یہ حیثیت وفادار حصۂ ملک کے صوبہ دار کے اس نے مقامی السنہ سے واقفیت کے سبب سے یونانیوں پر اچھا اثر پیدا کیا مگر میدان جنگ میں اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ سنہ ۱۳۰ ق م کے اوائل میں قبل اسکے کہ اسکا جانشین پہنچے اسے سخت شکست ہوئی اور دشمن کی قید میں آجانے کے خوف سے اس نے ایک دیسی سپاہی کو زخمی کیا جس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس طرح سے روما کے دو پانٹیف (سردار پجاری) (کراسس اور ناسیکا) چند ماہ کے عرصے میں ایشیا میں کام آئے۔ مگر ایم۔ پرپرنا کا نسل سنہ ۱۳۰ ق م کے میدان جنگ میں وارد ہونے سے حالت بہتر ہو گئی۔ اس نے ارسٹانیکس کو شکست دیکر قید کر لیا اور اسکو روما بھیجدیا جہاں وہ گلا گھونٹ کر مار ڈالا گیا۔ اس نے خزانۂ شاہی پر بھی قبضہ کر لیا اور اسکو روما بھیجدیا مگر اسکے بعد ہی وہ بیمار ہوا اور پرگامم میں مرگیا۔ اسکا جانشین مانیس اکولیئس

سلہ اس شخص کی دولت و فصاحت وغیرہ کے بارے میں دیکھو گیلیس کیم ۱۳، ۹ - ۱۳ جہاں اسکے ہم عصر اسے لیو کا اقتباس دیا ہوا ہے ؎

باب ۳

کانسل ۱۲۹ق م عاجلانہ صوبۂ پرگامم کو روانہ ہوا تاکہ جنگ کے اختتام کا سہرا اسکے سر رہے مگر اس کا موقعہ باقی نہ رہا تھا۔ تاہم اس نے دس کمشنروں کی معیت میں صوبے کی حدبندی کی اور اسکا قانون اساسی مرتب کیا۔ یہ صوبہ جس کا نام ایشیا رکھا گیا جمہوریۂ روما کے صوبجات میں زرخیز ترین تھا اور جس قدر جبر و ظلم اور لوٹ مار اہل روما نے اس صوبے میں کی کہیں اور نہیں ہوئی۔ صوبۂ مذکور میں اضلاع می سیالیڈیا وکاریا مع قریب کے جزائر کے شامل تھے۔ اہل روڈس کا قبضہ خشکی کے ایک چھوٹے سے حصے پر قائم رہا اور کچھ خفیف سی اور تبدیلیاں بھی عمل میں لائی گئیں ؎

صوبۂ ایشیا

(۸-۷) جنگ مذکور کے تذکروں میں کئی دلچسپ امور مندرج ہیں۔ لیوی کے خلاصے میں بیان کیا گیا ہے کہ "ارسٹانیکس نے ایشیا پر قبضۂ غاصبانہ کرلیا حالانکہ صوبۂ مذکور کو شاہ اٹالس نے اہل روما کو بذریعۂ وصیت ہبہ کردیا تھا اور اس لئے یہ صوبہ آزاد تھا" یہ طرز تحریر خاص لیوی کی ہے اور یہ آزادی بھی وہی آزادی ہے جو اہل مقدونیہ کو پڈنا کی فتح کے بعد دیگئی تھی جس سے مطلب یہ ہے کہ آئندہ سے ملک مفتوحہ میں کوئی بادشاہ نہو جو بحیثیت مرکزی حکمراں کے سلطنت کی افواج کو متفق کرکے ان سے کام لے سکے اور اس طرح اہل روما کے لئے موجب انتشار ہو۔ جس قدر حصۂ ملک کو اہل روما زرخیز خیال کرتے انکو "آزادی" دیدی جاتی اور محکوم قوم کو یہ "آزادی" ہوتی کہ جو اہل روما حکم دیں اسکو بجا لائیں اور اس عزت کے لیئے اپنی جیب خالی کریں۔ دور افتادہ اضلاع جو ساحل سے دور تھے سلطنت روما میں شامل کیئے جانے کے لائق نہیں خیال کیئے جاتے تھے کیونکہ انپر حکومت کرنے میں محاصل سے زیادہ خرچ پڑجاتا۔ اس قسم کے مقبوضات حسب دستور روما کے حلفاء کو دیدیئے جاتے اور ان سے جو نذرانہ ملتا وہ سلطنت کے خزانے یا حکام کی جیب میں جاتا۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس "آزادی" کی جنگ کا بار زیادہ تر ایشیائی بادشاہوں پر پڑا تھا۔ صرف ایک دعویدار سلطنت کو ہزیمت دینے کے لیئے شاہان بتھینیا، پافلاگونیا، پونٹس، پاپاڈوسیا نے افواج امدادی مہیا کی تھیں

؎ اکوئی لیس اور قانون اکوئی لیا کے لیئے دیکھو آریلی کا ادنوماسٹیکون اور سسرو کی قانونی فہرست ؎

باب ۳

آخر الذکر سلطنت کا بادشاہ اریاراتھیس خود اس جنگ میں مارا گیا اس کے مقابلے میں بلاسیس ساکن کیوبے تھا جس نے ارسٹانکس کا ساتھ دیا اور اس کے پسپا ہونے کے بعد خود کشی کر لی کیونکہ اسے خوب معلوم تھا کہ "آزادی"[1] کے کیا معنے ہیں۔ دوسرا قابل ذکر واقعہ کراسس کا تقرر ہے۔ وہ خود اور اسکا ہم عہدہ ایل ویلیریس فلاکس جو مریخ دیوتا کا پجاری تھا دونوں ایشیا کی سپہ سالاری کے خواہشمند تھے۔ دونوں اپنے مذہبی فرائض کے لئے روما میں روک لئے گئے تھے کیونکہ ابتک کوئی سردار پجاری کسی غیر ملک میں نہیں گیا تھا۔ کراسس نے سردار پجاری نے اپنے ہم عہدہ پر اپنے اقتدارات کے مطابق جرمانہ کر دیا۔ مجلس عامہ نے مرافعہ ہونے پر جرمانے کو تو معاف کر دیا مگر مریخ کے پجاری کو اپنے افسر اعلیٰ کی فرمانبرداری سے آزاد نہ کیا۔ اسکے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ سپہ سالاری سیپیو کو کیوں نہ دیدی جائے جو اس کا خواستگار تھا۔ یہ مسئلہ بھی مجلس عامہ میں پیش ہوا۔ ممکن ہے کہ کراسس کو کانسل ہونے کی وجہ سے کامیابی ہوئی مگر غالباً اس کا اصل راز یہ تھا کہ اسکو گراکس کی تحریکات سے تعلق تھا مگر صاحب اقتدار (امپیریم) کو نبرد آزما سپاہی پر ترجیح دینا امرا کے ترین مصلحت تھا کیونکہ سیپیو کے حقوق کی تائید وہ بخوشی نہ کر سکتے تھے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ کراسس کو بھی پسند نہ کر سکتے تھے جسکو وہ اپنی جماعت کا دشمن خیال کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کراسس کی شکست یابی کا سبب یہ تھا کہ بجائے جنگ کو سر کرنے کے اسکی توجہ زیادہ تر اٹالس کے خزانے کو حاصل کرنے کی طرف تھی مگر یہ تہمت غالباً کسی ایسے مورخ نے لگائی جو گروہ امرا میں سے تھا۔ کراسس کے جانشین پرپرنا[2] کے متعلق ایک عجیب واقعہ

---

[1] دیکھو سسر فلپک جلد نہم ۱۸ ؁

[2] یا پرپنا۔ یہ نام اٹروری معلوم ہوتا ہے مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اسکا باپ اٹروریہ سے آیا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ وہ روما کا شہری بن گیا ہوگا اور گراکی فریق نے بیٹے کو اسلئے کانسلی کے لئے پیش کیا ہوگا کہ عمدہ فوجی افسر نہیں موجود تھے۔ اسکے بعد غالباً اسکے دشمنوں نے یہ کیا کہ اسکے وطن سے چند لوگوں کو آمادہ کیا کہ اسے اپنے گروہ میں قانون کلاڈیا کی رو سے جو ۱۲۶ ق م میں منظور ہوا تھا واپس لے لیں۔ بعدہ پرپنا کا ساتھی کانسل اس قانون کا محرک کلاڈیس پلکر کا ہمنام اور غالباً بیٹا تھا۔ ویلیریس میکسمس جلد ۳ نمبر ۵ جو قانون پاپیا کا ذکر ہے وہ یا تو مصنف کی غلطی ہے یا مورخوں کی غلط فہمی۔ دیکھو موم سین ۳/۲۰۰ ؁

باب ۳

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک غیر ملکی تھا جو روما میں آباد ہو گیا تھا اور بغیر حقوق شہریت حاصل کرنے کے کانسل منتخب ہو گیا اور اُسی زمانے میں جب کہ ایشیا میں وہ اہل روما کی شکست کو فتح سے تبدیل کرنے میں مصروف تھا اُسکے باپ کو غیر ملکی ہونے کے الزام میں روما سے خارج ہو کر اپنے وطن کو واپس ہونا پڑا اور اس طرح باپ کے حق شہریت کے باطل قرار دیئے جانے سے بیٹا خدمت کانسلی سے الگ کر دیا گیا۔ یہ قصہ نہایت پر اسرار ہے جس کا ایک تو سبب یہ ہے کہ مورخ ویلیریس میکسیمس بجائے واقعات کو صاف صاف بیان کرنیکے اپنی رائے کو دخل دیتا ہے۔ اُمور مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ خارجی اور داخلی معاملات کا ایک دوسرے سے تعلق تھا اور ہر دو ایک ہی اثر یعنی اہل روما کے باہمی مناقشات سے متاثر ہوتے تھے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ٹائبیریس گریکس نے تجویز کی تھی کہ ملک پرگام اور اُسکے خزانے کا بذریعۂ قانون فیصلہ کر دیا جائے۔ واقعات مذکورۂ [illegible] سے ظاہر ہے کہ خارجی معاملات اور اُمور ما بعد میں مجلس سینیٹ (سینات) کو بدست و پا کر دینے سے طرز حکومت میں اصلاح کرنا مشتبہ ہے۔ مگر جو لوگ سینیٹ (سینات) کے تفوق سے بیزار تھے وہ ان اہم صیغوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔ افسوس ہے کہ مجلس عامہ کو جب حامیان گریکس نے حکمرانی کے لیئے زندہ کرنا چاہا تو اُسکی حالت بالکل گئی گذری تھی اور کسی اصلاح کی امید نہ ہو سکتی تھی تو

صوبۂ ایشیا کے انتظامات

(۷۰۹) سلطنت پرگام کے سرحدی صوبجات کے متعلق جو انتظامات کیئے گئے اُن سے ہمارے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ ایکویلیس اور دوسرے کمشنروں کو غالباً ضرور ہدایات ملی ہونگی کہ روما کے جدید صوبۂ ایشیا میں جو اضلاع شامل نہ تھے اُنکا بلحاظ سلطنت روما کے مفاد کے جو انتظام چاہیں اپنی صوابدید پر کر دیں۔ اسلیئے اُنھوں نے حسب عملدر آمد قدیم وفادار حکمرانوں کو مختلف اضلاع بطور انعام دیئے ایریارتھیس شاہ کاپاڈوسیا کے بیٹوں کو لی کاؤنیا دیدیا گیا اور سیلیسیا بھی سلطنت کاپاڈوسیا سے ملحق کر دیا گیا۔ یہانتک تو ٹھیک ہوا۔ مگر فریجیہ کبیر کا بندوبست دشوار تھا۔ یہ وسیع ضلع لیڈیا کے مشرق میں تھا جس کے جنوبی حصے میں خصوصاً متعدد مرفہ الحال یونانی شہر تھے اور فوجی اغراض کے لحاظ سے بھی یہ ضلع اہمیت رکھتا تھا۔ نیکومیڈیس شاہ بتھینیا اور متھراڈاٹس شاہ پونٹس دونوں اسکے خواستگار تھے ۔ آخر الذکر نے غالباً رشوت دیکر اکوئیلیس سے علاقہ مذکور حاصل کر لیا۔ اغلب ہے کہ انتظامات مذکورہ کے لیئے سینیٹ (سینات)

باب ۳

و اہل روما کی منظوری مشروط رہی ہوگی۔ پچاس یا دس برس قبل اس منظوری سے تکمیل ضابطہ سے مراد تھی مگر اب زمانہ بدل گیا تھا۔ مشکلات اور شبہات پیدا ہونے لگے اور ہم یقین کر سکتے ہیں کہ سرمایہ داروں نے اپنے گماشتوں کی اطلاع پر جو ممالک مشرق میں مقیم تھے ضرور ایک شورش پیدا کر دی ہوگی کہ کیوں ایک زرخیز علاقہ ایک غیر ملکی بادشاہ کو دیا جا رہا ہے جو ممکن ہے کہ اس کے ذرائع کو بہ حیثیت دشمن کے روما کے خلاف استعمال کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ متھرادا تیس ضلع فریجیہ[۵۱] پر چند سال تک قابض رہا۔ مگر اُس کے انتقال (۱۲۰ سنہ ق م) سے قبل ہی یہ ضلع ”آزاد“ قرار دیا گیا تا کہ روما کے سرمایہ دار اُسکے ذرائع کو نچوڑ لیں۔ اس انعام کے واپس لے لینے سے متوفی کا بیٹا متھرادا تیس اعظم (۱۲۰-۶۳ سنہ ق م) سخت ناراض ہوا۔

چھوٹی چھوٹی جنگیں

(۷۱۰) شاہان مصر و شام[۵۲] کی پریشانیوں کا ذکر کرنا یہاں ضروری نہیں ہے کیونکہ اہل روما کو ان ممالک سے کسی قسم کا خوف نہ تھا اور اس وقت وہ دیگر اُمور کے انصرام میں منہمک تھے۔ ملک شام کی حالت اُسکے ہمسایوں خصوصاً اہل پارتھیا کی ریشہ دوانیوں سے نہایت ابتر تھی اور آئے دن کے انقلابات اور قتلوں کی وجہ سے خاندان سیلیوکس کا ستارۂ اقبال غروب ہو رہا تھا۔ مصر کے ظالم بادشاہ نے اپنے مظالم سے اس ملک کو دوزخ بنا رکھا تھا۔ فیسکون ۱۲۹ سنہ ق م میں نکال دیا گیا مگر چونکہ روما سے اُسکے تعلقات اچھے تھے اسلئے اسکندریہ میں ۱۲۷ سنہ ق م میں واپس آ گیا اور اپنے انتقال (۱۱۷ سنہ ق م) تک حکمراں رہا۔ مشرق میں یونانی اور مقدونی اثرات کے مضمحل ہو جانے کی وجہ سے مشرقی اثرات پھر غالب آ رہے تھے اور روما نے ابھی تک اُن ملکوں کی طرف پوری توجہ نہ کی تھی۔ شمال اور مغرب میں جنگ و جدال کا خفیف سا سلسلہ جاری تھا۔ ۱۲۹ سنہ ق م میں کانسل ک۔ سیمپرونیئس ٹوڈی ٹانس نے شمالی الیریا پر چند شوریدہ پشت قبائل کی تنبیہ اور بحیرۂ ایڈریاٹک میں امن و امان قائم رکھنے کو حملہ کیا۔ برنڈوسیم سے تجارت کا سلسلہ

---

[۵۱] سسرو پرو فلاکو سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۹ سنہ ق م تک فریجیہ صوبۂ ایشیا میں شامل ہو گیا تھا۔ دیکھو مارکوارٹ اسٹائس وار والٹنگ۔ اول صفحات ۳۳۳ - ۳۳۵۔

[۵۲] ہولم تاریخ یونان جلد چہارم باب نوزدہم۔

باب ۲

دیار مشرق سے جاری تھا اُسکی حفاظت بھی ضروری تھی سارڈینیا میں پہاڑیوں کی بغاوت نے ل، آرلیلیس آرس ٹیٹس (کانسل ۱۲۶ ق م) کو دو سال تک مصروف رکھا۔ گایس گراکس (ٹائیبریس گراکس کا بھائی) نے جو اُس کے ہمراہ بطور کوئیسٹور تھا سپاہیوں کی وردیوں کے مہیا کرنے میں جو مشکلات تھیں اُنکو وفادار باشندگان صوبہ کی امداد سے جن پر اُسکا خاصہ اثر تھا رفع کر دیا۔ اہل صوبہ بوجہ اُسکی سادہ زندگی، راست بازی اور بے طمعی کے اُس پر اعتماد رکھتے تھے مگر اس ہردلعزیزی سے اُمراء روما کو خوف ہو گیا کہ اس نوجوان کے بھی رنگ ڈھنگ اچھے نہیں۔ اس لیئے آرلیلیس آرس ٹیس بطور پرو کانسل جزیرۂ مذکور میں رہنے دیا گیا تاکہ گراکس روما سے دور رہے۔ اپنے اسراء اعلیٰ سے قبل روما واپس آنا خلاف عملدر آمد تھا مگر اس خیال سے وہ سمجھہ گیا۔ ایک دوسرے گوشئے میں بھی کچھہ پیش قدمی ہوئی یعنی قبیلہ سالو وی یا سالی ایس کو مطیع کر لیا گیا جو صوبہ بنگال آنر دے، آلپ کی فتح کا پہلا زینہ تھا۔ یہ غالباً لیگوریا کا ایک زبردست قبیلہ تھا جو شہر مسالیہ کے شمال کے پہاڑوں اور رون ندی کے دہانے کے قریب کی نشیبی زمین میں آباد تھا۔ اس قبیلے کی وجہ سے مسالیہ کی یونانی نوآبادی کو سخت انتشار رہا کرتا تھا اور آخرکار وہاں کے باشندوں نے روما سے امداد کی درخواست[۵۲] کی جیسا کہ انھوں نے ۳۰ سال قبل کیا تھا جب مشرقی قبائل نے اُنکو پریشان کر رکھا تھا۔ سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ اس حصۂ ملک میں ایک زبردست طاقت کا قائم ہو جانا اُنکے مفاد کے لیئے سخت مضر تھا اُسکے علاوہ ہسپانیہ میں جو اُنکے مقبوضات تھے وہاں تک پہنچنے کا خشکی کا راستہ اسی ملک میں سے تھا اور پھر یہ بھی ظاہر تھا کہ جس قوم کا ساحل پر قبضہ ہو وہ سمندر کے راستے کو بھی غیر محفوظ کر سکتی ہے

---

۵۱ دیکھو کتاب رومنس اِن دی رِیوِیرا (روما کی حکومت جنوب مشرقی ساحل فرانس میں)

۵۲ انھوں نے حال ہی میں فوکاریا واقع الشیا پر نظر رحم کرنے کی سینیٹ (سینات) سے درخواست کی تھی اور چونکہ یہ شہر مسالیہ کے باشندوں کا اصلی وطن تھا اسلیئے درگزر کیا گیا۔ جسٹن ۳۷، ۱۔ ۱۔ ۵

باب ۳

اسلیئے انھوں نے اپنے قدیم حلیف کی امداد کو آنا بخوشی منظور کرلیا اور سنہ ۱۲۵ ق م ایک کانسل م، فلوِیَس فلاکس اُنکی امداد کے لیئے روانہ کیا گیا۔ اُس نے دشمن کو مغلوب کرلیا مگر وہ خود اور دوسرے سپہ سالار اس جنگ میں سنہ ۱۲۳ تک مصروف رہے جبکہ قبیلہ سالی ایس نے اطاعت قبول کی اور ساحل سے دور رہنے کا وعدہ کرلیا۔ سنہ ۱۲۲ میں پروکانسل گ، سِکسٹس سَیں نے اس حصۂ ملک میں ایک فوجی چھاؤنی قائم کی جو ایکوے سیکس سٹیٔ[۱] کے نام سے مشہور ہوئی اور جہاں گرم پانی کے چشمے بھی بعد میں نکل آئے۔ اس چھاؤنی سے ایک تو اُن سخت قبیلوں پر نگرانی رہتی تھی اور دوسرے اُس سڑک کی حفاظت ہوتی تھی جو رون ندی کے دہانے کے غیر مامون اضلاع سے ہوتی ہوئی شمال اور مغرب کی طرف گئی تھی۔ مگر اس حصۂ ملک میں دوامی امن ناممکن تھا کیونکہ قریب میں زبردست گالی اقوام تھیں جو روما کی پیش قدمی کو روکنے کیلیے پوری طور پر تلی ہوئی تھیں۔ سنہ ۱۲۳ میں کانسل ک، کیکلیس میٹلس نے جزائر بیلی آرک پر کامیاب حملہ کرکے بیلی آرکیس کا لقب حاصل کیا اور جزائر مذکور میں جو بڑا تھا اُس میں روما کی نوآبادیاں بھی قائم کردیں۔ اس طور پر ہسپانیہ کا بحری کا راستہ بھی محفوظ ہوگیا۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ جزائر پر قبضہ کرنا اہل روما کی حکومت کا ایک خاص اصول تھا کیونکہ ایک ایسی سلطنت کے لیئے جسکا نظام مالیہ اُستوار نہ تھا اور جسکے آزاد باشندوں کو بحری ملازمت سے زیادہ رغبت نہ تھی ایک کارگر بیڑا ایام امن میں قایم رکھنا دشوار تھا۔ اسلیئے اُسکے لیئے ضروری تھا کہ بہترین بحری مرکزوں پر قبضہ کرے تاکہ اُس کے دشمن ان بندرگاہوں سے مستفید نہ ہوسکیں اور اگر کسی وقت اُسکو سمندر پر اپنی سیادت کے ثابت کرنے کی ضرورت ہو تو مقامات مذکور پر قابض ہونے کی وجہ سے اُسکو نفع رہے۔ غیر ملکی افواج خصوصاً ہلکے ہتھیار والے سپاہی اب روما کی افواج میں شریک کیئے جانے لگے تھے اور جزائر مذکور کے باشندوں کو پھن پھینکنے میں بے نظیر ملکہ تھا[۲]۔

---

[۱] لیوی خلاصہ ۶۱ ۔
[۲] آروسیئس (جلد پنجم ۱۳) غالباً لیوی کے حوالے سے کہتا ہے کہ اس جزیرے کے باشندے بحری قزاق تھے لیوی ۶۰

باشتی زرعی کمیشن کا کام

(۷۱۱) اب ہم روما اور اطالیہ کے واقعات کا ذکر کرینگے کمیشن زرعی کے ارکین اپ اپیس کلاڈیس، پ، لکی نیس کراسس اور گائیس گراکس ----- تھے جنکی کارگزاری کا ثبوت ہم کو حدبندیوں کے نشانات[1] سے ملتا ہے جن پر اُنکے نام ثبت ہیں اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے سرکاری اور خانگی اراضی کی حدبندی کچھ نہ کچھ ضرور کی۔ مگر سنہ ۱۳۰ ق م میں کراسس ایشیا میں مارا گیا اور کلاڈیس اُسی زمانے میں مرگیا۔ اور ان دونوں کے بجائے م، فلوئیس فلاکس اور گائیس پاپیریس کاربو مقرر ہوے۔ اپین[2] کا بیان ہے کہ قابضین اراضی نے حسب منشا نے قانون اپنے مقبوضات کے متعلق کمشنروں کو بروقت اطلاع نہیں دی اسلیئے انھوں نے (جو سب سرگرم اصلاح پسند تھے) بذریعہ مخبری اپنا کام نکالنا چاہا جس کی وجہ سے مقدمہ بازی کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا کیونکہ سرکاری زمین کی پیمایش کے دوران میں ایام گزشتہ کی خریداریوں اور تقسیموں کی بھی تنقیح ہونے لگی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قابض اراضی کو اپنے قبضے کا ثبوت پیش کرنا پڑا اور اکثر اوقات فروختہ یا حوالگی اراضی کا دستاویزی ثبوت موجود نہ تھا۔ چونکہ عرصۂ دراز سے اُنکے قبضے پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوا تھا اسلیئے لوگ لاپروا ہوگئے تھے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جو کاغذات پیش کیئے جاتے اُنکی عبارت مبہم تھی۔ اس ابتری کی وجہ یہ تھی کہ ابتداءً اراضی کی پیمایش احتیاط سے نہیں ہوئی تھی، اوائل کے اعلانات میں ہر شخص کو افتادہ زمین پر قبضہ کرلینے کی صلائے عام تھی اور مرور زمانہ سے متعدد انقلابات ہوگئے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ دولتمندوں نے اپنے حق سے زیادہ غصب کرلیا تھا مگر اس قسم کی اراضی کا پتہ لگانا قدرے دشوار تھا اسلیئے ہر شخص کو خصوصاً ایسی اراضی سے جو اُسکے مقبوضات کا بہترین حصہ ہو بیدخل کردیا جانا سخت ناگوار گزرتا ہوگا۔ اسکی وجہ سے ایک شور مچ گیا خصوصاً روما کے حلفاء میں سخت انتشار پھیل گیا جنھیں اراضی بطور انعام دیگئی تھیں کیونکہ اُنھیں امید نہ تھی کہ رومن کمشنروں کی عدالت میں بمقابلہ رومن مخبروں کے اُنکی دادرسی ہوگی۔ بدرجۂ مجبوری اُنھوں نے

---

[1] دلمنس ۸۵۹ - ۸۶۱ ء

[2] جلد یکم ۱۸ - ۱۹ ء

باب ۳

سیپیو سے امداد کی درخواست کی اور وہ اُنکی امداد پر آمادہ ہوگیا کیونکہ وہ گراکس کی تجاویز کا مخالف اور حلفاء کا مرہون منت تھا۔ اُنھیں کی تائید سے اُس نے میدان جنگ میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اسلیئے اُنکے احسان کا بدلہ ادا کرنا ضروری تھا۔ سیپیو نے کوشش کرکے کمیشن زرعی کے عدالتی اختیارات ایک کانسل پر منتقل کردیئے۔ یہ شخص سیمپرونیئس ٹوڈی ٹانس تھا کیونکہ اس کا ہم عہدہ ایکوئیلیس ایشیا میں تھا مگر ٹوڈی ٹانس بھی حدبندی کے کام سے پریشان ہوگیا اور الیریا پر حملہ کرنے کے بہانے سے اطالیہ سے چلا گیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کام بند ہوگیا کیونکہ نہ تو کمشنروں کے پاس تقسیم کرنے کے لیئے اراضی تھی اور نہ وہ موجودہ قابضین کو بہ اختیار خود بے دخل کرسکتے تھے اس میں شک نہیں کہ کمشنروں کو یہ خیال ضرور رہا ہوگا کہ اپنے عدالتی اختیارات کے بیجا استعمال سے اراضی کی تقسیم کا سلسلہ جاری رکھیں اور مورخ اپپین نے بیان کیا ہے کہ سیپیو نے مجلس سینیٹ (سینات) میں تقریر کرتے ہوے اس امر کی طرف اشارہ کیا تھا اور مورخ مذکور کا خیال ہے کہ اختیارات عدالتی کا انتقال سینیٹ (سینات) کے حکم سے ہوا۔ لیکن اگر ٹائبیریس کی تجویز جس کی رو سے یہ اختیارات عطا ہوئے تھے بطور قانون نافذ ہوگئی تھی تو یہ حکم ضرور مجلس عامہ کا ہوگا۔ مگر اس مسودے کا حال ہمیں صرف لیوی کے خلاصے سے معلوم ہوتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے صرف تحریک پیش کرنے کی اطلاع دی تھی۔ تقسیم کا اختیار بطور اصلی قانون زرعی کے ایک جزو کے منظور کیا گیا تھا۔ اگر گراکس کی موت اور اُس زمانے کے فتنہ وفساد کی وجہ سے مسئلہ اختیارات کا تصفیہ نہ ہوسکا تھا تو ممکن ہے کہ گراکس کے قتل سے جو ناراضی پھیل گئی تھی اُسکو دفع کرنے اور عوام کی تالیف قلوب کی غرض سے مجلس سینیٹ (سینات) نے عدالتی اختیارات اپنے حکم سے دیئے ہوں اور اصلاح پسندوں کا چونکہ اس میں نفع تھا اُنھوں نے اس طرز عمل پر کوئی اعتراض نہ کیا سینیٹ (سینات) کے اس فعل کے متعلق جس کی طرف اپپین نے اشارہ کیا ہے اگر اس قسم کی تاویل نہ ہوسکے تو اس کارروائی کا اُس نے جو ذکر کیا ہے ناقابل تسلیم ہے ؎

مسئلۂ انتخاب دوبارہ۔

(۱۲۷) ہم تسلیم کرسکتے ہیں کہ سیپیو کے اس طرز عمل سے غریب شہری اُس سے سخت ناراض ہوگئے۔ لیکن ۱۲۹ق م کے واقعات بیان کرنے سے قبل ہم چند

باب ۳

دوسرے معاملات کا ذکر کرینگے جس سے اُسکو تعلق تھا۔ گراکی کی جماعت کا بالطبع یہ خیال تھا کہ ٹرپیبیونوں کے مسلسل انتخاب کا جو حق اُنھیں ایام قدیم میں تھا اُسے پھر حاصل کرلیں۔ سنہ ۱۳۱ میں ٹریبیون وقت کاربو نے اس بارے میں پوری آزادی دیئے جانے کے متعلق ایک تحریک[1] پیش کی جس کی تائید گائیس گراکس نے کی اور سیپیو مخالفین کا سرگروہ ہوگیا۔ غالباً انھیں مباحثات کے دوران میں کسی جلسے میں تقریر کرتے ہوے کاربو کے ایک سوال کے جواب میں اُس نے گراکس کے قتل پر اپنا اطمینان ظاہر کیا۔ لائی لیئس بھی اس تحریک کا مخالف تھا۔ مجلس عامہ نے اس تحریک کو نامنظور کیا جسکو سسرو نے لائی لیئس کی زبانی تقریروں کے اثر کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجالس عامہ کی جو حالت اُس زمانے میں تھی اُس کا لحاظ کرتے ہوے ہم قیاس کرسکتے ہیں کہ اس نامنظوری کی دیگر وجوہ بھی رہی ہونگی۔ اسکے علاوہ یہ نامنظوری قطعی نہ تھی کیونکہ سات سال کے اندر اسی قسم کا ایک دوسرا قانون نافذ ہوگیا۔ سنہ ۱۳۱ یا سنہ ۱۳۰ ق م کا ایک دوسرا واقعہ یہ تھا کہ ل۔ آرلیس کاٹا پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا۔ سیپیو نے اثبات جرم کی طرف سے تقریر کی اور اسکے مخالف ٹیئے ٹس میس ڈائنکس نے مدعاعلیہ کی طرف سے۔ کاٹا بری ہوگیا جس کے مختلف[2] اسباب بیان کیئے جاتے ہیں۔ سسرو نے اپنے زمانے کے لحاظ سے کہا ہے کہ اہل جوری کو سیپیو کا اقتدار ناگوار تھا۔ مگر اُس کے ساتھ وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ کاٹا پورا ناشاطر تھا۔ مگر جیساکہ اپیین نے بیان کیا ہے کہ اصل وجہ رشوت تھی۔ پھر اسکے علاوہ اُمراء کو بہ نسبت سیپیو کے جو اُنکے منصوبوں کا مخالف تھا کاٹا سے زیادہ انس تھا جو بالکل اُنکا ہمخیال تھا۔ مگر اس حرکت سے سینیٹ (سینات) کی جوریوں کی سخت بدنامی ہوئی[3]

---

[1] اس قانون یا پیریا کے لیئے دیکھو سسرو لائی لیس ۹۶ لیوی خلاصہ ۵۹ وبرڈز ورتھ صفحات ۳۵۳ - ۳۵۴ ، ۶۴۳ - ۶۴۴ ؎

[2] اپیین جلد یکم ۲۱ - ۶ مع حواشی اسٹراخان ڈیوڈسن ؎

[3] سسرو پوموریا ۵۸ "بروٹس" ۸۲ اپیین جلد یکم ۲۲ - ولیریس میکسی مس (جلد ششم ۱-۱۱) کا بیان ہے کہ مقدمہ مجلس عامہ میں ہوا تھا جو قرین قیاس نہیں ؎

باب ۳
مردم شماری

(۷۱۳) ۱۳۱ ق م میں دونوں سنسر جو منتخب ہوئے پہلی مرتبہ[51] جماعت نبیب سے تھے۔ اُن میں سے ایک تو وہ کوئنٹس سیسی لیئس میٹی لس میسی ڈانکس تھا اور دوسرا کونٹس پامپیس (کانسل ۱۴۱ ق م) یہ دونوں ایک زمانے میں ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر جب سے پامپیس سے سیپیو کی جماعت سے چھیڑ چھاڑ ہوگئی تھی دونوں میں مصالحت ہوگئی تھی۔ اہم مسائل زیر بحث یعنی اصلاح زرعی اور حلفاء کی آزادی کے تصفیے میں سنسران مذکور کا کسی قسم کی امداد دینا مشتبہ تھا اگر وہ خود بھی چاہتے۔ کم از کم میٹی لس نے صرف نصیحت پر اکتفا کیا اسکی ایک تقریر[53] کے کچھ حصے ہم تک پہنچے ہیں جس میں اُس نے عوام کو ازدواج اور تولید کی نصیحت کی ہے اور کہا کہ گو یہ ہر دو افعال پریشان کن ہیں مگر قوم کی فلاح کے لئے ضروری ہیں۔ شہریوں کی تعداد بہ نسبت گذشتہ مردم شماری (۱۳۶ ق م) کے کچھ ہی زیادہ تھی اور چالیس سال قبل کی مردم شماری سے بہت کم۔ لیکن شہریوں کی تعداد کی کمی کا یہ سبب نہ تھا کہ موجودہ سنسر حقوق شہریت کے تسلیم کرنے میں زیادہ باریک بینی[54] کو استعمال میں لاتے تھے ورنہ پرپرنا اور اُسکے باپ کا شمار جنکا ذکر فقرۂ (۷۰۸) میں آیا ہے کبھی شہریوں میں نہ ہو سکتا۔ نصیحت محض بیکار تھی، غربا کو اس قدر وسعت نہ تھی کہ اولاد کی آرزو کر سکیں اور امرا جو عیش و آرام کے دلدادہ تھے وہ کب اولاد کی پرورش کے افکار اپنے سر لیتے۔ میٹی لس کا دامن اس بارے میں بے داغ تھا۔ ۱۱۵ ق م جب اس نے انتقال کیا تو چار لائق بیٹے اپنی یادگار چھوڑے اس لحاظ سے وہ بہت خوش قسمت تھا اور اُسکا نام عرصے تک یادگار رہا۔ مگر خدمت سنسری کے افکار سے وہ بھی نہ بچ سکا سینیٹ (سینات)[55]

۵۱ لیوی خلاصہ ۵۹ و سسرو ڈی ڈومو ۱۲۳ و پلینی تاریخ موالید ثلاثہ ہفتم ۱۴۲-۱۴۶ اور

۵۲ فقرات ۶۰۴ و ۶۲۲ سابق۔

۵۳ آگسٹس نے اسکا احیاء کرنا چاہا تھا دیکھو سواٹونیس حیات آگسٹس ۸۹ گیلیس جلد یکم ۶ و ڈسن ورتھ کا حاشیہ صفحہ ۲۳۱

۵۴ ورنہ پرپرنا اور اُسکے باپ کا نام شہریوں کی فہرست میں درج نہ ہوتا۔ دیکھو

۵۵ لیوی خلاصہ ۵۹ و سسرو ڈی ڈومو ۱۲۳

باب ۳

کی فہرست کی نظر ثانی کرتے ہوئے اس نے ایک ٹریبیون کے، ایٹی نیئس لابیو کا نام چھوڑ دیا۔ خدمت ٹریبیون کی قوت پھر عود کر رہی تھی اسلئے اس فروگزاشت کا خمیازہ اسے اٹھانا پڑا۔ لابیو نے اپنی خدمت کے قدیم اقتدارات کی بنا پر حکم دیا کہ میٹی لس گھسیٹ کر ٹارپی چٹان سے پھینک دیا جائے۔ اس مصیبت سے تو وہ ایک دوسرے ٹریبیون کی دخل دہانی سے بچ گیا مگر لابیو نے اپنا بدلہ لینے کی دوسری فکر کی۔ ایک قدیم سزا یہ تھی کہ کسی شخص کی جائداد ضبط کر لیجائے اور مذہبی کاموں میں لگا دی جائے۔ اس طریقے پر اس نے میٹی لیس کی جائداد ضبط کرادی۔ اس سنسری میں ناراضی کے دوسرے اسباب بھی تھے اور ہم بہ آسانی قیاس کر سکتے ہیں کہ سیاسی معاملات نہایت پیچیدہ ہوگئے تھے۔ سیپیو اور اسکے دوست اعتدال پسند تھے اسلیئے اس کشمکش میں اہل استیداد یعنی امرا (مثلاً میٹی لس) اور گراکی کے طرف داروں کے بیچ میں انکی حالت نہایت نازک رہی ہوگی خصوصاً اسلیئے کہ انکو حلفاء سے ہمدردی تھی اور ان کا مطمح نظر وسیع تھا جس میں نہ صرف روما بلکہ تمام اطالیہ شامل تھا۔

سیپیو کی لیانس کی موت۔

(۱۴۷) ہم بیان کر چکے ہیں کہ سیپیو نے حلفاء کی طرف سے تقسیم اراضی کی معاملے میں دخل دیا تھا۔ اس نے کمشنروں کے عدالتی اقتدارات سلب کرا کے انھیں بالکل معطل کرادیا تھا جس کی وجہ سے سخت ناراضی پھیل گئی۔ عوام کے جلسوں میں پرجوش تقریریں ہونے لگیں مشہور ہوگیا کہ اہل گراکی اس کو قتل کرنے والے ہیں جس کو سنکر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے کہا کہ "روما کے دشمن اور کیا کرینگے" ایک روز شام کو مباحثے کے بعد اس کے دوست اور ہوا خواہ بہ تعداد کثیر اسکو مکان تک پہنچا آئے۔ سوتے وقت اس نے ایک تختی اپنے سرھانے رکھ لی تھی جس پر وہ آیندہ روز کی تقریر کی سرخیاں لکھا کرتا تھا۔ لوگ اسکو سخت بدنام کر رہے تھے، یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ اصلاح زرعی کی تحریک کو بند کرنے کے لیئے قتل عام کرانا چاہتا ہے مگر دوسرے روز وہ اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ قتل کا

سلہ لانگمے تاریخ روما سوم ۲۵ ۔

باب ۳

شبہ لابدی تھا اور ایک راوی کا بیان ہے کہ اسکے جسم پر قتل کے نشان تھے۔ اسکا قتل متعدد لوگوں سے منسوب کیا گیا مثلاً گایس گراکس، کاربو، فلاکس وغیرہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ گراکی کی والدہ کارنیلیا نے اپنی بیٹی سیمپرونیا سیپیو کی بد ہیئت بیوی جس سے وہ ناراض تھا[۱] کی امداد سے اسکو قتل کر دیا۔ دوسرے کا بیان ہے کہ ملک کی ابتر حالت سے پریشان ہو کر اس نے زہر کھا لیا۔ سسرو لائی لیس کی زبان سے بیان کرتا ہے کہ وہ اپنی موت سے مرا۔ درحقیقت یہ ایک راز ہے جس کا افشا دشوار ہے اسکی صحت کی حالت نہایت نازک تھی۔ باوجود روما کا سربرآوردہ شہری ہونے کے اسکی مشتبہ موت پر بالکل سکوت[۲] کیا گیا اور کسی قسم کی تفتیش عمل میں نہیں آئی اسکا سبب یہ تھا کہ اہل گراکی اپنے ایک دشمن کے دفع ہو جانے سے خوش تھے اور حریص امراء اور اہل دولت کے پہلو میں باوجود انھیں کے طبقے میں سے ہونے کے بوجہ اپنی بے غرضی کے وہ خار تھا۔ سیپیو نے کبھی صوبجات مفتوحہ میں ظلم و استحصال کو پسند کیا اور نہ روما میں انقلاب کی تائید کی اسلیئے اسکی موت سے امراء اور انقلاب پسندوں دونوں کو خوشی ہوئی یہانتک کہ اسکی تجہیز و تکفین بھی اس شان و شوکت سے نہ ہوئی جس کا وہ مستحق تھا۔ سیپیو کے خصائل کے مختلف انداز سے کیئے گئے ہیں۔ اسکے محب قوم ہونے میں کوئی شک نہیں مگر مخالف جماعتوں کے عیوب سے واقف ہونے کی قابلیت رکھنا عملی سرگرمی کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ یہ کہنا کہ بغیر دستور کو زیروزبر کیئے ہوئے اصلاح میں کہاں تک سرگرمی عمل میں آسکتی تھی دشوار ہے۔ مگر ایمی لیس پالس کا بیٹا ہونے کی وجہ سے سیپیو انقلاب کا محرک نہ ہو سکتا تھا اسلیئے وہ موجب رسوائی ہوا جو ہر ایک اعتدال پسند کی قسمت میں ہے۔ سیپیو نے بوجہ اپنے شکوک کے تحریک اصلاحی میں حصہ

---

[۱] ویلرس ماکسیمس کی تحریر (۳۔۸۔۶) کے بموجب یہ ایک نہایت جری عورت تھی۔

[۲] ڈیون کاسیس (۸۴) کا بیان ہے کہ اسکے دشمنوں کو بھی اس کی موت پر تاسف تھا اور اسکی موت کے بعد کمیشن زرعی نے اطالیہ کو ویران کر دیا۔

باب ۳

نہ لیا اور حریص امراء اور بے ایمان ساہوکاروں کا زبردست معاون ہوگیا جن سے
درحقیقت اسکو کوئی ہمدردی نہیں ہوسکتی تھی۔ روما کی شہنشاہی حکومت کی توسیع کی
وجہ سے سلطنت کے نظام میں جو امراض پیدا ہوگئے تھے اس کی تشخیص تو اس نے
کرلی لیکن علاج کرنے سے وہ گھبراتا تھا خصوصاً اس عمل جراحی
سے جسکی نظام سلطنت کو ضرورت تھی۔ یہ امر بھی مشتبہ ہے کہ اہل گراکی کا اصلاحی نسخہ
اگر کئی سال تک مسلسل کام کرتا رہتا تو اس سے بھی روما کی جمہوریہ میں جو مادۂ فاسد
پیدا ہوگیا تھا وہ دفع ہوجاتا۔ بغیر خرابیوں کے دفع کرنے کے اصلاح کو روکنا سخت
مضر ہوتا ہے۔ سیپیو نے جو کچھ کیا اسکے مزاج، تربیت اور حالات ماحول کا نتیجہ ہے اور
اس سے زیادہ قطعی فیصلہ ہم اسکی سیاسی زندگی کے متعلق نہیں کرسکتے۔ اسکے سیاسی
مخالفین بھی اسکے اعلےٰ خصائل کے قائل تھے۔ روایت ہے کہ اسکے مخالف میٹی لس نے
جب اسکی موت کی خبر سنی تو اپنے بیٹوں سے کہا کہ "جاؤ اور جنازے میں شریک ہو
کیونکہ پھر اس درجے کے شہری کا جنازہ نہ دیکھوگے۔"

حلفاء پینوس کا قانون۔

(۱۵) اسکے بعد کے دو سالوں کے واقعات کا پتہ ہمعصروں کی تحریروں میں
نہیں ملتا مگر انکے نتائج سے ہم اندازہ کرسکتے ہیں کہ بے چینی پھیلتی جاتی تھی۔ قابضین اراضی کو
بہ مجبوری سرکاری اراضی کی ضبطی اور تقسیم کو تسلیم کرنا پڑا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام
نہایت آہستگی سے ہورہا تھا کیونکہ کمیشن اپنے فیصلوں سے اراضی کو قابضین موجودہ
کے پنجۂ غصب سے نکال نہیں سکتا تھا جو مختلف حیلوں سے ضبطی کی کارروائی میں
رخنہ اندازی کررہے تھے[ا]۔ حلفاء کی جماعتیں خصوصاً اپنے مربی (سیپیو) کی موت سے
بےچین تھیں اسلیئے اصلاح پسندوں کے سرگروہوں نے محسوس کیا کہ اس طبقے کے
ساتھ کوئی ایسی مراعات ہونی چاہیئے جس سے انکی مخالفت ختم ہوجائے۔ اس احساس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے تحریک پیش کی کہ حلفاء کو شہریان روما کے حقوق عطا کیئے
جائیں۔ اپین کا بیان ہے کہ حلفاء حق شہریت کے خواہش مند تھے اور تیار تھے کہ
اس نعمت عظمےٰ کے مقابلے میں اراضی سے دست کش ہوجائیں۔ مگر سینیٹ (سنات) کو

ا اپین۔ ۱/۲۱ ۱۔۳

باب ۶

یہ رعایت کسی صورت میں منظور نہ تھی اور اس تحریک کو دبا دینے کی کارروائی شروع کر دی گئی یعنی ۱۲۶ قم کے اوائل ہی میں یعنی قبل اسکے کہ گراکس سارڈینیا روانہ ہو ٹریبیون م، جولیس پنیوس نے روما سے غیر ملکیوں کے اخراج کے لئے ایک تحریک[۱] پیش کر دی گراکس نے اس تحریک کی مخالفت میں ایک تقریر کی جسکو اس نے بعد میں شائع بھی کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مباحث مابعد میں پنیوس نے گراکس کا خوب مذاق اڑایا کیونکہ ایک جوشیلے نوجوان پر پھبتیاں کہنا دشوار نہیں ہے۔ اس افسوس ناک تجویز سے حلفاء کو سخت رنج ہونے کا اندیشہ تھا جنکو اہل جمہور رام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر باوجود اسکے تجویز مذکور کا نفاذ ہو گیا روما کی مجالس عامہ کی نااہلی کا اس سے زیادہ کوئی ثبوت ہو نہیں سکتا۔ اراکین سینیٹ دسیناٹ نے کن کن ترکیبوں سے اس قانون کے نفاذ میں کامیابی حاصل کی اسکا ہمیں مطلق علم نہیں مگر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ہمعصر مورخین کی خاموشی کی وجہ سے روما کی تاریخ کے اہم واقعے پر پردہ پڑ گیا ہے۔ تجویز مذکور کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد لاطینی و دیگر حلفاء کی جماعت کے افراد جو روما میں اپنے مفاد کی حفاظت کی غرض سے موجود تھے وہاں سے مجبوراً چلے گئے مگر اس سے مسئلہ شہریت کے تصفیئے کی کوئی قوی امید نہ رہی اور حکم اخراج کی خبر حلفاء میں پھیل جانے کی وجہ سے انکی آتش غضب مشتعل ہو گئی ؛

سیاسی پیچیدگیاں

(۱۶۷) سیاسی جماعتوں کے مقاصد کی پیچیدگیاں اس زمانے میں عجیب و غریب تھیں۔ روما کے اہل سیاست کی دونوں جماعتیں حلفاء کے اثر سے نفع اٹھانا چاہتی تھیں۔ اہل جمہور (پاپولاسی) چاہتے تھے کہ اگر حلفاء اصلاح زرعی میں رخنہ اندازی سے باز آجائیں تو انکو حقوق شہریت دیدیئے جائیں برخلاف اسکے امرا (آپٹی ماٹی) سرکاری اراضی کی ضبطی کی مخالفت میں انکا ساتھ دینے کو تیار رہتے تھے مگر حقوق شہریت دیئے جانے کے مخالف تھے۔ قبائل میں جدید رائے دہندگان کی تعداد کثیر کا اضافہ غالباً دونوں جماعتوں کو ناگوار تھا کیونکہ جن لوگوں نے موجودہ مجالس عامہ کو

[۱] قانون جونیا یتی کے لیے سسرو ڈی آفیسس سوم ۴۷۔ فیسٹس کا مضمون "امور عامہ" اور برونٹس ۱۰۹ دیکھنا چاہیئے۔

باب ۳

رام کر لینے کا ڈھب سیکھ لیا تھا وہ اسکی دوبارہ مشق کرنے پر تیار نہ تھے اور عام رائے دہندگان کو بھی اپنے حقوق میں ایک تعداد کثیر کی شرکت ناگوار تھی۔ مگر ہر دو جماعتوں کے لیئے حلفاء کو جنکی تعداد کثیر روما کی افواج میں تھی اپنی اغراض کے حصول کا ذریعہ بنانا اور پھر دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دینا گویا آگ سے کھیلنا تھا۔ لیکن اس وقت روما کی سیاسی حالت بعینہ یہی تھی۔ ایکویلیس بھی ایشیا سے اسی زمانے (۱۲۶ سنہ ق م) میں واپس آیا (فقرہ ۷۰۹) جو انتظامات اس نے وہاں کیئے تھے ناپسندیدہ خیال کیئے گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر استحصال بالجبر اور چند معاملات میں رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا۔ مگر باوجود اسکے الزام دہندہ لینن ٹولس کے منصب اعلٰے کے جو مجلس سینیٹ (سینات) کا صدر تھا سینیٹ (سینات) کی جوری نے اس کو بری کر دیا۔ عدالتی بد دیانتی کی یہ ایک اور مثال تھی کم از کم اس زمانے میں یہی خیال تھا۔ مگر تاہم سینیٹ (سینات) نے اسکے چند انتظامات کو منسوخ کر دیا خصوصاً افریجیہ کبیر کے متصرف ڈاتیس شاہ پانٹس کو دیدینے کو۔ اس افشائے راز سے دونوں جماعتوں میں کشیدگی اور زیادہ ہوگئی۔ گراکس سارڈینیا میں تھا۔ فلاکس اور کاربو اصلاح پسندوں کے سرگروہ تھے اور کمیشن زرعی کا کام کر رہے تھے گو یہ کام زیادہ نہ تھا۔ لیکن گراکی کی جماعت میں اس قدر قوت تھی کہ انھوں نے فلاکس کو ۱۲۵ سنہ ق م میں کانسل منتخب کرا دیا۔ اس شوریدہ سر اور کم فہم شخص نے پھر ایک فتنہ برپا کر دیا ؎

فلاکس

(۷۱۰) فلاکس نے حلفاء کو حق شہریت روما عطا کرنے کی تجویز[۱] پیش کر دی۔ جس کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ حلفاء کی جو جماعتیں اپنی مقامی آزادی بدستور بحال رکھنا چاہیں انکو اس امر کا اختیار دیدیا جائے اور اسکے ساتھ ہی انکو روما کی مجلس عامہ میں مرافعہ کا حق (پرووکاٹیو) بھی دیا جائے جس سے افراد کی آزادی اور جان کی حفاظت ہو جائے اور بغیر مقامی حکومت خود اختیاری کے ازالہ کے ایک شکایت رفع ہو جائے۔ یہ رعایت ان جماعتوں کے لیئے مفید ہو سکتی تھی جنکے قبضے میں سرکاری

---

[۱] اپئین بکم ۲۱، ۳-۳۴، ۴۳، ۶۷ ویلیرلیس میکسی مس نہم ۵-۱ لیوی خلاصہ ۶۰ ؎

باب ۳

اراضی نہو مگر جو اراضی پر قابض تھے انکو ضرور روما کی مجالس قبائل میں رائے دینے کا حق رکھنے کی خواہش رہی ہوگی سینیٹ (سینات) اس تجویز کی سخت مخالف تھی مگر فلاکس نے اسکے اعتراضات کی مطلق پروانہ کی۔ صورت معاملات نہایت نازک ہوگئی تھی مگر فلاکس نے تمام اہل اطالیہ کے حوصلے بڑھانے کے بعد یکایک اپنی تحریک کو واپس لے لیا۔ ممکن ہے کہ اہل گراکی خود اپنے سیاسی حقوق میں ایک جماعت کثیر کی شرکت ناپسند کرتے ہوں اور فلاکس نے اپنی تحریک کی ناکامیابی کا اندازہ کرلیا ہو اور سینیٹ (سینات) کے سرگروہوں نے اسکے واپس لے لینے کی پوری کوشش کی ہو۔ بہرکیف رفع شر کے لیئے یہ امر پیش کیا گیا کہ اہل مسالیہ کی امداد کے لیئے جو روما کے حلیف تھے ایک رومن کانسل اور فوج کی ضرورت تھی۔ بس پردہ جو کچھ ہوا ہو مگر نتیجہ یہ ہوا کہ فلاکس اپنی نام آوری کے لیئے گال کی طرف روانہ ہوا اور دوسروں کو اپنی تباہ کن تجاویز کا خمیازہ بھگتنے کو چھوڑ دیا ؕ

فریگیلے کی بغاوت

(۱۸) فریگیلے[۱] واقع بالائی لرسس کا شمار بڑی لاطینی نوآبادیوں میں تھا۔ یہ نوآبادی چوتھی صدی ق م میں بطور قلعے کے قایم کیگئی تھی جہاں سے قوم سامنی پر حملہ ہوسکے۔ اس شہر کی اہمیت کو متعدد مرتبہ اس طرح بھی تسلیم کرلیا گیا تھا کہ ایک وقت میں کئی کئی لاطینی بستیوں نے فریگیلی کے ایک فرد کو اپنا نمایندہ بنایا تھا۔ اسکے علاوہ ہنی بال کی جنگ میں اہل فریگیلی نے اٹھارہ وفادار نوآبادیوں میں سربرآوردہ ہونے کی وجہ سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا تھا۔ مگر روما میں یکایک یہ خبر آئی کہ حلفاء کی اس وفادار بستی نے اپنی آزادی کا اعلان کرکے روما سے قطع تعلق کرلیا ہے۔ اہل اطالیہ کے اصلی جذبات کا اس بغاوت سے پتہ چلتا ہے۔ ممکن ہے کہ اہل فریگیلی کو دیگر حلفاء سے امداد کی امید رہی ہو مگر یہ بغاوت غالباً قبل از وقت تھی اور تفصیلی حالات کا بھی علم نہیں اہل روما کی حکمت عملی یہ تھی کہ حلفاء کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھیں اسی لیئے وہ سب انکے خلاف میں متحد نہیں ہوسکتے تھے ابھی تک انھوں نے یہ سبق نہیں سیکھا تھا

---

[۱] لیوی خلاصہ ۶۰ بلوٹارک "حیات گایس گراکس" ۳ ولمیس جلد یکم ۱۵-۴ ملیتی جلد سوم ۶۴ ؕ

کہ اتفاق باعث قوت ہے اور تلوار سے زبردست کوئی دلیل نہیں۔ مجلس سینیٹ (سینات) نے بغاوت کے فرو کرنے میں مطلق تساہل نہیں کیا۔ ایک پریٹر مسمی ال، اوپی میس جو جاعت امرا کا سربرآوردہ رکن تھا اس کام پر مقرر ہوا۔ بغاوت کے فرو ہونے میں زیادہ عرصہ نہیں لگا کیونکہ ایک غدار شخص نے شہر کو اہل روما کے حوالے کر دیا۔ اوپی میس نے اس کو تباہ کر دیا یعنی اسکی فصیل اور کئی عمارات کو مسمار کر دیا[۱] مگر مندر چھوڑ دیئے گئے آگسٹس کے زمانے میں بھی اس مقام پر بازار لگتا تھا اور رسوم مذہبی ادا ہوتی تھیں لیکن بحیثیت بلدیہ کے یعنی ایک ایسی بستی کے جس میں مجلس مقامی اور حکام تھے اس کے وجود کا خاتمہ ہو گیا۔ عدالتی تحقیقات بھی شروع ہو گئیں جس میں صرف اہل فریگیلی موردالزام نہ تھے بلکہ یہ بھی دعوے کیا گیا تھا کہ وہ بغاوت پر کبھی جرات نہ کرتے اگر روما سے انکی ہمت افزائی نہ ہوتی۔ اس طرح سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ اہل گراکی کے سربرآوردہ افراد کا اس سازش سے تعلق تھا۔ گراکس خود جو روما میں واپس آیا تو اس پر یہ الزام لگایا گیا مگر اس نے اپنی بریت ثابت کر دی۔ غالباً فریگیلی کے چند باشندے قتل کر دیئے گئے مگر تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں۔ اس امر کی صحت کہ روما کے سازش کنندگان کا تعلق باغیوں سے تھا مشتبہ ہے مگر ظاہر ہے کہ طرفداران سینیٹ (سینات) ضرور اپنے مخالفین پر یہ تہمت لگاتے ہونگے کیونکہ جو اشخاص دوسروں کو بغاوت پر آمادہ کریں اور پھر انکو اپنی حماقت کا خمیازہ بھگتنے پر چھوڑ دیں ضرور بدنام ہو جاتے۔ ضلع مذکور کی نگہبانی کے لیئے شہریان روما کی ایک نوآبادی[۲]

---

[۱] اوپی میس نے چاہا کہ اسے جشن فتح کی اجازت دیجائے مگر سینات نے اسے نامنظور کر دیا۔ دیکھو ولیریس ۲ کسی مس ۱۱، ۸ } ۴ - امیانس مارسیلس ۲۵، ۹ } ۱۰ ۔

[۲] لانگ (تاریخ روما سوم ۲۷) خیال کرتا ہے کہ سینیٹ نے مجلس عامہ کے ذریعے سے حلفاء کے بعض افراد کو حقوق شہریت دلائے اور اسی کو وہ ۱۲۵-۱۲۴ ق م کی مردم شماری میں شہریوں کے اضافہ کثیر کی وجہ قرار دیتا ہے میلوغ (۳۵۱-۳۵۲) اس خیال کو غلط قرار دیکر اضافہ کو اندراجات کے غلط ہونے کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باب ۳

مسمار شدہ شہر کے قریب بسائی گئی (-) قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جس اراضی پر یہ نوآبادی قایم کیگئی باغی حلفاء کی تھی اور روما کے آبادکاروں کو بہ حیثیت ملک ذاتی دیدی گئی۔ گویا اس طور پر ان لوگوں کے گزارے کی صورت بھی نکلی آئی جو اراضی کے لیئے برابر شور مچا رہے تھے اور ایک حدتک اہل گراکی کی حالت سقیم کر دی گئی۔ ایک پرانے قصبے کے نام پر جو نواح میں تھا جدید نوآبادی کا نام فابراٹیریا رکھا گیا۔ یہ انجام ہے فریگیلی کی بغاوت کی شرمناک داستان کا۔ اس کے بعد کوئی بغاوت نہیں ہوئی۔ اس واقعے سے حلفاء کو معلوم ہوگیا کہ انکی اصل حالت کیا ہے یعنی سوائے خاموشی کے ساتھ روما کے احکام کی پابندی کرکے یا اسکی قوت سے پس جانے کے کوئی اور چارۂ کار نہ تھا۔

گایس گراکس کی واپسی۔

(۱۹) ۱۲۵ق‌م میں سنسروں کا پھر انتخاب ہوا جن کی کارگزاری کی یادگار ایک نہر (ایکوا ٹیپولا) ہے جس سے کیپٹول میں پانی پہنچنے لگا۔ ۱۲۴ق‌م میں گایس گراکس[۵۱] روما واپس آیا۔ سارڈینیا میں اس نے ہر دلعزیزی حاصل کرلی تھی اور اسکی شہرت دور دور پھیل گئی تھی۔ مکپسا شاہ نیومیڈیا نے جزیرۂ مذکور کی فوج کے لیئے گراکس کو ممنون کرنے کے لیئے رسد بھیجی تھی۔ واضح رہے کہ گراکس کو خاندان سیپیو سے تعلق تھا جس کا نیومیڈیا کا شاہی خاندان ماسی نسا اور افریکانس اوّلے کے زمانے سے مرہون منت تھا۔ شاہ مذکور کا احسان جتانے کے لیئے اسکے سفیر روما میں آئے مگر سینیٹ (سینات) نے انکو چلتا کر دیا اور انتظام کیا کہ سارڈینیا میں جو لشکر ہے اسکو چھٹی دیدیجائے اور بجائے انکے جدید سپاہی بھرتی کیئے جائیں مگر پرو کانسل اور انس کا کوئیسٹر دونوں حسب سابق جزیرۂ مذکور میں مقیم رہیں۔ احکام مذکور میں دو مصلحتیں مضمر تھیں ایک تو یہ کہ خطرناک نوجوان روما سے دور رہے اور دوسرے یہ کہ صوبۂ سارڈینیا میں وہ فوجی قوت نہ پیدا کرسکے

---

[۵۱] پلوٹارک گایس گراکس ۱ - ۳ مع حواشی ہولڈن۔ اپیین جلد یکم ۲۱ ورڈس ورتھ ہم ۵ صفحے اسکی تقدیر کے اقتباسات دیئے ہیں۔

باب ۳۷

گراکس اس چال کو سمجھ گیا اور سینیٹ (سینات) کے جال سے بچ نکلا۔ مگر جب سنسران طبقۂ نائٹ کی فہرست کی نظرثانی کرنے لگے تو اس سے پوچھا گیا کہ اس نے اپنے افسرِ اعلیٰ کو کیوں چھوڑ دیا۔ اس نے تسلیم کرلیا کہ یہ طرزِ عمل عملدرآمد کے خلاف ہے مگر اسکے ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ قانوناً مجھے صرف ایک سال ٹھیرنا چاہیئے تھا مگر میں نے دو سال خدمت گزاری کی، رسالے میں بجائے دس سال کے میں بارہ سال رہا، سلطنت کے دوسرے ملازمین مرتبانوں میں شراب بھرکر لیجاتے ہیں اور واپسی میں ان میں روپیہ لے آتے ہیں، جب میں گیا تو میرا کیسہ سیم وزر سے پر تھا مگر واپسی پر بالکل خالی ہوگیا" اس طور پہ اس نے اپنی براءت کو ثابت کردیا۔ نہ صرف سنسر نے اسکو بری کیا بلکہ عامہ خلائق کو بھی اس سے ہمدردی ہوگئی جنکو معلوم ہوگیا کہ یہ نوجوان نہ کسی چال کا شکار ہوسکتا ہے نہ مخالفت سے ڈرتا ہے بلکہ صرف حب قوم اور خاندانی روایات کے سبب سے سابقت کررہا ہے۔ ۱۲۴ ق م کے موسم سرما میں وہ خدمت ٹری بیونی کا دعویدار ہوا بقول پلوٹارک اسکی امیدواری کی خبر کے مشتہر ہوتے ہی رائے دہندگان اضلاع سے بہ تعداد کثیر روما میں آگئے۔ اپئین کا بیان ہے کہ تقسیم اراضی کے بند ہوجانے سے عام لوگوں کو سخت ناامیدی ہوئی تھی اور اسی وجہ سے دیہاتی بہ تعداد کثیر اس موسم میں روما میں پہنچ گئے۔ گراکس کا انتخاب زور و شور سے ہوا مگر اسکے بھائی کے انتخاب کے بعد سے جو تغیرات ہوگئے تھے وہ واقعات سے ظاہر ہیں۔ واضح رہے کہ قبائل کی رائے کے شمار میں گو جملہ قبائل وقت واحد میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے مگر انکی آرا کا اعلان یکے بعد دیگرے ایک خاص سلسلے کے لحاظ سے ہوتا جس کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی ہوتا۔ جب ۳۵ قبائل میں سے ۱۸ قبائل کسی امیدوار کے حق میں رائے دیدیتے تو اسکے انتخاب کا اعلان کردیا جاتا۔ امیدواروں کو یہ آرزو ہوتی کہ پہلے ہی ۱۸ قبائل کی آرا حاصل کرلیں تاکہ انکے انتخاب کا اعلان پہلے ہوجائے۔ چونکہ عوام نے نہایت گرمجوشی سے اس کا خیرمقدم کیا

باب ۳

تھا اسلئے گراکس کو امید تھی کہ وہی سبقت لیجائیگا مگر واقعات حالیہ سے جماعت سینیٹ (سینات) کا اندرونی اثر بڑھ گیا تھا اسلیئے وہ امیدواران منتخبہ شدہ میں جو تھا رہا۔

باب سی و ہشتم

گایس گراکس ۱۲۱-۱۲۴ ق م

(۲۰۷) ٹری بیون منتخب ہونے کے بعد گایس گراکس سے جو افعال سرزد ہوئے انکا صحیح اندازہ کرنے میں جو مشکلات[1] ہر محقق کو پیش آتی ہیں عام طور پر تسلیم کیجاتی ہیں نہ صرف اسلیئے کہ ہمعصروں کی شہادت باہم متناقض ہے بلکہ جو الفاظ انکے تحریرات میں استعمال کیئے گئے چونکہ مبہم ہیں اسلیئے تیقن کے ساتھ یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ دو بیان ایک ہی چیز سے متعلق ہیں۔ مصنفین عہد مابعد نے بلاشبہ اکثر اوقات اپنے متقدمین کی تحریرات کو سمجھنے میں غلطی کی ہے مگر افسوس ہے کہ تحریرات مذکور اب مفقود ہیں۔ یہ نقص اپیئن میں بھی موجود ہے جس کی تاریخ گو واقعات سے پر نہیں ہے مگر تاہم یہ مورخ بالطبع غیر جانب دار اور غور و خوض کے ساتھ لکھتا ہے۔ پلوٹارک بھی متعصب نہیں ہے مگر اسکے تذکرے بین سوانح عمریوں میں جو نقائص ہوتے ہیں موجود ہیں لیکن تاہم واقعات جس قدر تفصیل سے اسکے تذکرے میں

[1] اہم ماخذ۔ پلوٹارک "گایس گراکس" اور اپیئن جلد یکم ۲۱ - ۲۶ سسرو کی تصانیف میں متعدد اور اہم حوالے ہیں۔ لیوی خلاصہ ۶۰ - ۶۱ فلورس جلد دوم ۱، ۳، ۵ اور دیمیں جلد پنجم ۱۲ (آریل وکٹر) ڈی ویرس الشٹر (تذکرہ ناموران) ۶۵۔ ویلیرس میکیسی مس (عالم کی فہرست) ویلیئس (دوم ۶ - ۷) میں لفاظی ہے مگر نقالی نہیں ہے۔ ڈیوڈورس ۴۸ - ۵۵ اور ڈیون کاسس میں متفرق حوالے ہیں۔ گراکس کی تقریریں درڈس ورتھ کے مجموعے میں ہیں، دوسرے حوالوں پر ہولڈن نے پلوٹارک کے حواشی میں بحث کی ہے بعض حوالے فقرات مابعد میں درج ہیں۔

باب ۳

درج ہیں اور کہیں نہیں مل سکتے۔ اسکے علاوہ جس قدر مورخ ہیں سب اسکے مخالف ہیں۔ مثلاً سِسَنر و جب گراکس کا ذکر کرتا ہے اسکا مقصد بجائے تاریخی صحت کی پابندی کے یہ ہوتا ہے کہ واقعے کو اس طور پر بیان کرے کہ اس سے اسکے کسی قول کی تائید ہو۔ اس لیئے ہر قول کو دیگر حالات کے لحاظ سے جانچنا چاہیئے گو اس میں بعض اوقات کامیابی نہیں ہوتی۔ ویلیئس اور ویلیریس میکسی مس کی تصانیف یا ڈیوڈورس اور ڈیون کاسیس کی تحریرات کے چند ٹکڑے جواب باقی ہیں وہ سب گراکس کے مخالفین کی تحریرات سے ماخوذ ہیں اسلیئے ان کی صحت مشتبہ ہے۔ مثلاً اس جلیل القدر ٹری بیون کو مصنفین مذکور ایک "انقلاب پسند دیوانہ" قرار دیتے ہیں' یہ ضرور طرفداران سینیٹ (سینات) کے تعصب کی آواز بازگشت ہے۔ لیوی کے خلاصوں میں جو حالات مندرج ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مورخ بھی مخالف تھا۔ فلورُس اور اوسُورِیس کی تحریرات سے ظاہر ہے کہ لیوی کی تاریخ میں بہت سی تفصیلات درج تھیں جو ہم تک دیگر مورخین کے ذریعے سے نہیں پہنچی ہیں اور یہ اسکا بیان دوسروں سے بہت کچھ مختلف تھا۔ افسوس ہے کہ مورخ سَیلَسٹ[1] نے واقعات مذکور کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن جہاں ضمناً تذکرہ آگیا ہے اس سے سینیٹ (سینات) کی مخالفت مترشح ہوتی ہے ؛

سلسلہ واقعات

(۲۱) تذکروں میں اصل نقص یہ ہے کہ ان سے واقعات کا سلسلہ معلوم نہیں ہوتا اور کسی قانون کے نافذ کرانے میں جو تین مراحل طے کرنے ہوتے ہیں یعنی (۱) تجویز جو پیش ہونے والی ہو اس کا سرسری اعلان (۲) باضابطہ تحریک (۳) لفظ بصورت قانون؛ انکو ایک دوسرے سے علحدہ کرنا دشوار ہے اسلیئے اسکی تحریکات کی تاریخوں کا تعین ناممکن ہے۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ ایک تحریک دوسرے کے قبل یا بعد پیش ہوئی مگر شہادت اس قدر مبہم ہے کہ اپنے قیاس کی صحت کا دعوے نہیں کر سکتے۔ بالعموم گراکس کی مختلف کارروائیوں کو سرکاری سنین کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ فلاں کام اس نے اپنی پہلی یا دوسری ٹری بیونی میں کیا۔ ممکن ہے کہ سنین کی تقسیم کا بہتر طریقہ یہ ہو کہ اسکا شمار ایک انتخاب سے دوسرے انتخاب تک یعنی ایک موسم گرما سے

---

[1] جگرتھا ۱۶، ۲۱، ۴۲

باب ۳

دوسرے موسم گرما تک بجائے اسکے سنہ سرکاری کی پابندی کیجائے جو موسم سرما میں شروع ہوکر دوسرے موسم سرما میں ختم ہوتا تھا۔ اس طور پر ہم گایس گراکس کی سیاسی زندگی کا ایک ایسا عام اندازہ کرسکتے ہیں جو مورخین کی تحریرات کے مطابق ہو گو بوجہ ان نقائص کے جن کا تفصیل کے ساتھ ذکر آچکا ہے انکی بنا پر ایک مفصل خاکہ بنانا دشوار ہے۔

(**الف**) اولاً وہ سال ہے جو اس کے انتخاب ۱۲۴ء ق م اور انتخاب دوبارہ ۱۲۳ء ق م کے درمیان تھا۔ اس سال میں چھ مہینے تو عام تیاریوں، مشوروں، مباحثوں، مسودات بنانے، شرکا میں کام تقسیم کرنے اور جنگ سیاسی کے لیئے پورے طور پر تیار ہونے میں صرف ہوئے ہونگے۔ اسکے بعد چھ مہینے اس نے اپنے عہدے کا باضابطہ کام کیا ہوگا جس میں باضابطہ کارروائی ہوئی اور متعدد تجاویز کا بصورت قانون نفاذ ہوا۔ تجاویز مذکور کا نہایت احتیاط کے ساتھ انتخاب ہوا ہوگا تاکہ رائے دہندگان کی تعداد کثیر اپنے سرگروہ کی حلقہ بگوش ہوجائے، مخالفین مضمحل ہوجائیں اور ٹری بیون کا دوبارہ انتخاب ہوسکے جس پر اسکی تجاویز کے عملی شکل اختیار کرنے کا انحصار تھا۔

(**ب**) ثانیاً وہ سال ہے جو اسکی پہلی ٹری بیونی کی دوسری ششماہی اور دوسری کی پہلی ششماہی پر مشتمل ہے ۱۲۳ء ق م کے موسم گرما میں وہ اپنے ان کارہائے نمایاں پر تکیہ کرسکتا تھا جو اس نے گزشتہ ششماہی میں کیئے تھے اور ابھی ایک سال باقی تھا جس میں اپنی ان تجاویز کو عمل میں لا سکتا تھا جنکے لیئے اسکو ابتک کافی وقت نہ ملا تھا اور اگر انکی تکمیل کیلیئے ایک سال بھی کافی نہو تو اس کے پھر منتخب ہونے کی ضرورت تھی۔ اس سال یہ بھی ممکن تھا کہ وہ ایسی تجاویز کے نفاذ کی کوشش کرتا جنکو وہ پسند کرتا تھا مگر اسکے پیرو پسند نہ کرتے اور اس طور پر وہ اپنے مخالفین کے ہاتھوں کو قوت دیتا اور اپنے دوبارہ انتخاب کے امکان کو معرض خطر میں ڈالدیتا کیونکہ عملی سیاسیات کے نقطۂ نظر سے سرگروہ کا راہ راست پر ہونا اور اسکے پیرووں کا غلطی پر ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

(**ج**) ثالثاً وہ ششماہی ہے یعنی ۱۲۲ء کی موسم گرما سے موسم سرما تک جس میں گراکس نے گو ابھی تک وہ ٹری بیون تھا سیاسیات روما میں اپنے تفوق کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا رہا جس میں اسکو ناکامی ہوئی ۱۲۲ء کے انتخاب میں ہار جانے کی وجہ سے اسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمانہ قریب تھا کہ دوسرے برسر حکومت ہوجائیں اور اسکی حیثیت

باب ۳

ایک معمولی شہری کی ہوجائے۔ اس میعاد میں ہم کو چند دن اور جوڑ لینے چاہئیں یعنی ۱۰ دسمبر کے بعد جب نئے ٹری بیونوں نے اپنا کام شروع کردیا۔ اور اسکی تجاویز پر حرف گیری شروع ہوگئی جس کا اس نے مقابلہ کیا اور جس میں آخر کار وہ ہلاک ہوگیا۔ اس قلیل عرصہ وقت کے گزرنے کے بعد جس میں وہ ایک نوابادی کے قیام کے لیئے کمشنر تھا ۱۲۱ سنہ شروع ہوجاتا ہے ؛

گائیس گراکس کا نصب العین اور اسکے عادات خصائل

(۲۲) اکثر مورخین کا بیان ہے کہ گائیس گراکس اور اسکے بھائی کے خیالات میں بہت فرق تھا۔ فی الجملہ بمقابلہ اپنے بھائی ٹائبیریس کے زیادہ جوشیلا تھا، بہ لحاظ طلاقت لسان بھی اُس سے افضل تھا اور زیادہ گرم و تند مزاج تھا۔ تقریر کرتے ہوے اکثر اسکی آواز بیٹھ جاتی اور چیخنے لگتا جسکو روکنے کے لیئے دوران تقریر میں وہ ایک موسیقی داں غلام کو اپنے پیچھے کھڑا رکھتا، جس کا یہ کام تھا کہ جیسے ہی اسکے آقا کی آواز تیز ہو فوراً بانسری پر ایک نیچا سر بجادے۔ ٹائبیریس کا پیمانۂ صبر اپنے ایک ہم عہدہ کی دخل دہانی کی وجہ سے لبریز ہوگیا تھا مگر گائیس ابتدا ہی سے مخالفت برداشت نہیں کرسکتا تھا اور تند مزاج تھا۔ ہمت، اعلےٰ حوصلگی اور خصائل حمیدہ کے لحاظ سے دونوں برابر تھے مگر خط و خال اور بشرے سے دونوں کے مزاج کا اختلاف ہویدا تھا کیونکہ دیکھنے میں گائیس جلد باز اور پریشان نظر آتا تھا اور اسکا بھائی بمقابلہ اسکے خاموش اور نرم مزاج تھا۔ دونوں حقیقی محب وطن تھے جنھیں صرف اپنے برادران وطن کی بھلائی کا خیال تھا، اگر چھوٹے بھائی نے بے انتہا اقتدار حاصل کرنیکی کوشش کی اور بالارادہ یا بلاارادہ اختیارات شاہی کے حصول کی طرف قدم بڑھایا اسکا سبب صرف یہ تھا کہ اسکے علاوہ اپنے مقاصد کے حصول کا کوئی ذریعہ نہ تھا جس میں سینیٹ (سینات) کا وجود ایک دوامی روک تھی کیونکہ سلطنت کے جملہ انتظامات کی باگ اسی مجلس کے ہاتھوں میں تھی اور کوئی امید نہ تھی کہ سینیٹ (سینات) بطور خود کوئی ایسی تدبیر کریگی یا کسی ایسی تدبیر کی تائید کریگی جس سے مقصود یہ ہو کہ اس زمانے کے سیاسی نقائص کو رفع کیا جائے اور اہل روما کے زوال کو روکا جائے۔ اگر کچھ ہوسکتا تھا تو صرف عامہ قوم کے قدیم اقتدار شاہی کے بحال کیئے جانے اور سینیٹ (سینات) کی غاصبانہ قوت کا خاتمہ کرنے سے۔ اس کے

باب ۳

انصرام کے لیئے ایک مقتدر سرگروہ کی ضرورت تھی اور ایسے سرگروہ کو کھڑا کر دینے کا مطلب صرف یہی ہو سکتا تھا جس کا احساس گراکس نے کیا ہو یا نہیں کہ روما میں بھی قدیم یونانی حکومتوں کی طرح ایک خودسر حاکم کی حکومت قایم ہو جائے۔ یونان کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں ایک شخص واحد کے با اقتدار ہو جانے سے اکثر اوقات با اقتدار امرا کی حکومت کا خاتمہ ہوا جو گویا عامہ قوم کے اقتدار کے قیام کا ایک زینہ تھا۔ مگر روما میں گراکس کے زمانے میں حقیقی جمہوریت کا احیاء دشوار تھا۔ مجلس سینیٹ (سینات) کی حکومت ایک زمانے تک ممکن تھی مگر اب وہ ناقابل برداشت ہو گئی تھی اور اسکی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی مجلس عامہ کے اقتدار اعلے سے مطلب ایک فرد واحد کی حکومت سے تھا اور کسی فرد واحد کے اقتدار کو با اثر ہونیکے لیئے مستقل ہونا لازمی تھا۔ مگر ایک عظیم الشان شہنشاہی حکومت میں کسی فرد واحد کا اقتدار مستقل اسی وقت ہو سکتا تھا جب کہ دوسروں کے دعاوی حکومت بالکل مٹ جائیں اور فاتح تیار ہو کہ اپنی تیغ کو نیام میں رکھکر تاج شاہی اپنے سر پر رکھے اور اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے۔ مگر گراکس کو باوجود اپنے بھائی کی ناکامیابی کا علم ہوتے ہوئے یہ خیال خام تھا کہ اگر وہ صرف چند سال تک برسر حکومت رہے اور اس عرصے میں چند تجاویز کا نفاذ کرا دے اور مجلس سینیٹ (سینات) کو اسلی اصلی حالت پہ پہونچا دے یعنی ایک انجمن شورے بنادے تو معاملات خود بخود سدھر جائینگے۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ تاحین حیات حاکم خودسر رہنا چاہتا تھا اور اسلیئے اسکو ہم باوجود ایماندار ہونے کے منظ لیطلے کا شکار خیال کرسکتے تھے اور اس کی حالت بھی مثل اسکے بھائی کے افسوسناک تھی۔

گراکس اور مجلس سینیٹ (سینات)

(۲۳) گراکس نے ۱۲۳ء ق م میں اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی فوراً کام شروع کر دیا۔ اس نے کئی تجاویز کا مسودہ قبل ہی سے کر لیا تھا۔ فصاحت و بلاغت میں اس نے پہلے ہی سے نام آوری حاصل کر لی تھی اور آتش بیانی میں کوئی مقرر اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ اپنی بنیاد کو مضبوط کرے یعنی اپنے بھائی کے افعال (اور آیندہ چلکر اپنے افعال کو بھی) کے متعلق ثابت کرے کہ وہ عامہ قوم کے اقتدارات کے اثبات میں تھے اور حکومت نے ٹائبیریس کے مویدین کو سزا دینے میں جو طرز عمل

باب ۳۵

اختیار کیا تھا اس کو خلاف قانون قرار دے۔ اس نے ایک تحریک پیش کی کہ جو مجسٹریٹ (حاکم) ایک دفعہ اپنی خدمت سے [illegible] عامہ کی رائے سے معزول کر دیا گیا ہو پھر کبھی کسی خدمت کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔ اس تحریک کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آیندہ سے اس قسم کی معزولی بموجب منشائے دستور ہو جاتی اور آکٹیویس کو پھر دوبارہ دخل دہانی کا موقع نہ ملتا۔ مگر گائیس نے اس تحریک پر رائے نہیں لی اور مشہور کر دیا کہ اوسکی ماں نے اسے واپس لیلینے کا مشورہ دیا ہے مگر ہم جانتے ہیں کہ آکٹیویس کی معزولی سے اسکے بھائی کے چند شرکاء بھی بد دل ہو گئے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ تحریک کو واپس لیلینے کا صرف یہی منشاء نہ تھا کہ آکٹیویس بچ جائے بلکہ یہ بھی کہ اسکے بزور نفاذ سے گائیس کی ہر دلعزیزی میں فرق آجاتا اور یہ تحریک ایسی اہم نہ تھی کہ اسکے لیئے اس قدر نقصان برداشت کیا جاتا۔ پولی لینس اور اسکے کمیشن کے افعال کو خلاف قانون قرار دینا ضروری تھا جنھوں نے ٹائبیریس کے شرکاء کو قتل کر دیا تھا یا واجب القتل کرا دیا تھا اور جب اس تحریک کو ایک دفعہ پیش کیا تو واپس لینا دشوار تھا۔ یہ بھی ضروری تھا کہ سینٹ (سینات) کے اس دعوے کی صحت کی جانچ کیجائے کہ اسکو ایسے غیر معمولی عدالتی کمیشن کے تقرر کرنے کا اختیار ہے جنکو شہریوں کی جان و مال کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق دیا جا سکتا ہے۔

واضح رہے کہ عدالت رشوت ستانی (ریپی ٹنڈے) جو ۲۵ سال قبل وجود میں آچکی تھی اسکو اختیارات مجلس عامہ نے دیئے تھے اور لوگ اس طور پر اختیارات کی سپردگی سے آشنا ہو گئے تھے۔ ایام گزشتہ میں مجلس عامہ نے غیر معمولی عدالتی کمیشن مقرر کیئے تھے یعنی ایک حاکم بحیثیت صدر منتخب کیا جاتا اور وہ مشیروں کی ایک جماعت منتخب کرتا جسے کانسیلیم کہتے اور یہی ان معاملات کے متعلق معمولی طرز عمل تھا جن میں غور و خوض کی ضرورت ہوتی۔ گراکس کی خواہش تھی کہ اس قسم کے تقررات مجلس عامہ کے ہاتھوں میں رہیں۔ مجلس سینٹ (سینات) کو تو وہ سزا دے نہیں سکتا تھا مگر کمیشن کے صدر اور اسکے مشیروں کو وہ ضرور انکے افعال کے لیئے قابل مواخذہ قرار دیسکتا تھا۔ اس کے قانون کا اصل منشاء یہ تھا کہ کسی شہری کو سزائے موت بغیر مجلس عامہ کی اجازت کے نہ دیجائے اور اگر کوئی حاکم کسی شہری کو بغیر عدالت مجاز کے حکم کے سزائے موت دیدے تو وہ مستوجب اس امر کا ہو تا کہ مجلس عامہ میں اس پر مقدمہ چلایا جائے اور وہ قانون کی

باب ۳

حفاظت سے خارج کر دیا جائے۔ شاید اس قانون میں ایک دفعہ یہ بھی تھا کہ شہریوں کو سزائے موت آئندہ سے نہ دیجائے اگر یہ قیاس صحیح ہے تو ممکن ہے کہ یہ ایک طور پر مشہور قوانین پورکیا کی توسیع ہو جس کا منشاء واضح نہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قانون سے اصل منشاء پوپی لیس کو پھانسنا تھا (دیکھو فقرہ ۴۰۷)۔ اسکو پھانسنے کے لئے مسودہ قانون میں "کریگا" کے بجائے "کیا ہے" بنا دینا جو روما میں قوانین کا مسودہ بنانے میں بہ آسانی ہو سکتا تھا۔ اس قانون کے لحاظ سے گراکس نے مجلس عام میں تحریک پیش کی کہ پوپی لیس پر آگ پانی بند کر دیا جائے جو کسی شخص کو قانون کی حفاظت سے خارج کرنے کا معمولی طریقہ تھا۔ اس تحریک کی تائید اس نے زبردست تقریروں سے کی جس کی وجہ گزشتہ واقعات کو سنکر عوام کے جذبات مشتعل ہو گئے۔ پوپی لیس نے یہ محسوس کرکے کہ صفائی پیش کرنا بیکار ہے جلاوطنی اختیار کی۔ اس کے ہمنوا اسکی امداد سے مجبور تھے اور شہر کے دروازوں تک اس کو باچشم پرنم پہنچا آئے کہ

قانون غلہ

(۷۲۴) اب میدان صاف ہو گیا تھا۔ دوسرے نوٹری بیوں پہلے ہی سے پس پشت پڑ گئے تھے اور گراکس کو ان سے کسی مخالفت کا خوف نہ تھا۔ دوسرے حکام سلطنت کو بھی یقین ہو گیا ہو گا کہ یہ سربرآوردہ ٹری بیون ایسا ٹیڑھا آدمی ہے کہ جو لوگ اپنی عافیت چاہتے ہیں انکو اسکے معاملات میں دخل نہ دینا چاہئے۔ غالباً دوسری تجویز جو اس نے پیش کی قانون غلہ کے متعلق تھی جس کے تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں۔ اس قانون کا منشاء یہ تھا کہ شہریان مقیم روما کو جو بذات خود درخواست کریں غلہ بازار کے نرخ سے نصف قیمت پر دیا جائے یعنی دوسرے الفاظ میں حکومت غلہ خرید کر ۵۰ فیصدی کمی پر فروخت کرے اور جیسے جیسے آبادی بڑھتی جائے ویسے ویسے اس مد میں اسکا نقصان بھی بڑھتا جائے۔ اس کے قبل بھی عارضی طور پر قحط، خشک سالی اور ایام جنگ میں غلہ کمی قیمت پر حکومت کی جانب سے فروخت کیا جاتا تھا مگر اس قانون کی رو سے ایک مستقل اور عظیم الشان نظام امداد غرباء کیلئے قائم ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جملہ شہریوں کو درخواست کرنے کا اختیار تھا یہانتک کہ پیسو جس نے عدالت استحصال بالجبر (سیپے ٹنڈی) قائم کرائی تھی بذات خود امداد کا خواستگار رہا۔ پیسو کا دعوے ممکن ہے کہ یہ رہا ہو کہ جائداد مشترکہ کی تقسیم میں

وہ بھی ایک حصے کا مستحق تھا لیکن یہ قانون نظر استحسان سے دیکھا جاتا تھا اور اسکی تنسیخ کی زیادہ امید نہ ہوسکتی اسلیئے پیسو کی اس حرکت کو زیادہ سے زیادہ مذاق خیال کیا گیا ہوگا۔ خزانہ سلطنت پر اس قانون کے نفاذ سے سخت بار پڑ گیا۔ سسرو کا بیان ہے کہ اس قانون کی تائید میں گراکس نے جو تقریریں کیں ان میں اس نے اپنے کو خزانۂ سلطنت کا محافظ قرار دیا اور دعوے کیا کہ اسکی تحریک درحقیقت انتہائی کفایت شعاری پر مبنی ہے۔ زمانۂ حال میں بھی اسکے بعض معترفین نے اس رائے کو اپنی ذہانت سے صحیح ثابت کرنے کی احمقانہ کوشش کی ہے۔ مگر قانون غلہ میں دو زبردست نقص تھے۔ اولاً اس مد میں جو رقم کثیر صرف ہوئی تھی اُس سے سلطنت کو کوئی معاوضہ نہیں ملتا تھا۔ ثانیاً اصلاح زرعی سے جو نفع ہوسکتا تھا اُس کا یہ قانون منافی تھا۔ حکومت اس امر پر مجبور ہوگئی تھی کہ غلہ جہاں سب سے سستا ملے خرید کیا جائے یعنی وہ غلہ جو سسلی، افریقہ اور دیگر صوبجات میں غلاموں کی محنت سے پیدا ہوتا تھا اور بندرگاہ اوسٹیا میں سمندر کے راستے سے آیا کرتا تھا اس طور پر سلطنت روما اور ماوراءالبحر صوبجات کے ساہوکاروں کے درمیان بیع و شرئے کے تعلقات ہمیشہ کے لیئے ایک بڑے پیمانے پر قائم ہوگئے اور سلطنت کو اطالیہ کے دیہاتی علاقوں کی فلاح میں جو کچھ دلچسپی ہوسکتی تھی اسکا انحصار ایسے اشخاص کی تحریک پر رہگیا جن کو نفع خلائق کا خیال تھا مگر ان لوگوں کو بہ آسانی خاموش کردیا جاتا تھا اور انکا اثر اس قدر نہیں تھا کہ اس بارے میں ایک مستقل طرز عمل قائم کراسکیں اسکے علاوہ بمقابلۂ دیہات کے جفاکش اور محنتی کاشتکاروں کے شہر کے کاہل باشندوں کی حالت بہت بہتر ہوگئی تھی کیونکہ سلطنت نے ان کو غلہ کم قیمت پر دینے کا حتمی وعدہ کرلیا تھا، رائے دینے کا حق بھی وہ رکھتے تھے جس کی وجہ سے وہ سلطنت کو اپنے وعدوں پر قایم رہنے پر مجبور کرسکتے تھے اور اسکے علاوہ اس حق سے اور بھی نفع اٹھاسکتے تھے، اگر افلاس اور دوسروں کا دست نگر ہونا پسند کریں تو ہر روز محنت و مشقت کی بھی انھیں ضرورت نہ تھی، کھیل تماشے جو حکومت کی طرف سے ہوتے تھے اس میں شریک ہوسکتے تھے، مقررین کی تقریریں اور عدالتوں میں وکلاء کی بحثیں سن سکتے تھے اور بلحاظ موسم سایہ یا دھوپ میں آرام کرسکتے تھے۔ اسلیئے

باب ۲

محل تعجب نہیں ہے لگر چھوٹے کاشتکاروں کے طبقے کے احیاء کے لیئے جو کوششیں ہو رہی تھیں بے سود ثابت ہوئیں جنکے سلطنت کا شیرازہ زیر و زبر ہو گیا تھا اور ہزاروں جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ ہمیں اس امر میں بھی شک ہے کہ دیہاتی آبادی کے اضافے کی ضرورت کا احساس کیا جاتا تھا اور اسکو گاییس اسی قدر اہم خیال کرتا تھا جتنا کہ اس کا بھائی۔ قانون غلہ کے نفاذ سے گاییس کا عوام پر اس قدر اثر ہو گیا کہ اتنا کبھی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا تھا۔ جو شہری روما میں موجود تھے انھوں نے قانون غلہ کے موافق اپنی شکم پروری کے لیئے رائے دی اور نادار شہریوں کی ایک تعداد کثیر بیرونجات سے روما میں وارد ہونے لگی اور اس طور پر شہر میں عام شہریوں کی وہ کثیر التعداد جماعت پیدا ہو گئی جس کا ہر وقت سر انبوہوں کے ہاتھوں میں آجانے کا اندیشہ تھا اور جسکو قانون غلہ کے نفاذ سے گویا حکومت اس نظام سلطنت کے برباد کرنے کے لیئے وجود میں لائی تھی جس کے قائم کرنے میں صدیوں کی محنت لگی تھی ؏

قانون اراضی

(۲۵ ۷) غالباً ہم غلطی پر نہ ہونگے اگر قانون اراضی کو قانون غلہ کے بعد رکھا جائے کیونکہ یہ بھی گاییس کی ابتدائی تجاویز میں سے تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کی رو سے اسکے بھائی کے قانون کی تجدید کیگئی تھی اور حد بندیوں کے بارے میں جو نزاعیں ہوئیں انکا تصفیہ حسب سابق کمشنروں سے متعلق کر دیا گیا۔ یہ امر مشکوک ہے کہ اراضی زیر تقسیم سے لاطینی بھی مستفید ہوئے یا نہیں۔ اگر ایسا ہوا ہے تو غالباً لاطینی بستیوں کی مخالفت کو دور کرنے کے لیئے یہ کوشش کی گئی ہو کہ غربا اور امراء کو ایک دوسرے سے لڑا دیا جائے۔ بہر کیف کمیشن کا کام پھر شروع ہو گیا۔ اسی زمانے میں ایک دوسری عام پسند تجویز یعنی قانون فوج کا نفاذ بھی ہوا۔ گاییس کے بھائی ٹائبیریس کو جبری فوجی خدمت کی میعاد کے گھٹانے کا خیال تھا اور اس میں شک نہیں کہ عوام میں اسکے متعلق بےچینی پھیلی ہوئی تھی گاییس نے جو قانون پیش کیا اسکی رو سے ۱۷ سال سے کم عمر کے لڑکوں کا فوج میں بھرتی کیا جانا بالکل ممنوع قرار دیا جو باوجود خلاف قانون ہونے کے بعض وقت عمل میں آتا تھا۔ اسکے علاوہ قانون مذکور کی رو سے سپاہیوں کی وردیوں کا بار خزانۂ سلطنت پر پڑ گیا

سلہ لانگے: "رومن قدیمیات" جلد سوم ۳۲ - ۳۳ مگر اس قیاس کے لیئے شہادت کافی نہیں۔

باب ۳

جنکی قیمت اسکے قبل انکی قلیل تنخواہ میں سے کاٹ کر دیجاتی تھی۔ غالباً سپاہیوں کی وردیوں کے متعلق جو تجربہ اس نے سارڈینیا میں حاصل کیا تھا اسی کی بنا پر یہ اصلاح وہ عمل میں لایا تھا۔ اسکے علاوہ رومائے سپاہیوں کو شکایت کا اسلیئے زیادہ موقع تھا (اگر یہ صحیح ہے[۱]) کہ حلفا میں سے جو رومن افواج میں ملازم تھے انھیں کپڑے کبھی مفت ملتے تھے اور کھانا بھی مگر شہری سپاہیوں کو اپنی جیب سے خرچ کرنا پڑتا تھا غالباً حلفا کے ساتھ یہ رعایت دوسری جنگ فینقی کے دوران میں کی گئی ہوگی جب کہ اہل روما کی حالت نہایت سقیم ہوگئی تھی۔

ایشیا

(۲۷) صوبہ ایشیا کے انتظامات کے متعلق گایس نے جو قانون نافذ کرایا اسکا اسی زمانے یعنی اسکی پہلے ٹری بیونی کی کشش ماہی اول (قبل انتخاب دوبارہ موسم گرما ۱۲۳ ق م) میں نافذ ہونا حد درجہ مشتبہ ہے مگر ممکن ہے کہ یہ قیاس صحیح ہو۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اسکے بھائی کو بھی اس جدید زرخیز صوبے کا خیال تھا مگر اپنی قبل از وقت موت کے سبب سے وہ اسکے متعلق کوئی قانون نافذ نہ کرا سکا۔ اسکا خیال تھا کہ شاہ اٹالس کا خزانہ جدید مزارع کے آباد کرنے میں صرف کیا جائے مگر معلوم نہیں کہ اس پر عمل ہوا یا نہیں۔ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شاہ متوفی کے قیمتی طلائی برتن بک چکے تھے۔ روایت ہے کہ اسی نیلام میں گایس گراکس نے چند نہایت قیمتی[۲] اشیاء خرید کی تھیں مگر یہ روپیہ اور اسکے خزانے کا زر نقد کس مصرف میں آیا اس کا پتہ نہیں چلتا۔ بہر صورت گایس کو ایک ذریعۂ آمدنی پیدا کرنا ضروری تھا جس سے[۳] ان مصارف کی ادائی عمل میں آسکے جو قانون غلہ سے عائد ہوتے تھے۔ بقول مورخ اپپین اینٹنی نے ۴۱ ق م میں بمقام افیسس بیان کیا تھا کہ جدید صوبے کے باشندے روما کے زیر حکومت آجانے کے بعد ادائی محاصل سے آزاد ہوگئے اور اسکے بعد محاصل ان پر روما کے سرا تبوہوں یعنی گایس گراکس کی کوشش سے عائد کیئے گئے۔ مگر اس بیان پر ہم یقین نہیں کرسکتے

[۱] پولی بئیس جلد ششم ۳۹

[۲] پلینی ۳۳، ۱۴۱ پلوٹارک "ٹائبیریس گراکس" ۲-۳

[۳] جلد پنجم ۴

باب ۳

ممکن ہے کہ شاہان سابق کو جو محاصل دیئے جاتے تھے ان میں کچھ کمی کر دی گئی ہو اور حکام مقامی کو محاصل کے جمع کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہو[1]۔ قانون سیمپرونیا بابت صوبۂ ایشیا" سے جو تغیر عمل میں آیا وہ یہ تھا کہ محاصل (یعنی پیداوار کا عُشر) آیندہ سے اور ٹھیکہ دار وصول کیا کرینگے جنکے ہاتھ سنسروں کو حکم دیا گیا کہ حق تحصیل ایک یکمشت رقم کی ادائی پر بیع کر دیا کریں۔ حق مذکور کی غرض سے روما میں ایک نیلام ہوا کرتا تھا۔ ویلیس نے محصول پورتوریا کا ذکر کیا ہے غالباً اس سے صوبۂ ایشیا کی چنگی کی آمدنی مراد ہے۔ اس قانون کی رو سے اس زمانے کے چند زرخیز ترین ممالک ان ساہوکاروں کی کمپنیوں کے سپرد کر دیئے گئے جن کی نہ حرص کی کوئی انتہا تھی نہ جو خوف خدا رکھتے تھے۔ ان خون چوسنے والے ساہوکاروں کی سخت گیریوں سے بچنے کا اہل صوبجات کے پاس کوئی علاج نہ تھا سوا اسکے کہ حاکم صوبہ منصف مزاج اور صاحب استقلال ہو۔ مگر ایسے شخص کا صوبہ دار ہونا شاذونادر تھا اور پھر مطلق العنان حکومت کے نشہ سے سرشار ہو جانا قابل تعجب نہ تھا۔ عموماً صوبہ داروں کو عدالت ریپی ٹنڈے (انسداد استحصال بالجبر) کا مطلق خوف نہ تھا کیونکہ روپیہ خرچ کرنے سے بری ہو جانا آسان تھا اور اس قسم کے ضمنی اخراجات (رشوت دینے) کے لیئے یہ لوگ ایام حکومت میں کافی روپیہ جمع کر لیا کرتے تھے۔ یہ طرز حکومت نہایت خطرناک تھا مگر صوبہ جات مفتوحہ کے بیکس باشندوں کو اس سے کوئی مفر نہ تھا۔ پھر اگر اہل سرمایہ کو عدالتوں میں بھی رسوخ حاصل ہو جاتا تو وہ ہر صوبہ دار کو سزا دے سکتے جو انکے اور انکے شکار کے بیچ میں پڑنے کی جرأت کرتا اور اگر ایسا ہو جاتا تو پھر باشندگان صوبجات کی حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو جاتی تھی۔

گراکس کی تقریریں

(۴۲۷) قوانین زیر تذکرہ کے وضع کرنے میں گراکس نے متعدد تقریریں کیں جن میں سے اس نے بعض کو شائع کر دیا اور جن کا عرصے تک روما کے ادبیات میں شمار تھا۔ ان میں سے بعض کے اجزاء[2] تاحال باقی ہیں جن میں سے بہترین اور طویل

[1] سسرو جلد دوم ان ویریس جلد سوم ۱۲۔
[2] وردس درتھ صفحہ ۳۵۴-۳۵۵ گیلیس (دہم ۳) میں جو فقرے ہیں وہ میری رائے میں گراکس کی زندگی کے آخری دور سے متعلق ہیں۔

باب ۳

غالباً صوبۂ ایشیا کے مباحث سے خصوصاً صوبۂ افریقیہ کے انتظام سے متعلق ہے۔ متھرا ڈاٹیس شاہ پونٹس اور نیکومیڈیس شاہ بتھی نیا مراعات کے خواستگار تھے یعنی کسی ملک کی بادشاہت چاہتے تھے۔ گراکس کی رائے تھی کہ اُس ملک کو روما کے قبضے میں رکھا جائے اور اسکو توفیر آمدنی کا ذریعہ بنایا جائے۔ دیگر اشخاص میں سے بعض متھرا ڈاٹیس کے طرفدار تھے اور بعض نیکومیڈیس سے اور روپیہ لیکر انکی تائید کر رہے تھے۔ بعض چالاک بدمعاش ایسے بھی تھے جو ساکت تھے مگر دونوں فریقوں سے مخالفت کی دھمکی دیکر رشوت وصول کر چکے تھے۔ یہ حضرات پاک باطن بنکر اپنے شہری بھائیوں کو دھوکھا دے رہے تھے حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ جیسا کہ قدیم یونان میں ہوا کرتا تھا یہ لوگ خاموش رہنے کے لئے روپیہ وصول کر چکے تھے۔ گائیس نے دوران تقریر میں کہا تھا" میں بھی منفعت آپ کے سامنے نہیں آیا ہوں البتہ مجھے روپے کی ضرورت نہیں مگر صرف آپ کے حسن ظن اور اعزاز کی خواہش ہے"۔ صوبۂ ایشیا کے قانون کی تائید میں اس نے جو دلائل پیش کیں انکا ہمیں علم نہیں۔ گائیس کے ایسے اعلےٰ خصائل کے آدمی نے جسے سارڈینیا میں اپنے ایام حکومت میں اپنی ایمانداری اور خودداری کا فخر تھا صوبۂ ایشیا کے باشندوں کو کس طرح پبلکانی (وصول کنندگان محاصل) کے سپرد کیا اس کے وجوہ کا ہم صرف قیاس کرسکتے ہیں کیونکہ اسے خوب معلوم ہوگیا ہوگا کہ ان حضرات کا صوبجات مفتوحہ کے باشندوں کے ساتھ کیسا بیرحمانہ سلوک ہوتا ہوگا۔ اگر اسکے اس فعل کی غایت صرف یہی تھی کہ وصول کنندگان محاصل کو رام کرلے اور روما کے عوام کے کھلانے کے لیئے ایک ذریعۂ آمدنی نکال لے تو واقعی میں اہل روما کی ہمدردیِ خلائق کے محدود ہونے کی یہ ایک بدیہی مثال ہے۔ گائیس کے افعال پر گمنامی کا پردہ پڑا ہوا ہے جس کا ثبوت ایک قانون سے ہوتا ہے جو سمپرونیس نے اس سے منسوب کیا ہے اور جس کا

ﻟﻪ ورڈس ورتھ کا خیال ہے کہ کاپادوسیا سے مراد ہے۔

ﻟﻪ لاطینی لفظ "ہوتورم" کے معنی عہدے کے بھی ہیں یعنی میں انتخاب دوبارہ کا خواہش مند نہوں۔

ﻟﻪ پزو کیو ایلیٹو ؟ ۱۵۱ -

باب ۳

غالباً منشا یہ تھا کہ لوگوں کو مقدمہ بازی میں پھنسنے اور تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ اسکی تعبیر یہ کی گئی ہے کہ اس کا تعلق کسی قانون ماسبق سے ہے جو غیر معمولی عدالتی کمیشنوں کے خلاف نافذ ہوا تھا۔ دوسری رائے اسکے متعلق یہ ہے کہ یہ قانون حکام عدالت کو الزام رشوت ستانی میں سزا دینے کے متعلق تھا۔ سیسرو کے الفاظ سے تعبیر ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس قانون سے رشوت ستانی اور ناجائز اثرات کے انسداد کی کوشش کیگئی ہو۔ اگر یہ قیاس صحیح ہے تو یہ قانون بھی غالباً گایس کے ان ابتدائی قوانین سے تھا جن میں سینیٹ (سینات) کی عدالتوں پر حملہ کیا گیا تھا اور عدالتی اقتدارات کے طبقہ نائٹس کے سپرد ہو جانے سے قبل کا تھا مگر یہ جملہ امور مشکوک ہیں اور یقین کے ساتھ یہ دعوے نہیں کیا جا سکتا کہ مقرر کے الفاظ میں کس حقیقی واقعے کی جھلک ہے ؛

انتظامی سرگرمی

(۷۲۸) غالباً اپنے عہد حکومت کے اسی دور میں گایس نے اپنے کام کرنے کی قابلیت اور انتظامی سرگرمی کا ثبوت دیا جس کا پلوٹارک نے مفصل تذکرہ کیا ہے۔ قانون غلہ عمل میں لانے کے لیئے ضروری تھا کہ غلے کو جمع کرنے کا انتظام کیا جائے تاکہ حاکم قوم کو حسب ضرورت غلہ ملتا رہے اور خراب موسم کی وجہ سے غلے کے جہازوں کے دیر میں پہنچنے سے کوئی زحمت نہ ہو۔ اس غرض سے غلے کے کوٹھے بنائے گئے۔ جو عرصے تک "ہوریا سیمپرونیا" (سمپرونیس کے گودام) کے نام سے مشہور تھے اس کے سوا قانون اراضی کے نفاذ کے لیئے بھی تعمیرات عامہ کی بھی ضرورت ہوئی۔ اکثر مقامات میں غلے اور آدمیوں کے آنے جانے کے لیئے سڑکوں کے بنانے کی ضرورت تھی تاکہ اضلاع تک پہنچنا آسان ہو جائے۔ ابتک سڑکیں صرف فوجی اغراض کے لیئے بنائی جاتی تھیں مگر اس نے انکی توسیع اقتصادی ترقی کے لیئے کی۔ اس نے سڑکوں کو علمی اصول پر بنایا، میل کے پتھروں کو درست کرایا اور سواروں کے لیئے گھوڑوں پر چڑھنے کے لیئے تختے بنوائے۔ نئے پل اور بند بنائے گئے اور سڑکیں ہموار کر دیگئیں ان جملہ تعمیرات اور کثیر التعداد ماتحت افسروں پر بڑی بیوں کی ذاتی نگرانی تھی۔ متعدد انجنیر ٹھیکہ دار، مستری، اردلی محرر وغیرہ اسے ہروقت گھیرے رہتے تھے اور چونکہ وہ انکے کام کی بخوبی نگرانی کرتا تھا، جزوی امور پر بھی اسکی نگاہ رہتی تھی اور پیچیدہ سے پیچیدہ

باب ۳۸

امور کا بھی وہ بخوبی انتظام کرتا تھا لہذا اس محنت و جفاکشی کی وجہ سے لوگوں کو اسکی سرگرمی پر حیرت ہونے لگی اور اسکے مخالفوں کو سکوت اختیار کرنا پڑا۔ مگر اس امر کا تعین دشوار ہے کہ جن اقتدارات کا وہ استعمال کر رہا تھا ان میں کسقدر ان قوانین کی رو سے ملے تھے جو قبل سے نافذ تھے کس قدر ضمنی قوانین کے ذریعے سے ملے تھے اور کس قدر مجلس سینیٹ (سینات) کے احکام سے جس میں اس زمانے میں اس کا خاصہ اثر ہو گیا تھا۔ مگر لوگوں کو یہ احساس ہونے لگا کہ ایک فرد واحد کے ہاتھوں میں اس قدر اختیارات کے آجانے کی وجہ سے ماتحت عہدہ داروں کی ایک تعداد کثیر اسکے زیر حکم ہو جاتی ہے جو اسکے احکام کی فرمانبرداری کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہر بات میں اسکے اشارے پر چلتے ہیں۔ بلاشبہ اس وقت سلطنت روما میں اسکا کوئی مدمقابل نہ تھا اور اسکی خواہش تھی کہ اس تفوق کو برقرار رکھے۔ خدمت ٹری بیونی پر اسکا دوبارہ انتخاب ہو گیا اور اس کے ساتھ اسکے دوست م' فلویس فلاکس کا بھی جس نے گال میں فتح حاصل کی تھی۔ گائیس کا رسوخ اس قدر ہو گیا تھا کہ اس نے اوپی میس (تباہ کنندہ شہر فری گیلی) کو کانسل منتخب نہونے دیا اور بجائے اسکے اپنے نامزد کیئے ہوئے ایک شخص مسمی ک۔ فینیس اسٹرابو کو منتخب کرادیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گائیس وقت واحد میں کانسل اور ٹری بیون ہونا چاہتا تھا جو بالکل خلاف قانون تھا جو غالباً اسکے دشمنوں کا بہتان ہے کیونکہ بلاشبہ ایسے لوگ موجود تھے جو گائیس کو "بے تاج کا بادشاہ" ثابت کرنے اور عوام میں یہ خیال پیدا کرانے میں مصروف تھے کہ اصلاحی تحریک سے مراد صرف یہ تھی کہ بادشاہی حکومت دوبارہ قائم ہو جائے۔

گراکس کا تفوق

(۷۹) عدالت ہائے جوری کے قانون کو ایپین[1] نے گراکس کے دوبارہ انتخاب کے بعد رکھا ہے اور پلوٹارک نے اس کے قبل مگر اسکا تذکرہ دوسرے امور میں صحیح نہیں ہے۔ اگر ہم اس قانون کو قانون محاصل ایشیا کا ضمیمہ خیال کریں تو اسکا زمانہ وقوع یہی ہوگا۔ گراکس ہر ممکن طریقے پر اپنی قوت کو مستحکم کرنا چاہتا تھا اور سرمایہ داروں کو اپنا ہمنوا بنانے کا اسے خاص خیال تھا جو جدید صوبے میں بے شمار دولت حاصل کرنے کے خیال سے مخمور ہو رہے تھے۔ لیکن گو روپیہ پیدا کرنے کا زرین موقع تھا مگر اس میں خلل پڑنے کا بھی خوف تھا۔ لہذا محاصل کا ٹھیکہ لینے والوں کے گروہ میں یہ خیال

[1] جلد یکم ۲۲ استراخان ڈیوڈسن کے حواشی میں کئی مشکل امور پر بحث ہے۔

باب ۳

پیدا ہو گیا تھا کہ صوبہ داروں کے دخل در معقولات سے کسی صورت سے نجات ملے جن میں سے بعض انصاف پسند ہونے کی وجہ سے انکے معاملات میں دخل دیتے اور بعض خود لوٹ مار کی رقم ہضم کرنا چاہتے تھے۔ ان حضرات کے خیال میں صوبہ داب کا اصل غرض یہ تھا کہ صوبہ جات کے باشندوں کو بالکل بے دست و پا کر دیں تاکہ روما کے سرمایہ دار ان کو خوب لوٹ سکیں اور اس خیال میں ایشیا کے دَیوتو یونانیوں کو لوٹنے کا موقع دیکھکر اور بھی تقویت ہوئی ہوگی۔ موجودہ عدالتہائے استحصال بالجبر (ریپی ٹنڈے) کی بداعمالیوں کو دکھاکر گراکس نے اصلاح پر زور دیا ہوگا۔ مگر یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ شورش صرف گراکس کی تقریروں تک محدود تھی؛ قیاس غالب یہ ہے کہ سرمایہ داروں ہی نے اس شورش کا آغاز کیا۔ گراکس نے عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کرلی تھی اور وصول کنندگان محاصل کو بھی وہ اپنا ہمنوا بنانا چاہتا تھا۔ اسکے وجود کو ان چالاک اور بے ایمان سرمایہ داروں نے اس کو ایک زرین موقع خیال کر کے بے شبہ نفع اٹھانے کی کوشش کی ہوگی۔ قانون جوری کے ابتدائی مسودوں میں غالباً اراکین سینیٹ (سینات) اور نائٹس کی مخلوط عدالتوں، یا آخر الذکر کی ایک تعداد کو سینیٹ (سینات) میں شریک کرنے اور اس طرح سینیٹ (سینات) میں دوسرا عنصر شریک کرنے کے متعلق تجاویز رہتی ہونگی اور آخر الذکر تجویز کی وجہ سے اس مجلس کی تعداد بھی بڑھ گئی ہوگی۔ بعض مورخین[۱] نے بیان کیا ہے کہ یہ تجاویز گراکس کے مسودے میں موجود تھیں مگر قانون نافذہ میں نہیں ہیں۔ جس کا اصل الاصول یہ ہے کہ رکن جوری ہونے کا حق اراکین سینیٹ (سینات) سے طبقہ نائٹس پر منتقل کر دیا گیا۔ قانون کے الفاظ میں یہ تغیر کیا گیا کہ جس پریٹر سے اراکین جوری کی فہرست کی ترتیب متعلق تھی انکا انتخاب شہریوں کے ایسے طبقے سے کرے جس کی ایک خاص تعریف تھی اور جس تعریف سے اراکین سینیٹ (سینات) اور معمولی شہری دونوں خارج تھے۔ اس "قانون عدالتی" کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکام صوبجات حریص سرمایہ داروں کے پنجے میں

---

[۱] پلوٹارک گائیس گراکس ۵ - لیوی خلاصہ ۶۰ اس باب کے آخر کا نوٹ بھی دیکھو۔

باب ۳۹

آ گئے اور وہ سلطنت کا ایک مسلم طبقہ بنام "آرڈو ایکویسٹر"[1]، ہو گئے۔ انکی ٹھیک تعداد معلوم نہیں مگر ضرور زیادہ ہی ہو گی اور چونکہ انکی اغراض متحد تھیں اور سب اشتراکات کے حصہ دار تھے لہذا اس طبقے کا سلطنت میں خاص اثر ہو گیا ؛

قانون جوری

(۷۳۰) امرا نے اس قانون کی مخالفت میں سعی بلیغ کی تھی، عوام کو اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ۱۸ قبائل اسکے موافق تھے اور ۱۷ مخالف جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گراکس کے مخالفین کی تعداد ابھی تک خاصی تھی۔ مگر قانون جب نافذ ہو گیا تو واجب التعمیل ہے اسلیئے گایس کے سینیٹ (سینات) پر غالب آ جانے میں کوئی شک نہ تھا۔ سلطنت کے گویا دو سر ہو گئے کیونکہ دونوں سربرآوردہ جماعتوں میں کھلم کھلا مخالفت ہو گئی تھی اور بلحاظ دولت طبقہ ایکویسٹرین کو تفوق حاصل تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گراکس فخریہ بیان کرتا تھا کہ میں نے ایک ایسا ہتھیار تلاش کر لیا ہے جس سے یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگی۔ بہرکیف قانون جوری سے دونوں جماعتوں میں سخت تفرقہ پڑ گیا اور جمہوریہ میں ایک جدید بنا سے فساد پیدا ہو گئی۔ ہمارے لیئے ایک ایسے تمدن کا تخیل دشوار ہے جس میں عدالت کا مصرف صرف یہ تھا کہ فریق مخالف کو زک دی جاسے یا کوئی ذاتی نفع حاصل کیا جاسے اور جس میں انصاف کی صرف امید موہوم ہو سکتی تھی نہ یقین۔ مگر عہد انقلاب میں روما کی یہی حالت تھی۔ سسرو کی تصانیف میں انصاف کی اس ابتر حالت کا اکثر مقامات پر ذکر آیا ہے اور اپیئن جس نے گایس گراکس کی موت کے ۲۵۰ سال بعد اپنی تاریخ لکھی ہے اس موقع پر پہنچکر رک جاتا ہے اور ان خرابیوں کا ذکر کرتا ہے جو عدالت کے متعلق گراکس کی تحریکات سے پیدا ہوئیں۔ اصلاح عدالتی کو سیاسی جماعتوں کے مناقشات میں شریک کر کے درحقیقت گایس نے اپنی تجاویز کی کمزوری کا ثبوت دیا ہے۔ گایس سلطنت پر بالکل حاوی ہو گیا تھا اور اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ مجلس عامہ کی راسے سے طبقہ ایکویسٹرین کے اراکین جوری کا انتخاب بجاسے کسی پریٹر کے سپرد کیئے جانے کے اسکی سے

---

[1] پلوٹارک گایس گراکس ۶۔

باب ۳

متعلق کر دیا گیا۔ جملہ امور سلطنت کا انتظام ایک فرد واحد سے متعلق ہو گیا تھا جسکی سرگرمی مقررہ حدود سے بڑھ گئی تھی مگر کوئی کوشش اس امر کے لیئے نہیں کی گئی کہ جن چیزوں کو وہ وجود میں لایا تھا ان کی نگرانی اور اصلاح کے لیئے اس کا برسر حکومت رہنا لازمی ہے۔ یہ جملہ امور مخالف سیاسی جماعتوں کے صوابدید پر چھوڑ دیئے گئے تھے جنکی حالت لڑنے والے جتھوں کی ہو گئی تھی اور جمہوریہ میں کبھی ایسے زبردست عناصر باقی نہ تھے جو حقیقی جمہوری حکومت کو برقرار رکھ سکیں گراکس کا قانون جوری جسکی وجہ سے اسکی قوت نصف النہار پر پہنچ گئی ثابت کرتا ہے کہ جو شخص اپنے اوپر بادشاہ کی ذمہ داریاں لیتا ہے اسکو پہلے اپنا تاج محفوظ کر لینا چاہیئے یعنی اپنی حکومت کے بقا کی سبیل کر لینی چاہیئے۔

(۴۳۱) غالباً اسی زمانے میں شہریوں کی نوآبادیوں کے قیام کی تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ گراکس نے یہ محسوس کر کے کہ سینیٹ (سینات) کے ساتھ اب مصالحت کی کوئی امید نہیں اور کانسل فینیس کی سرد مہری کو دیکھکر جس کی تائید کی اسکو امید تھی اس نے چھوٹے درجے[1] کے سرمایہ داروں کو نوآبادیوں کے قیام سے اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کی۔ عوام کا جوش ٹھنڈا ہوتا جاتا تھا کیونکہ عدالتوں کی اصلاح میں انکو چنداں دلچسپی نہ تھی۔ گراکس نے پہلے[2] یہ تجویز پیش کی کہ کاپوا اور ٹارنٹم میں نوآبادیاں قائم کیجائیں۔ اول الذکر مقام ایک زرخیز ضلع میں واقع تھا جس کی اراضیات زیادہ تر سلطنت روما کے قبضے میں تھیں اور کسانوں کو لگان پر دیدی گئی تھیں۔ کمپانیا کے محاصل سے سلطنت کے خزانے کو بہت تقویت تھی اور قوانین زرعی کے بانیوں نے اس قابل قدر ذریعۂ آمدنی پر دست درازی کی جسارت نہ کی تھی۔ ضلع ٹارنٹم میں بھی سرکاری اراضیات تھیں اور اس شہر کی اہمیت بہ حیثیت تجارتی بندرگاہ کے ابتک باقی تھی۔ نوآبادیوں کے لیئے ان دونوں مقامات سے بہتر شاید ہی کوئی مقام ملسکتا مگر ظاہر ہے کہ مشکلات بھی تھیں کاپوا شہر نہ تھا بلکہ مکانوں کا ایک مجموعہ۔ اہالیان کمپانیا کی حیثیت[3] نیم شہریوں کی

---

[1] فریرو جلد اول صفحہ ۶۵ کا یہ خیال ہے کہ یہ تجارتی منڈیاں نہیں بلکہ مفلسوں کے لیئے پناہ گاہیں تھیں۔

[2] مارکوارٹ "اسٹاٹس فیروالٹنگ" (انتظام حکومت) جلد ۱ صفحہ ۱۰۔

[3] ان لوگوں کو حقوق شہریت غالباً جنگ اطالیہ سے قبل ملے ہونگے کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ حقوق کاپوا کے زوال کے بعد ملے ہوں

باب ۳۵

تھی جنھوں نے غداری سے ہنی بال کا ساتھ دیا اور عرصۂ دراز تک ذلت و خواری میں رہنے کے بعد اہل روما کی ان پر نظر عنایت ہوئی تھی مگر انکی اراضیات جو ضبط کر لیگئی تھیں اب تک روما کے قبضے میں تھیں۔ کاشتکار بھی نیم شہری اہالیان کمپانیا ہی ہونگے جن کو کامل حقوق شہریت ملجانے کی آرزو تھی۔ اگر اہل روما کی کوئی جماعت کاپوا میں بس جاتی تو بسر اوقات کے لیئے انکو اراضیات ضرور دیجاتیں اور ظاہر ہے کہ جب تک موجودہ قابضین بیدخل نہ کیئے جاتے نوآبادوں کو اراضیات نہیں مل سکتی تھیں۔ اس سے ضرور شورش پیدا ہوگی اسلیئے قرین قیاس نہیں ہوسکتا کہ گراکس اس قسم کی حماقت کرکے اپنی پریشانیوں میں اضافہ کرتا اور سینیٹ (سینات) بھی اراضی مذکورہ کے محاصل کے نقصان کو پسند نہ کر سکتی تھی۔ کاپوا میں نوآبادی کے قیام کا پتہ نہیں چلتا اور غالباً وجوہ مذکورہ کے لحاظ سے اس تجویز کو نظر انداز کر دیا گیا۔ برعکس اسکے ٹارنٹم میں آبادکار بھیجے گئے اور اسکا نام "نیپٹ چونیا" رکھا گیا مگر اس کے ساتھ ہی قدیم یونانی دستور برقرار رکھا گیا۔ ممکن ہے کہ گراکس کے زوال کے بعد مجلس سینیٹ (سینات) نے ایسا کیا ہو مگر یہ شہر یونانی ہی رہا گو برائے نام روما کی نوآبادیوں میں اسکا شمار تھا۔

گراکس اور ڈروسس

(۷۳۲) گراکس کی سرگرمی کی کوئی انتہا نہ تھی علانیہ مخالفت بے سود تھی مگر اراکین سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ قوانین کا نفاذ اور انکو عمل میں لانا دو مختلف چیزیں تھیں۔ اسلیئے انھوں نے قصد کیا کہ اس سیلاب کے آگے سر تسلیم خم کریں اور جب تک سیاسی مطلع نہ بدلے اپنے موقع کے منتظر رہیں۔ ٹری بیونوں میں سے ایک م' لیوئیس ڈروسس ایک مشہور امیر تھا کیونکہ گراکس کو جملہ خدمات کے لیئے اپنے ساختہ و پرداختہ اشخاص کو نامزد کرنے میں کامیابی نہ ہوئی تھی سینیٹ (سینات) نے اس معزز شخص کو آگے بڑھایا کہ ایسی دلفریب اصلاحی تجاویز پیش کرے جس سے گراکس کی ہر دلعزیزی جاتی رہے۔ اراکین سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ مجلس عامہ اس نقلی محب وطن کے دام فریب میں آجائیگی۔ اور اس ترکیب سے وہ اصلی محب وطن یعنی گراکس سے گلو خلاصی حاصل کر لینگے پھر اگر گراکس کا قلع قمع ہو جاوے تو مجلس عامہ جس کا وہ روح رواں تھا پھر کس مپرسی کی حالت میں پڑ جائیگی اور اگر وہ مقابلہ کرے تو اس کا کام تمام کر دیا جاوے۔ ڈروسس

باب ۳

کے پیش کردہ قوانین گراکس کے قوانین کے مماثل تھے گراکس نے دو نوں آبادیوں کے قیام کی تجویز پیش کی تھی ڈروسس نے بارہ نوآبادیوں کے قیام کی اور اس نے قیود کو بھی کم کر دیا تاکہ معزز آبادکاروں کو موقع ملسکے۔ گراکس کی تجویز تھی کہ قانون زرعی کی رو سے جن لوگوں کو اراضیات دیجائیں انسے نزول لیا جاوے ڈروسس نے اس شرط کو اڑا دیا۔ گراکس کا خیال تھا کہ لاطینیوں کو حقوق شہریت روما عطا کیئے جائیں اور دیگر حلفاء کے ساتھ بھی کچھ رعایت کیجاوے یعنی غالباً لاطینیوں کے حقوق عطا کیئے جائیں۔ ڈروسس نے چالاکی سے یہ تجویز پیش کی کہ لاطینی سپاہیوں کو سزائے تازیانہ سے بری کر دیا جاوے[۱] یعنی بعض صورتوں میں انکو بھی حق مرافعہ عطا کیا جاوے جو شہری سپاہیوں کو قانون پورکین کی رو سے حاصل تھا۔ اس رعایت سے لاطینیوں کی ایک حقیقی شکایت درفع ہو لی تھی مگر حق شہریت سے جو رعایات انکو حاصل ہوئیں انسے وہ محروم رہے مثلاً روما میں شہریوں کو منفت غلہ ملتا تھا اور بیرونجات میں اراضیات دیجاتی تھیں مگر ان حقوق میں خودغرض اہل روما دوسروں کو شریک نہ کرنا چاہتے تھے۔ عوام کو یہ دھوکا ہوا کہ ڈروسس بمقابلہ گراکس کے انپر کسی قسم کا بار نہیں ڈالتا اور زیادہ مراعات کرتا ہے۔ اس نے اپنی تجاویز کو مجلس سینیٹ (سینات) کی طرف منسوب کیا اور اس طور پر عوام کو امرا کی جانب سے جو بدگمانی تھی اسکو کم کیا۔ عوام جو تنگ نظر اور بے وفا تھے اس امر کو محسوس نہ کرسکتے تھے کہ سینیٹ (سینات) کا یکایک انکے حال زار پر متوجہ ہونا ایک دھوکا تھا۔ ڈروسس کے قوانین پر دقت واحد میں عمل نہیں ہوا کیونکہ انسے غایت صرف یہی تھی کہ گراکس کی ہر دلعزیزی میں رخنہ اندازی کی جاوے اور یہ مقصد حاصل ہوگیا کیونکہ حقیقی محب وطن ہونے کی وجہ سے وہ ان تجاویز کے نفاذ کو بہ حیثیت ٹربیون روک نہیں سکتا تھا جس کا اسے حق حاصل تھا کیونکہ ایسا کرنے سے نقلی محب وطن کا نفع تھا۔ اس طرح گراکس کا اثر رفتہ رفتہ

---

[۱] پلوٹارک "حیات گائس گراکس" ۹ کی صرف یہی تشریح ہوسکتی ہے۔ اسکا اصل مقصد یہ ہوگا کہ ایسا قانون پیش کیا جاوے کہ اسے عوام روما (نہ کہ لاطینی) بہ نسبت گراکس کی تحریکات کے زیادہ پسند کریں۔

باب ۳
قرطاجنہ کی نوآبادی

زائل ہونے لگا گو اسکا اقتدار باقی تھا؛

(۲۳۳) واقعات زیر تذکرہ کے حالات وضاحت کے ساتھ معلوم نہیں اسلیئے یہ کہنا دشوار ہے کہ قرطاجنہ کی نوآبادی کے قیام کا قانون ڈروسس کی دخل وہانی کے قبل نافذ ہوا یا بعد۔ اگر فرض کیا جائے کہ اس کے بعد ہوا ہے تو ۱۲۲ ق م کے اوائل میں نافذ ہوا ہوگا۔ گراکس کے ہم عہدہ روبریس[۱] نے اسکے اہتمام کا ذمہ لیا۔ اطالیہ کے باہر کسی نوآبادی کا قائم کیا جانا ایک جدت تھی مگر تاہم یہ قانون نافذ ہوگیا۔ صوبۂ افریقہ میں حال ہی میں ٹڈی[۲] دل آیا تھا اور اسکے بعد کسی وبائی مرض سے ہزاروں آدمی مر گئے تھے۔ نوآبادی کی تجویز کا امور مذکورہ بالا سے کوئی تعلق تھا یا نہیں مشکوک ہے۔ غالباً اس خطے کی زرخیزی کی شہرت تھی اسی وجہ سے نوآبادی کے قیام کا خیال آیا ہوگا اور گو سیپیو نے اس مقام پر لعنت بھیجی تھی مگر گراکس نے اسکا کچھ خیال نہیں کیا۔ اب ہم ایک قانون کا ذکر کرینگے جو سال مذکور میں نافذ ہوا۔ یہ قانون لیکس اکیلیا[۳] ہے جس کا سسرو نے بھی ذکر کیا ہے۔ اس قانون کو اکیلیس نے پیش کیا تھا جو گراکس کا ہم عہدہ اور پیرو تھا۔ اس کا مقصد تھا کہ گراکس کی بنائی ہوئی جوریوں کے لحاظ سے عدالت ریپی ٹنڈی (استحصال بالجبر) کی تنظیم از سر نو کیجائے اور طرز کارروائی میں کچھ تغیرات عمل میں لائے جائیں۔ بظاہر غالباً یہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ اس عدالت کی طرز کارروائی کو آسان اور عاجلانہ کر دیا جائے کیونکہ ۱۴۹ء کے قانون کالپرنیا کی رو سے جو انتظامات کیئے گئے تھے وہ اب متروک ہو چکے تھے۔ اسکے علاوہ جو دعوے ثابت ہو جاتا اسکی دگنی رقم دلائی جاتی۔ قانون روبریا[۴] کا بھی حوالہ قانون مذکور میں موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قانون اسکے بعد نافذ ہوا ہے۔ اراکین سینیٹ (سینات) جوریوں سے بالکل علٰحدہ کر دیئے گئے۔ یہ قانون کانسے[۵] کی تختی پر لکھا گیا تھا

---

[۱] دیکھو قانون زرعی سطر ۵۹ (ورڈس ور تھہ ۱۹۸، ۴۵۶) پلوٹارک گائیس گراکس ۱۰

[۲] لیوی ۶۰ آروسیس پنجم ۲

[۳] قانون اکیلیا سطر ۲۲

[۴] برنس اور ورڈسس ور تھہ (مجموعہ)

باب ۳

جس کا ایک حصہ ابتک موجود ہے اور پندرھویں صدی کے علماء نے اسکے گم شدہ ٹکڑوں کی نقلیں کرلی تھیں وہ اب تک موجود ہیں ؎

صوبہ داریاں

(۷۴۴) قانون ٹریبی ٹنڈے کے سلسلے میں گراکس نے ایک دوسرے معاملے میں بھی یعنی صوبہ داریوں کی تقسیم میں ہاتھ ڈالا۔ اس اقتدار کے رکھنے سے حکام خصوصاً کانسل بالکل سینیٹ (سینات) کے قابو میں رہتے تھے۔ اگر امراء کا حکمران طبقہ کسی وجہ سے کسی کانسل سے ناراض ہوجاتا تو وہ یہ تدبیر کرتے کہ کوئی عہدہ کانسلوں کے سپرد نہ ہوتا کہ وہ شخص اسکا دعوے کرسکے۔ قانون سمپرونیاڈی پراونسس کانسولاریس کی روسے انتخاب تو سینیٹ کے ہاتھوں میں رہا مگر یہ ترمیم کردیگئی کہ ایک سال قبل کانسلوں کے انتخاب سے کچھ پہلے ہوا کرے اس طرح بجائے اسکے کہ سینیٹ (سینات) صوبجات منتخب شدہ کانسل کے حوالے کرے مجلس عامہ کو یہ اختیار دیا گیا کہ کانسلوں کا انتخاب ان صوبجات کے لیئے کرے جو نامزد کردیئے گئے تھے۔ اس طور پر سینیٹ (سینات) کو ترجیح حاصل تھی وہ جاتی رہی اور کانسلوں پر جو اسکا اثر تھا بہت کم ہوگیا۔ یہ تجویز غالباً مصلحت اور اعتدال پر مبنی تھی۔ مگر سینیٹ (سینات) کو ایک مفید مطلب اختیار اب بھی باقی تھا جسکے استعمال میں لانے کی کسی دوسری مجلس میں صلاحیت نہ تھی یعنی کسی پرو کانسل کو اسکے صوبے میں چھوڑ دیا جائے جب کہ بلحاظ مصالح ملکی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کو ختم کرے۔ اس کی تدبیر آسان تھی یعنی اس صوبہ کو سال آئندہ کے لیئے کسی کانسل کے لیئے نامزد نہ کیا جاتا اور موجودہ صوبہ دار تا تقرر ثانی بحال رہتا۔ دوران جنگ میں صوبہ دار کا بحال رہنا خصوصاً بہت ضروری تھا ممکن ہے کہ سینیٹ (سینات) اس اقتدار کو فراست کے ساتھ استعمال نہ کرے مگر کوئی دوسرا چارہ کار نہ تھا۔ مجالس عامہ ایسے اہم امور کا تصفیہ نہ کرسکتی تھیں اور گراکس کا مقصد یہ نہ تھا کہ سلطنت روما کو ایسی جمہوری تدابیر سے نقصان پہنچائے۔ اس کا مقصد یہ ضرور تھا کہ مجالس میں عمومیت کا رنگ

---

۱ سیلسٹ جگرتھا ۲۷-۳، ۶۲-۱۰۰، ۳، ۷، سسرو ڈی ڈوم ۲۴ پرو بالبو ۶۱ وغیرہ سسرو کی تقریر بابت کانسلی صوبجات ۲، ۷، اسسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹریبیون کو یہ حق نہ تھا کہ وہ سینیٹ کے نامزدگی کو منسوخ کرسکیں ؎

باب ۳

غالب کر دے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجلس سنتوریہ میں رائے دینے کے سلسلے کے تبدیل کیئے جانے کے متعلق اس نے ایک تجویز پیش کی تھی یعنی یہ کہ پانچوں طبقے (کلاسیز) ایک دوسرے کے ساتھ شامل کر دیئے جائیں اور ہر موقعے پر رائے دینے کے سلسلے کا تعین قرعہ اندازی سے کیا جائے اور اس طور پر دولت مند طبقہ اول کو جو ترجیح حاصل تھی وہ زائل ہو جائے۔ قرعہ اندازی سے پہلے رائے دینے کا حق امرا یا غربا یا نوجوانوں یا بڈھوں کسی کو ملجائے۔ اس تجویز کی ضرورت اس وجہ سے لاحق ہوئی کہ شہریوں کا رجحان یہ تھا کہ پہلی سنتوری کی رائے کی پیروی کریں۔ غالباً گراکس کا مقصد یہ تھا کہ قانسلوں کے انتخاب میں اس تدبیر سے جمہوری امیدواروں کو نفع ہو۔ معلوم نہیں کہ یہ قانون نافذ ہوا یا نہیں۔ اس قانون کا حوالہ صرف ایک کتاب میں ہے جو کسی گمنام مصنف نے دور شہنشاہی میں مورخ سیلسٹ کے نام سے شائع کی تھی۔ مگر ممکن ہے کہ اس شخص نے متقدمین میں سے کسی سے یہ روایت نقل کی ہو جو سنتوری اور کلاس (طبقہ) کے معنے سمجھتا تھا۔ اس نے اس روایت کو ایجاد ہرگز نہ کیا ہوگا۔[۱]

لاطینی

(۷۳۵) غالباً اس وقت گراکس اور ڈروسس کی باہمی رقابت زور پر ہوگی۔ آخر الذکر کو یہ نفع تھا کہ عہدہ ٹریبیون کے اقتدار کے استعمال سے وہ اپنے مخالف کی تجاویز کا سد راہ ہو سکتا تھا۔ فقرہ ماسبق میں جس قانون کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اسکے نفاذ کو بھی ڈروسس نے روک دیا ہو۔ برخلاف اسکے اگر گراکس اسکے کسی تجویز کو اُسی اقتدار سے رد کرتا تو ڈروسس کو اس سے دست کش ہونے میں تامل نہوتا کیونکہ اسے کسی تجویز سے خاص دلچسپی نہ تھی اور پھر روکنے کا الزام اسکے مخالف کے سر رہتا۔ مگر گراکس کے حق میں جو اس معاملے میں نہایت سرگرم تھا اس کے ہم عہدہ کی مخالفت سم قاتل کا حکم رکھتی تھی۔ اسکے تجاویز مابعد میں سے اہم ترین تجویز لاطینیوں کو حقوق شہریت دینے کے متعلق تھی جسکے تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں۔ مورخین ایپین[۲] و پلوٹارک کے الجھے ہوئے بیانات سے عموماً قیاس کیا جاتا ہے

---

[۱] ایپین یکم ۲۳ پلوٹارک گائیس گراکس ۸، ۹

باب ۳

کہ اسکا مقصد تھا کہ غیر لاطینی حلفاء کی حیثیت ایسی کر دی جائے جو اس وقت لاطینیوں کی تھی
لاطینیوں کے لیئے دو صورتیں پیش کی گئی تھیں یعنی یا تو وہ شہریان روما کے پورے
حقوق لینے پر رضامند ہوں یا حق پُرووُوکاٹیو لے لیں جس سے انکے جان و مال
کی حفاظت یقینی تھی اور جو شہریان روما کو قوانین پورکین و سیمپرونین سے
حاصل تھی۔ صورت ثانی کے قبول کرنے سے ہر قوم کی اندرونی آزادی برقرار رہتی
اور اس سے ظاہر ہے کہ یہ رعایت اقوام کے ساتھ کی جانے والی تھی نہ کہ افراد کے ساتھ۔
گویا فلاکس کے قانون کی پیروی کی جا رہی تھی جس کا نفاذ نہ ہو سکا تھا۔ یہ صورت قانون
اکیلیا[۵۱] میں بھی موجود ہے مگر صرف ان اشخاص کے لیئے بطور انعام جو کسی ملزم کو عدالت
استحصال بالجبر (ریپی ٹنڈے) میں سزا دلانے میں کامیاب ہوں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
یہ خاص صورت صرف لاطینیوں کے لیئے پیش کی گئی تھی اور برخلاف اسکے حق شہریت
بصورت انعام حاصل کرنے کا موقع ہر شخص کو تھا۔ روما کی مجالس عامہ میں رائے دینے کا
حق اول تو کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تھا اور پھر اسکی قیمت بھی بہت زیادہ تھی۔
قوانین موجودہ کے لحاظ سے لاطینیوں کو ایک قابل مضحکہ حق حاصل تھا[۵۲] یعنی انکو ایک
قبیلے میں رائے دینے کی اجازت تھی جس کا انتخاب قرعہ اندازی سے ہوتا تھا
مگر انکی آراء سے نتیجے پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا مگر بسا اوقات یہ ہوتا کہ انکے شور و غوغا
اور شورش کے نتیجے سے کچھ نہ کچھ اثر پڑتا اور لوگ اس سے نفع اٹھایا کرتے تھے
اور اس حق کے دیئے جانے کی غایت یہی رہی ہوگی کہ انکو خاموش کر دیا جائے
یا انکو دفع کر دیا جائے۔ قیاس غالب تھا کہ جس روز گراکس کے قانون حق شہریت پر
رائے لیجائیگی لاطینی جوق جوق شہر میں آئینگے اور اس لیئے شورش کے انسداد کی
تدابیر کی ضرورت تھی مگر سوء اتفاق سے جو روز اظہار آراء کے لیئے مقرر تھا
اس روز گراکس روما میں موجود نہ تھا۔

مشکلات

(۲۳۶) گراکس بھی ان تین کمشنروں میں تھا جن کا تقرر قرطاجنہ میں نوآبادی کے

---

[۵۱] قانون اکیلیا ۷۶-۸۰ اس باب کے آخر کا نوٹ بھی دیکھو۔
[۵۲] ممکن ہے کہ اس سے یہ مقصود ہوگا کہ بیرونجات کے لوگ ایک جگہ رہیں اور شور و غل نہ کریں۔

باب ۳

قیام کے لئیے ہوا تھا۔ وہ مجبور تھا کہ ایسے امُور کا انتظام اپنے سر لے جس سے دوسرے لوگ گریز کرتے تھے ورنہ قوانین کا عمدگی کے ساتھ نفاذ ناممکن ہو جاتا۔ یہ کام نہایت تکلیف دہ تھا تاہم وہ مستوجب تعریف نہ ہوا۔ ڈروسس نے باوجود اسکے کہ یہ تجویز اُسی کی تھی کسی کام کو اپنے ذمے لینے سے انکار کر دیا[1] تاکہ لوگ خیال کرنے لگیں کہ گراکس جملہ اقتدارات کو اپنے ہاتھوں میں لیلینا چاہتا ہے اور اسطرح وہ نشانۂ ملامت بنجائے۔ گراکس عہدہ ٹری بیون کے فرائض کو خیر باد کہکر قرطاجنہ روانہ ہوا اور شب و روز سفر اور اراضی کی پیمائش میں مصروف رہکر نو آبادی کی بناڈالدی اور اُسکی اراضی کو تقسیم کر کے حد بندی کر دی اور پھر صرف ۷۰ روز باہر رہنے کے بعد روما واپس آیا جہاں آکر اُسے معلوم ہوا کہ اُسکی عدم موجودگی سے اُسکے دشمنوں نے نفع اُٹھایا ہے۔ حلفاء کے متعلق شورش جاری تھی اور فلاکس جو بقول پلوٹارک روما میں رہگیا تھا اُسکے متعلق شبہ تھا کہ وہ حلفاء سے دربردہ سازو باز رکھتا ہے اور حصول حقوق کے لیئے اُنکو بغاوت پر آمادہ کر رہا ہے کانسل فینیس بھی مخالفین میں شامل ہوگیا تھا اور اوپی میس (تباہ کنندہ شہر فری لیگی) سال آیندہ کانسل منتخب ہونے کی فکر میں تھا۔ عوام روما مسائل مختلف فیہ سے گھبرا اُٹھے تھے اُنکو ارزاں غلہ ملنے لگا تھا اور نو آبادیاں بھی بہت سی قائم ہوگئی تھیں جہاں وہ جاکر آباد ہوسکتے تھے۔ اسلیئے اُن میں سے اکثر اب مزید اصلاحات کے خواہش مند نہ تھے۔ قرطاجنہ کے اطراف میں غیر مزروعہ اراضیات بہت تھیں اسلیے گراکس نے ۶۰۰۰ قطعات قابل تقسیم بنا دیئے تھے جو قانون رُوبریا کی تعداد سے زیادہ تھے۔ مگر اس سمندر پار نو آبادی کی طرف عوام کو بہت کم توجہ ہوئی اور افواہیں بھی مشہور ہونے لگیں کہ جب کمشنر اس نو آبادی کی بناڈال رہے تھے عجیب واقعات پیش آئے تھے جن سے بد شگونی کا احتمال تھا۔ یہ مخالفین کی کارستانی تھی اور اوہام پرست عوام اُنکے دام تزویر میں آگئے۔ اسلیئے ۶۰۰۰ کی تعداد کو پورا کرنیکے لئے گراکس اور دوسرے کمشنروں نے اطالیہ کے ہر حصے سے نو آباد کاروں کو بلوایا

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقرر خلاف قانون ہوتا۔ اسکے لئے فقرہ ۶۵۲ دیکھنا چاہیئے۔

باب ۳

جس کا غالباً مطلب یہ ہے کہ حلفاء کو شہریوں کی نو آبادی میں شرکت کی اجازت دی گئی جس میں آباد ہونے سے حقوق شہریت روما بھی ملجاتے۔ مگر اس تجویز کی مخالفت بڑھتی جاتی تھی اس مخالفت کے وجوہ صاف نہیں کیونکہ بظاہر تو اطالیہ سے حلفاء کے بہت سے شوریدہ سر افراد خارج ہوجاتے۔ البتہ یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ساہوکاروں نے جنکا روپیہ افریقہ کے مزارع میں لگا ہوا تھا اس صوبے میں ایک جدید اور قوی عنصر کے داخل ہونے کی پوری مخالفت کی ہو۔ اسکے علاوہ امراء سینیٹ (سیناٹ) بھی گراکس کی حامی جماعت کے افریقہ میں قائم ہوجانے کے مخالف رہے ہونگے۔ خاندان سیپیو کا عزیز ہونے کی وجہ سے نومیڈیا کے شاہی خاندان سے اسکے تعلقات تھے اور نو آبادی کے قیام سے اسکے تعلقات اور بھی قوی ہوجاتے۔ اسلیئے قانون رو بریا کے منسوخ کرنے اور نو آبادی کا خاتمہ کرنے کے لیئے بدشگونیوں کے قصے تراشے جانے لگے۔

مسئلہ حق رائے دہی

(۷۳۷) ۱۲۲ قم کے وسط میں تین اہم مسائل اہل روما کے پیش نظر تھے۔ اولاً ٹری بیونوں کا انتخاب تھا۔ گراکس تیسری مرتبہ انتخاب کا کوشاں تھا کیونکہ اس عہدے پر منتخب ہونے ہی پر اسکی تجاویز کے بار آور ہونے اور اسکی جان کی حفاظت کا دار و مدار تھا۔ ثانیاً مسئلہ حقوق رائے دہی تھا کیونکہ شہریان روما کے حقوق اور مراعات میں روز بروز اضافہ ہونے سے یہ مسئلہ نہایت اہم ہوگیا اور لاطینی غالباً محسوس کرنے لگے ہونگے کہ عوام شہر کے ساتھ ہر بات میں رعایت ہورہی ہے۔ ثالثاً نو آبادیوں کے قیام کا مسئلہ تھا۔ مگر کمیشن زرعی کا کوئی ذکر نظر نہیں آتا جس سے ہم مجبوراً قیاس کرسکتے ہیں کہ نو آبادیاں زیادہ پسند کیجاتی تھیں کیونکہ غریب شہریونکی امداد کا یہ آسان طریقہ تھا اور وہ خود بھی پسند کرتے تھے کہ ایک قصبے میں آباد ہوں بجائے اسکے کہ تنہا کسی دور افتادہ مقام میں زراعت کریں۔ مگر اس میں ایک قباحت بھی تھی کہ اطالیہ میں نو آبادیوں کے لیئے مناسب مقامات نہ تھے اور وسیع پیمانہ پر نو آبادیوں کے قیام سے حلفاء کی بےچینی اور بھی بڑھجاتی۔ مسائل مذکورکا تصفیہ کس سلسلے کے ساتھ ہوا اسکا علم نہیں مگر سلسلۂ ذیل جو ہم نے اختیار کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے۔

باب ۳۵
لاطینیوں کی شکایات

(۸۳۷) افریقہ سے واپس آتے ہی گراکس مختلف قوانین کو مجلس عامہ میں پیش کرنے میں مصروف ہو گیا جس میں سے اہم ترین لاطینیوں کو حقوق شہریت دینے کا مسئلہ تھا۔ اسکا مکان کوہ پلاٹین پر تھا جہاں امراء کی سکونت تھی مگر اب اُس نے فورم کے قریب ایک گلی میں سکونت اختیار کی تھی جہاں غربا رہتے تھے۔ اگر قانون آئندہ چلکر نافذ ہونے کو ہوتا تو وہ پھر عوام میں ہر دلعزیز اور روما کا مالک بن جاتا مگر عوام کو شکر گزاری کا احساس معدوم ہو چلا تھا اور ڈروسس کی دعوکا دینے والی اصلاحات نے اس متلوّن طبقے کو اُس سے برگشتہ کر دیا تھا۔ جدید قانون حق رائے دہی سے انھیں کوئی نفع نہ تھا۔ انصاف اور سیاست کا مادہ اُن میں اتنا نہ تھا کہ وہ انکی رقابت پر غالب آتا اور اپنے حقوق میں لاطینیوں کو شریک کرنے پر آمادہ کرتا۔ چونکہ قانون غلہ نافذ ہو چکا تھا اسلئے اُنکو اسکے بانی کی امداد کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ گراکس سخت دقتوں میں پھنس گیا مگر استقلال کے ساتھ اپنے مجوزہ قانون کے نفاذ کے لیئے کوشش کرتا رہا۔ اُس نے متعدد تقریریں بھی کیں اور غالباً انھیں تقریروں کے دوران میں اُس نے تین[1] قصے بیان کیئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امراء روما حلفاء پر کس درجہ ظلم کرتے تھے۔ شہریت روما کے حق کے حصول کا ایک سبب یہی تھا کہ وہ اُن مظالم سے بچ جائیں۔ نہ صرف کانسل اور پریٹر بلکہ نوجوان امراء جو کسی خدمت پر فائز نہ تھے بہ اختیار خود حلفاء کی بستیوں کے حکام کو تازیانے لگا دیتے تھے اگر وہ اُنکی یا انکی بیویوں کے احکام کی تعمیل نہ کریں۔ ایک نوجوان امیر پالکی میں سفر کر رہا تھا جو اُس زمانے میں ایک عجوبہ تھی۔ وینوسیہ کی لاطینی نوآبادی کے ایک معمولی آدمی نے بدقسمتی سے اس نوجوان پر کچھ پھبتی کہی جس کی پاداش میں اسکی اس قدر زد و کوب کیگئی کہ وہ مر گیا۔ مقام کالیس (لاطینی نوآبادی) کے حکام نے وہاں کے باشندوں کو اطلاع کر دی تھی کہ جب کوئی رومن حاکم وہاں آئے اُسکے دوران قیام میں کوئی شخص حمام میں نہ جائے۔ حمام ہی کے متعلق ٹیانم کے حاکم اعلےٰ کو سزائے تازیانہ دیگئی تھی اسی کے خوف سے کالیس کے حکام نے یہ حکم دیا تھا۔

[1] گیلیس (جلد دہم ۳) نے ان قصوں کو نقل کیا ہے جو ہولڈن نے پلوٹارک کے دیباچے میں درج کیا ہے دگراکی ورڈس ورتھ

باب ۳

فیرن ٹیم میں بھی جو ایک قدیم ہرنیکی بستی تھی اسی قسم کا ایک ناگوار واقعہ ہوا تھا۔ اسلئے محل تعجب نہیں کہ ان مظالم سے بچنے کے لیئے حلفاء صورت حالات کو متغیر کرنے کی فکر میں ہوں۔ مگر ان تقریروں کا اثر صرف اُن لوگوں پر ہو سکتا تھا جن کے دل میں رحم ہو اور جنکو خلق خدا سے ہمدردی ہو مگر اہل روما پر جنکے تمدن کی بنا غلامی پر تھی اور جنکو شمشیر برداروں (گلاڈیٹیر) کی خونریز لڑائیوں میں لطف آتا تھا اس قسم کی باتوں کا کب اثر ہو سکتا تھا۔ فریق ثانی کی طرف سے کانسل فینیس نے عوام کو یقین[1] دلایا کہ اگر اُنھوں نے لاطینیوں کو حق رائے دیدیا تو پھر کھیلوں اور تماشوں میں اُنکے لیئے گنجائش نہ رہیگی۔ اسکا کوئی جواب نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس کا اُنکی ذات کے ساتھ تعلق تھا۔ دوسرے مقرروں نے بھی قانون کی مخالفت میں تقریریں کیں جن میں ایمیلیس اسکارس[2] بھی تھا جو سینیٹ (سنیات) کے طرفداروں میں رسوخ حاصل کر رہا تھا۔ سارڈینیا میں اُسنے اورس تیس کی ماتحتی میں کام کیا تھا اور ممکن ہے کہ وہیں اس سے گراکس سے ملاقات ہوئی ہو دونوں کی طبعیتیں مختلف واقع ہوئی تھیں اسلیئے اُن میں موانست ہونے کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ اراکین سینیٹ (سینات) اس کارروائی کو بغور دیکھ رہے تھے۔ ڈروسس قانون زیر بحث کے نفاذ کے روکنے کو تیار تھا مگر اُنھوں نے اس امر کو بہتر خیال کیا کہ خود مجلس عامہ اسکو نامنظور کر دے۔ رائے دینے کے وقت روما میں لاطینیوں کے ایک مجمع کثیر کے آنے کا احتمال تھا اور گراکس کو امید تھی کہ بھیڑ بھاڑ اور ریلے میں کسی نہ کسی طرح قانون منظور کر لیا جائیگا۔ اُسکے منصوبوں کو خاک میں ملانے کے لیئے سینیٹ (سنیات کے اغوا سے فینیس نے حکم دیدیا کہ پورے شہریان روما کے علاوہ جملہ دیگر اشخاص روما کے پانچ میل کے اندر شمار آراء کے زمانے میں نہ آئیں۔ گراکس نے غضب میں آکر اعلان کر دیا کہ وہ اُن حلفاء کا محافظ ہوگا جو کانسل کے

---

[1] سسرو پروٹس ۹۹ ۔

[2] یہ خاندان طبقۂ پیٹریسین سے تھا مگر عرصے سے گمنامی میں پڑ گیا تھا اور پھر اُسی شخص کے ذریعے سے اُبھرا

باب ۳

حکم کی خلاف ورزی میں روما میں آئینگے۔ مگر عوام کے جوش سے جو اُس کو تائید تھی اب باقی نہ رہی تھی اسلیئے مجبوراً جب ایک ایسا واقعہ ہوا تو اُسے سکوت اختیار کرنا پڑا۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک عرصے تک سینیٹ کے زیر حکم رہنے، آکٹیویس کی معزولی اور ٹائبیریس کے قتل سے خدمت ٹری بیونی میں اب وہ زور نہیں رہا تھا کہ ایسا زبردست صدمہ برداشت کرسکے یعنی کانسل اور سینیٹ کا مقابلہ کرسکے۔ اسلیئے ان دونوں کو فتح ہوئی گراکس کا اثر بہت گھٹ گیا اور اُس کا قانون منظور نہ ہوا؛

گراکس کی ناکامیابی

(۷۳۹) دوران کارروائی میں دیہاتی رائے دہندگان کا نام کہیں نہیں آتا۔ اُن میں سے بعض تو جدید مزارع کی کاشت میں مصروف تھے اور چونکہ اُن کی آرزوئیں پوری ہوچکی تھیں اسلیئے اُن کو دوسروں کے حقوق کا بہت کم خیال رہگیا ہوگا۔ اور درحقیقت اُن حقوق کی توسیع میں اُنکو دلچسپی بھی بہت کم ہوسکتی تھی اسلیئے گراکس جسکی آرزوئں کے پورے ہونے کا انحصار اُسکے انتخاب سہ بارہ پر تھا شہر کے عوام میں ہردلعزیزی حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ شمشیر برداروں کا دنگل ہونے والا تھا جس میں تماشہ دیکھنے والوں کے لیئے لکڑی کے چبوترے بنادیئے جاتے تھے اور خصوصاً حکام اپنے اور اپنے دوستوں کے لیئے ضرور اس قسم کا انتظام کرلیا کرتے تھے۔ اُنکی خودغرضی سے عوام کے لیئے بہت کم جگہ رہجایا کرتی تھی جو اُنھیں بہت ناگوار تھا۔ بیٹھنے کی جگہ کے لیئے نقد رقم بھی لیجایا کرتی تھی گراکس نے حکم دیا کہ یہ چبوترے ہٹادیئے جائیں مگر کسی نے اُسکے حکم پر توجہ نہ کی اسلیئے اُس نے چند مزدور جمع کرکے تماشے سے ایک شب قبل سب چبوترے ہٹادیئے عموم روما کی چونکہ اُس نے حمایت کی تھی اسلیئے اُنھوں نے اُسکے اس فعل کی بہت تعریف کی مگر دوسرے ٹری بیون جن سے اُس نے مشورہ نہیں کیا تھا اور جو غالباً خود اُن چبوتروں پر بیٹھنے والے تھے اُس سے متنفر ہوگئے۔ انتخاب جو اُسکے بعد ہوا اُس میں شمار آرا میں واقعی کوئی بے ایمانی ہوئی یا نہیں یہ ایک مختلف فیہ امر ہے لیکن بہرصورت جو ٹری بیون اسکا انتظام کررہے تھے اسکے خلاف تھے اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ منتخب نہ ہوسکا۔ جدید ٹری بیونوں میں سے کم از کم ایک اُسکی تجاویز کا مخالف تھا

باب ۳ گراکس کی تجاویز کا انجام۔

اور اُس کا دشمن اوپی میس بھی اس واقعے کے بعد ہی کانسل منتخب ہو گیا۔

(۱۰۳) گراکس کے اب برے دن آ گئے تھے۔ انتخاب میں ناکامیاب ہونے کے بعد کے چھ ماہ کی پریشانی کے زمانے میں ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی کارنمایاں کرتا کیونکہ جن اثرات سے اُسکو عروج حاصل ہوا تھا اب باقی نہ رہے تھے اور نہ مورخین نے کسی اہم خدمت کا ذکر کیا ہے جو اُس نے اس زمانے میں انجام دی ہو۔ اگر اُس نے کوئی کام کیا تو وہ بہ حیثیت کمشنر اراضی کیا ہو یا جونونیا (قرطاجنہ) کی نوآبادی کے لئے نوآبادکاروں کو تلاش کرتا رہا ہو۔ اُسکے دشمن اُس نوآبادی کا خاتمہ کرنے پر تلے ہوئے تھے اور اُنکے ارادے اُس سے مخفی نہ رہے ہونگے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ڈروسس کے قانون کے بموجب اِسکلاکیئم واقع جنوبی اطالیہ میں ایک نوآبادی کے قیام کی تدبیریں جاری ہوں۔ اس نوآبادی کا نام مینرویا رکھا گیا تھا اور غالباً یہی ایک نوآبادی تھی جسکا قانون مذکور کے بموجب قیام عمل میں آیا۔ ۱۰۔ دسمبر کو ۱۲۱ قم کے ٹری بیونوں نے اپنی خدمت کا جائزہ لیا اور گراکس صرف ایک کمشنر رہ گیا جسکے متعلق چند قوانین کا نفاذ تھا۔ اُن قوانین میں سے ایک پر علانیہ حملے ہو رہے تھے اور اُس پر غضب یہ ہوا کہ عاملانہ اختیارات دشمنوں کے ہاتھ میں آ گئے تھے۔ یکم جنوری کو اوپی میس خدمت کانسلی پر فائز ہوا۔ قانون نوآبادی قرطاجنہ کی تنسیخ کی تجویز پر رائے لینے کے لئے ایک تاریخ مقرر کی گئی۔ اس تجویز کا محرک مینوکیس ایک جدید ٹری بیون تھا۔ واقعات مابعد کو مورخوں نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ مختلف بیانات ہم تک پہنچے ہیں اور گو اُن میں بعض اُمور کی نسبت اختلاف ہے مگر اُنکے بیانات زیادہ متناقض نہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ گراکس کا منشا تھا کہ نقص امن نہ ہونے پائے کیونکہ اُسے خوب معلوم تھا کہ امرائے سینیٹ (سینات) اُس کو تباہ کرنے کے لئے صرف موقعے کے منتظر ہیں۔ اس سے ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ وہ فی الوقت سکوت اختیار کرنے اور عدالتی کارروائی میں جو اُس کے خلاف یقیناً ہونے والی تھی اپنی بے جرمی کا ثبوت پیش کرنے پر تیار تھا کیونکہ اُسے امید تھی کہ

سلہ ملاحظہ کلارٹ: "انتظام مملکت" (اسٹانٹس فیروالٹنگ) صفحہ ۱۰۷۔

باب ۳

آخر کار اُسکو اپنے صبر کا ثمرہ ملیگا۔ مگر اُسکے دوست خصوصاً فلاکس جنکے اس گاڑھے وقت میں اُسکا ساتھ دینے سے اُسکے اعلے خصائل کا ثبوت ملتا ہے علانیہ مقابلہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ آخر کار یہ طے ہوا کہ مجلس عامہ میں ہتیار چھپا کر لیجائیں۔ صبح ہوتے ہی دونوں جماعتوں نے کیپی ٹول کے آس پاس کے بلند مقامات پر جہاں جسکو موقعہ ملا قبضہ کر لیا۔ عام لوگ بھی جمع ہو رہے تھے اتنے میں کانسل کے ایک ملازم نے گراکس سے گستاخانہ کلام کیا جس پر اُسکے دوستوں نے غصے میں آکر اسکو مار ڈالا۔ اس مجرمانہ غلطی سے گراکس سخت ناراض ہوا۔ اوپی میس (کانسل) کو تو خوشی ہوئی کہ گراکس کی جماعت نے اُسکو اپنی حماقت سے اُنکو سختی سے پیش آنے کا موقعہ دیا۔ اُس روز تو مجلس عامہ برخاست ہوگئی۔ دوسرے روز فورم میں ایوان سینیٹ کے قریب اس ملازم کی لاش بڑے دھوم دھام سے لائی گئی اور اراکین سینیٹ (سینات) بھی اپنے مباحثے کو بند کر کے لاش دیکھنے آئے اور قتل پر اظہار نفرین کیا۔ میتوکیس منبر (روسٹرم) پر تقریر کرنے کے لیئے چڑھ گیا مگر گراکس نے جو اس قتل پر اپنے رنج کا اظہار اور اُسکے وجوہ بیان کرنا چاہتا تھا اُسکو بولنے سے روک دیا۔ مخالفین نے یہ دیکھکر نعرہ لگایا کہ "وہ مجمع کو ٹری بیون سے برگشتہ کر رہا ہے" یہ فقرہ کام کر گیا کیونکہ ٹری بیون کو اُسکی خدمات کی انجام دہی سے روکنا اس خدمت کے قیام کے زمانے سے سخت جرم تھا اور اس طرح گراکس کے دشمنوں نے ثابت کرنا چاہا کہ اُس نے اپنے افعال سے اپنے کو قوانین کی حفاظت سے خارج کر دیا ہے۔ مجلس سینیٹ پھر زیر صدارت اوپی میس قطعی فیصلہ کرنے کے لیئے جمع ہوئی اور کانسل کو حکم[۱] دیا گیا کہ ایسے انتظامات کرے جس سے جمہوریہ جملہ خطرات سے محفوظ رہے[۲]۔ یہ ایک مشہور طریقہ تھا جسکی رو سے حالت جنگ کا اعلان کر کے حکام کے عاملانہ اختیارات میں اضافہ کیا جاتا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ ایک قدیم طریقہ ہو جس کی رو سے بیرونی یا اندرونی دشمنوں کے انسداد کا فوری انتظام بغیر کسی

---

[۱] اوپی میس وکتور ۲/۷۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُسکی تحریک ایمی لیس سکارس نے کی ہوگی۔
[۲] لیوی جلد سوم ۹/۴ ششم ۱۹-۳۔

باب ۳

ڈکٹیٹر (قائم مطلق) کے تقرر کے کیا جاتا ہو اس صورت میں ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ خدمت ڈکٹیٹر کے متروک ہو جانے کی وجہ سے سینیٹ (سینات) اس اقتدار کو خاص اور اہم موقعوں پر استعمال کرتی ہوگی۔ سینیٹ (سینات) کے تفوق کے طویل زمانہ میں ابتک اس انتہائی اقتدار کا جسے سیناتس کانسلٹم اَلٹیمم (مجلس سینات آخری تجویز) کہتے ہیں کبھی اتفاق نہ ہوا تھا۔ اس نازک موقعے پر یا تو ایک قدیم اقتدار کو تازہ کیا گیا یا ایک جدید نظیر قایم کی گئی یہ دونوں امر ممکن ہے کہ عملاً ایک ہی ہوں کیونکہ بعد میں سینیٹ (سینات) قوانین کو معطل کر دینے کے اقتدار پر اس بنا پر اعتراض کیا گیا کہ ابتداءً حکم میں ایک دفعہ ہوتا تھا کہ مجلس عامہ کی راے بھی لیلیجاسے جواب متروک ہو گیا تھا۔ اس طور پر دفعہ مذکور کو حذف کر کے ایک قدیم اقتدار کے احیاء سے ایک جدید نظیر پیدا ہو گئی تھی۔ علاوہ ازیں کوئی خاص قانون نہیں تھا جسکی رو سے سینیٹ (سینات) کو یہ طرز عمل اختیار کرنے کا حق ہوتا۔ مگر واضح رہے کہ جمعیت عامہ میں فوری کارروائی کرنے کی صلاحیت نہ تھی۔ سینیٹ (سینات) ہمیشہ سے حاکم اعلےٰ کی مشیر تھی اور روما میں ہمیشہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ حاکم (مجسٹریٹ) اپنے حقیقی مشیروں کی صلاح سے جو کچھ کرے بجا ہے۔ واقعات مابعد سے ظاہر ہوگا کہ سینیٹ (سینات) اپنے دعوے پر جمی رہی اور سیلسٹ[۳] اور قیصر کی تصانیف میں بھی جو سینیٹ (سینات) کے مخالف ہیں اس اقتدار کو خلاف دستور نہیں قرار دیا گیا ہے گو اسکے وجود کے متعلق کچھ بھی خیال ہو کو

قتل عام

(۱۳۷) اوپی میس کو اب حکم دیدیا گیا کہ گرائکس کے شرکاء کے ساتھ جو عامہ قوم کے دشمن قرار دئے گئے تھے بجبر سلام لیا جائے اور بغیر خونریزی کے اس معاملہ کا تصفیہ مشکل ہو گیا۔ اس پر آشوب زمانے میں بھی گرائکس کو امید تھی کہ مصالحت ہو جائیگی مگر فلاکس لڑنے پر تلا ہوا تھا۔ شب مابعد میں ان دونوں سرگروہوں کے مکان پر

---

[۱] موم سین اسٹاٹس ریخت ("قانون عام") جلد سوم ۱۲۴۰-۱۲۴۷ -

[۲] اِسیکونیس کارنیلیا صفحہ ۵، ڈاؤن کیس ۳۶، ۳۹ - ۲۲ -

[۳] سیلسٹ کیٹی لین ۲۹ سینر رخانہ جنگی یکم ۵ -

باب ۳

مسلح آدمیوں کا مجمع تھا فلاکس چند بدمعاشوں کے ساتھ شراب خواری اور فضول گوئی میں مصروف تھا اور گراکس کے وفادار دوست باری باری اسکے مکان کی حفاظت کر رہے تھے۔ صبح کو حکم آیا کہ دونوں سینیٹ (سینات) میں حاضر ہوں اور اپنی صفائی پیش کریں فلاکس نے جواباً اونٹین کی ٹیکری پر مع اپنے بدمعاشوں کے قبضہ کر لیا۔ گراکس بھی ناامید ہو کر وہاں پہنچا کیونکہ وہ اپنے دوستوں کو تنہا نہ چھوڑ سکتا تھا۔ اسکے بعد فلاکس کے ایک بیٹے کے ذریعے سے سینیٹ (سینات) سے سلسلۂ گفت و شنید شروع ہوا۔ اوپی میس نے درمیانی اشخاص سے گفتگو کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اصل مجرمین کو چاہیئے کہ جوابدہی کے لیئے حاضر ہوں اور اگر لڑکا شرائط کے قبول کرنیکی اطلاع دینے کے لیئے آئے تو خیر ورنہ اگر وہ کوئی دوسرا پیغام لے کے آیا تو اسکی خیر نہیں۔ باوجود اس تنبیہ کے لڑکے کو پھر دوسرا پیام دیکر روانہ کیا گیا۔ کانسل نے اسکو گرفتار کر کے قید کر دیا اور بغاوت کو فرو کرنے کا انتظام کرنے لگا۔ اسکی فوج میں کچھ معمولی سپاہی بھی تھے مگر زیادہ تر دولت مند شہری مع اپنے غلاموں کے تھے اور کریٹ کے تیراندازوں کی ایک جماعت بھی تھی جنکی نشانہ بازی نے گراکس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا۔ ان کو شکست ہوئی اور بہت سے مارے گئے فلاکس ایک جگہ چھپ گیا تھا وہاں سے نکال کر قتل کر دیا گیا۔ گراکس خودکشی پہ آمادہ ہو گیا تھا مگر وفادار دوستوں نے اسکو فرار ہونے پر مجبور کیا اور اسکو پل عبور کرنے کا موقع دینے کے لیئے تعاقب کرنے والوں سے بھڑ گئے اور جان دیدی مگر یہ بھی بے سود ثابت ہوا کیونکہ وہ صرف قریب کے ایک متبرک مقام کے احاطے میں پہنچ سکا وہاں اس نے اپنے ایک وفادار غلام کو حکم دیا کہ اسکا کام تمام کر دے غلام اسکا حکم بجا لایا اور اسکے بعد اپنا بھی کام تمام کر دیا۔ دونوں سرگروہوں کے سروں کے لیئے ان کے وزن کے برابر سونے کے انعام کا اعلان ہوا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گراکس کے سر کا وزن بڑھانے کے لیئے اوپی میس کے دوستوں نے چالاکی سے اس میں سیسا بھر دیا تھا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ فلاکس کا سر لانے والے غریب آدمی تھے اسلیئے انھیں کچھ نہیں ملا۔

لہ بلوٹارک کائیس گراکس ۱۴-۱۶

باب ۲۳

گراکس کی جماعت کے اکثر اشخاص گرفتار ہوکر قتل کردیئے گئے ان میں فلاکس کا نوعمر اور
حسین لڑکا بھی تھا جسکی جوانا مرگی پر اکثر لوگوں کو افسوس ہوا مگر یہ ایسا وقت تھا
جب کہ رحم کی آواز خاموش رہتی ہے۔ مقتولین کی لاشیں ندی میں پھینکدی گئیں۔
لڑائی میں ۲۵۰ آدمی مارے گئے اسکے بعد تین ہزار آدمی اوپی میس کے حکم سے
واجب القتل[۱] قرار دیئے گئے مگر ان میں سے سب کا قتل کیا جانا مشکوک ہے۔ عورتوں کو
مقتولین پر آہ وزاری کرنے سے منع کردیا گیا گراکس اور فلاکس کی جائدادیں ضبط کرلی گئیں
اور شہر کو باہمی خونریزی سے پاک کرنے کے لیئے مذہبی رسمیں ادا کیگئیں۔ اپنی فتح کی
یادگار میں سینیٹ (سینات) نے حکم دیا کہ "اتفاق" کا مندر بنایا جائے یا اسکی مرمت
کیجائے۔ یہ گویا واقعات مذکورۂ بالا کی یادگار تھی مگر اس بیجا حرکت سے بقول پلوٹارک
عوام سخت غضبناک ہوگئے۔ وہ عرصے تک اپنے مقتول سرگروہوں کا ماتم کرتے رہے اور
جن مقامات پر دونوں بھائی (تائبیریس وگائیس گراکس) مارے گئے تھے انکی نگاہوں میں
مقدس ہوگئے۔ مگر انکی قتل گاہوں کی زیارت اور انکی قبروں پر چڑھاوا چڑھانا بے سود تھا۔
برادران گراکس ناپیدا ہوچکے تھے اور انکی سیاسی زندگی کے نتائج کچھ ہی ہوں مگر اس
سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ عوام روما کی امداد و حمایت پر تکیہ کرنا حماقت ہے۔

گراکس کی تحریک کے نتائج۔

(۲۴۷) گائیس گراکس کی موت کے بعد جمہوریۂ روما کی حالت پر نظر ڈالنے سے
ہمیں انکی کوششوں کے پرآلام نتائج معلوم ہوتے ہیں گو انکی نیت ضرور درست تھی۔ گزشتہ
دس بارہ سالوں کے واقعات سے سلطنت کی حالت ہر صورت سے خراب ہوگئی تھی۔
عہدۂ ٹری بیونی جو ایک زمانے میں طبقۂ پلیب کا ایک زبردست ہتھیار تھا اور پھر
سینیٹ (سینات) کے قبضے میں آگیا تھا ایک عرصے تک مفید ثابت ہوا تھا۔ اسکے
قیام میں اہم اور مخصوص مقاصد ملحوظ تھے اور اسکا احترام بھی تھا۔ روما کا ٹری بیون
قدیم یونانی شہری ریاستوں کے "سرانبوہ" (ڈیماگوگ) سے مختلف تھا۔ ٹری بیون ایک
سرکاری عہدہ دار تھا جس کے اقتدارات مخصوص و محدود تھے علاوہ ازیں دس ٹری بیون
ہوتے تھے جن میں سے ہر ایک کو اختیار تھا کہ کارروائی کو روک دے۔ عوام کے

۱؎ ان سب کا قتل کیا جانا مشکوک ہے۔ دیکھو پلوٹارک گائیس گراکس ۱۸ مع حواشی ہولڈن۔

کسی سرگروہ کو اقتدار اسی وقت حاصل ہو سکتا تھا جب کہ وہ باقی نو ٹری بیونوں کو
بے دست و پا کر دے اور اپنے کو بار بار منتخب کرا سکے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ خدمت ٹری بیونی بالکل ختم کر دی جائے اور شخصی حکومت قائم ہو جائے۔ دس
ہم عہدہ اشخاص کے عمدگی سے کام کرنے کے لیئے بیحد اعتدال اور فراست کی ضرورت
تھی مگر قدیم اہل روما کے اعلیٰ خصائل کی وجہ سے خوبصورتی کے ساتھ ابتک کام چلتا رہا
مگر اب حالات بدلتے جاتے تھے۔ خدمت ٹری بیونی کی جڑیں ہل گئی تھیں اور ٹری بیونوں
میں وہ اعتدال پسندی باقی نہ رہی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ ٹری بیون مجلس عامہ کی تائید
حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور خود خوف زدہ اور بدنیت مجلس سینیٹ
(سینات) کے ہاتھوں میں تھے اور عارضی مقاصد کے حصول پر سلطنت کے
اصلی مقاصد کو قربان کر دیتے تھے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان عہدہ داروں میں آئے دن
کے جھگڑے ہونے لگے جس سے انکے عہدے کا عز و وقار خاک میں ملگیا۔ عہدہ ٹری بیونی
کی حالت زمانۂ مابعد میں یکساں نہ رہی مگر کبھی قابل اطمینان نہ تھی۔ آخر کار آگسٹس
نے اپنی فراست سے اسکا علاج تلاش کر لیا۔ اس نے اقتدارات تو خود لے لیئے اور
عہدہ دوسروں کے لیئے چھوڑ دیا کیونکہ اسکی حکمت عملی یہ تھی کہ مغز تو خود لے لے
اور چھلکا دوسروں کے لیئے چھوڑ دے۔ عہدۂ کانسلی کی بھی حالت متغیر ہو چکی تھی
جسکی وجہ یہ نہ تھی کہ سینیٹ (سینات) نے اسکو قیام امن اور جبر اعوام کے جذبات کو
فرو کرنے کا ذریعہ بنا لیا تھا بلکہ اس طریقے کی وجہ سے جو صوبجات کی تقسیم کے متعلق
اختیار کیا گیا تھا۔ سینیٹ (سینات) اب براہ راست خاص خاص اشخاص کو
صوبجات نہ دیسکتی تھی اسلیئے صوبجات بجائے کانسلوں کے پروکانسلوں کے
سپرد ہونے لگے اور دونوں کانسل شہر روما ہی میں اپنی میعاد کے ختم ہونے تک
رہتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جن لوگوں کو نام آوری اور حصول دولت کی ہوس تھی
بجائے کانسلی کے پروکانسلی کو اپنا مطمح نظر قرار دیتے اور اس طرح پر سرکاری ملازمت
کا انتہائی زینہ گویا ایک ایسا عہدہ ہو گیا جسکے اختیارات بادشاہوں کے سے تھے
اور جس میں بار بار توسیع بھی ممکن تھی۔ اس طور پر ایک موجودہ رجحان مستقل کر دیا گیا
اور اولوالعزم پروکانسلوں کا مع اپنے ہمنوا ٹری بیونوں کے جمہوریہ کا خاتمہ کرنے

باب ۲۵

میں بڑا حصہ ہے ؎

(۲۴۷) واقعات مذکورۂ بالا سے مجلس سینیٹ (سینات) کو بھی کوئی نفع نہیں ہوا جبر و تعدی کا راستہ اختیار کرنے سے اسے ایک طرح کی فتح حاصل ہوگئی تھی مگر واقعہ یہ ہے کہ اسکا اقتدار بھی رو بہ زوال ہو گیا تھا۔ اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ بعض اراکین سینیٹ (سینات) سے وہ علاقہ جات لیلئے گئے تھے جن پر ان کا غاصبانہ قبضہ تھا یا عدالتی اختیارات دوسروں کو منتقل کر دیئے گئے تھے یا نڈرٹری بیونوں نے ان کے اقتدار کو بالائے طاق رکھدیا تھا۔ بلکہ انکے اقتدار کے زوال کی اصل وجہ یہ تھی کہ انکی اخلاقی قوت زائل ہو چکی تھی جس کے یہ واقعات ایک طور پر ظاہری نشانیاں تھیں۔ جمہوریہ روما کا دستور ابتدا ہی سے متعدد قیود کی موجودگی کی وجہ سے بے ڈھنگا تھا اور ہر وقت انتظامی کام کے رک جانے کا اندیشہ رہتا مگر حکام اور محکومین کی بے نظیر اخلاقی خصائل کی وجہ سے ابتک کسی صورت سے کام چلا جاتا تھا۔ سلطنت روما میں جوں جوں وسعت ہوتی گئی یہ ناگزیر تھا کہ امور مملکت کے نظم و نسق میں مجلس سینیٹ (سینات) کا دخل بڑھتا جائے۔ اور درحقیقت جب تک کہ اس مجلس میں وہ اخلاقی خصائل موجود تھے جنکی وجہ سے سلطنت روما کو فروغ نصیب ہوا اسکا عز و وقار خانہ جنگی کا مانع رہا گو بوجہ اپنے افعال کے مجلس اس احترام کی روز بروز کم مستحق ہوتی جاتی تھی۔ گرا برادران گراکی نے سلطنت کو جو زبردست صدمہ پہونچایا تھا اس سے سینیٹ (سینات) اور عامۂ قوم دونوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ امرائے سینیٹ (سینات) کا اثر دستور پر مبنی نہیں ہے بلکہ انکے ذاتی اثر پر اور یہ اثر اگر ایک دفعہ زائل ہو جائے تو پھر اسکا قائم ہونا دشوار ہے۔ اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ تھی کہ اس مجلس کو کمزور کرنے کے بعد جواب اپنے سابقہ احترام کی مستحق نہ تھی جمہوریہ کو کسی نفع پہنچنے کی امید نہ تھی۔ کیونکہ کمزور شدہ سینیٹ کی جگہ لینے کی دستور کے کسی دوسرے جزو میں صلاحیت نہ تھی۔ "چند افراد" (امراء) کی حکومت کے بجائے "تعداد کثیر" (عامۂ قوم) کے حق حکمرانی کو قائم کرنا بے سود ثابت ہو چکا تھا اور پھر جب چند افراد نے اپنے روپیہ کے زور اور غلاموں اور اجیر سپاہیوں کی مدد سے "تعداد کثیر" کے سرگروہوں کو قتل کر دیا تو اس سے انکا اقتدار درحقیقت قائم نہیں ہوا بلکہ یہ آئندہ آنے والی نکبت و بربادی کا پیش خیمہ تھا کیونکہ جو لوگ تلوار ہاتھ میں لیتے ہیں وہ تلوار سے مارے جاتے ہیں ؎

باب ۳
مجلس سینات اور ایکوئی ٹیز

(۴۴۷) اگایس گراکس کے عدالتی قوانین کی وجہ سے ساہوکاروں کی جماعت جسکی قوت روز افزوں ترقی پر تھی ایک علیٰحدہ طبقے کی صورت میں باضابطہ قائم ہوگئی۔ اس طبقے (ایکوئی ٹس) سے فوجی خدمت بھی متعلق تھی مگر انکو صرف چند افسر بہم پہنچانے پڑتے تھے یا سپہ سالاروں کے ہمراہی کے سوار مگر اس طبقے کی اہمیت زیادہ تر امور مالیہ میں تھی۔ عدالت ہائے جوری کو اپنے قابو میں کرنے کے لئے اس طبقے اور اراکین سینیٹ (سینات) کے درمیان عرصے تک نزاع تھی۔ مگر اب مختلف طبقوں میں اب امتیاز صرف امارت اور غربت کا تھا اور زمانہ ما بعد کے سرگروہان عوام کی زیادتیوں کی وجہ سے یہ دونوں طبقے شیر وشکر ہو گئے۔ تعجب یہ ہے کہ گراکس ان دونوں کو جو فطرتاً ایک دوسرے کے معین ہوجانے چاہیئے تھے کس طرح ایک زمانے تک الگ رکھ سکا۔

عوام روما

(۴۴۵) عوام روما کو جنکی درجہ بدرجہ اضمحلال کا ہم ذکر کرچکے ہیں گراکی کے افعال سے بجائے فائدے کے نقصان ہوا۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ قوانین زرعی کا کوئی دیرپا نتیجہ برآمد نہوا۔ مگر گایس کے قانون غلہ کو بالائے طاق کردینا دشوار تھا۔ اور روما کے متلون مزاج اور ادنیٰ باشندے بوجہ اپنی تلون اور بے ایمانی کے اپنے حقوق سے مستفید ہونے کی صلاحیت نہ رکھتے تھے۔ حق حکمرانی انکو حاصل تھا جس سے دنیا کی کوئی قوت انکو بید خل نہ کرسکتی تھی۔ مخالف جماعتوں کے سرگروہ انکی خوشامدیں کرتے تھے اور انکا خود یہ کام تھا کہ اپنی عنایات کا مورد اس شخص کو کریں جو اسکی سب سے زیادہ قیمت دے۔ اس عہد انقلاب میں انکا صرف یہی مصرف رہگیا تھا کہ مختلف اشخاص کو ایسے اقتدارات عطا کریں جو خلاف اصول جمہوریت تھے۔ انھیں کی آرا سے بوالہوسوں اور غاصبوں کو اپنے منصوبے پورا کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ مگر یہ حالت عرصۂ دراز تک قائم نہ رہ سکتی تھی اسلیئے جب اگسٹس نے امن وامان قائم کیا روما کے عوام کا تعلق سیاسیات عملی سے بالکل منقطع ہوگیا۔ اس انجام کو پہنچنے کے قبل ہی کہ ملک اطالیہ میں زراعت کے زوال کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے آزاد کاشتکاروں کی جماعت بہ حیثیت رائے دہندگان کے بہت قلیل رہگئی تھی۔ دیہات سے چند رائے دہندگان سسیرو کے زمانے میں بھی آیا کرتے تھے مگر یہ غالباً قصبات کے صاحب جائداد باشندے ہونگے

باب ۳
حلفا اور باشندگان صوبجات۔

اگر رومن کسان جس کو رومن قوم کا پشت پناہ کہنا مناسب ہوگا صفحہ ہستی سے معدوم ہوچکا تھا (۴۶۷) جب ہم نے تسلیم کرلیا کہ قوم رومن کے مختلف اجزاء کو برادران گراکی کے افعال سے نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچا بلکہ گائیس کی کاروائیوں سے نقصان پہنچا تو پھر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اطالوی حلفاء اور باشندگان صوبجات کا کیا حشر ہوا ہوگا۔ اول الذکر کو امیدیں دلائی گئی تھیں جو بعد میں نہایت بیدردی سے نظر انداز کر دیگئیں فیتبیئس کا حکم اخراج (دیکھو ۴۳۸) گویا ایک تازیانہ تھا جس سے انھیں معلوم ہوگیا کہ سینیٹ (سینات) سے انکی توقعات کیا ہوسکتی ہیں گراکس کے زوال سے انہیں معلوم ہوگیا کہ مجلس عامہ سے بھی انھیں کسی فلاح کی امید نہیں ہوسکتی۔ باوجود اسکے کہ انھیں خوب معلوم تھا کہ ایام جنگ میں سلطنت روما کا دار و مدار انھیں پر ہے۔ تعجب ہے کہ وہ فوری بغاوت پر کیوں نہ آمادہ ہوگئے۔ اس کا درحقیقت سبب یہ تھا کہ انکا کوئی نظام قومی نہ تھا جو سب کو ایک شیرازے میں جکڑ دیتا اور اسی وجہ سے باوجود سخت ناراضی کے تیس سال کے بعد انکو بغاوت کرنے کی جرات ہوئی۔ صوبۂ ایشیا کو رومن ساہوکاروں کے دست غضب میں دیدینے اور اسی خود غرض طبقے سے اختیارات عدالتی متعلق کر دینے سے باشندگان صوبجات کی حالت اور بھی خراب ہوگئی۔ انکی موجودہ مشکلات کچھ کم نہ تھیں مگر ابتک جو مظالم ہوتے تھے مسلسل نہ تھے۔ گائیس گراکس کے قوانین کی رو سے ایک آسان اور کارگر طرز عمل پیدا ہوگیا جسکے ذریعے سے جبریہ استحصال اور بدانتظامی گویا قاعدہ اور دوامی ہوگئی کیونکہ جن جماعتوں کو اس نظام کے قیام میں نفع تھا وہ اصلاح کے بھی مانع ہوسکتے تھے۔ نظام صوبجات اس زمانے سے سلطنت روما کا مکروہ ترین جزو رہے اور کسی اصلاح کی امید نہ ہوسکتی تھی جب تک ان واقعات کا حقیقی نتیجہ برآمد نہ ہوتا یعنی شہنشاہت خود ایک شہنشاہ پیدا نہ کرلیتی۔ محل افسوس ہے کہ ایک سرگرم محب قوم جو حلفاء کے ساتھ انصاف کیئے جانے کا حامی اور اہل صوبجات کی بہبودی کا خاص خیال رکھتا تھا خود اپنے افعال سے ان دونوں جماعتوں کو نقصان پہنچائے اور انکی حالت کو بدتر کردے۔ زمانے نے اسکے ساتھ مساعدت نہ کی اور ناممکن الحصول مقاصد تک پہنچ جانے کی عجلت میں شہریان روما کو خوش کرنے کے لیئے اس نے

باب ۳۱

مفتوحین کے مفاد کو قربان کر دیا۔ سلطنت روما کے موجودہ حالات کے لحاظ سے کوئی مصلح، قوم کو کوئی دیر پا نفع اس وقت تک نہ پہنچا سکتا تھا جب تک کہ وہ نظام حکومت پر عرصہ دراز تک قابو نہ رکھے اور ابھی تک اس کا زمانہ نہیں آیا تھا۔ بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس قسم کے متضاد واقعات بہت سے ہیں مگر اس واقعے سے زیادہ پر اندوہ کوئی نہیں ہے (۷ھ۷) میں بیان کر چکا ہوں کہ جن اصلاحات کو برادران گراکی نے عمل میں لانے کی کوشش کی تھی انکا وجود میں آنا دشوار تھا۔ انکی کارروائیوں پر نظر غائر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس غرض کے حصول کے لیئے انکے ذرائع ناکافی تھے اور مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اپنی قوت اور ذرائع کا اندازہ کرنے میں انھوں نے غلطی کی مگر اس غلطی کی جو نیک نیتی پر مبنی تھی انھوں نے اپنی جانوں کو قربان کر کے تلافی کی۔ اب ہم صرف چند الفاظ میں اس زمانے کے عام حالات بیان کرینگے جنکو معاصرین محسوس نہ کر سکتے تھے۔ معاشی اصلاحات جن سے اس زمانے میں زراعت کے احیاء سے مراد تھی بغیر غلامی کے انسداد کے ناممکن تھیں کیونکہ اہل روما ایسے اہم تغیر کو قبول کرنے کے لیئے تیار نہ تھے۔ سیاسی اصلاح کا جزو اعظم یہ تھا کہ ایک زبردست مرکزی حکومت قائم کیجائے جو تمام حصص سلطنت کے مفاد کو ایک نظر سے دیکھ سکے، سب کو اپنے قابو میں رکھے اور سلطنت کے ایک جزو کو دوسرے کے مظالم سے بچائے مگر یہ بغیر تلوار کے زور کے نہ ہو سکتا تھا۔ جماعتوں کی لڑائیوں سے یہ کام نہیں نکل سکتا تھا جن میں امراء مع اپنے متوسلین اور غلاموں کے عوام سے بھڑ جایا کرتے تھے اور نہ یہ مقصد مجالس عامہ کی آراء سے حاصل ہو سکتا تھا۔ صرف ایک قوت باقی تھی جو تلوار سے مفید کام لیسکتی تھی اور وہ فوج تھی مگر اسکے لیئے ایک سرغنہ کی ضرورت تھی۔ گو قرطاجنہ کی شکست کے بعد سے جب سے کہ سلطنت روما ایک شہنشاہت ہوگئی تھی انکا ضبط اور فوجی جوش روز بروز گھٹتا جاتا تھا مگر سلطنت میں فوج ہی ایک چیز تھی جسکی حالت سب سے بہتر تھی۔ علاوہ ازیں چونکہ واقعات مذکورۂ بالا کے ناگزیر نتیجے کی وجہ سے شہنشاہ کا وجود میں آنا لازمی تھا اور شہنشاہ فوج ہی سے پیدا ہو سکتا تھا اسلیئے زمانہ بھی گویا فوج کا ساتھ دے رہا تھا۔

باب ۳۸

(۸۴۷) اگر امور مذکورۂ بالا برادران گرا کی کے سامنے پیش کیئے جاتے تو وہ بھی غالباً گھبرا اٹھتا۔ مگر ان دونوں کو کچھ نہ کچھ ضرور علم رہا ہوگا کہ جس کام کو وہ کرنا چاہتے تھے اسکے لیئے نظام جمہوری مناسب نہیں۔ روما کی حالت جو اس زمانے میں تھی اس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر اسکو شہری سلطنت فرض کیا جائے تو اسکا کسی یونانی نمونے سے مقابلہ مفید نہ ہوگا۔ اسکا دستور مختلف العناصر اجزا سے مرتب تھا جسکی بنا سمجھوتوں پر تھی، فرضی اور متضاد امور بھی اس میں تھے اور کام چلانے کے لیئے مختلف ترکیبیں اختیار کی گئی تھیں اور اس میں وہ قطعیت اور تکمیل نہ تھی جو حسن پرست یونانی پسند کرسکتے۔ اسکو عدیدیہ بھی نہیں کہسکتے کیونکہ ہر شہری جو حقوق شہریت رکھتا تھا حقوق سیاسی بھی حاصل کرچکا تھا اور نیم شہریوں کا طبقہ معدوم ہوچکا تھا۔ حقیقی عمومیہ بھی اسکو نہیں کہسکتے کیونکہ طبقات کے رائے دینے اور افراد کے رائے دینے میں بہت فرق ہے اور اسکے علاوہ شہریوں کی تعداد کثیر کو جو تمام اطالیہ میں منتشر تھی کبھی رائے دینے کا موقع نہ ملتا تھا۔ گر بمقابلہ انتھینز کے بہترین زمانے کے روما میں عوم کی حکمرانی میں فی الجملہ کسی قسم کی روک نہ تھی کیونکہ مجلس عامہ جس تجویز کو قبول کرلیتی اسکا نفاذ بصورت قانون ہوجاتا۔ اگر ہم اسکو ایک ایسی شہری سلطنت خیال کریں جو ایک شہنشاہت پر حکمراں تھی تو سکی حالت وہ نہ تھی جو انتھینز کی بہ حیثیت یونانی رعایا کے آقا کے تھی یا اسپارٹا کی بہ حیثیت یونانی حلفاء کے صدر کے اسکے صوبجات مفتوحہ کی رعایا باجگذار تھی اور غیر قوم کی تھی اس سے اسکے اطالوی حلفاء کا تعلق جو برائے نام غیر قوم کے تھے اُس تعلق سے بالکل مختلف تھا جو مشارکت پیلوپونیشیا کا اسپارٹا سے تھا کیونکہ سلطنت روما کا نہ صرف اسکے حلفاء پر بمقابلہ اسپارٹا کے قبل اسکے اسپارٹا یونان میں تفوق حاصل کرے اثر زیادہ تھا بلکہ اسکے علاوہ کے کوئی خارجی تعلقات بھی ۱۵۰ سال یا اس سے زیادہ تک نہ تھے۔ نقرہ (۸۴۲) میں ایک نقشہ ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ رومنوں اور انکے حلفاء کے مقبوضات ایک دوسرے سے ملحق تھے۔ حکمران یونانی شہری سلطنتوں میں شہری شہر میں یا اسکے قرب وجوار میں رہتے تھے برخلاف اسکے شہریان روما دور دراز بستیوں میں اس شہر سے دور رہتے تھے جسکے حقوق شہریت انکو حاصل تھے۔ اور اگر روما کے

باثیہ ۳۸

حالات یونان کے ابتدائی زمانہ کی حکمران شہری سلطنتوں سے مختلف تھے تو اسی طرح زمانہ مابعد کے یونانی مشارکتوں سے اسکی شہنشاہی بھی کوئی مناسبت نہ رکھتی تھی۔ کیونکہ ہم درجہ ریاستوں کا مجموعہ نہ تھی بلکہ منتشر محکوم جماعتوں کا مجموعہ تھی اور جملہ قوت کا مرکز روما تھا۔ اسی مرکزیت کی وجہ سے سلطنت روما کو خاص نفع یہ تھا کہ اطالیہ میں اپنے رقیبوں سے جن کا نظام منضبط نہ تھا بہ آسانی نبٹ سکتی تھی۔ مگر بحیرۂ روم میں اب اسکا کوئی رقیب باقی نہ رہا تھا اور جس نظام کی بدولت اس نے دور مجادلہ میں کامیابی حاصل کی تھی ایام امن کے لیئے نامناسب ثابت ہوا۔ اس کے ذریعہ سے بامن اصلاح کی امید نہ ہو سکتی تھی اسلیئے اسکو روز بروز زوال ہوتا گیا۔ بیرونی اقوام روما کی قوت سے خوف کھا کر خاموش ہو گئی تھیں اور سوائے اسکے کہ وہ اسکے سیاسی امراض کے روز بروز بڑھنے کو دیکھیں اور کچھ نہ کر سکتی تھیں ؎

(۹ ۴ ۷) برادران گراکی کی کوششوں کے پرآلام نتائج سے صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے ان قوتوں کا اندازہ کرنے میں غلطی کی جو روما کے سیاسیات میں موجود تھیں۔ اس غلطی کی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ انکی سرگرمیوں پر یونانی خیالات کا اثر بہت تھا۔ پولی بیس سا صاحب نظر روما کے دستور کے بیان کرنے میں صرف اس کی بندش کا لحاظ رکھتا ہے وہ اسکے اصل اصول کو یعنی عمارت کے بیان کرنے میں اسکے توازن کا خیال نہیں کرتا۔ یونانی لفظ "دیموس" کو "پوپلس" کے ہم معنی خیال کرنے سے ان دونوں میں جو اہم فرق ہے نظر انداز ہو جاتا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا اگر ہم کہیں کہ برادران گراکی یہ خیال کر کے میدان سیاسی میں آئے تھے کہ روما کی مجلس قبائل بھی قدیم ایتھنز کی اکلیسیا[۱] کی طرح شہر میں رہنے والے شہریوں کی ایک جماعت ہے۔ یہ بھی شبہہ ہو سکتا ہے کہ گایس نے پیریکلیز کی نظیر اپنے پیش نظر رکھی تھی جس نے عمومیت کی صدارت بہ حیثیت شہری اول کی تھی مگر پریکلیز کا حامی اصلی ایتھنز تھا مگر جس روما نے گایس گراکس کو پہلے با اقتدار کیا اور پھر اسکا

---

[۱] ایتھنزی اکلیزیا کے اختیارات پر جو روکاوٹیں تھیں انکے لیئے گلبرٹ کی کتاب "بیاض قدیمیات یونان" ترجمہ انگریزی صفحہ ۲۸۶ تا صفحہ ۳۱۰ دیکھنا چاہیئے سم

باب ۳

ساتھ چھوڑ دیا اصلی اور حقیقی روما نہ تھا۔

اس باب کو لکھنے کے بعد انگلش ہسٹاریکل ریویو ۱۹۰۸ء میں میں نے مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو فاؤلر کے دو نہایت دلچسپ مضمون دیکھے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ک فینس (کانسل ۱۲۲ ق م) جسے ایک تاریخ کا مصنف کہا جاتا ہے غالباً گالیس گراکس کے افعال کے حالات اسی سے نقل کیئے گئے ہیں۔ مگر اس خیال پر کہاں تک عملاً کام لیا جاسکتا ہے مجھے شبہ ہے۔ مسٹر فاؤلر عقلمندی سے کو نے مان اور میر کے سے خیالات کی پابندی نہیں کرتے۔ مصنفین مابعد کی تحریرات سے معاصرین کی تحریروں کا پتہ لگانے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں دلچسپ ضرور ہیں مگر چونکہ یقینی نہیں ہیں اسلیئے انکوانسے ہم مزید نتائج کا استنباط نہیں کرسکتے۔ دیکھو ۷، ۲ و ۴۰۲ ص۔ قانون غلہ کی غایت اور نتایج کے متعلق مسٹر فاؤلر کی دلائل دلچسپ ضرور ہیں (صفحہ ۲۲۳ تا صفحہ ۲۲۷) مگر مجھے کامل یقین نہیں ہوتا اور اسی طرح انکے اس بیان سے جو کمیشن زرعی کے متعلق ہے (صفحہ ۴۲۳ تا صفحہ ۴۲۱) کیونکہ مجھے یقین نہیں ہے کہ حلفاء کے مقبوضات پر اس سے کوئی خطرہ تھا" اراضیات جو انکے قبضہ میں دیدی گئیں تھیں دوسری شئے ہیں میں یہ بھی نہیں تسلیم کرسکتا کہ اس نے دونوں تجویزوں پر رائے لی (صفحات ۴-۲۲۳) میرا خیال ہے کہ پلوٹارک نے محض ایک تجویز کو قانون فرض کرلیا ہے۔ برخلاف اسکے قانون جوری اور مجلس سینیٹ (سینات) میں ۶۰۰ یا ۳۰۰ ایکوائٹیز کے شامل کیئے جانے کے متعلق روایات کی تجدید کی جو کوشش کی گئی ہے قابل التفات ہے۔ اسی طرح انکا یہ خیال بھی کہ نام نہاد قانون ایکیلیا (صفحہ ۴۲۹) درحقیقت قانون جوری ہی تھا۔ میں اس خیال کو تسلیم کرسکتا ہوں اگر مجھے یقین ہوجائے کہ اس زمانے میں سوائے عدالت استحصال بالجبر (ریپی ٹنڈس) کے کوئی اور مستقل عدالت نہ تھی۔ میں نے اپنے اس باب میں کسی قسم کا تغیر نہیں کیا ہے۔ اس کے اہم ترین فقرے یعنی (۲۱، ۷) میں جو نتائج میں نے پیش کیئے ہیں قریب قریب وہی ہیں جو مسٹر فاؤلر کے ہیں اور واقعات کا جو سلسلہ میں نے قائم کیا ہے اس میں مسٹر فاؤلر سے صرف خفیف اختلاف ہے۔

باب سی ونہم

از انتقال گایس گراکس تا اختتام جنگ یگرتھا

سنہ ۱۲۱ تا ۱۰۵ ق م

(۱۰۵۰) گایس گراکس کے انتقال کے بعد جمہوریت پسندوں کی باقی ماندہ جماعت بے سری ہو گئی۔ جونونیا کی نوآبادی کے قانون کی تنسیخ بھی غالباً عمل میں آ چکی تھی اور قرطاجنہ کے منحوس مقام پر کوئی نوآبادی قائم نہ ہوئی مگر بقول وروڈس ورتھ قانون اگراریا (زرعی) سنہ ۱۱۱ ق م کی سطر ۴۳ کی عبارت سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جن آبادکاروں کو اراضیات عطا ہوئی تھیں وہ ان پر قابض رہے۔ گراکی کے کمیشن زرعی کے اراکین میں سے صرف کاربو باقی رہ گیا تھا۔ مگر کاربو کا بھی جوش فرو ہو رہا تھا اور اس نے آخر کار سینٹ (سینات) کے سرگروہوں سے صلح کر لی۔ کمیشن کا وجود باقی رہا مگر کاربو کے لیئے دو ہم عہدہ ایسے منتخب کر دیئے جو سینٹ (سینات) کے مقاصد کے مخالف نہ تھے اور اس طور پر اس کے وجود کا اصل مقصد فوت ہو گیا۔ امرا نے خاموشی اور استقلال کے ساتھ گراکی کی زرعی اصلاحات کو مٹا دینے کا تہیہ کر لیا اور اس کام کے لیئے ان کو ٹری بیون[1] بھی ایسے مل گئے جو ان کے موافق تجاویز کو مجلس عامہ میں منظور کرا دیتے تھے۔ سنہ ۱۲۱ یا سنہ ۱۲۰ میں قانون زرعی کی وہ دفعہ بھی منسوخ کرا دی گئی جس کی رو سے عطیات اراضی کا بیچ ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے پرانے نقائص کی تجدید ہو گئی۔ دولت مند لوگ اپنے غریب ہمسایوں کی اراضی خریدنے لگے اور اگر غربا اپنی اراضی کو فروخت کرنے پر رضامند نہ ہوتے تو دولت مند امیر اپنے غلاموں کے ذریعے سے ان کی مزاج پرسی کر سکتے تھے۔ اس کے کچھ بعد میں یعنی غالباً سنہ ۱۱۸ ق م میں ٹری بیون اِسپیوریس تھوریس نے ایک قانون منظور

---

[1] دیکھو اپیین ۱۔ ۲۷ مع اسٹراچان ڈیوڈسن کے حواشی کے

گرا دیا تھا۔ جس کی رو سے عطیات اراضی کا سلسلہ موقوف کر دیا گیا اور اس طور پر کمیشن زرعی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ قابضین موجودہ کو اراضی کا مالک تسلیم کر لیا گیا اور محصول نزول جو خزانۂ سلطنت کو واجب الادا تھا اس سے روما میں غلہ تقسیم ہونے لگا۔ گویا پر شہر کی خلقت کی شکم پری کا سامان یوں کر دیا گیا اور ان لوگوں کی امیدوں پر پانی ڈال دیا گیا جو زراعت کے لیئے اراضی کے خواہش مند تھے یعنی پھر وہی طرز عمل اختیار کیا گیا جس کا گراکی نے سدباب کرنا چاہا تھا اور پھر اس کے ساتھ اس میں گائیس کے قانون غلہ کے نقائص موجود تھے۔ بقول اپین اس سے شہر کے غربا کو کچھ خوشی ہوئی ہو گی مگر اطالیہ کو از سر نو آباد کرنا اس سے ناممکن ہو گیا۔ اب صرف ایک چیز باقی رہ گئی تھی یعنی محصول نزول کو اڑا کر اراضی مقبوضہ کو قابضین کی ذاتی جائداد کر دینا اور یہ بھی سنہ ۱۱۱ ق م کے ایک زرعی قانون کے ذریعے سے ہو گیا جس کی ایک اسی زمانے کی نقل کا بڑا حصہ ہم تک پہنچا ہے۔ گراکی کی تدابیر کے زرعی حصے کا استیصال بالکل انسداد ہو چکا تھا جس سے حالت اور بھی خراب ہو گئی کیونکہ خزانۂ سلطنت پر اہل روما کو سستا غلہ فراہم کرنے کا بار پڑ گیا اور گراکی نے جس محصول کے عائد کرنے کی تجویز کی تھی اور جس سے ان اخراجات کی پابجائی ہوتی ان کا خیال ترک کر دیا گیا۔ ان جملہ امور کا مجموعی نتیجہ یہ ہوا کہ صرف اہل دولت کو گزشتہ بیس سالوں کی خونریزی اور شورش سے کچھ نفع حاصل ہوا۔ بڑے بڑے علاقے بغیر کسی روک ٹوک بلکہ قانون کی اجازت سے (لاٹی فنڈیا) وجود میں آنے لگے اور آزاد کاشتکاروں کی جگہ غلاموں نے لے لی[1]۔

گراکی قوانین کے خلاف رد عمل کے حدود۔

(۷۵۱) سیمپرونی قانون غلہ کی منسوخی کی بھی کوشش کی گئی تھی۔ مگر رجعت پسندان کو گراکس کی تجویز میں خفیف سی ترمیم کرنے پر اکتفا کرنا پڑا جس کو ٹری بیون آکٹیویس نے مجلس عامہ میں منظور کرا دیا۔ اس ترمیم سے گائیس گراکس کا طرز عمل منعکس نہیں ہوا مگر اس کا منشا واضح نہیں ہے البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے کا بار اس سے کچھ کم ہو گیا۔ اس زمانہ رجعت میں اصل چیز دیکھنے کی یہ ہے کہ رجعت کا سلسلہ کس حد پر ختم ہوتا ہے۔

---

[1] دیکھو ابرو ٹس ۲۲۲ – دی نیکمو ۲–۷۲

سپاہیوں کی بہتری کے لیئے جو قوانین تھے یا غیر ملزم شہریوں کی حفاظت کے لیئے یا صوبہ ایشیا کے محاصل کی تحصیل کے لیئے یا عدالتی اختیارات کے طبقۂ نائٹ پر منتقل کرنے کے لیئے یا صوبہ جات کانسلی کی سپردگی کے لیئے ان کو ہاتھ تک نہ لگایا گیا کیونکہ ان امور کے متعلق گراکی نے جو تصفیہ کر دیا تھا اس میں دخل دینے سے سخت مخالفت پیدا ہو جاتی اور سینٹ (سینات) کے سرگروہ کسی قسم کی شورش پیدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کاربو کی جو گت بنی اس سے بھی ان کی بزدلی ثابت ہوتی ہے۔ ۱۱۹ قدم میں نوجوان مقرر لیکینیس کراسس[1] نے جمہوریت پسندوں کی جانب سے غالباً غداری (پرڈوایلیو) کے الزام پر اسکے خلاف مواخذہ کرایا۔ کاربو کسی اصول کا پابند نہ تھا، اپنے تمام شرکاء کے ساتھ اس نے بے وفائی کی تھی جسکی وجہ سے ہر شخص اس سے نفرت کرتا تھا اور ایسے آدمی کے لیئے کسی قسم کی زحمت گوارا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیئے امرار نے اس کو بچانے کی کوئی سخت کوشش نہ کی، بقول سسرو "اس نے نیک لوگوں کا دامن پکڑنا چاہا مگر وہ اس کے پشت پناہ نہ ہوئے[2]" آخر کار اس نے مایوس ہو کر خود کشی کر لی ہو (۷۵۲) ۱۲۰ق م میں ٹری بیون پپ ڈیسیس نے اوپلی میس کو غالباً حسب منشاء قانون سیمپرونیا عامہ قوم کے مواجہ میں شہریوں کو بغیر اثبات جرم قتل کرنے کی پاداش میں مستوجب سزا قرار دیا[3] قانوناً یہ جرم "غداری" تھا۔ سنتوریوں کو دراصل یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آیا یہ قانون اوپلی میس کے جرم سے متعلق ہے یا نہیں یعنی وہ غدار (پرڈوئیلیس) تھا یا نہیں۔ اس کے متعلق تو کوئی شک ہو نہیں سکتا مگر سوال یہ تھا کہ سینٹ (سینات) کا حکم اسکے لیئے کافی تھا یا نہیں یہ مسئلہ بذاتہ نہایت اہم تھا مگر اس پر لطیفہ یہ ہوا کہ جبکہ کاربو نے جو اس کے قبل گراکی کا طرفدار تھا سینٹ (سینات) کی اس فعل

---

[1] دیکھو سسرو کے "ڈی آرٹیور" پر ولکنس کا دیباچہ صفحہ (۸) ہاسین کی رائے ہے کہ یہ الزام غداری کا تھا مگر اس کو تسلیم کرتے ہی ہم کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ سسرو کے "بروٹس" (۱۰۳) میں لفظ "پوپولس" جمعیت عوام کے لیئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں مجھے شک ہے۔

[2] سسرو ڈی اینگے ۲-۵-۳۵ "ایکون" سے مراد سینات کی جماعت سے ہے۔

[3] لیوی خلاصہ ۶۱ سسرو ڈی اوراٹورے ۲-۱۰۶-۱۳۲-۱۶۵-۱۶۹-۱۷۰ اور ولکنس کا حاشیہ ۱۳۵ پر

کی اپنی زبان سے تائید کی۔ اس فدار نے جو سینٹ (سینات) کی جماعت کی حمایت سے کانسل ہوگیا تھا اوپلی میس کی تائید میں تقریر کی اور اسکو بری کرادیا۔ اس فیصلے سے سینٹ (سینات) کی قوت مستحکم ہوگئی کیونکہ یہ امر تسلیم کرلیا گیا تھا کہ نازک موقعوں پر یہ مجلس حالت جنگ کا اعلان کرسکتی تھی اور ان لوگوں کا بھی ہراس جاتا رہا جنھوں نے گراکی کے طرفداروں کی سرکوبی میں نمایاں شرکت کی تھی اور جن پر مقدمہ قائم ہونے کا اندیشہ تھا۔ اِیہنے کا خیال ہے کہ اوپلی میس پر جو مقدمہ قائم کیا گیا وہ امراء کی ایک چال تھی تاکہ ان کی قوت مستحکم ہوجائے اور ممکن ہے کہ یہ خیال صحیح ہو کیونکہ یہ چال روما کے امراء کی عام حکمت عملی کے مطابق ہے اور سنتوریہ کی مجلس کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ اس میں خفیہ ریشہ دوانیاں بخوبی ہوسکتی تھیں خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ عمومیت پسند ہمت ہار گئے تھے اور انکے سرگروہ مار ڈالے گئے تھے امراء سینٹ (سینات) کو کس درجے اپنی قوت کے استحکام کا تیقین ہوگیا تھا اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے پوپلی لیئس کو واپس بلالیا جو ۱۲۳ ق م میں جلاوطن ہوگیا تھا۔ ایک فرمانبردار ٹری بیون ل کیاپس ریس بیس ٹیا نے اس کی واپسی کو مجلس عامہ سے منظور کرالیا[1]۔ اس وقت تک تو زمانے کی ہوا بالکل شکست خوردہ عمومیت پسندوں کے خلاف تھی مگر ۱۱۹ ق م میں پھر ان میں زندگی کے آثار نظر آنے لگے۔ ٹری بیونوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو بالکل امراء کا دست نگر اور فرمانبردار نہ تھا۔ اور جس نے خاندان میٹی لی کے ایک فرد کی تائید سے یہ خدمت حاصل کرلی تھی۔ خاندان میٹی لی کا ستارۂ عروج اس وقت نصف النہار پر تھا اور اس زمانے کے وقائع (فاسٹی) میں اس کے اراکین کا نام اکثر آتا ہے۔ ان کا شمار امراء کی اعتدال پسند جماعت میں تھا مگر ان کو بھی اس زمانے کے دوسرے امراء کی طرح عہدہ ہائے سلطنت کا شوق تھا اور ایسے اعزاز کے خواہشمند تھے جسکے حصول میں زیادہ محنت کی ضرورت نہ تھی ایسے زبردست خاندان کے علاوہ باضابطہ متوسلین (کلائنٹ) کے متعدد دوسرے وابستگان دولت بھی ہوا کرتے تھے۔ اضلاع کی بلدیات کے اولوالعزم باشندے جنھیں روما میں کوئی جانتا تھا انھیں امراء سے توسل حاصل کرکے اپنے حوصلو کو پورا کرتے تھے ہم جس شخص کا بیان کررہے ہیں اس قسم کے متوسلین میں خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ میٹیلی کا متوسل گایس میریس تھا۔

[1] سسرو براٹس ۱۳۸

باب ۳۹
گائیس میریس

(۳۵۷) میریس[1] آرپی نم کا باشندہ تھا جو ایک زمانے میں قبیلۂ واسکی کا ایک قصبہ تھا اور ہرنیکیوں کے ضلع کے اس طرف واقع تھا۔ رومنوں کی فتح کے بعد اہل آرپینیم کی حالت نیم شہریوں کی تھی مگر ۱۸۸ق م میں پورے حقوق شہریت حاصل کر کے قبیلۂ کارنیلیا کا ایک جزو بن گئے۔ قصبہ آرپی نم اب ایک بلدہ (میونی سپیم) ہو گیا یعنی اس کے باشندے روما کے شہری بلکہ روما کا ایک جزو تھے مگر مقامی معاملات کا انتظام مقامی حکام سے متعلق تھا۔ دوسرے مقامات کی طرح یہاں بھی جو گانوں قصبے کے قریب تھے وہ بھی اس کا ایک جزو خیال کیے جاتے تھے اور ایسے ہی ایک گانوں سیریاٹائی میں میریس پیدا ہوا تھا۔ ممکن ہے کہ میریس نے جوانی کے زمانے میں زراعت کا کام کیا ہو مگر یہ کہنا کہ وہ خود اور اس کے خاندان کے لوگ معمولی مزدور تھے یہ غالباً زمانۂ مابعد کے مصنفین کی جدت ہے[2]۔ فصاحت و بلاغت کے دلدادگان کے لیے جو اخلاقی نتائج بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں اجتماع ضدین ضروری ہے ان کے نزدیک ایک شخص کا سات مرتبہ کانسل ہونا کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ کسان کے درجۂ ادنےٰ سے اس عہدہ اعلیٰ پر نہ پہنچا ہو۔ سیپیو کی فوج میں بمقام نیومن ٹیا وہ ایک سوار کی حیثیت سے موجود تھا اور اپنی تیزی اور کارکردگی کی وجہ سے سپہ سالار کا منظور نظر ہو گیا۔ ایک روایت ہے ایک بار وہ صدر مقام میں مہمان ہوا تھا بلکہ میز پر سپہ سالار کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ رومن افواج کی زندگی سے اُس کسان کے لڑکے کو بہت سے سبق ملے۔ فطرتاً وہ اولوالعزم تھا مگر اس میں وہ نفاست طبع اور تہذیب نہ تھی جو امرا کے متوسلین کے لیے ضروری تھی مگر وہ ناامید نہ ہوا۔ فوجی ہنرمندی اور لیاقت کی بہت ضرورت تھی اور اس وقت روما میں کسی اور چیز کی اتنی ضرورت نہ تھی۔ اس کے علاوہ روپیہ سے بھی کچھ کام نکل سکتا تھا اور دولت کا اثر روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ غالباً اطالیہ واپس آنے پر اس نے زراعت کو ترک

[1] پلوٹارک۔ (۱) میریس ۳ ۲ ۱۷
[2] دیکھو ماڈویگ کی تحریرات مختص متعلق لسانیات نمبر (۱۰) میریس کی کم نسلی کے متعلق دیکھو اس فقرہ کو جس کو میریس نے جو دینیل (۸۔ ۲۴۵۔ ۲۵۳) کے متعلق نقل کیا ہے۔

کر دیا اور اپنا سرمایہ ٹھیکہ داری میں لگا دیا[51]۔ اکثر رومن کاشت کاروں نے اس کے قبل بھی یہی لیتا تھا اور کفایت شعار ہونے کی وجہ سے حصول دولت میں اس کا کامیاب ہونا یقینی تھا اور اس کام میں غالباً اس کو اس درجے انہماک تھا کہ ۱۳۱ اور ۱۲۱ ق م کے درمیان اس کا نام کہیں سننے میں نہیں آیا۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ گراکی کی تحریکات سے اسے کچھ نہ کچھ ہمدردی ضرور رہی ہوگی مگر گایس کے زوال کے بعد جن لوگوں پر آفت آئی اُن میں وہ نہ تھا۔ مگر اب ٹری بیون ہو کر پیش پیش ہو جانے کا اس نے ارادہ کر لیا۔ شمار آرا کا جو طریقہ[2] تھا اس میں اس نے چند تغیرات منظور کرا دیئے۔ اس قانون کی وجہ سے رائے دینے کے وقت رائے دہندگان کے پاس پہنچنا زیادہ دشوار ہو گیا جس سے بااثر امرا سخت ناراض ہو گئے کیونکہ اب وہ اپنے متوسلین پر دباؤ نہ ڈال سکتے تھے ہینٹ (سینات) میں ایک شور مچ گیا اور کانسل جن میں سے خاندان میٹلی لی کا بھی ایک رکن تھا مخالفت پر آمادہ ہو گئے مگر میریس اپنی رائے پر جما رہا اور کانسلوں کو گرفتاری کی دھمکی دینے لگا لیکن ارکین سینیٹ (سینات) باہمی جھگڑوں سے عاجز آ گئے تھے اسلئے انھوں نے سکوت اختیار کیا۔ لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ عوام کا ایک نیا سرگروہ پیدا ہو گیا ہے مگر اس کے بعد اس نے غلّے کو زیادہ سستا کرنے کی ایک تجویز کی مخالفت کی جس سے ہر شخص کو تعجب ہوا۔ لیکن جس آزادی کی وہ تمنا کر رہا تھا آسانی سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی اور غالباً امرا میں سے بھی جو اس کے مددومعاون تھے انھوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ۱۱۷ ق م میں وہ خدمت کیوریول ایڈیل کا وعویدار ہوا اگرچہ اس کے حصول کی کوئی امید نہ تھی اس لیئے اس نے پلی بین عہدہ (ایڈیل) کی خواہش کی مگر اس میں بھی ناکامی ہوئی۔ ۱۱۶ میں وہ سال آئندہ کے لیئے پریٹر منتخب ہونے میں کامیاب ہوا مگر دقت سے کیونکہ امیدواران منتخب شدہ میں وہ سب سے آخر تھا۔ اس کے بعد اس پر رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا اور اس کا سزا پا جانا یقینی تھا مگر مقدمے کے کئی مرتبہ ملتوی ہونے کے

---

[51] ڈیوڈورس ۳۵/۳۸

[52] پلوٹارک "امیریس" ۴ "سسرو" "ڈی لیگبے" ۳۸-۴۰

بعد چونکہ جوری میں اس کے موافق و مخالف اشخاص کی تعداد برابر تھی[۵۱] اس کی گلوخلاصی ہوگئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مخالف اراکین جوری میں سے اس نے چند کو رشوت دیکر ہموار کرلیا تھا ؎

گال آنزوئے آلپس

(۷۵۴) اب ہم صوبۂ گال آنزوئے آلپس میں اہل روما کی پیش قدمی کی طرف پھر متوجہ ہونگے۔ حکومت روما نے ہسپانیہ کی خشکی کے راستے پر اپنا پورا دخل کرلینے کا عزم بالجزم کرلیا تھا بحری راستہ اس کے قبل ہی جزائر بلیارک کی تسخیر سے محفوظ ہوچکا تھا۔ تمام شمالی اطالیہ بشمول لیگیوریا اس مقام تک روما کے قبضے میں آچکا تھا جہاں آلپس اور اپینائن کے سلسلہ ہائے کوہی آکر ملے ہیں ہسپانیہ تک ایک بڑی فوجی سڑک تیار کرنے کے قبل ضروری تھا کہ رون ندی کو اسکے دہانے سے اوپر کسی مقام پر عبور کیا جائے تاکہ نشیب کے دشوار گزار ملک میں جانے کی ضرورت نہو۔ اس کے لیئے یہ ضرورت تھی کہ بغیر مسالیہ[۵۲] کے مقبوضات میں کسی قسم کی دخل دہانی کے ندی کو عبور کرنے کے لیئے کسی مناسب مقام پر قبضہ کرلیا جائے۔ اس احتیاج کو رفع کرنے کی غرض سے ایک مقام جو بعد میں فورم جولی فرزیوس کے نام سے مشہور ہوا اور وہیں سے سڑک مغرب کی طرف بنائی گئی اور اہل روما اپنے یونانی حلفاء کے شامل میں رہے۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ فلویئس فلاکس اور سیکسٹس ٹیئس کیا لوینئس نے مسالیہ کے شمال کے ضلع میں سالووی اور لیگیوریا کے دیگر قبائل کو شکست دی تھی مگر کوئی مستقل فتوحات نہیں ہوئی تھیں ایکوے سیکسٹیئے میں فوجی چھاونی قائم کرنے سے ان کی پیش قدمی کے خط کا پتہ چلتا ہے۔ مغربی آلپس اور دیگر سلسلہ ہائے کوہی جو ان کے داہنی جانب تھے ان پر لیگیوریا کے آزاد باشندے قابض تھے۔ اہل روما کا اس وقت ان کو مغلوب کرنا مقصود نہ تھا ان کی اغراض کے لیئے صرف اسی قدر کافی تھا کہ قبائل سالووی

---

[۵۱] پلوٹارک "ماریس" ۵۔ وفقرہ ۹۲۵ مابعد۔

[۵۲] روما کی پیش قدمی کے خط اور نئی سڑکوں کے بارے میں مسٹر بلک ہال "رومنس آن دی ریویرا" کے باب نہم و دہم دیکھو ؎

وڈوکانٹی اہل سالیہ کو انکے حال پر چھوڑ دیں کیونکہ اس وقت وہ قوم گال کی طرف متوجہ تھے۔ ردون ندی کی طرف اہل روما نے جو پیش قدمی کی اس پر وہ پہلے ہی سے تلے ہوئے تھے اور اس کے لیئے انھوں نے جو تیاریاں کیں ان کے قدیم اصول جنگ پر مبنی تھیں۔ قوم گال کا ایک قبیلہ ایڈوی یا ہیڈوی جوان کے حلفاء میں سے تھا اپنے ہمسایوں یعنی قبیلہ آلوبروگیبز سے برسر پرخاش تھا قبیلۂ آخر الذکر پر یہ الزام لگایا گیا کہ انھوں نے اہل لیگیوریا کو مال کی جنگ میں امداد دی تھی اور ان کے شکست خوردہ سردار کو پناہ دی تھی۔ یہ بہانے اعلان جنگ کے لیئے کافی تھے مگر آلوبروگیبز کے ساتھ جنگ کرنا سخت دشوار تھا کیونکہ انکا پشت پناہ قبیلہ آرُوَرنی تھا جو گال کے جنگجو رئیسوں میں نہایت طاقت ور تھا۔

(۵۵۱) گال کے ان قبائل کے جغرافیائی مواقع سے ظاہر ہے کہ اس وقت بھی اہل روما کی حکمت عملی بالکل ان کے سابقہ طرز عمل کے مطابق تھی گال کا جنوبی وسطی حصہ جو قبیلۂ آرُوَرنی کے زیر حکومت تھا لیگر (لُوار) گارُسنا (گارون) اور روڈانس (رون) ندیوں سے قریب قریب گھرا ہوا تھا۔ مگر ان کا اثر اس خطے سے باہر بھی تھا۔ ایک زبردست قبیلہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہمسایہ قبائل پر انکو تفوق حاصل تھا اور وہ سب خطرے کے وقت جب اشتراک عمل کی ضرورت ہوتی تو اسی قبیلے کو اپنا سردار خیال کرتے۔ ان کا وطن ایک پہاڑی علاقے میں تھا۔ جو اس صوبے میں نہایت اونچا ہے اور انھیں کے نام سے ابتک ان پہاڑوں کو "اُوورنی" کہا جاتا ہے۔ رُون ندی کے بائیں کنارے پر اور اس کے اور اسارا (اِزِیر) ندی کے درمیان میں قبیلۂ آلوبروگیبز کا ملک تھا جو زمانۂ حال کے ضلع سیُوائے کے پہاڑی خطے تک چلا گیا تھا۔ ہینی بال سے ایک سو سال قبل جوان کے تعلقات تھے ان کا بیان آچکا ہے۔ آرُوَرنی کے شمال مشرق میں قبیلۂ ایڈوی تھا جو خاصی حیثیت رکھتا تھا مگر اپنے زبردست ہمسایوں سے کمزور تھا۔ اہل روما نے جن کو اہل مسالیہ سے خبریں ملتی رہتی تھیں ان اختلافات سے فوراً نفع اٹھانے کی کوشش کی۔ قبیلۂ ایڈوی کو یہ سبز باغ دکھایا گیا کہ روما کے حلیف بنجانے سے وہ زیادہ آزاد ہو جائینگے اور وہ اس دام فریب میں آگئے۔ ایسا ہی دھوکا دوسروں کو بھی دیا گیا تھا

پیش قدمی کا طرز عمل

نقشہ جنوبی صوبۂ گال آن روئے آلپس جس سے اس سڑک کا خط معلوم ہوتا ہے جو اطالیہ سے ہسپانیہ تک مسالیہ کا ساحل چھوڑ کر بنائی گئی تھی۔

روما کی فتوحات

اور ان کو بھی کچھ دن کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ اپنے ہم نسل قبائل کے مظالم سے
وہ اسی صورت میں بچ سکتے تھے جب کہ وہ روما کی دوامی حکومت کو قبول کریں۔ تو
(۵۶۷) مجلس سینیٹ (سینات) کو خوب معلوم تھا کہ کوہ آلپس کے اُس پار پیش قدمی
کرنا کوئی آسان کام[۱] نہیں ہے اس لئے انھوں نے فی الفور تیاری شروع کر دی۔
سنہ ۱۲۲ میں کانسل کنیئس ڈامیٹیس آہنی نوبار بس مع ایک فوج کے وہاں پہنچ
گیا اور جنگ کے لئے جو ناگزیر تھی تیاری کرنے لگا۔ سنہ ۱۲۱ کے اوائل میں الوبروگیز
نے جنوب کی طرف دھاوا کر کے جنگ کی ابتدا کی۔ ڈامیٹیس نے جو اب سردو کانسل
تھا مقام وِنڈالیئم پر جو دریائے سُلگا (سورگ) اور رادون ندیوں کے سنگم پر واقع
ہے اس کا مقابلہ کیا اور شکست دی جس میں ان کا سخت نقصان ہوا اور
اپنے وطن کی طرف قبیلۂ آرورنی کا انتظار کرنے کے لئے واپس جانا پڑا۔ جدید کانسلوں
میں سے ایک کوئنٹس فبیس میکسیمس دوسری فوج لیکر پہنچ گیا اور کمان اپنے
ہاتھ میں لے لی۔ دونوں رادون ندی کے کنارے کنارے اپنی فوجیں لیکر ایک ساتھ
بڑھے۔ دشمن کی کثیر التعداد فوج رادون اور ازیر ندیوں کے سنگم پر جمع تھی۔ آرورنی
کے میدان جنگ میں دو لاکھ آدمی تھے اور غالباً آلوبروگیز اس تعداد میں شامل
نہ تھے۔ مگر جس مقام پر ان کی فوج خیمہ زن تھی مناسب نہ تھا اور ان کے سپہ سالار
بھی رومن سپہ سالاروں کے مقابلے میں کچھ نہ تھے۔ کچھ عرصے تک تو وہ ہمت باندھ کر
لڑتے رہے مگر آخر کار بھاگ کھڑے ہوئے۔ اکثر قتل کر دیئے گئے یا رادون میں
ڈوب گئے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان کے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کام آئے۔
انھوں نے مجبوراً اطاعت قبول کر لی اور شرائط صلح طے ہو گئے۔ شمال کی طرف روما
کے مقبوضات میں توسیع نہیں کی گئی مگر ان کے جو مقاصد تھے حاصل ہو گئے اسی اثناء
میں مناسب خیال کیا گیا کہ بیٹوئی ٹس شاہ آرورنی کو اس کے پرجوش ہم قوموں سے

[۱] اس جنگ کے حالات کے لئے دیکھو اسٹرابو ۴-۱-۱۱ (صفحہ ۱۸۵) ۴-۲-۳ (صفحہ ۱۹۰) لیوی خلاصہ (۶۱)، ویلیس ۱۱-۱۰-۲، فلورس ۱-۳۷، اپین گال ۱۲ آر ڈسیس ۵-۱۳-۱۴، سسرو ڈالپر وفانٹ ۳۶، پلینی نیچرل ہسٹری ۷، ۱۶۶۔ ویلیریس میکسیمس ۹-۶-۳ یوٹروپیس ۴-۲۲

باب ۳۹

جدا کر دیا جائے۔ اس قصے کی تفصیلات مختلف طور سے بیان کی گئی ہیں
مگر واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گال کے اس سردار نے اپنے آپ کو رومنوں
کے حوالے کر دیا تھا اور انھوں نے اس کو اور اس کے بیٹے کو بدعہدی
سے اطالیہ میں قید کر دیا۔ ایک امر قابل توجہ یہ بھی ہے کہ اس جنگ
کے تذکروں میں قوم گال یا کم از کم ان کے سرداروں کی دولت کا بھی بیان
کیا گیا ہے۔ اس سے قبل ہم بیان کر چکے ہیں کہ اطالیہ کے گال باشندوں میں
بھی قیمتی دھاتوں کا زیوروں کی شکل میں یا دوسرے طریقوں سے جمع کرنے کا
شوق تھا۔ شاہان آرورنی کی بے شمار دولت اور بیٹوئی ٹس کی شان و شوکت کا اکثر
ذکر آیا ہے۔ گال میں سکے بھی رائج تھے گو ان سکوں کو ہم قوم گال کے مسکوک
کیے ہوئے نہیں کہہ سکتے۔ یونانی سکے جن کا عام رواج تھا گالیوں تک مسالیہ
کے تجار کے ذریعے سے پہنچتے تھے اور وہاں کی ٹکسالوں میں ان سکوں کی
بھونڈی نقلیں بنایا کرتی تھیں۔ سونے کی موجودگی کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی
تھی کہ اس ملک میں سونے کی کانیں تھیں[1] مگر یہ دولت باریک بین رومیوں
کی نگاہ سے مخفی نہ رہی اور روما کی زمانۂ مابعد کی تاریخ میں کئی موقعوں پر اس کا
اثر ظاہر ہوا ہے۔

جدید صوبہ گال

(۷۵) اس فتح کی اہمیت کا رومنوں کو خوب احساس تھا۔ فیبیس نے
آلو بروگیکس کا لقب اختیار کیا اور تین تدابیر ایسی اختیار کی گئیں جن سے معلوم ہو جائے
کہ رومنوں کا قبضہ مستقل تھا۔ اولاً ہسپانیہ تک جس سڑک کے بنانے کی تجویز
تھی اس کی تعمیر عمل میں آئی۔ یہ سڑک جس کا نام کانسل ڈومی ٹیس کے نام پر "ڈومیٹیا"
رکھا گیا تھا فورم جولی کے بحری مرکز سے شروع ہو کر ایکوے سیکسٹی اے کی
فوجی چھاؤنی سے ہوتی ہوئی رون ندی کے دہانے تک پہنچتی تھی جس کو ٹراکٹس روڈانی
کہتے تھے اور اب تار سکون کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد یہ سڑک
قدیم تجارتی راستے کے ساتھ لگی ہوئی ہسپانیہ میں کوہ پیرینیز کے مشرقی گوشے سے

[1] اسٹرابو ۴-۲-۱-۱۳

باب ۳۹

داخل ہوئی تھی۔ قیاس کیا جاتا ہے[1] کہ اون ندی کو مقام آریلاٹی (آرل) پر جو اس کے دہانے پر واقع تھا اس وجہ سے نہیں عبور کیا گیا کیونکہ وہ مسالیہ کے مقبوضات کے قریب تھا اور اسی کے حصے میں قدرتاً پڑتا تھا۔ یہ قیاس غلط نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد جلد رومنوں نے گال کے جنوبی حصے کو ایک باضابطہ صوبہ بنا دیا۔ اس صوبے کا عرض زیادہ نہ تھا مگر اس کا طول مغربی آلپس سے ہسپانیہ کی سرحد تک تھا۔ اس طرح یہ صوبہ مسالیہ کی جمہوریہ کو بالکل گھیرے ہوئے تھا اور اندرون ملک کی قوم گال اس کی وجہ سے بحیرۂ روم سے منقطع ہو گئی تھی۔ انتظامات مذکورہ میں رومنوں نے اپنے قدیم اور وفادار حلیف مسالیہ کے فوائد اور عزت کا خاص خیال رکھا تھا۔ ۱۱۸ ق م میں تیسری تدبیر عمل میں آئی یعنی جدید صوبے کے مغرب میں شہریان روما کی ایک نوآبادی بمقام ناربو (ناربون)[2] قائم کی گئی جسے قلعہ بھی کہہ سکتے ہیں اور فوجی مرکز بھی جس سے مغربی اضلاع کی حفاظت مقصود تھی اور اس کے علاوہ رومن تمدن کا بھی یہ ایک مرکز قائم ہو گیا اور تجارت کا مرکز بھی اس زمانے میں نوآبادیوں کا دیوتاؤں کے نام پر نام رکھنے کا رواج تھا[3] اس لیئے جدید نوآبادی کا نام ناربو مارٹیئس رکھا گیا۔

(۵۸، ۷) قبل اس کے ہم یوگرتھا کی جنگ کا ذکر کریں شمالی اطالیہ اور آس پاس کے اضلاع کی خفیف جنگوں[4] کا ذکر مناسب ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں سے بعض لڑائیوں کے باعث رومن امراء کی ہوس فتح مندی تھی لیکن یہ کہنا دشوار ہے کہ کس حد تک سلطنت روما کی قوت کے اظہار سے جنگجو قبائل کی تخویف مقصود تھی تاکہ صوبہ گال میں پیش قدمی کرنے میں کچھ دقتیں نہ پیدا

[1] مسٹر پولاک بال صفحات ۹۶-۹۸.

[2] ویلیس ۲۔ یوٹروپیس ۴۔ ۲۳۔ سسرو پروفانٹ ۱۳ بروٹس ۱۶

[3] جو نونیا، نیپ چونیا، منرویا کا ذکر آچکا ہے۔

[4] دیکھو فاسٹی ٹری یم فالیس۔ لیوی خلاصہ ۶۲-۶۳-۶۵ اسٹرابو ۴-۶- صفحہ ۲۰۴ ویلیس ۱۱۔ [illegible] البیا ۱۱۔ ڈائون کاسیس ۸۸۔ فلورس ۱-۳۹ یوٹروپیس ۴-۲۳- سسرو ان ایمس ۳-۴-۱۸ اور ۴-۲۲

ہوں۔ ۱۱۹ ق م میں کانسل ایل میٹی لس مقدرنیہ کا صوبہ دار تھا۔ اس نے کسی نہ کسی بہانے سے ڈلماشیا پر حملہ کر دیا گو وہاں کے باشندوں نے کوئی قصور نہ کیا تھا جس کی وجہ سے ان پر حملہ ہو سکے۔ انھوں نے مجبوراً اطاعت قبول کر لی اور کانسل نے یہ امن و امان موسم گرما اسی ملک میں بسر کیا "فتح مند" کہے جانے اور لقب ڈیل ماٹکس اختیار کرنے کے لیے اُن کا اطاعت قبول کر لینا کافی تھا۔ ۱۱۸ ق م میں کانسل ک، مارکیس ریکس نے شمالی آلپس کے قبیلہ اسٹونی پر حملہ کر کے خفیف سی کامیابی حاصل کی اور اسی اعزاز کا دعویدار رہا۔ ۱۱۵ میں م ایمیلیس اسکارس نے قبیلہ کارنی کو شکست دی جو آلپس کے مشرق میں تھا۔ ان خفیف سرحدی لڑائیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور ان کے تفصیلی حالات بھی معلوم نہیں۔ البتہ تھریس کے قبائل خصوصاً اسکورڈسکی کے ساتھ جو جنگ ہوئی وہ زیادہ اہم ہے۔ روما کا اس ملک میں جنگجو وحشیوں کی بڑی بڑی جماعتوں سے مقابلہ تھا اور ذرا سی کمزوری بھی ان سے ظاہر ہونا ان کے مفاد کے لیے سخت مضر ہوتا۔ ۱۱۴ ق م میں سی ک پورکیس کیٹو کو اسکورڈسکی نے سخت شکست دی۔ اس کی تمام فوج ضائع ہوگئی اور غالباً اسی ذلت کی وجہ سے جب وہ روما واپس آیا اس کو استحصال بالجبر کے الزام میں سزا ہوگئی۔ مگر اس کے جانشینوں نے روما کی سطوت و جبروت کو پھر قائم کیا۔ م لیویس ڈروسس نے حملہ آوروں کو ڈینیوب کے اس پار بھگا دیا۔ ک، مینوکیس اور دوسرے اشخاص کا بھی تاریخوں میں ذکر ہے مگر حالات جو بیان کیے گئے ہیں مختصر اور مشتبہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۰ کے اختتام کے قریب قریب ممالک مذکور میں پھر امن قائم ہوگیا گو یہ عارضی ثابت ہوا۔

(۵۹۰) ام ایمی لیس اسکارس سنسر ۱۰۹ ق م نے جو سڑکیں بنوائیں ان سے ظاہر ہے کہ شمال میں اہل روما کے منصوبے نہایت بلند تھے۔ اس کا ہم عہدہ ایم لیویس ڈروسس قبل ختم میعاد مرگیا اس لیے حسب قانون اسکو بھی استعفا دینا لازمی تھا۔ مگر وہ استعفا پر آمادہ نہ تھا جب تک کوئی ٹری بیون اسکو اس امر پر مجبور نہ کرے۔ اور یہ کوئی غیر معمولی بات بھی نہ تھی کیونکہ باوجود پیر طلیبن

پیش قدمی اور سڑکوں کی تعمیر



سیسل پائن اور لگوریا کا نقشہ سو برس قبل مسیح ۔ صرف دریائے پو اور بڑی بڑی سڑکیں اس نقشے میں دکھائی گئی ہیں ۔ اٹلی کی سرحد کا بڑھا ہوا حصہ ایلپس سے ایکر و بیکن تک (۸۲ ق م) دکھایا گیا ہے ۔ دیکھو فقرہ ۹۲۱ ۔

باب ۹

ہونے کے اس کی ابتدائی زندگی افلاس میں گزری تھی اور وہ اپنی ذاتی کوششوں سے روما میں منصب اعلیٰ پر پہنچا تھا اور مزید رسوخ حاصل کرنے کا کوئی موقع چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے قبل ہی اس نے دو عظیم الشان تعمیرات کی بنا ڈالی تھی ان میں سے ایک تو پالنس ملویس نامی پل کو از سر نو پتھر سے بنایا تھا جو سڑک فلامینی پر ٹائی بَر ندی پر روما سے کچھ اوپر واقع تھا۔

اور دوسری سڑک "امیلیا اسکاری"[1] تھی جو عرصۂ دراز تک اس کے نام سے مشہور رہی۔ یہ سڑک ایٹروریا میں پسائی یا لونا سے شروع ہو کر خلیج لیگوریا کے سرے سے ہوتی ہوئی جہاں تک ممکن تھا ساحل کے کنارے چلی گئی تھی مگر اس پہاڑی ساحل کے دشوار گزار حصوں سے بچنے کے لیے بعض جگہ اندرون ملک کی طرف ہٹانا پڑا تھا اسی وجہ سے زمانۂ حال میں اس نواح میں جو ریلوے بنی ہے اس کے لیے متعدد سرنگیں بنانی پڑی ہیں۔ اس طرح سے بندرگاہ جنوا تک ایک سیدھا خشکی کا راستہ بن گیا۔ اسی مقام پر یہ سڑک ایک دوسرے سڑک "پوسٹومیا" نامی سے ملتی تھی جس کے ذریعے سے صوبۂ "این روے گال" سے سلسلۂ آمد و رفت ۶ سال قبل قائم کیا گیا تھا۔ مگر سڑک "امیلیا اسکاری" جنوا میں ختم نہیں ہوئی بلکہ ۱۳۰ میل آگے ساحل پر بمقام واڈا سپاٹا دوادو تک چلی گئی تھی۔ پوندی کی وادی سے سلسلۂ آمد و رفت کے قیام کی اہمیت اس امر سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک اور سڑک واڈا سپاٹا سے شمال کی طرف بنائی گئی جو سڑک پوسٹومیا سے ڈاٹونا میں جا کر ملتی تھی اور اس طور پر ساحل لیگیوریا سے صوبہ این روے گال تک پہنچنے کے لیے دو راستے ہو گئے۔ سڑک امیلیا سے ایک نفع یہ بھی تھا کہ وہ ایپی نائن کے جس درے پر سے وہ گزرتی تھی دشوار گزار نہ تھا۔ جس مقام پر یہ دونوں سڑکیں ملتی تھیں یعنی ڈرٹونا اس کی اہمیت میں کوئی شبہ نہیں اور اسی لیے یہاں ایک نوآبادی قائم کی گئی۔ اس کے قیام کی تاریخ مشتبہ ہے لیکن اگر ۶۳۰ئ کے قبل قائم ہوئی ہے تو اس سال میں اس کا مزید استحکام عمل میں لایا۔ یہ نوآبادی شہریوں کی تھی واڈا سپاٹا

---

[1] اسٹرابو ۵-۱-۱۱ صفحہ ۲۱۷

کے آگے ساحل پر اس مقام تک جہاں سے سڑک ڈامیٹیا شروع ہوتی تھی کوئی سڑک اس زمانے میں نہیں بنائی گئی کیونکہ مقامی ضروریات کے لیئے کچی سڑک کافی رہی ہوگی۔ ساحل کے کنارے کنارے اس سڑک کے بنا دینے سے بحری قزاقوں کا خطرہ جاتا رہا اور روما اور مغربی اضلاع کے درمیان سلسلۂ آمد و رفت پوری طور پر قائم ہوگیا اور اہل روما کا قدم صوبۂ گال آنروسے آلپس میں بخوبی جم گیا بحیرۂ وسطے کے مغربی حصے کا تمام ساحل مع جزائر کے اب ان کے قبضے میں آگیا تھا سوائے افریقہ کے ساحل کے جو نومیڈیا اور موریٹانیا کی سلطنتوں کے قبضے میں تھا؛

نار بو (۶۰) جن امور کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس حکمت عملی کا ایک جزو ہیں جو خصوصاً صوبۂ گال آنروسے آلپس میں کامیاب ثابت ہوئی تھی اور اس حکمت عملی کے متعلق جملہ کام بلاشبہ سینٹ (سینات) کے ہاتھوں سے انجام پاتا تھا۔ یہ مجلس اپنے ان اقتدارات کے بقا پر جو گراکی کے زوال کے بعد دوبارہ حاصل ہوئے نہایت سختی کے ساتھ تلی ہوئی تھی مگر باوجود اس کے وہ ضعیف ہو چلی تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عمومیت پسندوں کی جماعت میں زندگی کے آثار پھر نمایاں ہو رہے تھے اور عدالت ہائے جوری کے طبقۂ ۱۱ ایکوٹیسٹریس ‹‹ کے زیر نگرانی آجانے سے ساہوکار لوگ سینٹ (سینات) کے حکام صوبجات پر اپنا دباؤ ڈال سکتے تھے سینٹ (سینات) کا اضمحلال ناربو کی نوآبادی کے قیام کے معاملے سے ثابت ہوتا ہے۔ سینٹ (سینات) کا مدت دراز سے یہ خیال تھا کہ صوبجات کی توسیع کو روکا جائے اور ان کو خوف تھا کہ اس جدید طرز عمل کے اختیار کرنے سے آئندہ چلکر اور بھی اسی قسم کے معاملات پیش آئینگے۔ اگر بیرونجات میں شہریوں کی ایک نوآبادی قائم ہوجائے تو اس کی حفاظت کی بھی ضرورت ہوگی اور ابھی تک جدید صوبے پر ان کا پورا قبضہ بھی نہیں ہوا تھا یہ امر بھی خلاف قیاس نہیں کہ وہ آلپس کے دوسری جانب انھوں نے پیش قدمی بہ اکراہ کی تھی اور صرف اس لیئے کہ عامۂ قوم کی سرگرمیوں کے لیئے ایک موقعہ ملجائے۔ نوآبادی کے قیام کے قانون کے منظور ہوجانے کے بعد بھی اراکین سینٹ (سینات) اسکی تنسیخ کے لیئے ایک تجویز پیش کرائی جسکو عامۂ قوم

سلہ دیکھو سسرو پیرو کلوانیٹ ۱۴۰۔ بروٹس۔ ولکنس کا دیباچہ ڈی آراٹور صفحہ ۹

باب ۳۹

نے نامنظور کیا۔ ساہوکاروں کو ایک جدید تجارتی مرکز کے قیام سے نفع کی امید تھی اور عامۂ قوم کے خیالات کی ایک نوجوان مقرر لکی نیس کراسس نے اس موقع پر خوب ترجمانی کی۔ نوآبادی کے قیام کے لئے جو کمیشن مقرر ہوا تھا اس کا وہ صدر ہوگیا اور سینٹ (سینات) کو اپنی شکست پر سکوت اختیار کرنا پڑا۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ سلطنت روما کی حالت خراب ہوتی جاتی تھی۔ امرا (اوپٹی میٹ) اور عوام (پاپولاریس) کی جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے کے لئے تیار رہتیں جنکے سرگروہ صرف اپنے ذاتی اغراض کا خیال رکھتے تھے اس کے علاوہ ساہوکاروں کا طبقہ جو سب سے زیادہ خود غرض تھا اس کا نظام روز بروز قوی ہوتا جاتا تھا اور ان کو موقع مل گیا تھا کہ جب چاہیں کسی ایک طبقے کے ساتھ دیکر توازن قوت میں خلل ڈالدیں ۔

روما کی طرز معاشرت پر ایک نظر

(۶۱) سنین ۱۲۱ تا ۱۱۲ میں کوئی قابل ذکر بغاوت یا تحریک نہیں ہوئی مگر مختلف امور[1] سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت کی حالت قابل اطمینان نہ تھی۔ ۱۱۵ ق م کے سنسر امرا کے طرفدار تھے۔ انھوں نے اسکارس کو سینٹ (سینات) کا صدر (امیر سینات یا پرنکیپس سیناتوس) قرار دیا اور ۲۵ سال تک اسکا یہ اعزاز قائم رہا۔ سینٹ (سینات) سے انھوں نے ۳۲ اراکین کے نام خارج کر دیئے جن میں سی لکنیس گیٹا بھی تھا جو کچھ روز قبل کانسل تھا اور ۱۰۸ ق م میں خود سنسر ہوگیا۔ تماشوں اور تفریحوں میں جو جدتیں شروع ہوگئی تھیں ان کو بھی روکنے کی انھوں نے کوشش کی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اخلاق قومی کے درست کرنے کے بہانے سے انھوں نے اپنے اقتدارات سے اپنی جماعت کو فائدہ پہنچانا چاہا تھا جیسا کہ اس کے قبل دوسرے بھی کر چکے تھے۔ کانسل اسکارس نے ایک قانون نافذ کرایا جس کی رو سے اکل وشرب میں جو جو تکلفات کیئے جاتے تھے ممنوع قرار دیئے گئے۔ ایک قانون اس نے آزاد شدہ غلاموں کے حقوق رائے دہندگی کے متعلق بھی نافذ کرایا مگر قوانین مذکور کا جو تعلق اس زمانے کی سیاسیات سے تھا اس پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا ہے جس سے اسباب وعلل کے متعلق کچھ قیاس کرنا دشوار ہے۔ اسکارس اور

[1] لانگے، "تاریخ رومائے قدیم" (۱۸۷۹ء) صفحہ ۵۲-۵۶ میں حوالے درج ہیں ۔

پبلیاس روٹیلیس روفس[ا] معاملہ بھی امرا کے لیئے موجب بدنامی تھا۔ یہ دونوں ۱۱۶ ق م میں سنہ ۱۱۵ ق م کی کانسلی کے امیدوار تھے۔ روفس جو ایک نیک دل آدمی تھا ناکام رہا اور اس نے اپنے رقیب پر رشوت ستانی کا الزام لگایا۔ اسکارس بری ہوگیا اور روفس پر اس نے بھی الزام لگایا۔ روفس کا حشر معلوم نہیں ممکن ہے کہ وہ بھی بری ہوگیا ہو۔ اسکارس کی کانسلی نہایت زور دار تھی۔ اس نے پریٹر ڈیسیئس کی اپنے اعلیٰ عہدہ دار کے ساتھ گستاخی سے پیش آنے کی پاداش میں تذلیل کی تھی۔ مگر سلطنت روما کی ناگفتہ حالت کا پتا ان شرمناک حالات سے چلتا ہے جس کا انکشاف "ویسٹل" کنواریوں کے متعلق ہوا تھا۔ عموماً بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے تین خواتین کے رومن نائٹوں سے ناجائز تعلقات تھے اور آخر کار سردار پجاری پونٹفکس کے سامنے ان کا معاملہ پیش ہوا۔ خواتین مذکورہ میں سے صرف ایک پر جرم ثابت ہوا مگر اس مذہبی عدالت کی رعایت پسندی عوام کو سخت ناگوار ہوئی۔ اس معاملے کی سیاسی اہمیت بھی تھی کیونکہ گو طبقہ اعلیٰ یونانی خیالات کی اشاعت سے مذہبی توہمات سے آزاد ہوگیا تھا مگر عوام کو یقین کامل تھا کہ "ویسٹل" کنواریوں کی آوارگی دیوتاؤں کی خفگی کا باعث ہوگی اور سلطنت کا وجود معرض خطر میں پڑ جائیگا۔ اسلیئے سال مابعد میں ٹربیون سیکسٹس پیڈیس نے ایک اس معاملے کی تحقیقات کیلئے ایک خاص عدالت مقرر کیئے جانے کے متعلق تحریک پیش کی۔ اس عدالت کا صدر لوسیس کاسیس لونگینس[ا] اپنی انصاف پسندی اور دیانت کی وجہ سے مشہور تھا۔ باقی ماندہ دونوں ویسٹل کنواریوں پر جرم ثابت ہوگیا اور ان کو سزا ہوگئی گو ان میں سے ایک دلکینیا کی مقرر کراسس نے نہایت قابلیت سے بے جرمی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس عدالت کا کام کچھ عرصے تک جاری رہا اور رشوت کا جرم اور ایسے اشخاص جن کا

ا۔ یہ شخص بانی تھا قانون "کاسیا تابلی لاریا" کا (دیکھو ۴۴) اور اس قانون کا بھی جس کی رو سے جرم اس شخص پر بھی عائد ہوتا جو اس سے نفع اٹھاتا (دیکھو میبر سسر وفلپ ۲-۳۵) اسکونیس صفحہ ۴۶۔ سنہ ۱۲۷ ق م میں کانسل اور سنہ ۱۲۵ ق م میں سنسر ہوا۔ دیکھو پاؤلی وسوا زیرا "کاسیئی" (۲) در رومان ۲-۴-۱۱ ۴

اس معاملے سے تعلق تھا اس کے بعد عدالت مذکور کی زد میں آئے۔ ملزموں میں مقرر م، انیٹونیس بھی تھا جو کراسس کا رقیب تھا مگر اس نے کامیابی کے ساتھ خود اپنی صفائی میں جوابدہی کی۔ "سبیلی" کتابوں میں سے فال نکالی گئی اور ان شرمناک افعال کی یادگار کو مٹانے کے لیئے زہرہ دیوی کا جسے "دلوں کو پھیرنے والا" کہتے تھے ایک مندر بنایا گیا۔ دیوی کی مورت کو دھرم آرتھ کرنے کے لیئے ایک ایسی خاتون کی ضرورت لاحق ہوئی جس کی عصمت و عفت میں کسی قسم کا شک نہو۔ یہ انتخاب سہاگن بیویوں کی ایک جماعت کے سپرد کیا گیا جس میں سے پہلے سو بذریعۂ قرعہ اندازی منتخب ہوئیں اور پھر ان سو میں سے دس۔ اس طور پر جتنے ملزمین تھے سب یا ان میں سے زیادہ تر اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے اور اہل روما کی ظاہرداری کو اس علانیہ پراسچت سے اطمینان ہو گیا۔ مگر مثل عدالت خاص کے یہ کوششیں بھی عارضی تھیں۔ پجاریوں کی جماعت کی بے اصول کارروائیاں حسب سابق جاری رہیں۔ روما کی حکمراں جماعت میں جو خرابیاں موجود تھیں وہ "ریپٹنڈے" (استحصال بالجبر) کے ایک جدید اور سابق سے سخت تر قانون کے نفاذ سے ظاہر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گ۔ گراکس کا پیش کردہ قانون ایکیلیا ناکافی ثابت ہوا تھا۔ اس جدید قانون کی تحریک ک۔ سرویلیس گلاکیا نے پیش کی تھی جسکا آگے چلکر ذکر آئیگا۔ گلاکیا کے قانون سرویلیا کا نفاذ غالباً ۱۱۱ ق م میں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قانون کسی وجہ سے طبقۂ نائٹ کے موافق تھا اور اس کی رو سے مقدمات کے بار بار ملتوی کیئے جانے کو روک دینے سے ان کا دوران سماعت کم ہو گیا تھا اور یہ کہ بخلاف قانون ایکیلیا کے جس میں کسی اطالوی حلیف کو کسی شخص کے سزا دلانے کے صلے میں شہریت روما کے عطا کیئے جانے کا وعدہ تھا قانون سرویلیا میں یہ وعدہ صرف لاطینیوں تک محدود تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ اس قانون سے استحصال بالجبر کا سدباب ہوتا صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ بداعمالیاں زیادہ ہوتی جاتی تھیں اور ساہوکاروں کے طبقے کا اقتدار بڑھتا جاتا تھا۔ ۱۱۱ کے قانون زرعی کا جس سے

---

۱ دیکھو ورڈ سٹن تھ قانون ایکیلیا کے حاشیہ کا دیباچہ لانگے ۹ ۱۳۹ (۲ صفحہ ۵۵)

پبلیاس روٹیلیس روفس کا معاملہ بھی امرا کے لیئے موجب بدنامی تھا۔ یہ دونوں سنہ ۱۱۶
میں سنہ ۱۱۵ کی کانسلی کے امیدوار تھے۔ روفس جو ایک نیک دل آدمی تھا ناکام رہا اور
اس نے اپنے رقیب پر رشوت ستانی کا الزام لگایا۔ اسکارس بری ہوگیا اور روفس
پر الٹا یہی الزام لگایا۔ روفس کا حشر معلوم نہیں ممکن ہے کہ وہ بھی بری ہوگیا ہو۔
اسکارس کی کانسلی نہایت زور دار تھی۔ اس نے پرٹیر ڈیسیئنیس کی اپنے اعلیٰ عہدہ دار
کے ساتھ گستاخی سے پیش آنے کی پاداش میں تذلیل کی تھی۔ مگر سلطنت روما
کی ناگفتہ بہ حالت کا پتا ان شرمناک حالات سے چلتا ہے جس کا انکشاف
”ویسٹل“ کنواریوں کے متعلق ہوا تھا۔ عموماً بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے
تین خواتین کے رومن نائٹوں سے ناجائز تعلقات تھے اور آخر کار سردار پجاری
(پونٹف) کے سامنے ان کا معاملہ پیش ہوا۔ خواتین مذکورہ میں سے صرف ایک پر جرم
ثابت ہوا مگر اس مذہبی عدالت کی رعایت پسندی عوام کو سخت ناگوار ہوئی۔ اس
معاملے کی سیاسی اہمیت بھی تھی کیونکہ گو طبقہ اعلیٰ یونانی خیالات کی اشاعت سے
مذہبی توہمات سے آزاد ہوگیا تھا مگر عوام کو یقین کامل تھا کہ ”ویسٹل“ کنواریوں کی
آوارگی دیوتاؤں کی خفگی کا باعث ہوگی اور سلطنت کا وجود معرض خطر میں پڑ جائیگا۔ اسلیئے
سال مابعد میں ٹریبیون سیکسٹس پیڈیسس نے ایک اس معاملے کی تحقیقات کیلئے ایک خاص
عدالت مقرر کیئے جانے کے متعلق تحریک پیش کی۔ اس عدالت کا صدر ل کاسیس
لونگینس[1] اپنی انصاف پسندی اور دیانت کی وجہ سے مشہور تھا۔ باقی ماندہ دونوں ویسٹل
کنواریوں پر جرم ثابت ہوگیا اور ان کو سزا ہوگئی گو ان میں سے ایک دلکینیا کی مقرر
کراسس نے نہایت قابلیت سے بے جرمی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔
اس عدالت کا کام کچھ عرصے تک جاری رہا اور رشوت کا جرم اور ایسے اشخاص جن کا

---

[1] یہ شخص بانی تھا قانون ”کاسیا تابلی لاریا“ کا (دیکھو ۶۴۷) اور اس قانون کا بھی جس کی رو سے جرم اس شخص پر بھی عائد ہوتا جو اس سے نفع اٹھاتا (دیکھو میبر سمروقیلیہ ۲-۵-۳۵) اسکونیس صفحہ ۶۴۔ سنہ ۱۲۷ میں کانسل اور سنہ ۱۲۵ میں سنسر ہوا۔ دیکھو پالی وسووا زیر ”کاسیئس“ (۲، ۶۲) در رومان ۲-۴-۱۱۴ ؟

اس معاملے سے تعلق تھا اس کے بعد عدالت مذکور کی زد میں آئے ۔ ملزموں میں مقرر رم، انیٹونیس بھی تھا جو کہ اسس کا رقیب تھا مگر اس نے کامیابی کے ساتھ خود اپنی صفائی میں جوابدہی کی۔ "سبیلی" کتابوں میں سے فال نکالی گئی اور ان شرمناک افعال کی یادگار کو مٹانے کے لیئے زہرہ دیوی کا جسے "دلوں کو پھیرنے والا" کہتے تھے ایک مندر بنایا گیا۔ دیوی کی مورت کو دھرم آرتھ کرنے کے لیئے ایک ایسی خاتون کی ضرورت لاحق ہوئی جس کی عصمت و عفت میں کسی قسم کا شک نہو۔ یہ انتخاب سہاگن بیویوں کی ایک جماعت کے سپرد کیا گیا جس میں سے پہلے سو بذریعۂ قرعہ اندازی منتخب ہوئیں اور پھر ان سو میں سے دس۔ اس طور پر جتنے ملزمین تھے سب یا ان میں سے زیادہ تر اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے اور اہل روما کی ظاہر داری کو اس علانیہ پر اسچت سے اطمینان ہو گیا۔ مگر مثل عدالت خاص کے یہ کوششیں بھی عارضی تھیں پجاریوں کی جماعت کی بے اصول کارروائیاں حسب سابق جاری رہیں۔ روما کی حکمران جماعت میں جو خرابیاں موجود تھیں وہ بریٹنڈے لاستحصال بالجبر کے ایک جدید اور سابق سے سخت تر قانون کے نفاذ سے ظاہر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گ۔ گراکس کا پیش کردہ قانون ایکیلیا ناکافی ثابت ہوا تھا۔ اس جدید قانون کی تحریک ک۔ سرویلیس گلاکیا نے پیش کی تھی جسکا آگے چلکر ذکر آئیگا گلاکیا کے قانون سرویلیا کا نفاذ غالباً سنہ ۱۱۱ ق م میں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قانون کسی وجہ سے طبقۂ نائٹ کے موافق تھا اور اس کی رو سے مقدمات کے بار بار ملتوی کیئے جانے کو روک دینے سے ان کا دوران سماعت کم ہو گیا تھا اور یہ کہ بخلاف قانون ایکیلیا کے جس میں کسی اطالوی حلیف کو کسی شخص کے سزا دلانے کے صلے میں شہریت روما کے عطا کیئے جانے کا وعدہ تھا قانون سرویلیا میں یہ وعدہ صرف لاطینیوں تک محدود نتھا۔ مگر بجائے اس کے کہ اس قانون سے استحصال بالجبر کا سدباب ہوتا صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ بداعمالیاں زیادہ ہوتی جاتی تھیں اور ساہوکاروں کے طبقے کا اقتدار بڑھتا جاتا تھا۔ سنہ ۱۱۱ کے قانون زرعی کا جس سے

سلہ دیکھو درڈس نسخہ قانون ایکیلیا کے حاشیہ کا دیباچہ لانگے ۹ ۱۳ صفحہ ۵۵)

باب ۳۹

رجعت پسندی نمایاں ہے ہم ذکر کر چکے ہیں۔ عام حالات کے متعلق ہیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو تفصیلی حالات ہم تک پہنچے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ قوم اور افراد قوم کی حالت روز بروز سقیم ہوتی جاتی تھی جس کا مورخ سالست نے کچھ ذکر کیا ہے اس زوال کو ظاہری دکھاوے سے چھپانے کی کوشش کی جاتی تھی اس کو روکنے کے لیئے جو اصلاحی کوششیں عمل میں آ رہی تھیں سب بے سود تھیں۔

(۶۲) اس مقام پر پہنچ کر ہمیں مختصر حوالوں سے قیاس کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ یوگرتھا کی لڑائی کے واقعات سے حکمراں امراء کی ناقابلیت اور بے ایمانی کا کافی ثبوت ملتا ہے سالسٹ نے اپنی بے نظیر تصنیف میں جو لاطینی ادبیات میں ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے اس کا بیان نہایت تفصیل سے کیا ہے۔ واقعات مذکورہ کے ۷۰ سال بعد یہ تاریخ لکھی گئی اور اس کا لکھنے والا جولیس قیصر کا ہمنوا تھا جو امراء کا مخالف اور عمومیت پسندوں کا طرفدار تھا۔ اس لیئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اس کی جانب داری کا لحاظ رکھیں جسکے چھپانے کی اس نے کوشش نہیں کی تسلسل سنین اور جغرافیہ کے متعلق باوجود اسکے کہ قدما کا معیار صحت بلند نہ تھا سالسٹ نے بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ مگر ان نقائص اور چند دیگر غلطیوں سے اس تصنیف کی قدر صرف بحیثیت تاریخ کچھ کم ہوتی ہے۔ روما کی سیاسی اور تمدنی حالات کی اس نے جو واضح تصویر کھینچی ہے اس قدر یکطرفہ نہیں ہے جیسے کہ ہمیں خیال ہو سکتا ہے کیونکہ نہ تو اس نے میٹیلس اور سولا کی خوبیوں پر پردہ ڈالا نہ ماریس کی کمزوریوں پر۔ اسکی تصنیف کی قدر و قیمت صرف اسی وجہ سے ہے کہ اس نے روما اور اس کی فوج کے حالات پر روشنی ڈالی نہ بحیثیت جنگ مذکور کی تاریخ کے۔ اس مضمون کو ذہن نشین کرنے میں چند امور کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ وہ اس عجیب و غریب سلسلۂ واقعات کے اسباب وعلل کا پتہ دیتے ہیں اولاً واضح رہے کہ سلطنت نیومیڈیا عملاً آزاد تھی۔ ماسی نسا اور اس کے بیٹوں کا روما کا تفوق کو تسلیم کرنا اور ہر بادشاہ کے مرنے کے بعد روما کے اس کے جانشین کو تسلیم کر لینا اور اس کو برقرار رکھنے کے وعدے کرنا اس امر کا مرادف نہ تھا کہ شاہان مذکور کی آزادی کسی طور سے مشروط تھی قرطاجنہ

کا خاتمہ ہوچکا تھا اور اس لیئے اب شاہان نیومیڈیا کو روما کے اس دشمن کو پریشان کرکے کمزور کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ صرف بعض اوقات اہل روما امدادی افواج طلب کرتے جو بھیج دی جاتیں۔ نیومنٹیا میں یوگرتھا نے جو خدمات انجام دی تھیں اس کا ہم ذکر کرچکے ہیں اور یہ بھی بیان کرچکے ہیں کہ رومن حکام کی بے ایمانی کا اس پر کیا اثر ہوا تھا۔ رومنوں کی کمزوریوں کا غلط اندازہ کرنے اور اس غلط اندازے پر اپنی اولوالعزمیوں کی بنیاد رکھنے کے جو نتائج خطیر ہوئے انکا اب ہم بیان کرینگے۔ ثانیاً ان رومن تجار اور ساہوکاروں کے وجود کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے جو جلب منفعت کے لیئے آس پاس کے ملکوں میں پہنچ جاتے تھے۔ رومن یا اطالوی تجار کی جماعتیں اس متوسل سلطنت کے بڑے بڑے شہروں میں آباد تھیں اور رومنوں کے مفاد کے لیئے صرف یہی "بامن حملہ" کافی تھا اہل روما کا منشا ملک گیری کا نہ تھا مگر اس کے ساتھ ہی اس کے تجار اور ساہوکاروں کو چھیڑنا مناسب نہ تھا۔ روما کے سیاسیات میں طبقہ ایکویسٹریہ کے زور پکڑنے سے جو تغیر ہوچلا تھا اس کو یوگرتھا بالکل نہ سمجھا تھا کیونکہ کوئی اثر جمہوریہ روما کی سوتی ہوئی بھڑوں کو جگا سکتا تھا تو وہ مظلوم تجار کی آواز تھی۔ ثالثاً جمہوریہ روما کے نظام میں مستقل فوج کے عنصر کا وجود نہ تھا البتہ پیشہ ور سپاہیوں کی جماعت آہستہ آہستہ وجود میں آرہی تھی۔ تربیت یافتہ افسر بہت کم تھے اور ایمی لیانس کے انتقال کے بعد کوئی مشہور سپہ سالار بھی باقی نہ رہا تھا۔ یوگرتھا کو خواب میں بھی خیال نہ آسکتا تھا کہ آرپی نم کا منچلا سپاہی (ماریس) جو اسے اس سے نیومنٹیا کے محاصرے میں ملا تھا ایک روز روما کی فوج کی اصلاح کرکے اس کو کارگر بنا دیگا۔ حسب سابق روما میں اب بھی ایسے اشخاص تھے جن میں انتظام کا سلیقہ تھا بشرطیکہ وہ میدان میں آجائیں۔ اس لیئے روما کی قوت کا غلط اندازہ اس افریقی شاہزادے کی تباہی کا باعث ہوا۔ جیسا کہ اس کے قبل دوسروں کی بربادی کا موجب ہوا تھا۔ اس جنگ کی اہمیت صرف یہی ہے کہ اس عظیم الشان جمہوریہ کو ایک متوسل شہزادے کو پسپا کرنے میں چھ سال لگ گئے۔

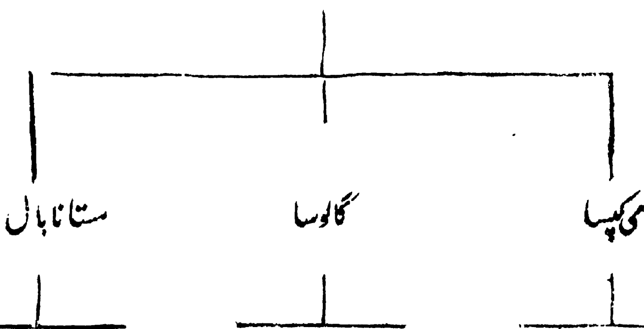
مسئلہ نیومیڈیا

(۱۴۳) ۱۱۸ق م میں مسی کیپسا شاہ نیومیڈیا نے انتقال کیا۔ تیس ۳۰ سال

باب ۶

قبل سیپیو کے فیصلے کی رو سے وہ اور اس کے دو بھائی مشترکہ وارث تخت و تاج
کیے گئے تھے۔ اس کے دونوں بھائی پہلے ہی مر چکے تھے۔ تینوں بھائیوں کی اولاد ناجائز
موجود تھی مگر بڈھے بادشاہ کو خوب معلوم تھا کہ جانشینی کا مسئلہ بخوبی تصفیہ نہ پائیگا
جب تک کہ اولوالعزم اور ہر دلعزیز یوگرتھا جو ناجائز اولاد سے تھا مطمئن نہ ہو
جائے۔ نسب نامہ ذیل سے ان کے باہمی تعلقات ظاہر ہونگے:-

ماسی نسا



آدہربال ہمپ سال ماسی وا (یوگرتھا) گاودا

می کپسا نے اس لیئے اپنے دونوں بیٹوں آدہربال اور ہمپ سال اور اپنے بھتیجے
یوگرتھا کو اپنا وارث قرار دیا اور وصیت کی کہ سب ملکر حکومت کریں۔ مگر اس
تدبیر کی ناکامی لابدی تھی۔ تیز مزاج ہمپ سال بہت جلد اپنے چچازاد بھائی سے
لڑ پڑا اور یوگرتھا نے خفیہ طور سے اسکو قتل کرادیا۔ اس کا نرم مزاج بھائی یوگرتھا
کی اس حرکت سے خائف ہوگیا اور ایک سفارت روما کو روانہ کی تاکہ مجلس سنیات
کو جملہ حالات سے واقف کرائے۔ اس اثناء میں سلطنت میں دو جماعتیں ہوگئیں
اور آپس میں جنگ ہوگئی جس میں یوگرتھا غالب رہا اور آدہربال روما کے صوبۂ افریقہ
میں بھاگ گیا اور وہاں سے روما چلا گیا۔ یوگرتھا کو بھی رومنوں سے لڑنے کی
کوئی خواہش نہ تھی اسلیئے اس نے اپنے سفیر روپیہ لیکر روما روانہ کیئے تاکہ آدہربال کی
داد و فریاد کا اثر نہ ہونے پائے۔ آدہربال اپنے آبا و اجداد کی طولانی خدمات
کو دہرا سکتا تھا اور اپنی عقیدت کا اظہار کر سکتا تھا مگر یوگرتھا کے سفراء نے

باب ۲۹

نیومنڈیا کے واقعات کو اپنے طرز پر بیان کیا اور ان کا دروغ بیان صحیح بھی خیال کیا گیا۔ سینیٹ (سنیاٹ) کی تعداد غالب غاصب کی طرفدار تھی صرف چند لوگ آدھربال کی حق رسانی، ہمپ سال کے قتل کا بدلہ لینے اور روما کی سطوت وجبروت کو برقرار رکھنے پر زور دے رہے تھے۔ لیکن اگر سالست کے بیان کو صحیح خیال کریں تو جماعت آخر الذکر کا سرگروہ اسکارس آدھربال کا طرف دار اس وجہ سے نہ تھا کہ اس کو انصاف یا قومی عزت کا خیال تھا بلکہ صرف اس کو بدنامی کا خوف تھا۔ اگر موقعہ ملتا تو دوسروں کی طرح وہ بھی یوگرتھا کے روپے سے مستفید ہوتا۔ یہ شرمناک معاملہ اب طشت از بام ہوگیا تھا اور تمام شہر میں زبان زد عوام تھا۔ اسکارس کا دار و مدار ایمانداری کی شہرت پر تھا اس لیئے اس نے مناسب خیال کیا کہ رشوت ستانی کے الزام میں پھنس جاتا اس کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ سینیٹ (سنیاٹ) میں اس مسئلے پر مباحثہ سنہ ۱۱۶ کے وسط میں ہوا تھا اور واضح ہو کہ سنہ ۱۱۵ میں وہ کانسل اور ۱۱۱ میں سنیاٹ مقرر ہوا تھا۔ جو شخص کہ اعلیٰ ترین اعزاز کے قریب پہنچ گیا ہو وہ رشوت لے کر انتہائی اعزاز تک پہنچنے کی امید کو خاک میں نہیں ملا سکتا تھا۔ مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ دس آدمیوں کا ایک کمیشن آدھربال اور یوگرتھا کے درمیان سلطنت نیومیڈیا کی تقسیم کرنے کے لیئے مقرر کیا گیا جس کا صدر ل اوپی میس تباہ کنندہ گالیس گراکس و شہر فرا گیلی تھا۔ جو اس وقت تک یوگرتھا کے معاونین میں نہ تھا مگر افریقہ پہنچتے ہی صدر کمیشن و دیگر اراکین یوگرتھا کے وعدوں سے دام فریب میں آگئے۔ انھوں نے نیومیڈیا کا زرخیز مغربی حصہ جو موری تانیا سے ملحق تھا یوگرتھا کے حوالے کیا اور دار السلطنت سرتا اور سلطنت کا جو حصہ رومن صوبہ افریقہ سے ملحق تھا آدھربال کو دیدیا۔

جنگ استحقاق وراثت

(۴۷) الغرض دونوں بادشاہوں کو ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کے لیئے چھوڑ کر روما واپس چلے گئے۔ مگر دونوں میں ناچاقی ہونی لابدی تھی کیونکہ یوگرتھا کو یقین کامل ہوگیا تھا کہ ہر رومن بندۂ زر ہے۔ سالسٹ نے بیان کیا ہے کہ جب نیومنڈیا کے سقوط کے بعد سپیو نے غیر ملکی امدادی افواج کو واپس کیا تو اس نے نیومیڈیا کے شہزادے کو بہ الفاظ ذیل نصیحت کی اور رومن قوم کے مختلف افراد سے

باب

اختلاط پیدا کرنے کے بجائے عامۂ قوم سے دوستانہ تعلقات قائم کرو۔ تحائف دینے سے گریز ہو کیونکہ چند افراد سے کسی چیز کو خرید کرنا جو ایک جماعت کثیر کی ملک ہے خطرناک طرز عمل ہے"۔ لیکن اگرچہ پیوس نے یہ نصیحت کی تھی تاہم اس کا اثر یوگرتھا پر زائل ہو چکا تھا اور وہ اپنے منصوبوں کو پورا کرنے میں مشغول ہو گیا۔ سنہ ۱۱۶ق م میں وہ ادھربال کو ہر طرح سے پریشان کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اس کا مقابلہ کرنے پر تیار ہو گیا۔ یوگرتھا نے شبخون مار کر اس کی فوج کو تباہ اور منتشر کر دیا ادھربال نے مجبوراً اپنے دارالسلطنت میں پناہ لی اور آغاز جنگ پر اس نے جو سفارت روما روانہ کی تھی اسکے نتائج کا منتظر ہو گیا۔ یوگرتھا اس اثنا میں محاصرہ کر کے بیٹھ گیا اس امید سے کہ جب تک روما سے کمشنر آئیں اس کا قبضہ شہر سرتا (دارالسلطنت) پر ہو جائے تاکہ انکی کامیابی سے صورت حال متغیر ہو جائے مگر یہ شہر مرتفع زمین پر بنا ہوا تھا اور اس کی فصیل کا بڑا حصہ گہری خندقوں کی وجہ سے زمانۂ قدیم کے آلات محاصرہ شکنی سے محفوظ تھا اس کے علاوہ حفاظت کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہ تھی۔ شہر کی آبادی مخلوط تھی کیونکہ شاہان نیومیڈیا غیر ملکیوں کی ہمت افزائی کر کے اپنے شہروں میں آباد کرتے تھے شاہ مسیسا[1] نے خصوصاً بہت سے یونانیوں کو اس شہر میں آباد ہونے اور اپنی گوناگوں شہری زندگی کو فروغ دینے پر آمادہ کیا تھا۔ شہر میں فینیقی عنصر بھی رہا ہو گا کیونکہ یہ قوم ساحل کے تمام شہروں میں آباد تھی۔ مگر شہنشاہی قوم یعنی رومنوں اور اطالیوں نے شہر کی حفاظت میں پیش قدمی کی۔ انھیں نے حملہ آوروں کے پہلے دھاوے کو روکا اور شہر کی فصیلیں اسقدر مضبوط تھیں کہ ان پر یوگرتھا کا سر ٹکرانا بیکار تھا۔ اسی زمانے میں ایک رومن سفارت بھی وارد ہوئی جو تین نوجوان امرا پر مشتمل تھی جن کے نام سالسٹ نے نہیں لکھے ہیں۔ وہ یہ پیام لے آئے تھے کہ دونوں شہزادے جنگ سے دست بردار ہوں اور روما کے ایک منعقد کمیشن کی ثالثی کو قبول کریں۔ یہ تینوں سادہ لوح نوجوان صرف پیام بر تھے اور یوگرتھا نے ان کی

(۱) اسٹرابو ۱۷-۳-۱۳ (صفحہ ۸۳۱)

ناتجربہ کاری سے نفع اٹھایا اور ان کو اپنی فوج میں سے گزرنے بھی نہ دیا اس لیئے وہ بغیر آدہربال سے ملے واپس چلے گئے۔ پیام کا جواب اس نے اس پیرائے سے دیا کہ گویا وہ خود مظلوم ہے اور آدہربال اسپر زیادتی کر رہا ہے۔ اس نے اپنی گزشتہ خدمات جن کا سیپیو معترف تھا یاد دلائیں اور مجلس سینات کے حضور میں جملہ واقعات کو پیش کرنے کے لیئے ایک سفارت بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اس کے طرز عمل سے پریشان ہو کر یہ نوجوان روما واپس ہو گئے اور اس نے سرٹا کو پوری طور سے گھیر لیا۔ آدہربال کو بغیر روما کی امداد کے گلوخلاصی کا چارہ نہ تھا، دشمن نے اس کی مخلوط فوج کی اغوا اور تخویف میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑ رکھا تھا اسلیئے اس نے دو جانباز اہل نیومیڈیا کو انعام کا لالچ دلا کر ایک دردآمیز درخواست بطلب امداد دیکر روما روانہ کیا جو کسی نہ کسی صورت سے محاصرہ کن افواج کی صفوں سے بچ کر نکل بھاگے تھے۔

(۶۵) مگر روما کی حالت ایسی خراب ہوگئی تھی کہ طلب گار امداد کو کسی کامیابی کی امید نہ ہوسکتی تھی۔ سنہ ۱۱۴ ق م میں کیٹو نے ایک فوج مقدونیہ میں تباہ کرادی تھی اور اس شکست کے اثرات کو زائل کرانے کے لیئے ایک دوسری فوج تیار ہورہی تھی۔ سنہ ۱۱۳ میں شمالی اقوام نے نوریکم کے پہاڑوں میں بمقام نوریا پیپیریس کاربو کو شکست فاش دی جو ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لیئے فوج لیکر گیا تھا۔ حملہ آوروں نے اس فتح کے بعد روما پر حملہ نہیں کیا مگر اہل روما ہمیشہ ان کے حملے سے خائف رہتے تھے۔ اس طور پر صورت حالات ان اشخاص کے موافق تھی جو یوگرتھا کے وظیفہ خوار اور روما میں اس کے مفاد کے نگران تھے۔ مگر ادھر بال روما کے زیر حفاظت تھا اس لیئے اگر انھیں اپنی عزت اور قول کا کچھ بھی پاس تھا تو اس کی امداد ان پر لازمی تھی۔ سفارتوں سے یوگرتھا کو خائف کرنا دشوار تھا مگر چونکہ اس وقت روما کی حالت سقیم تھی اور اس کے سربرآوردہ افراد بندۂ زر ہو گئے تھے اس لیئے

روما

لہ لیوی خلاصہ ۶۳۔ اسٹرابو ۵۔۱۔۸ (صفحہ ۲۱۴)

پھر ایک دوسری سفارت بھیجنے پر قناعت کی گئی۔ مگر اس دفعہ مسن، پختہ کار اور معزز اشخاص روانہ کیے گئے۔ مورخوں نے بیان نہیں کیا ہے کہ اس سفارت کو کیا ہدایات دی گئی تھیں لیکن غالباً انکو یہ پیام دیا گیا تھا کہ اگر وہ فوراً سرٹا کا محاصرہ نہ اٹھاوے اور آدہربال کی مخالفت سے باز نہ آئیگا تو اہل روما کی سخت ناخوشی کا موجب ہوگا۔ سفرار فوراً روانہ ہو گئے کیونکہ ارباب حل وعقد نے اس معاملے کے طے کرنے میں جس بدسلیقگی کا اظہار کیا تھا اس سے اہل روما ناراض ہو رہے تھے۔ مقام یوٹیکا واقع صوبۂ افریقہ میں وہ جہاز سے اُترے اور یوگرتھا کو تحریری پیام بھیجا کہ فوراً ان کے سامنے حاضر ہو۔ کچھ روز تو وہ حیلہ حوالہ کرتا رہا اور اسی اثنا میں اس نے سرٹا پر ایک اور زبردست حملہ کر دیا تاکہ سفرار سے ملنے کے قبل اس شہر پر اس کا قبضہ ہو جائے۔ مگر اس میں پھر ناکامی ہوئی اور وہ سفرار سے ملنے کے لیئے روانہ ہو گیا سینٹ (سینا ٹس) کا ناگزیر حکم اس کو سنایا گیا مگر کسی نہ کسی حیلے سے اس نے اسکارس اور دوسرے سفرار کو چلتا کر دیا اور روما کے احکام کی تعمیل نہ کی۔ اس کے بعد وہ پھر سرٹا واپس آیا اور اب اس شہر کا سقوط قریب تھا۔ امداد کی چونکہ کوئی امید نہ تھی اسلیئے اطالوی محافظین بھی آخر کار عاجز آ گئے۔ اس لیئے انھوں نے آدہربال کو مجبور کیا کہ اگر یوگرتھا اس کی جان بخشی کرے تو شہر اس کے حوالے کر دیا جائے، اپنے لیئے انھیں کوئی خوف نہ تھا کیونکہ ان کو روما کی سطوت و جبروت پر اعتماد کلی تھا مگر یوگرتھا کی حکمت عملی یہ نہ تھی کہ روما کی امداد کے مفید ہونے کا خیال لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو اس لیئے اس نے آدہربال کو سخت اذیت کے ساتھ مار ڈالا اور محافظین کو خواہ وہ اطالوی ہوں یا دیسی بلا کسی امتیاز کے تہ تیغ کر دیا۔ اس قتل عام کا بلاشبہ یہ منشار تھا کہ تمام ملک نیومیڈیا میں غیر جانب داروں کو ایک کافی سبق ملجائے۔

روما میں جنگ کی تیاری۔

(۶۶) سرٹا کا سقوط ۱۱۲ ق م کے موسم گرما میں ہوا یعنی ۱۱۱ ق م کے کانسلوں کے انتخاب کے قبل۔ اس خبر کے مشتہر ہونے سے اہل روما میں سخت ناراضی پھیل گئی کیونکہ یوگرتھا نے سلطنت روما کی تحقیر کی تھی جس سے تمام دنیا میں

باب ۱۲

اس کے بدنام ہونے کا اندیشہ تھا۔ سالست کا بیان ہے کہ اس ناراضی کا اثر بھی یوگرتھا کے موافق اشخاص کے لیت ولعل میں زائل ہوگیا ہوتا مگر سینٹ (سینات) کو آپنے حسب مرضی اس معاملے میں تغافل کا موقع نہ ملا۔ گابس میمیس نے جو ۱۱۱ء کے لیئے ٹری بیون منتخب ہوا تھا اس معاملے کو عمومیت پسندوں کی طرف سے اٹھا کر اور امرا کی بے ایمانی کو آشکارا کر کے حکومت کو فوری کارروائی پر مجبور کیا۔ کیونکہ اہل سنٹ (سینات) مجلس عامہ سے پھر بہ سر پرخاش ہونا پسند نہ کرتے تھے اس لیئے کہ انھیں خوب یاد تھا کہ گ، گراکس کے زمانے میں ان کی کیا گت بنی تھی جنگ کا باضابطہ اعلان سال آئندہ کے آغاز تک غالباً نہیں ہوا مگر نومیڈیا بطور پراونسیا (صوبہ)[1] جدید کانسلوں میں سے ایک کے سپرد ہوا۔ نومیڈیا کی افواج کی سرکردگی ل کیلپرنیس بیس ٹیا کے سپرد ہوئی جس نے فوراً جنگ کی تیاری شروع کردی۔ یوگرتھا کو بھی ان تجاویز کی خبریں پہنچتی رہتی تھیں اس نے پھر ایک سفارت مع زرخطیر روانہ کی۔ مگر سنٹ (سینات) اب اپنے قول سے پھر نہ سکتی تھی اور یوگرتھا کے سفرا چونکہ پوری طور سے اپنے آقا کی طرف سے اطاعت کا یقین نہیں دلا سکتے تھے اس لیئے واپس کر دیئے گئے اور جنگ شروع ہوگئی بیس ٹیا بقول سالست قابل سپہ سالار تھا مگر اس زمانے کے رومن امرا کی طرح وہ بھی سخت حریص واقع ہوا تھا اور اپنے اسٹاف میں بھی اس نے ذی اثر امرا کو مقرر کیا جسمیں اسکارس بھی شامل تھا غالباً اس امید سے کہ معززین کے ہم رکاب ہونے سے اس کے قابل گرفت افعال پر پردہ پڑ جائیگا۔ سالست کے قول کا آخری جزو بالکل غلط معلوم ہوتا ہے مگر نتائج سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کانسل نے افریقہ پہنچکر نومیڈیا کی راہ اختیار کی جہاں اسے کچھ کامیابی بھی ہوئی اور چند شہروں پر اس نے قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد حالت متغیر ہوگئی۔ یوگرتھا نے ہمت ہار کر پھر نامہ وپیام شروع کردیا راز دار درمیانی اشخاص سے معاملہ طے ہونے لگا اور یوگرتھا کو جسے زیادہ سے زیادہ یہ امید ہوسکتی تھی کہ عارضی صلح کرا کے روما میں پھر اپنی ریشہ دوانیاں

---

[1] اس صوبے کا نام غالباً رومن صوبہ افریقہ کی رعایت سے افریقہ ہی پڑا ہوگا۔

شروع کرے اس کو یہ معلوم ہوگیا کہ اسکارس بھی طمع زر سے بری نہیں۔ اس نے فوراً صلح کی درخواست کر دی اور ارادہ کرلیا کہ جملہ معاملات وہیں طے ہو جائیں۔ جتنے معاملات جلسۂ عام میں ہوئے سب میں آداب سیاسی کو پوری طور پر ملحوظ رکھا گیا۔ یوگرتھا جس کو امان دی گئی تھی رومنوں کی چھاونی میں آیا بھرے دربار میں اپنی فروگذاشتوں کی معافی چاہی اور اطاعت قبول کی جو قبول کرلی گئی۔ اس نے کئی گھوڑے ہاتھی اور دیگر سامان جنگ بھی حسب معاہدہ پیش کیا۔ مگر اصلی لین دین کا معاملہ تنہائی میں بیس ٹیا اور اسکارس سے طے ہوا۔ اس طور پر افریقہ میں جنگ کا خاتمہ ہوگیا اور کانسل انتخابات کے لئے روما واپس آیا۔

رشوت ستانی اور ریشہ دوانی

(۶۷۷) رفتہ رفتہ اس شرمناک صلح کی خبریں روما میں پہنچنے لگیں جس سے لوگوں کو یقین کامل ہوگیا کہ کانسل نے جو اراکین (سینات) میں سب سے زیادہ ذی اقتدار تھا قومی عزت کو ہوس زر میں پامال کردیا تھا۔ سینات کو خوب معلوم تھا کہ یہ صلح دیرپا نہیں ہوسکتی مگر اسکارس کا اثر بہت تھا اور یوگرتھا سے اس کے ملجانے سے اس جماعت کو اور بھی پریشانی ہوئی کیونکہ بہت سے قبل ہی سے یوگرتھا کے وظیفہ خوار تھے۔ مگر عوام جو یوگرتھا کے سیم و زر سے بہرہ اندوز نہیں ہوئے تھے سخت ناراض ہوگئے اور میمیس نے جو اب تک ٹری بیون تھا امرا کے خلاف اصول و دستور غصب اقتدارات اور قوم کی عزت اور مفاد کو برباد کردینے پر توجہ دلا کر ان کو اور بھی برافروختہ کردیا۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے تحقیقات کیلئے ایک تجویز منظور کرادی مگر سربرآوردہ خطاکاروں پر جرم ثابت ہونے کے لیے یوگرتھا کی شہادت بھی ضروری تھی۔ یہ طے ہوا کہ یوگرتھا کو امان دیکر طلب کیا جائے اور پریٹر[۱] ل، کیاسیس اس کو لانے کے لئے روانہ کیا گیا۔ اس اثنار میں جب کہ روما کے یہ حالات تھے یوگرتھا ان افسروں کو رشوت دیکر ہموار کررہا تھا جن کو کانسل افواج کے ساتھ چھوڑ آیا تھا تاکہ اپنی قوت کو بھی مستحکم کرے۔ یہ ماتحت افسر بھی اپنے بالادستوں کی طرح اس کے دام فریب میں آگئے۔ مگر جب کیاسیس آیا

---

[۱] یہ شہر سے ۱۱۱ ق م میں کونسل مقرر ہوا اسکے لئے اس کتاب کی دفعہ ۸۵، دیکھنی چاہیئے (پولی واسو داع ۹۲)

اور اس کو نہ صرف روما کی امان کا بلکہ اپنی امداد کا بھی یقین دلایا اس نے حاکم کی تعمیل کو مناسب سمجھا۔ روما کے سیاسی سرگروہوں کے حالات اسے خوب معلوم تھے۔ اس کے علاوہ اگر وہ نافرمانی کرتا تو اسکی اطاعت گویا بے معنی تھی اور اسکارس اور بیسٹیا بھی اس کے اس فعل سے کہیں کے نہ رہتے مستقبل کا خیال کر کے اس نے محسوس کیا کہ اس کے اس فعل سے اس کے رومن شرکاء تباہ ہو جائینگے اور پھر روما پہنچکر اسے خوب معلوم تھا کہ روپے سے بہت کچھ کام نکل سکتا تھا۔ نتائج سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا قیاس صحیح تھا۔ میمیس نے عوام کی چیرہ دستی سے اس کو محفوظ رکھا اور مجمع عام میں اسکو پیش کیا اور اس کو مشورہ دیا کہ حال کے واقعات کو صاف صاف بیان کر کے اپنے آپ کو اہل روما کے رحم پر چھوڑ دے۔ یوگرتھا کو جواب دہی کا حکم دیا گیا مگر ایک دوسرے ٹریبیون کی بائیبیس نے اس کو بولنے سے روک دیا۔ حاضرین مجمع چلاتے رہے اور ٹریبیون کو دھمکیاں دیتے رہے مگر اس کو روکنے کا قانونی حق تھا جس پر وہ اڑا رہا۔ اس میں شک نہیں کہ عوام کے غیظ و غضب برداشت کرنے کے لئے اس نے اپنا قرار واقعی معاوضہ لے لیا ہوگا۔ مگر کوئی چارہ کار نہ تھا اس لئے مجمع حالت غیظ و غضب میں منتشر ہوگیا۔

یوگرتھا کا قیام روما

(۷۶۸) یوگرتھا ابھی تک روما میں موجود تھا جبکہ سال نو کے کانسلوں نے اپنی خدمت کا جائزہ لیا۔ ان میں سے پوسٹومیس البینس جو افریقہ میں بیسٹیا کا جانشین ہونے کو تھا ہرگز یہ نہیں چاہتا تھا کہ جنگ ختم ہو جائے اور اس کو فتح کے جشن برپا کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ میسیوا ولد گلوسا یوگرتھا کا چچازاد بھائی روما میں آکر پناہ گیر ہوا تھا کیونکہ اب نیومیڈیا میں اس کا ٹھہرا رہنا خطرناک ہوگیا تھا سالسٹ کا بیان ہے کہ کانسل کے اغوا سے اس نے نیومیڈیا کے تخت و تاج کا دعوی کیا۔ یوگرتھا نے دیکھا کہ فوری کارروائی ضروری ہے کیونکہ سینیٹ میں جو اس کے بہی خواہ تھے وہ اس جدید دعویدار تخت کو ہٹا نہیں سکتے تھے اور اس کے علاوہ اگر سلطنت کے ذرائع دوسرے شخص کے قبضے میں آجاتے تو اسکے ان بہی خواہوں کی ہمدردی بھی نہ باقی رہتی۔ اسلئے

اس نے اپنے وفادار مصاحب بومل کار کو حکم دیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے میمیوا کا خفیہ طور سے کام تمام کر دے بومل کار کو چند اشخاص اس کام کے لئے فوراً مل گئے اور ان میں سے ایک نے میمیوا کو اس بے پروائی سے مار ڈالا کہ فوراً گرفتار ہو گیا۔ اور دھمکیوں سے ڈر کر بومل کار کے خلاف میں گواہ سرکار بن گیا سالسٹ کا بیان ہے کہ اس شخص کا اس پروانۂ امان میں داخل ہونا مشتبہ ہے جو اس کے آقا کو دیا گیا تھا۔ مگر اس پر باضابطہ مقدمہ قائم ہوا اور پہلی پیشی میں اس کو پچاس شخصوں کی ضمانت پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ تعجب کی بات ہے کہ پچاسوں ضمانتیں یوگرتھا کے دوستوں کی طرف سے فوراً داخل ہو گئیں۔ اس نے خود اس جرم سے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ مگر اس کے دوست اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکتے تھے۔ نیومیڈیا میں اثر قائم رکھنے کے لئے بوملکار کا بچانا ضروری تھا۔ اس لئے اس نے چپکے سے بومل کار کو مکان روانہ کر دیا اور ضامنوں کو ضمانت کی رقم ادا کر دی۔ پہلی آخر کار سینات کو بھی جوش آگیا اور یوگرتھا کو روما سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ روایت ہے کہ روما سے روانہ ہوتے ہوئے اس نے پلٹ کر دیکھا اور کہا یہ ایک شہر ہے جو بکنے والا ہے اور صرف منتظر ہے اس شخص کا جو اس کی پوری قیمت دے سکے۔[1]

(۶۷۹) ۱۱۰ ق م ختم ہو رہا تھا اور ۱۰۹ ق م کے انتخابات قریب آ گئے تھے جس کا صدر البینس ہونے کو تھا کیونکہ اس کا ہم عہدہ اوفس مقدونیہ میں مصروف پیکار تھا۔ اس لئے وہ افریقہ اس قصد سے روانہ ہوا کہ موسم سرما ہی میں جنگ کو ختم کر دے۔ مگر یوگرتھا اس قدر تیزی سے نقل و حرکت کرتا تھا اور آگے سلسلہ گفت و شنید کے آغاز کا وعدہ کرتا جس کے سبب سے کانسل پریشان ہو کر روما واپس آیا اور افواج کو اپنے بھائی آلس کے زیر کمان چھوڑ دیا۔ سیاسی سرگرمیوں کی طرف سے روما میں عام طور پر بدگمانی ہو گئی تھی اور اکثر لوگ کانسل کی ناکامیابی کو یوگرتھا سے سازش کر لینے پر محمول کرتے تھے۔ مزید براں روما میں اپنے کام کو ختم کر کے پھر میدان جنگ کو وہ جلد واپس نہ ہو سکتا تھا کیونکہ ایک سیاسی پیچیدگی[1] کی وجہ سے روما

روما کی نیلام پر

[1] سالسٹ (یوگرتھا) ۳۵

میں تمام انتظامی کام رک گیا تھا بےچینی عام طور پر پھیل گئی تھی اور یوگرتھا کے ورود حاصلہ کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اور بھی شکوک پیدا ہو گئے تھے۔ دو ٹری بیون فوری انتخاب دوبارہ[1] کے ساعی تھے مگر ان کے ہم عہدہ غالباً کسی سیاسی اصول کی بنا پر اس کے مخالف تھے۔ اس نزاع کی وجہ سے ٹری بیونوں اور دیگر عہدہ داروں کا انتخاب معرض التوا میں پڑ گیا تھا۔ کسی نہ کسی صورت سے یہ دقت رفع ہو گئی[2] مگر اس اثنا میں ۱۱۰ ق م ختم ہو گیا اور البینس جواب پرو کانسل تھا ابھی تک روما میں موجود تھا۔ مگر اس کا بھائی خاموش نہ تھا۔ موسم سرما کے وسط میں[3] اپنی خیمہ گاہ سے نکل کر وہ ایک شہر کے فتح کرنے کے لیئے روانہ ہوا جس میں مشہور تھا کہ یوگرتھا کا خزانہ ہے غالباً اس قصد سے کہ ایک ہی حملے میں خود بھی مالا مال ہو جائے اور جنگ بھی ختم ہو جائے۔ مگر اس شہر کا موقع ایسا تھا کہ اس کا محاصرہ آسانی سے نہ ہو سکتا تھا اور یوگرتھا دھمکیوں سے ڈرنے والا نہ تھا۔ اس نے حبشی اور نااہل رومن سردار کو نفع کا لالچ دلا کر خفیہ طور سے معاملہ طے کرنے کے بہانے سے صحرا میں بلایا اور وہاں اس کے خستہ حال اور ناراض سپاہیوں کو اغوا کرنا شروع کیا اور جب دیکھ لیا کہ ان میں ہمت باقی نہیں رہی ہے تو رات کو روما کی سپاہ پر حملہ کر دیا۔ لیگیوریا اور تھریس کی امدادی افواج کے سپاہی اور بعض لشکری بھی دشمن سے مل گئے اور ایک سنتوری نے بھی دغا کی۔ اہل نیومیڈیا خیمہ گاہ میں گھس آئے اور رومنوں کا کام تمام کر دیا۔ دوسرے روز آلس اور باقی ماندہ لوگ جو بچ گئے تھے یوگرتھا نے براہ ترحم ان کی جان بخشی کی اور جوئے کے نیچے گزرنے کے[4]

---

[1] اس معاملے کے تفصیلی حالات بیان نہیں کیئے گیئے ہیں نہ ان کے متعلق قیاس کام کر سکتا ہے۔
فوری انتخابات دوبارہ کی شرائط کے لیئے دیکھو فقرہ (۱۲۷)

[2] کم از کم میمیلس تو اگر معمولی وقت یعنے ۱۰ دسمبر ۱۱۰ ق م کو نہیں تو ۱۰۹ کے اوائل میں ضرور ٹری بیون تھا۔ انتخاب کے وقت کے لیئے دیکھو (۱۲۷)

[3] سیلسٹ یوگرتھا (۳۷)

[4] یہ ایک قدیم رسم تھی مغلوب فوج ہتھیار ڈالدینے کے بعد ڈھالوں یا جوئے کے نیچے سے گزرتی

باب ۳۹

کمیشن تحقیقات

بعد ان کو ملک نیومیڈیا سے دس روز کے اندر نکل جانے کا حکم دیا گیا۔
(۷۷) یہ شرمناک ہزیمت نیومنٹیا میں من کینس کی شکست سے بھی بدتر تھی یعنی کاڈین مارکس کی شکست کے مماثل جو اس دور دراز زمانے کا واقعہ تھا جبکہ روما کا پورے ملک اطالیہ پر بھی قبضہ نہیں ہوا تھا۔ سالسُٹ کا بیان ہے کہ اس واقعہ سے نہ صرف اہل روما کی آتش غیظ و غضب مشتعل ہوگئی اور وہ سخت شرمندہ ہوئے بلکہ خوف زدہ بھی ہو گئے۔ ممکن ہے کہ اس کا بیان صحیح ہو کیونکہ مقدونیہ اور نوریکم میں رومن افواج کی شکست اور شمالی حملوں کی افواہ سے ان کے حواس باختہ ہو رہے تھے۔ البینس (کانسل) نے عجلت کے ساتھ افواج کو جمع کرنا چاہا مگر ٹری بیونوں نے فوج کو میدان جنگ لیجانے سے اس کو روک دیا۔ اسکے بعد وہ خود افریقہ کی طرف روانہ ہوا کیونکہ سینیٹ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ صلح نامہ جو یوگرتھا کے ساتھ ہوا تھا اُسکی پابندی ضروری نہیں۔ مگر وہ کچھ کر نسکا کیونکہ ہزیمت خوردہ فوج کا باقی ماندہ کم قیمت حصہ میدان جنگ میں جانے کے لائق نہ تھا۔ مگر رومنوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا۔ غالباً ۱۰۹ق م کے اواخر میں جبکہ جدید ٹری بیون اپنی خدمت پر فائز ہوئے ان میں سے ایک گ۔ ہمیلیس لیمے ٹانس نے ایک تجویز پیش کی کہ ایک خاص کمیشن ایسے اشخاص کے افعال کی تحقیقات

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:- گویا فریق غالب کا جوا اس کی گردن پر پڑا جاتا ہے۔ جیسے کہ آج کل مغلوب فوج اپنے ہتھیار وں کو ڈھیر کر دیتی ہے مترجم۔

لے کانسلی کے انتخابات کیا ہوئے معلوم نہیں مگر غالباً ۱۰۹ق م کے اوائل میں ہوگئے ہونگے کانسل صوبجات کی سپردگی کا بھی کہیں ذکر نہیں اور غالباً سیاسی ہیجیدگی کے سبب سے یہ کام ملتوی ہوگیا ہوگا۔ اگر یہ صحیح ہو تو افریقہ میں البینس کی واپسی حسب قاعدہ ہے سالسُٹ کی عبارت (۱۱ یوگرتھا ۱۴۳-۱۴۲) بالکل غلط ہے جیسا کہ مسٹر سمرس نے اس کتاب کے دیباچے میں بیان کیا ہے (صفحہ ۱۵)

لے قانون میمیلیا اور اس کے نتائج کے لیئے دیکھو سالسُٹ "یوگرتھا" (۴۰) سمر و بروٹس (۱۲۸-۱۲۷) پر و بالیو ۲۸- پلوٹارک گ، گراکس کی سوانح عمری پر ہولڈین کے حواشی۔

کے لیئے مقرر کیا جائے جنھوں نے حال میں یوگرتھا سے، سازش کر لی تھی، اس کی
کسی طور سے امداد کی تھی یا اس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کیا تھا۔ اس تجویز کا نفاذ
بصورت قانون سنہ ۱۰۹ کے اوائل میں ہوا۔ امرا خوف زدہ ہو گئے اور اس کی
نامنظوری کی بے سود کوشش کی مگر ان کے متوسلین کے ووٹ (آرا) اس
کے لیئے کافی نہ تھے مع لاطینی اور دیگر حلفار کے جن کو وہ شہر میں لائے تھے۔
اصل واقعہ یہ ہے کہ طبقۂ نائٹ طبقۂ عوام کے ساتھ ملکر کام کر رہا تھا اور دونوں
کے اس اتحاد کا مقابلہ سخت دشوار تھا۔ قانون ممیلیا کے ذریعے سے جو خاص
طرز عمل وضع کیا گیا اس کے تفصیلی حالات کے متعلق شبہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے
کہ تینوں تحقیقات کنندہ کمشنروں (کوسے زیٹور) کا تقرر انتخاب سے ہونے کو
تھا مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سزائیں جو دی گئیں ان
اراکین جوری کی وجہ سے تھیں جو گراکی کے قائم کیئے ہوئے نمونے پر مقرر ہوئے
تھے یعنی طبقۂ ایکویسٹرین سے تعلق رکھتے تھے۔ اغلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ
اس عدالت کی تشکیل یہ تھی کہ اس میں مقرر شدہ صدر ہوتا تھا اور اس کے
مشیر (کانسیلیم) ہوتے تھے مگر یہ کانسیلیم صرف مشورے کے لیئے نہ تھی بلکہ ایک باقاعدہ
جوری تھی جو مقدمات کا فیصلہ غلبہ آرا سے کرتی تھی۔ المختصر جوری کا طریقہ جو عدالت
استحصال بالجبر (پی ٹنڈے) میں سنہ ۱۴۹ ق م سے قائم تھا بالکل عام ہو گیا جس سے
خاص حالتوں میں بھی تجاوز کرنا ناممکن تھا۔ کوسے زیٹور ممکن ہے کہ اراکین سینات
ہوں بلکہ ممکن ہے کہ سب رکن سینات ہوں۔ مگر تین کی کیوں ضرورت تھی۔ ہم یہ
یقین نہیں کر سکتے کہ تین عدالتیں تھیں سب سے اہم امر یہ تھا کہ اگر ایک ہی
کوسے زیٹور ہوتا تو اس کی بیماری یا موت سے سب معاملہ درہم و برہم ہو جاتا اور
اصل مقصد میں کامیابی نہ ہوتی۔ اس لیئے تین شخصوں کا تقرر جن میں سے ہر ایک
اس خدمت کے فرائض کو انجام دے سکتا تھا ایک عملی پیش بندی تھی جو بالکل روشنوں

سنہ ۵۱ دیکھو عام سین اسٹاٹس ریخٹ ۲ فہرست (کوسے زیٹور)
سنہ ۵۲ دیکھو سسر وڈی اوراتور ۲-۲۸۳ اور دلکنس کا حاشیہ ۲

کے اصول کے موافق تھی اور گراکی کے کمیشن زرعی کی تشکیل بھی بالکل اسی طرح ہوئی تھی باوجود عوام کی برانگیختگی اور امراء کے ہراس کے اسکارس ہمت نہ ہارا اور کچھ ایسی تدبیریں کیں جس کی بدولت وہ خود بھی ایک کمشنر منتخب ہوگیا۔ یہ سالسٹ کا بیان ہے مگر سسرو کہتا ہے کہ جب بیسٹیا کے مقدمے کی سماعت ہونے لگی اسکارس عدالت میں بطور اس کے معاون کے موجود تھا۔ اگر اسکارس کسی خاص مقدمے کی سماعت کے دوران میں بہ حیثیت صدر موجود نہ تھا تو روما کے دستور کے مطابق کوئی امر اس کے بہ حیثیت معاون موجود ہونیکا مانع نہ تھا اور دونوں مورخوں میں جو ظاہری اختلاف ہے وہ رفع ہوجاتا ہے۔ سالسٹ کا یہ بھی بیان ہے کہ تحقیقات میں جانبداری کی وجہ سے حد درجہ سختی اور بے انصافی برتی جاتی تھی کیونکہ عوام پر اپنے غلبے کے زمانے میں امراء نے جو ظلم کیا تھا اب اسکا پھل انکو مل رہا تھا۔ بقول سسرو جن لوگوں کو دوران تحقیقات میں سزا ملی سابق کے کانسل بیسٹیا و البینس تھے اور ل اوپی میس بھی تھا جس سے ہر شخص کو نفرت تھی اور جو بالآخر ڈراکیم میں بحالت جلاوطنی مرگیا[۱]

(۷۷) غالباً ۱۰۹ ق م کے وسط میں کانسل کی کالی کسیلیس میٹی لس نے افواج افریقہ کی کمان لی۔ مورخین اس شخص کے اعلیٰ اخلاق خصوصاً راست گوئی کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ بے ایمانی کے زمانے میں ایماندار[۲] اور خاندانی امیر ہونے کی وجہ سے ایک طرف تو وہ عمومیت پسندوں کا مخالف مگر اس کے ساتھ ہی اپنے فرائض کا پابند تھا۔ نہ صرف سینا ت اور عامہ قوم بلکہ حلفاء اور متوسل بادشاہ بھی اس کی امداد کے لیے تیار تھے۔ جب وہ میدان جنگ کی طرف روانہ ہوا تو اہل روما کو امید ہوئی کہ جب فوج کا سپہ سالار ایسا شخص ہے جس کو نومیڈیا کے زر و سیم کی ہوس نہیں ہے تو فتح ضروری ہے۔ مگر اس کا کام آسان نہ تھا۔ اس کو اپنی جدید فوج کو کام کے لایق بنانا

[Margin: میٹی لس کی سپہ سالاری]

---

۱ سسرو بروٹس [illegible] (۱۲۸)

۲ اس کے ثبوت میں یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا اور دوران مقدمہ میں اس نے اپنی حساب کی بہی پیش کرنی چاہی تو جوری نے اس کے قول کو کافی خیال کیا اور بہی کو نہ دیکھا۔ دیکھو سسرو [illegible]

تھا اور پرانے سپاہیوں کی ہمت کو بڑھانا تھا اور سب سے ضروری یہ تھا کہ پرانے سپاہی نئے سپاہیوں کو اپنی مثال سے بے ہمت نہ کر دیں۔ بدقسمتی سے اسے جو سپاہی ملے سست اور کاہل لٹیرے اور بھگوڑے تھے۔ مگر ان مشکلات کا اسے احساس تھا اور اس کے اسٹاف میں تجربہ کار سپاہی تھے نہ کہ نمائشی امراء۔ ان میں دو قابل ذکر شخص تھے ایک توپی روٹی لیس اوفس جو فلسفہ رواقیین (اسٹوئک) پر عمل کرتا تھا اور ۱۰۵ء میں کانسل بھی ہوا تھا اس نے سپاہیوں کی تربیت میں اصلاح کی میٹی اس نے خاص فرائض اس کے سپرد کیے تھے اور غالباً وہ فوج کی ضبط اور قواعد میں اصلاحات کرنے لگا۔ گائیس ماریس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ ۱۱۴ء میں وہ ہسپانیہ میں بہ حیثیت پریٹر قسنزاقوں کی سرکوبی میں مصروف تھا۔ اگر وہ بڑے خاندانوں میں سے کسی سے تعلق رکھتا تو ان کارہائے نمایاں کی وجہ سے وہ فاتحانہ اعزاز کا مستحق ہوتا مگر وہ امراء کے معزز طبقے کا رکن نہ تھا۔ جائداد تو اس نے اس وقت تک کافی حاصل کر لی ہوگی مگر حصول زر اس کی فاسد طبیعت کے منصوبوں کے لیے کافی نہ تھا۔ میٹی لس اس کی فوجی قابلیت کی قدر کرتا تھا مگر اس کو پیش پیش نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ جنگی مشوروں میں اس سابق کسان کی حیثیت جس نے ٹھیکہ داری میں روپیہ کمایا تھا ایک پیشہ ور سپاہی کی تھی جو صرف اپنی قابلیت کی وجہ سے امراء کے ساتھ شریک کر لیا جائے۔ ضبط کے از سر نو قائم کرنے اور فوج کو میدان جنگ میں لانے کے قابل کرنے میں کانسل کو ان دونوں شخصوں سے یقیناً بہت کچھ مدد ملی۔ دونوں میں جو خلقی اختلافات تھے بعد میں نتیجے سے ظاہر ہونگے۔

(۲۷) جنگ کا رخ اب بدل گیا تھا۔ یوگرتھا نے پھر اپنی اطاعت کا یقین دلانا چاہا مگر میٹی لس نے اس کے سفیروں کو ہموار کرنے کی کوشش کی گو ایک بادشاہ کے ساتھ ایسی چال برتنا ذرا جوکھم کا کام تھا کیونکہ یا تو کارپرداز انعام کے لالچ سے بادشاہ کو قتل کر ڈالتا یا اس کو پھنسا دیتا اور اس طرح جنگ ختم ہو جاتی یا یوگرتھا

میٹی لس کے زیر کمان رومیوں کی بہتر حالت

---

۱۵ ویلیریس میکیمس ۲-۳-۲ اس موقعہ پر پہلوانوں کی جنگ آزمائی پہلی مرتبہ دکھائی گئی اور سپاہیوں کو تلوار کے کرتب سکھائے گئے۔ دیکھو مارکوارت۔ ۳-۵۵۵

کو سازش کا حال معلوم ہو جاتا اور پھر وہ کسی پر اعتبار نہ کرتا مگر اس تدبیر سے کانسل بادشاہی حکومت کے سب سے کمزور نقطے (یعنی کاریرواز ون پر بھروسہ کرنا) پر وار کر رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ نیومیڈیا کی طرف پیش قدمی شروع کی شہر واگا پر جو اطالوی تجار کا مرکز تھا قبضہ کر کے اس کو فوجی مرکز بنا دیا گیا۔ یوگرتھا کے پاس سے دوسرے سفیر آئے مگر ان کو بھی حسب سابق ہموار کرنے کی کوشش کی گئی۔ بادشاہ کو اس اثنار میں معلوم ہو گیا کہ میٹی لیس کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے جنگ ناگزیر ہے۔ اس نے ایک فوج غدار جمع کر لی اور دشمن کی نقل و حرکت کو غور سے دیکھتا رہا کہ جب کبھی رومن گھات میں آجائیں ان پر موقع پاکر حملہ کر دے۔ کانسل موتھول ندی کے کنارے کنارے جنوب کی طرف بڑھتا گیا کیونکہ پانی کے قریب رہنا نہایت ضروری تھا۔ اس لیے اس کو اکثر اوقات نشیب کی اراضی میں سے گزرنا ہوتا تھا اور آخر کار یوگرتھا نے موقع پاکر حملہ کر دیا۔ دونوں فوجوں میں اس مقام پر عرصے تک مقابلہ ہوتا رہا جس میں نیومیڈیا کی افواج کے سریع الحرکت ہونے اور زمین کے ناہموار ہونے کی وجہ سے رومنوں پر فوقیت حاصل تھی۔ مگر رومن افواج کے استقلال اور ان کے سپہ سالاروں کے تحمل نے یقینی شکست کو فتح سے بدلدیا اور آخر کار بغیر ندی سے ہٹنے کے انھوں نے دشمن کو بھگا دیا اور چند دنوں کے آرام کے بعد باوجود گزشتہ لڑائی کے نقصانات کے رومن فوج دھاوا کرنے اور لڑنے کے لیے تیار تھی جیسا کہ ایک متمدن ملک کی فوج کو ہونا چاہیئے تھا۔ یوگرتھا کی فوج کی حالت اس کے بالکل خلاف تھی دست بدست معرکے میں نیومیڈیا کے سپاہی اطالیہ کی قواعد داں سپاہ کے مقابلے میں جو ہوشیار افسروں کے زیر کمان تھی کچھ بھی نہ تھی۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ ایک ساتھ حملہ کرتے تھے اور تعاقب ہونے پر بھاگ نکلتے تھے۔ اور جو سپاہی میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوتا اس کو پھر واپس لانا دشوار تھا۔ کیونکہ وہ اپنے ہی ملک میں تھا، فتح حاصل کرنے پر رومن چھاؤنیوں میں لوٹ مار کرنے کا بھی کم موقع تھا، اور پھر کر گھر چلے جانے کا خیال ہر وقت پیش نظر رہتا تھا اسلیئے ان کا پسپا ہونا شکست فاش سے کم نہ تھا اور یوگرتھا کی عظیم الشان فوج چشم زدن میں غائب ہو گئی۔ اس نے پھر دوسری فوج کی تیاری شروع کر دی

گرسالُسٹ کا بیان ہے کہ اب اس نے جو سپاہی بھرتی کیئے وہ جنگجو طبقے میں سے نہ تھے میٹی لس نے اب یہ محسوس کرکے کہ جنگ کے ختم ہونے میں دیر ہوگی اور خونریز لڑائیوں میں فتح حاصل بھی ہو تو اس میں جان و مال کا نقصان ہے اس نے اپنے طرز عمل کو تبدیل کردیا۔ اس نے نہایت تیزی کے ساتھ دشمن کے ملک میں پیش قدمی شروع کردی اور تمام ملک کو تباہ کرنا شروع کردیا شہروں اور قلعوں کو فتح کرکے وہاں کے تمام بالغ مردوں کو تہ تیغ کرکے لوٹ مار کا مال اپنے سپاہیوں کے سپرد کردیا۔ اس طور پر اس نے دیسی باشندوں کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا اور اپنی فوج کے لیئے رسد بھی حاصل کرتا رہا۔ اہم مقامات پر فوجیں ڈالدی گئیں اور یوگرتھا کو اپنے ہی ملک میں گویا دوسرے ملک میں جنگ کرنے کی مشکلات پڑ گئیں۔ اس نے مجبوراً بے قاعدہ جنگ شروع کردی اور رومنوں کی رسد لانیوالی جماعتوں اور فوج کی ٹکڑیوں کو اپنے چیدہ سوار لیکر تباہ کرنے لگا۔ اس طور پر گویا فریقین کے سپہ سالاروں کو اب معلوم ہوگیا تھا کہ اپنی افواج سے وہ کس خاص طریقے پر کام لے سکتے تھے اور اسی طریقے پر عمل کرنے لگے تھے۔

(۷۷۳) گذشتہ سپہ سالاروں کی شرمناک ناکامیوں کے بعد اہل روما کا میٹی لس کی فتوحات پر خوش ہونا اور ان کی امیدوں کا بڑھ جانا قابل تعجب نہیں۔ مگر یہ چالاک شخص اپنی افواج کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیشہ نقل و حرکت کرکے ملک کو تباہ کرنا اور یوگرتھا کا ہمیشہ پیچھے لگا رہنا سخت پریشانی کا موجب تھا اور فوجیں بالکل خستہ ہوگئی تھیں۔ یوگرتھا بھی موقع پاکر دشمنوں پر رعب جماتا رہتا تھا اور جو اکیلے دکیلے رومن سپاہی ملجاتے انکو مار ڈالتا۔ اس لیئے رومن کمانڈر نے قصد کیا کہ شہر زاما پر جو مشرقی نیومیڈیا کا صدر مقام اور نہایت مستحکم تھا حملہ کرے۔ اگر جغرافیہ نویسوں نے غلطی نہیں کی ہے تو یہ مقام رومن صوبے کی سرحد سے دور نہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مقام پر حملہ کرنے میں میٹی لس کا مقصد یہ تھا کہ یوگرتھا وہاں کمک کے لیئے آئے اور اس سے قطعی جنگ ہوسکے۔ ایک امر کا یہاں تذکرہ کرنا ضروری ہے جس سے رومن سپہ سالاروں کی مشکلات پر روشنی پڑتی ہے۔ رومن افواج سے سپاہیوں کا بھاگ کر دشمن سے ملجانا کوئی نئی بات نہ تھی اور

اس جنگ میں بھی یوگرتھا کو بہت سے ایسے سپاہی مل گئے تھے۔ ان میں سے سب یا تو اطالوی حلفاء میں سے تھے یا غیر ملکی امدادی افواج کے سپاہی تھے۔ انھیں فراریوں سے غالباً بادشاہ نے زاما پر حملہ کیئے جانے کی خبر سنی۔ اس نے بہ عجلت زاما کی راہ لی، وہاں کے باشندوں کی ہمت افزائی کی اور ان کی امداد کے لیئے فراری رومن سپاہیوں کی ایک جماعت وہاں چھوڑ دی۔ اس کے بعد وہ پھر صحرا کی طرف چلا گیا اور رومنوں کی نقل و حرکت کی خبروں کا انتظار کرتا رہا۔ ماریس فوج کی ایک چھوٹی سی ٹکڑی کے ساتھ شہر سیکا سے رسد لانے کے لیئے بھیجا گیا تھا جو مغرب میں رومنوں کے قبضے میں تھا۔ یوگرتھا نے اس کی فوج کے اگلے حصے پر شہر کے دروازے سے نکلتے ہی حملہ کر دیا اور اہل سیکا بھی بغاوت پر تیار تھے۔ مگر ماریس فن سپہ گری میں طاق تھا اس نے فوراً دشمن کو پسپا کر دیا۔ رومن فوج نے زاما کو گھیر لیا مگر اس محاصرے کے حالات ہم اس موقع پر بیان نہ کریں گے گوسالسٹ نے غیر معمولی وضاحت کے ساتھ خونریز حملوں، زبردست محافظت، یوگرتھا کی امداد پہنچانے کی جانباز کوششوں اور ماریس کی قابلیت اور حسن تدبیر کا ذکر کیا ہے۔ آخر کار میٹلس کو محاصرہ اٹھا دینا پڑا۔ اس نے نیومیڈیا کے مختلف شہروں میں کچھ فوجیں چھوڑ دیں اور باقی فوج کو لیکر موسم سرما بسر کرنے کے لیئے رومن صوبے کو واپس چلا گیا۔

(۴۰۷) گزشتہ معرکوں کی خونریزیوں اور محنت شدید سے کوئی خاص نفع نہیں ہوا تھا۔ اس لیئے میٹلس نے پھر خفیہ سازشوں سے کام لینا چاہا۔ بوملکار نے جو یوگرتھا کا منظور نظر کارپرداز تھا جنگ اور امن دونوں حالتوں میں اپنے مالک کی نمک حلالی سے خدمت کی تھی مگر اب جنگ کا رنگ ایسا تھا کہ آخر کار روما کی کامیابی لازمی نظر آتی تھی اور بوملکار نے محسوس کیا کہ ممکن تھا کہ وہ رومنوں کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اس سے بدلہ لیں کیونکہ شاید یوگرتھا اپنی جان بچانے کے لیئے اپنے دوست کو بھینٹ دیتا۔ اسلیئے اس نے میٹلس کے وعدوں کو بطیب خاطر سنا جس نے اس کو امان دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ اپنے آقا کو زندہ یا مردہ رومنوں کے سپرد کردے مگر فی الوقت صرف اتنی

کوشش کی گئی کہ بادشاہ کو اطاعت کلی قبول کرنے پر دھمکا کے مجبور کیا جائے یہ چال ایک حد تک چل گئی۔ یوگرتھا سے کہا گیا کہ وہ ایک رقم کثیر، اپنے باقی ماندہ ہاتھی، اور کچھ گھوڑے اور ہتھیار رومنوں کے حوالے کر دے۔ اس نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد اس کو حکم دیا گیا کہ فرار شدہ رومن سپاہی جو اس کے ساتھ ہیں ان کو بھی حوالے کر دے[۵۱]۔ اس کی بھی اس نے تعمیل کی مگر بعض کو اس کی خبر لگ گئی تھی اور وہ بھاگ کر موریٹانیا میں پناہ گیر ہوئے۔ باقی ماندہ کا جو حشر ہوا ہوگا اس کو ہم آسانی سے قیاس کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد بادشاہ کو حکم دیا گیا کہ وہ بذات خود حاضر ہو۔ مگر اس نے دیکھ لیا کہ یہ دام فریب اس کو گرفتار کرنے کے لیئے بچھایا گیا ہے اور اس نے انکار کر دیا رفتہ رفتہ اس میں پھر ہمت آگئی اور باوجود اس قدر نقصانات کے اس نے پھر جنگ کا تہیہ کر لیا ۔

میٹی لس اور میریس کی نزاع

(۷۷۵) سنہ ۱۰۸ کے انتظامات میں صوبۂ افریقہ بہ حیثیت پروکانسل میٹی لس کے سپرد ہوا اور معلوم یہ ہوتا تھا کہ جنگ کے اختتام کا سہرا اسی کے سر رہیگا۔ مگر صوبے کے صدر مقام پر ماریس اور میٹی لس کے درمیان نزاع پیدا ہو جانے سے یکجہتی باقی نہ رہی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نجومی نے ماریس کو اس کی خوش قسمتی کا یقین دلایا تھا اور خود اس کو بھی حصول جاہ کی سخت حرص تھی۔ اب اس کی یہ آرزو تھی کہ کسی صورت سے کانسل ہو جائے۔ خدمت پریٹری پر وہ فائز ہو ہی چکا تھا اس لیئے قانوناً اس کا شمار نوبلیس (امرا) میں تھا مگر روما کے بڑے بڑے خاندانوں کا قدیم دستور یہ تھا کہ خدمت کانسلی اپنے ہی دائرے میں محدود رکھیں۔ اس حد فاصل کو جو قانون سے نہیں بلکہ رواج سے قائم کی گئی تھی۔ ماریس نے توڑنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ اپنے نفس پر اسے اس درجے قابو حاصل تھا کہ ایک وقت جب اس پر عمل جراحی ہوا اس کے چہرہ پر شکن نہ آئی اور اسی غیر معمولی قوت کے بدولت گو اس کے اپنے کارہائے نمایاں کی کوئی داد نہ ملتی تھی مگر وہ ساکت رہا۔

---

[۵۱] آروسیس (۵-۱۵-۷) کا بیان ہے کہ ۳۰۰۰ آدمی حوالے کیئے گئے۔ اس نے غالباً لیوی سے نقل کیا ہے۔ اہل تھریس و لیگیوریا بھی جن کا اپیین نے ذکر کیا ہے غالباً اسی موقع پر حوالے کیئے گئے تھے ۔

مگر اب اسکا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تھا۔ اس نے میٹی لس سے روما جا کر خدمت کانسلی کا وعویدار ہونے کے لیئے رخصت کی درخواست کی مگر اس نے انکار کر دیا کیونکہ یہ سپہ سالار جو طبقۂ امراء سے تھا اپنے طبقے کے تعصبات سے بری نہ تھا۔ مگر ماریس باز نہ آیا۔ پروکانسل یہ دیکھ کر کہ دوستانہ مباحثہ بیکار ہے ماریس سے وعدہ کیا ہے کہ "جب تمھاری ضرورت باقی نہ رہے گی تم کو اجازت دیدی جائیگی۔ مگر تم کو بے صبر نہ ہونا چاہیئے۔ تم کو کانسلی کا اس وقت خیال کرنا چاہیئے۔ جب کہ میرا بیٹا (ایک بیس سالہ نوجوان) بھی خدمت کانسلی میں تمھارا شریک ہو سکے"۔ یہ بات کہ اس کو بیس سال تک اس خدمت کے حصول کا انتظار کرنا ہوگا اس کے دل پر نقش ہوگئی اور اس طنز آمیز گفتگو کو کبھی نہ بھولا۔ اس نے برسوں لڑائیوں میں اپنی جان اس قسم کی طعن و تشنیع کے لیئے نہیں ہلاک کی تھی۔ یہ امر بھی واضح ہے کہ امراء روما میں سے ایسے بھی تھے جو اس کی قابلیت کی قدر کرتے تھے کیونکہ وہ اس کے قبل ہی جولیا سے شادی کر چکا تھا جس کا امراء کے ایک قدیم خاندان سے تعلق تھا[1]۔ چونکہ میٹی لس سے اسے کسی امداد کی امید نہ تھی اس لیئے اس نے قصد کر لیا کہ خود اپنے معاملات کا نگران ہو جائے اور جن ذرائع کو استعمال کرے ان کے اخلاقاً جائز ہونے کا خیال نہ کرے۔ سپاہیوں میں ان کی مشکلات اور محنت و مشقت میں شریک ہونے کی وجہ سے وہ پہلے ہی سے ہردلعزیز تھا۔ ان کی دلجوئی کر کے (وہ) اپنے سردار کی ہردلعزیزی کو کم کرنے لگا۔ اس نے اپنا رسوخ بڑھانا شروع کیا۔ اس نے رومن ساہوکاروں کی آتش غضب کو بھی بھڑکایا جو گدھوں کی طرح یوٹیکا میں ملک مفتوحہ کی ضروریات سے نفع اٹھانے کے لیئے جمع تھے۔ اس نے کنایۃً ان کو باور کرایا کہ میٹی لس چونکہ خدمت سے دست کش نہ ہونا چاہتا تھا اس لیئے وہ صرف حصول اعزاز کے لیئے جنگ کو طول دے رہا تھا۔ اس نے یوگرتھا کے سوتیلے بھائی گاؤدا سے بھی سازش کرنے میں کوتاہی نہ کی جس کو آسانی سے یقین ہوگیا کہ یہ ہردلعزیز سپاہی جو اسکی خوشامد کرتا تھا بہ نسبت مغرور امیر (میٹی لس) کے جو اس کے ساتھ حقارت سے

---

[1] پلوٹارک "ماریئس" (۶)

پیش آنا تھا یوگرتھا کو بآسانی تباہ کر کے تاج و تخت کے لیئے اس کا راستہ صاف کر سکتا تھا۔ ان سازشوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ روما میں خطوط اور پیام آنے لگے جن کا منشاء یہ تھا کہ تغیر کی ضرورت ہے اور ماریس ہی اس کام کو انجام دے سکتا ہے۔ میمیلین کمیشن کی عدالت اپنا کام کر رہی تھی، امراء اپنے طبقے کے سربرآوردہ اشخاص کی تباہی سے ہمت ہار رہے تھے، عوام اور ساہوکار ایک دوسرے کی معاونت پر آمادہ تھے اور اس طرح نئے آدمی (ماریس) کی ہر طرح سے بن آئی۔

رومن قومی عدالت کی کارروائی

(۷۷۶) اس اثناء میں میٹی لس بھی بیکار نہ تھا۔ سنہ۱۰۸ کی جنگ[۱] کا پہلا واقعہ یہ تھا کہ اہالیان شہر واگا نے بغاوت کر دی۔ یہ شہر کچھ عرصے سے رومنوں کے قبضے میں تھا اور وہاں کی فوج کا افسر ایک شخص مسمی ٹرپلی لیس تھا جس کا تعلق سفر مینا سے تھا۔ یہ شخص لاطینی تھا اور اس کی ترقی پانے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے خاندان اور میٹی لس کے خاندان میں دوستانہ تعلقات تھے۔ یوگرتھا نے اب ایک تازہ دم فوج کھڑی کر لی تھی اور حد درجہ سرگرمی سے مصروف پیکار تھا۔ اس نے واگا کے باشندوں کو جو رومن حکومت سے عاجز آ گئے تھے رومن محافظ فوج کو اور دفعۃً قتل کر دینے پر آمادہ کیا۔ صرف ٹرپلی لیس بھاگ نکلا جس نے غالباً شہریوں سے کچھ در پردہ سمجھوتہ کر لیا تھا کم از کم فوجی روایات کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اپنے سپاہیوں کو نہ چھوڑتا۔ میٹی لس نے فوراً دھاوا کر کے شہر پر یکایک حملہ کر دیا اور قبضہ کر کے سخت خونریز انتقام لیا۔ ٹرپلی لیس بھی فوجی عدالت کے سامنے لایا گیا۔ سالسٹ نے صرف اتنا ہی بیان کیا ہے کہ اس نے جو صفائی پیش کی ناقابل اطمینان خیال کی گئی اس لیئے اس کو سزائے تازیانہ دی گئی اور اسکے

---

[۱] اس واقعہ کو سالسٹ (یوگرتھا ۶۶-۶۹) اور پلوٹارک (ماریس ۸) نے بیان کیا ہے مگر اختلاف کے ساتھ آخرالذکر نے اس معاملے میں صرف ماریس کو ملوث قرار دیا ہے پلوٹارک نے شاید سالسٹ سے نقل کیا ہو مگر سولا کی سوانح عمری سے اس نے ضرور نقل کیا ہے جو ماریس کے موافق نہیں۔ غالباً ماریس کا ملوث ہونا اسی ماخذ سے لیا گیا ہے۔ دیکھو انیچ پیٹر "پلوٹارک کے سوانح عمریوں کے ماخذ"۔

بعدۂ وہ قتل کر دیا گیا کیونکہ لاطینی[لہ] ہونے کی وجہ سے فوری سزائے موت اس کو
دی جا سکتی تھی۔ لیکن اگر پلوٹارک اپنے غیر صحیح ماخذ سے دھوکا نہیں کھا گیا ہے تو اس
معاملے میں دیگر امور بھی قابل ذکر ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ میٹی لس اس شخص کو سزائے
موت نہیں دینا چاہتا تھا اور عدالت نے اس کو ماریس کے اصرار پر مستوجب
سزا قرار دیا۔ اس کے بعد پرو کانسل نے اپنے دوست اور وفادار عہدہ دار کو
مجبوراً قابل قتل قرار دیا۔ مگر چند ہی روز کے بعد ٹرپلیس کی بے گناہی ثابت ہو گئی
اور ماریس میٹی لس کے رنج و افسوس سے لطف اٹھانے لگا جس پر اس بے گناہ
کے قتل کا جرم عائد ہوتا تھا۔ مگر یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ کن امور سے اس شخص
کی بے جرمی ثابت ہوئی۔ اس واقعہ کی اہمیت صرف یہی ہے کہ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ رومن اس زمانے میں ایک دوسرے پر کس قسم کے الزام لگایا کرتے
تھے یوگرتھا کے خلاف سازش حسب سابق جاری تھی۔ اطاعت شعاری کے
طرز عمل کو چھوڑ دینے کے بعد بوملکار کے تعلقات یوگرتھا کے ساتھ ناخوشگوار
ہو رہے تھے۔ بوملکار عجلت میں تھا اس نے اپنے ایک ہمنوا کو ایک خط
لکھا کہ وقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ یہ خط ایک شخص کے ہاتھ میں پڑ گیا
جس نے اس کو یوگرتھا کے پاس پہنچا دیا۔ یوگرتھا نے بوملکار اور چند دوسرے
شخصوں کو قتل کرا دیا مگر اس معاملے کو خفیہ رکھا۔ سالسٹ کے اس بیان کو ہم صحیح
خیال کر سکتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے یوگرتھا نے کسی پر اعتبار نہ کیا اور دن
رات اس کو اپنی جان کے لالے پڑے رہتے تھے۔

ماریس کا انتخاب خدمت کانسلی پر

(۷۷) میٹی لس نے جب دیکھا کہ یوگرتھا اس کے دام فریب میں

لہ سالسٹ نے الفاظ Civise Latis استعمال کئے ہیں مگر یہ الفاظ کہیں اور نہیں
آئے ہیں مگر اس کے صرف یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ وہ لاطینی حقوق رکھتا تھا مسٹر سمرس کا
بیان ہے کہ میٹی لس نے اس کو وسیع اقتدارات دیئے تھے یہاں تک کہ رومن فوجی ٹری بیون
بھی اس کے ماتحت تھے۔ لاطینی لوگوں کو بعض اوقات اہم فوجی خدمات ملجایا کرتی تھیں۔ دیکھو لیوی ۴۳
۱۸-۱۰-۷-۲۱-۲ نیو فقرہ ۲۸ نیبین نے (اجزا متعلق نیومیڈیا ۳۰) میں اس شخص کو رومن لکھا ہے جو ٹھیک نہیں۔

نہیں آسکتا تو اس نے دوبارہ جنگ شروع کر دینے کی تیاری کی۔ ماریس بالکل مستمرد ہو گیا تھا اور سپاہیوں کو بھی برگشتہ کر رہا تھا۔ اس لئے اس کی موجودگی کچھ مفید نہ تھی اور میٹی لس نے اس کو سنہ ۱۰۸ ق م کے موسم سرما میں روما روانہ ہو جانے کی اجازت دیدی۔ پلوٹارک[ا۵] کا بیان ہے کہ انتخاب میں صرف بارہ روز باقی رہ گئے تھے اس لئے دو روز برابر سفر کر کے یوٹیکا میں پہنچا اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر وقت پر روما پہنچ گیا۔ اس کے شرکا جس میں ٹری بیون اور دیگر اشخاص تھے افریقہ سے جو خبریں آرہی تھیں ان کی بنا پر امرا پر حملہ کر رہے تھے۔ دیہاتی اور شہری سب عمومیت پسندوں کے ہم آواز تھے اور ساہوکاروں کی تعداد غالب بھی اُن کی طرفدار تھی "نیا آدمی" یعنی ماریس نہایت سرگرمی اور جوش کے ساتھ خواہ یہ جوش کسی طرح پیدا ہوا ہو کانسل منتخب ہوا۔ اس کامیابی کے بعد سینات کو ایک دوسرا صدمہ بھی پہنچا جس نے ابتک نیومیڈیا کو بطور صوبے کے سنہ ۱۰۷ میں کسی کانسل کے سپرد نہیں کیا تھا۔ مگر ایک ٹری بیون نے سینات کے دستوری حقوق کو نظر انداز کر کے اس مسئلے کو کہ یوگرتھا کے مقابلے میں کس کو سپہ سالار مقرر کیا جائے مجلس عامہ میں پیش کرایا اور قبائل نے ماریس کے حق میں فیصلہ کیا۔ اس طور پر روما کے دستور کے شیرازے کا ایک جوڑ ڈھیلا کر دیا گیا۔ سینات جس سے عموماً سلطنت کے جملہ امور کا انتظام متعلق تھا جوش و خروش کی حالت میں اپنے اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکتی تھی۔ اور اس جوش و خروش کے وجوہ بھی تھے۔ میٹی لس کا ہم عہدہ کانسل (سنہ ۱۰۹) حال ہی میں صوبۂ گال میں شمالی وحشیوں سے سخت شکست کھا چکا تھا۔ لڑائیوں کے کامیاب اختتام کے متعلق امرا جو انتظام کر رہے تھے ایسا نہیں تھا جس سے لوگوں کو اطمینان ہوتا۔ اس لئے غالباً یہ خیال کیا گیا ہو کہ اگر مجلس عامہ کچھ دن تک سپہ سالاروں کا تقرر اپنے ہاتھوں میں لے لے تو بہتر ہوگا۔ ماریس نے دعوے کیا تھا[۵۲] کہ اگر اس کو موقعہ دیا جائے تو وہ یوگرتھا کا خاتمہ کر دیگا اور یہ موقعہ اس کو

---

[۵۱] پلوٹارک ماریس (۸)

[۵۲] سسرو بھی جو ماریس کی ہمیشہ تعریف کرتا ہے اس موقعے پر اسکو مورد الزام قرار دیتا ہے دیکھو ڈی آفس ۳-۲۹ ۷۹

باب ۳۹

اب ملگیا کامیابی سے محمود ہو کر اپنی قابلیت اور عیش پسند امرا کی ناقابلیت پر ماریس نے جو تقریر کی تھی اس کو سالست نے نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مگر واقعہ تو یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ پہلے کانسل منتخب ہوا اور اسکے بعد یونانی کتابوں سے فنون جنگ سیکھنا شروع کیا کیونکہ اگر کسی شخص نے فن جنگ عملاً سیکھا تھا تو وہی تھا۔ مگر امرا پر جو اس نے سخت حملہ کیا اس سے کوئی مفید نتیجہ مترتب نہیں ہوا بلکہ اس طبقے کو اس سے دوامی نفرت ہو گئی یہی وجہ ہے کہ مورخین نے جو اسی طبقے سے ہیں نہایت تعصب کے ساتھ اس کے حالات لکھے ہیں۔ جنگ کے انتظام کے لیئے جن جن چیزونکی اس نے خواہش کی سب سینات نے منظور کردیں۔ ان کی نیت یہ تھی کہ اس کو پوری آزادی دیدیں تاکہ وہ بڑے پیمانے پر افواج کی بھرتی کرنے سے اپنی ہر دلعزیزی کو خاک میں ملا دے۔ مگر انکا اندازہ بالکل غلط تھا۔ کیونکہ عوام کو اس پر اعتماد کلی تھا اور بہت سے نبرد آزما سپاہی جنہیں سے اکثر اس کے زیر کمان لڑ چکے تھے فوراً جنگ کے لیئے تیار ہو گئے۔ ان سپاہیوں کو جو اعتماد اس پر تھا اس سے دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ جو محتاج تھے ان کو نیومیڈیا کے خزائن کا لالچ تھا جو یوگرتھا کی رشوتوں سے مشہور ہو گئے تھے اور منچلے لوگوں کو عظیم الشان اور کامیاب فوج میں شریک ہونے کی ہوس تھی۔ رضاکاروں کی تعداد کثیر اس کے پیچھے پڑ گئی اور زمانے کے حالات ایسے تھے کہ وہ اپنی فوج کو جس طرح چاہتا بغیر کسی سابقہ نظیر کی پابندی کے تیار کر سکتا تھا۔ قدیم اصول یہ تھا کہ سلطنت کی حفاظت مالکان جائداد کا فرض[1] ہے مگر ماریس کو اس کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ اس معاملے میں بھی دیگر امور سلطنت کی طرح اصول اور عمل میں بُعد پیدا ہو گیا تھا اس کو ایسی فوج کی ضرورت تھی جو اس کی وابستہ ہو کیونکہ اچھا صناع ہونے کی وجہ سے وہ خوب جانتا تھا کہ اس کے کام کے لیئے کونسے اوزار زیادہ مناسب ہیں اس لیئے وہ تیار تھا کہ جو اصول یا خیالات اسکے موافق نہوں انکا ذرا سا بھی پاس نہ کرے۔ اگر جو لوگ جائداد نہیں رکھتے تھے[2] سپاہی بنش

۱؎ دیکھو ولبر لیس میکسی مس ۲۔۳۔۱۔ گیلیس ۱۶-۱۰ مارکوارٹ "حکومت مملکت"

۲؎ پلوٹارک (ماریس ۹) کہتا ہے کہ اس نے غلاموں کو بھی بھرتی کرلیا غالباً یہ روایت اس نے سولا کی

تھے تو ان کو اپنی افواج میں بھرتی کرنے میں اسے کوئی عذر نہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے
کہ اس نے یہ طرز عمل اس لئے اختیار کیا کہ صاحبان جائداد فوج میں شریک ہونے کیلئے
تیار نہ تھے۔ دوسروں کا بیان ہے کہ غیر مستطیع اشخاص کو اس نے اس لئے
بھرتی کرنا پسند کیا کہ وہ اس کی اصلی اغراض کو پورا کرنے میں زیادہ معاونت
کرتے۔ یہ تہمتیں غالباً زمانہ مابعد کی ہیں جب کہ لوگ اس کے نام سے ڈرنے
لگے تھے، مگر ممکن ہے کہ یہ معاصرین ہی کی چہ میگوئیاں ہوں اور ان کے حسد
کا نتیجہ ہوں۔ ہم البتہ یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ روما کے غیر مستطیع لوگوں میں آزمودہ کار
سپاہیوں کی خاصی تعداد تھی جو اسراف یا شومی قسمت سے مفلس ہو گئے تھے۔
شہری سپاہیوں کے علاوہ اطالوی حلفاء کی پلٹنیں اور غیر ملکی امدادی افواج بھی
تھیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کانسل (ماریس) کو جس قدر فوج کی ضرورت تھی وہ
بہ آسانی تیار ہو گئی یہانتک کہ آخر کار اس کے پاس ضرورت سے زیادہ فوج
ہو گئی۔ اس واقعے سے اس زمانے کے نظام قومی پر روشنی پڑتی ہے جو آئندہ کی
خانہ جنگیوں کا پیش خیمہ ہے ؛

سولا

(۸۷) آئندہ آنے والے معرکے کی تیاری کے لئے جو تدبیریں اختیار
کی گئیں ان میں ایک کوسیٹر کا تقرر بھی تھا جو ہر معاملے میں کانسل کا دست راست
ہوا کرتا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ انتخاب بھی ماریس ہی پر چھوڑ دیا گیا ہوگا
اس کے کام کے لئے کارنیلیس سولا تھا جس کا امراء کے ایک قدیم خاندان سے
تعلق تھا جس کو ایک زمانے میں عروج حاصل تھا۔ لاطینی اور یونانی علوم کی تحصیل
سے اس نے بہت کچھ لیاقت پیدا کر لی تھی اور نہایت مستقل مزاج تھا۔ نوجوانی
میں عیاشی کی وجہ سے کسی منصب عالی پر نہیں پہنچ سکا تھا اور اب اس کی عمر
۳۱ سال کی تھی یعنی اپنے سپہ سالار سے ۱۹ سال کم جو ہر امر میں بالکل اس کے برعکس
تھا۔ علم مجلس میں اسے خاص دخل تھا، مقرر بھی تھا اور معاملہ فہم بھی اور اپنے
خیالات کو چھپا سکتا تھا۔ ان جملہ خصائل سے ظاہر ہے کہ ہر حالت کے لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ سوانح عمری سے لی ہے جو اس کے ماریس کے دشمن ہو جانے کے بعد لکھی گئی ہے ؛

اپنے آپ کو وہ تیار کر سکتا تھا۔ ایسا شخص اپنی چالاکی اور بے ایمانی کی وجہ سے بمقابلہ درشت مزاج اور غیر تغیر پذیر ماریس کے ایسے معاملات میں زیادہ کامیابی حاصل کر سکتا تھا جس میں چالاکی اور استقلال کی ضرورت تھی۔ یوگرتھا کی لڑائیوں میں دونوں رقیبوں کو جن کی طبیعتیں بالکل متغائر تھیں ایک دوسرے سے پہلی مرتبہ سابقہ ہوا۔ اس وقت تو کوسٹر علفار کے رسالوں کو ترتیب دینے کے لیے پیچھے رہ گیا اور کانسل مع فوج کی تعداد کثیر کے موقع جنگ کی طرف روانہ ہوا تو

میٹلس کا آخری معرکہ

(۹۷) جس وقت ماریس کو روما میں یہ کامیابی حاصل ہو رہی تھی میٹلس یوگرتھا کے تعاقب میں مصروف تھا جو ہر وقت اپنی تدابیر کو بدلتا رہتا تھا مگر آخرکار یہ گریزکن دشمن موقع سے لگیا اور لڑنے پر مجبور ہوا جس میں اس کی فوج کو ہزیمت ہوئی۔ یوگرتھا تھالا میں پناہ گزین ہوا یہ ایک مستحکم مقام غالباً رومن صوبے کے جنوب میں واقع تھا اور چونکہ اس شہر اور بیرونی ممالک کے درمیان ایک صحرائے لق و دق واقع تھا جس میں پانی کا نام تک نہ تھا اس لیے وہاں تک پہنچنا دشوار خیال کیا جاتا تھا۔ میٹلس نے ثابت کرنا چاہا کہ رومن فوج وہاں بھی پہنچ سکتی ہے۔ نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ اس نے اس مہم کے لیے تیاری کی اور خوش قسمتی سے بغیر دشمن کے علم کے اس شاداب مقام پر پہنچ گیا۔ بادشاہ وہاں محصور ہو جانے کے خوف سے مع اپنے اہل و عیال و مال و متاع کے فرار ہو گیا۔ مگر شہر پر قبضہ نہایت سخت جنگ و جدال کے بعد ہوا۔ فرار شدہ رومن سپاہیوں کی ایک جماعت نے اندرونی قلعے میں رومنوں سے آخری مقابلہ کیا اور آخرکار گرفتار ہونے کے خوف سے ایک نے دوسرے کا کام تمام کر دیا۔ اس تباہ کن یورش سے کوئی نفع نہیں ہوا، غالباً اس کا سبب یہ تھا کہ سلطنت نیومیڈیا کے باشندوں میں عصبیت نہ تھی۔ ایک ایسی قوم پر جس کے اتحاد کی بنا ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہونا ہو اس پر کسی قسم کا اثر ڈالنا دشوار ہے۔ اصل میں بادشاہ کو متاثر کرنے کی ضرورت ہے اور یوگرتھا پر یہ اثر ہوا کہ اسے یقین ہو گیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے رومنوں کے چنگل میں نہ پھنسے۔ اسی زمانے میں شہر لیپٹس کے باشندوں نے جو ساحل پر قرطاجنہ اور سائرین کے درمیان واقع تھا اور جہاں کی آبادی

مخلوط مگر بہ لحاظ تمدن فنیقی تھی ایک رومن فوج کے بھیجے جانے کی درخواست کی اور وہ بھیج دی گئی۔ روما کے حلفا دیں سے پہلے ہی سے وہ داخل تھے جن اندرونی مشکلات میں وہ پھنسے ہوئے تھے اس کے متعلق یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کا جنگ نیومیڈیا سے کوئی تعلق تھا۔ میٹی لس نے بھی خوب سمجھ لیا تھا کہ اس کا اصل کام یوگرتھا کی گرفتاری تھی اس مقام پر سالُسٹ کا بیان بالکل ناقابل اطمینان ہے۔ بیان کیا گیا ہے اس نے قوم گیٹولی میں جا کر پناہ لی تھی جو نیومیڈیا کے اس طرف کے مرتفع ملک پر آباد تھی۔ یہاں اس نے ایک دوسری فوج تیار کر لی اور اس کو قواعد سکھائی اب وہ مغرب کی طرف بڑھ رہا تھا کیونکہ اسکا مقصد یہ تھا کہ بُوکس شاہ ماری ٹانیا کو اپنا دوست بنائے۔ جنگ کے آغاز میں بوکس نے رومنوں کے حلیف بنائے جانے کی درخواست کی تھی مگر یوگرتھا نے روپیہ خرچ کر کے اس باموقع درخواست کو رد کرا دیا تھا۔ اب بوکس کے دوستوں اور مصاحبین کو اس نے روپے کا لالچ دیا کیونکہ اس کی بیویوں میں سے ایک کا بوکس کی بیٹی ہونے سے معاملات پر کچھ اثر نہ پڑ سکتا تھا۔ آخرکار موری ٹانیا کا بادشاہ اس کی مدد پر آمادہ ہو گیا اور دونوں کی متحدہ افواج نیومیڈیا کی طرف مغرب سے بڑھیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان فوجوں کا رخ سرٹا کی طرف تھا۔ اس شہر کے رومنوں کے قبضے میں آجانے کا کہیں ذکر نہیں مگر سالُسٹ نے بیان کیا ہے کہ میٹی لس اس مقام پر اپنے ذخیروں اور قیدیوں کو رکھتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ یوگرتھا کے دو مقصد تھے کہ یا تو سرٹا پر اس کا قبضہ ہو جائیگا یا میٹی لس مجبوراً شہر کو بچانے کے لیئے پیش قدمی کریگا۔ اس دوسری صورت میں میٹی لس سے جنگ ہونا ضروری تھا فتح ہو یا شکست شاہ موری ٹانیا کی جب روما سے ایک دفعہ جنگ ہو جائے تو ہمیشہ کے لیئے اس کے ساتھ ہو جائیگا۔ مگر میٹی لس کو دونوں بادشاہوں کے اتحاد کا علم قبل ان کی فوج کشی کے ہو چکا تھا۔ وہ سرٹا کے قریب آکر خیمہ زن ہوا اور قبل اس کے کہ جنگ پر آمادہ ہو ماری ٹانیا والوں کے رنگ ڈھنگ دیکھنے لگا ماریس کے کانسل منتخب ہونے کی خبر وہ سن چکا تھا اب یہ معلوم ہوا کہ وہ نیومیڈیا میں سپہ سالار بھی مقرر ہو گیا ہے میٹی لس کو اس

سخت رنج ہوا کیونکہ اسی نے ان جانکاہ معرکوں کے مصائب کو برداشت کیا تھا اور اس کا صلہ اس کو یہ ملا کہ اس کا سازشی ماتحت افسر اس کا جانشین بنایا جارہا تھا۔ اس لیئے اس نے بوکس سے نامہ و پیام شروع کر دیا اور اس کو متنبہ کیا کہ یوگرتھا کا ساتھ نہ دے جس کی کامیابی کی کوئی امید نہ تھی مگر شاہ موری ٹانیا اپنے حلیف کے چھوڑنے پر راضی نہوا اور بہت سا وقت ایک دوسرے کے خیالات دریافت کرنے میں ضائع ہوا۔ سالُسٹ دیوگرتھا ۔ ۸۳) کا یہ بھی بیان ہے کہ میٹی لس نے جنگ کو قصداً ملتوی کرایا کیونکہ جب وہ واپس بلایا جارہا تھا تو وہ اپنے جانشین کو بآرام پہنچانے کے لیئے خواہ مخواہ زحمت کیوں گوارا کرتا۔

ماریس کی معرکہ آرائیاں

(۸۷ ۰ ط) ماریس بہت جلد پہنچ گیا اور فوج کی کمان پروکانسل کے لیگیٹ (نائب) اوٹی لس سے لی کیونکہ میٹی لس اسی افسر کو جائزہ دیکر روانہ ہوگیا تھا کیونکہ اسے ماریس سے پھر ملنا ناگوار تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ واپسی پر امرا کی طرف سے اسکا غیر معمولی استقبال کیا گیا اسکی فتح کا اعتراف بھی کیا گیا اور اس نے نیومیڈیس کا لقب اختیار کیا۔ مگر ہم قیاس کرسکتے ہیں کہ یہ گرمجوشی مصنوعی اور امرا اور ان کے متوسلین کی پیدا کی ہوئی تھی جنھوں نے گویا اس طور پر اپنے دشمن ماریس سے اپنا بغض نکال لیا۔ جدید کانسل نے معرکہ آرائیوں کا آغاز یورشوں محاصروں اور چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے کیا اور اس نے فوج کو زیادہ منتظم اور قابل کار بنا دیا۔ دونوں بادشاہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو چکے تھے یوگرتھا ماریس کے آس پاس لگا رہتا تھا کہ موقع پائے تو اس پر حملہ کردے مگر یہ موقعہ اس کو کبھی نہ ملا اور سرٹا کے قریب ایک لڑائی میں اس کو شکست فاش ہوئی۔ بوکس کی یہ حالت تھی کہ وہ واقعات کے تغیر سے نفع اٹھانا چاہتا تھا۔ یوگرتھا کا ساتھ تو وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا مگر درپردہ ماریس سے بھی نامہ و پیام کررہا تھا۔ ماریس پر بھی اس کے پیش رو کی طرح آخرکار یہ ثابت ہوگیا کہ چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے کچھ مفید نتائج مترتب نہیں ہوتے۔ اس لیئے اس نے قصد کیا کہ ایک دور دراز اور مستحکم مقام پر قبضہ کرکے وہیں باشندوں پر رعب جمائے۔ شہر کاپسا تھالا سے بھی زیادہ دور اور مستحکم تھا۔ اس نے اس شہر پر قبضہ کرنے اور میٹی لس سے بازی لے جانے کا قصد کیا۔

کاپسا کو اب غالباً کفسہ کہتے ہیں جو ایک طویل ریگستان کے اس پار ایک شاداب مقام پر واقع تھا مگر صبر و استقلال کے ساتھ جملہ انتظامات کی تکمیل کرنے اور پھر عجلت کے ساتھ کارروائی کرنے سے اس کوشش میں کامیابی ہوئی کاپسا پر یکایک حملہ کر دیا گیا کیونکہ ماریس نے اپنے ارادوں کی یوگرتھا کو خبر نہ ہونے دی تھی۔ چند دیسیوں کے شہر کی فصیل کے باہر گرفتار ہو جانے پر کسی صورت سے شہر کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لی جس کے رومنوں نے یہ معنی لیئے کہ انھوں نے تمام بالغ مردوں کو تہ تیغ کر دیا۔ کاپسا پر یوگرتھا کی خاص نظر عنایت تھی اور جب تک کہ رومن اپنی قوت کا قرار واقعی اظہار نہ کرتے تو ان کی وفاداری کے متاثر ہونے کی امید نہ تھی۔ کاپسا کے سقوط کے بعد کئی چھوٹے چھوٹے محاصرے ہوئے اور کئی قصبوں پر قبضہ ہو گیا۔ سالسُت نے ان واقعات کو صرف چار سطروں میں بیان کیا ہے۔ لیکن نتائج کو صحت کے ساتھ بیان کرنے کیلئے یہ بھی کہنا ضروری ہے کہ ان کامیابیوں کے لیئے ماریس کو ملک نیومیڈیا کا پورا طول طے کرنا پڑا ہوگا جو ۶۰۰ سے ۷۰۰ میل تک ہوگا اور جس قدر رومن فوجیں مغرب کی طرف بڑھتی جاتی تھیں تمام شہر یکے بعد دیگرے اطاعت قبول کرتے جاتے تھے۔ اس کے بعد بغیر کسی تمہید کے بیان کیا جاتا ہے کہ ماریس مولوکا ندی کے پاس پہنچ گیا ہے جہاں موری ٹانیا کی سرحد تھی اور یہ ایک مستحکم مقام تھا جس میں یوگرتھا کے خزانے تھے۔ مغرب کی طرف پیش قدمی لازمی تھی۔ کیونکہ بوکس کو ڈرانا ضروری تھا۔ مگر یہ سب واقعات ۱۰۷ ق م میں کاپسا کی سقوط کے بعد نہ ہوئے ہونگے اس لیئے سوائے قیاس کے کوئی چارہ نہیں۔ غالباً فوجوں نے موسم سرما مشرقی نیومیڈیا کے کسی مقام پر بسر کیا ہوگا اور ۱۰۶ ق م

لہ لابیلم افریکم (جنگ افریقیہ۔ ۳۲) کا مصنف بیان کرتا ہے کہ قیصر نے معرکہ افریقہ کے دوران میں قوم گیٹولی سے دوستانہ تعلقات قائم کر لیئے تھے جس کا سبب یہ تھا کہ وہ ماریس کا عزیز تھا جس کو وہ اپنے آبا و اجداد کا دوست خیال کرتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اندرون ملک کی اقوام کو ماریس کس طرح ہموار کرتا تھا۔

کی تمام پیش قدمی کے لیئے تیاریاں ہوتی رہی ہونگی۔ اس قدر دور و دراز اور پر خطر دھاوا بغیر سواروں کے نہیں ہوسکتا تھا اور سولا غالباً اب مع سواروں کے پہنچ گیا ہوگا۔ سنہ ۱۰۶ کا آخری معرکہ غالباً اس مغربی قلعے کا محاصرہ ہوگا جس پر قبضہ ایک ایسے طریقے سے ہوا جس کی تاریخ میں متعدد مثالیں موجود ہیں۔ محافظین حملہ آوروں کے اصل حملے کی مدافعت میں مصروف تھے مگر انھوں نے قلعے کے عقب کی چٹانوں (پہاڑیوں) کو بغیر حفاظت چھوڑ دیا تھا جو ناقابل گذار خیال کی جاتی تھیں۔ ماریس نا امید ہوچکا تھا مگر عین وقت پر لیگیوریا کے ایک لشکری نے چٹان (پہاڑی) پر پہنچنے کا راستہ دریافت کرلیا جس پر سے گزر کر رومن فوجوں کی ناکامی فتح سے بدل گئی ہو

(۱۸۷) مگر مغرب کی ان کامیاب معرکہ آرائیوں سے کوئی مفید نتائج پیدا نہیں ہوئے اور پرو کانسل کو مجبوراً موسم سرما بسر کرنے کے لیئے مشرقی ساحل کی طرف پلٹنا پڑا کیونکہ اس کا دارومدار سمندر پار کی رسد پر تھا۔ سرٹا کو بھی واپس جانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ یوگرتھا متلون المزاج بوکس کو زر کثیر کی لالچ سے پھر میدان جنگ میں لایا اور دونوں بادشاہوں کی کثیر التعداد افواج موقع کے انتظار میں رومن فوج کے تعاقب میں رہیں۔ دو مرتبہ انھوں نے رومن فوج پر حملہ کرکے اسے سخت نقصان پہنچایا مگر ماریس کے عزم و استقلال اور رومن پیدل سپاہیوں کی بہادری میں فرق نہ آیا سولا کے سواروں سے باقاعدہ کام لیا گیا اس لیئے فوج خطرے سے بچ گئی۔ دوسرے موقعے پر سرٹا کے قریب وحشیوں کو ایسی سخت شکست ہوئی کہ بوکس نے پھر صلح کی خواہش ظاہر کی اور اس کی درخواست پر دو معتبر شخص معاملات پر بحث کرنے کے لیئے اس کے پاس بھیجے گئے اور پرو کانسل نے اس کام کے لیئے سولا کو منتخب کرکے اپنی مردم شناسی کو ثابت کیا۔ سولا نے اپنے عادات و اطوار کی اصلاح کرلی تھی اور عیاشی کو چھوڑ کر فن حرب کی تکمیل میں مشغول ہوگیا تھا۔ مگر وہ محض سپاہی نہ تھا۔ اس کا مزاج گویا فولاد کا تھا جس میں لچک بھی تھی، سختی بھی اور کاٹنے کی قوت بھی۔ ان خصائل کا اس نے بوکس کے خطرناک سلسلۂ گفت و شنید میں کافی ثبوت دیا۔ پہلی ملاقات

تو بیکار ثابت ہوئی کیونکہ بوکس نے ایک سفارت روما بھیجنے پر آمادگی ظاہر کی اور پھر رک گیا سالسٹ کا بیان ہے کہ اس کے مصاحبین نے جنکو یوگرتھا نے رشوت دیکر ہموار کرلیا تھا پھر اس کو منحرف کرایا۔ مگر زمانہ اور دوسرے مشیروں کی صلاح سے اس کی پریشانی کو پھر بڑھا دیا اور ماریس بھی بیکار نہ تھا۔ اس نے ایک قلعے پر حملہ کیا جسکی محافظت کیلئے یوگرتھا نے رومن فرار شدہ سپاہیوں کو مقرر کردیا تھا اور اس پر قبضہ کرکے غالباً تمام سپاہیوں کو قتل کردیا۔ اسی اثناء میں بوکس نے سفیر بھیجے کہ جسطرح ممکن ہو صلح کریں مگر ان اشخاص کو وحشی گیتولیوں نے راستے میں لوٹ لیا۔ آخرکار یہ لوگ رومن فوج میں آکر پناہ کے خواستگار ہوئے جہاں ماریس کی عدم موجودگی میں سولا افسر اعلیٰ تھا۔ سولا نے ان کی خوب آؤ بھگت کی، ان سے بہت سی مفید باتیں دریافت کرلیں اور ان کا دوست اور مشیر بن گیا ان میں سے بعض کو ماریس نے روما بھیجدیا۔ انھوں نے جب وہاں اپنا پیام پہنچایا تو ان کو جواب دیا گیا کہ چونکہ اب ان کے آقا کو اپنی غلطی کا اعتراف ہے اس کی دست درازیوں سے چشم پوشی کی جاسکتی ہے لیکن اگر اس کو روما کے حلیف اور دوست بننے کی آرزو ہے تو اس کو کوئی ایسا کارنمایاں کرنا چاہیئے جو اس کو اس عزت کا مستحق بنا سکے۔ ان معقول معنی خیز الفاظ کا اصل مطلب سمجھنے میں غالباً شاہ موری ٹانیا کو زیادہ وقت نہ ہوئی ہوگی۔ اس نے ماریس سے تحریری درخواست کی کہ سولا کو ایک پہر بغرض مباحثہ بھیجدے ۔

سولا اور بوکس

(۸۲) بوکس غالباً اس وقت تک اپنے ملک کو واپس ہوگیا تھا اس لیئے سولا کو دور و دراز سفر اختیار کرنا پڑا ماریس نے جو جدید رفقا اسکے ساتھ کیا تھا بقول سالسٹ ریوگر تھا۔ ۱۰۵) حسب ذیل اقسام افواج پر مشتمل تھا (۱) کچھ سوار جو غالباً اطالوی حلفاء میں سے تھے (۲) اطالوی حلفاء پیلگنی کا ایک کوہورٹ جن کے پاس پیدل سپاہیوں کے بھاری ہتیار نہ تھے (۳) جزائر بلیارک کے گوپھن پھینکنے والے (۴) تیر انداز جو غالباً کریٹ کے تھے۔ اس انتخاب سے ایک تو رومن فوج کے مختلف عناصر کا پتا چلتا ہے اور اس امر کا بھی کہ اس کار خاص کے لیئے جلد حرکت کرنے والی فوج کی ضرورت تھی۔ کوچ

کرتے ہوئے کئی مقامات پر خوف اور خطرات کا اندیشہ تھا مگر سولا ڈرنے والا یا بلا سوچے سمجھے کوئی کام کرنے والا نہ تھا۔ رومن سفارت بوکس کے صدر مقام پر بلا کسی اپنے اثر کے زائل ہونے کے پہنچ گئی کیونکہ سولا سے بہتر کوئی شخص نہ جانتا تھا کہ غیر اقوام سے معاملت کرتے ہیں اپنے اثر کو قائم رکھنا ضروری ہے اس کے بعد مکر وفریب کا ایک تگنا معرکہ شروع ہوگیا جس میں تین شخص شامل تھے۔ ایک تو آسیا ر یوگرتھا کا کارپرداز جو بوکس کو سمجھا رہا تھا کہ رومنوں کو صلح پر مجبور کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ سولا کو گرفتار کر کے یوگرتھا کے سپرد کر دیا جائے۔ دوسرا خود سولا تھا جو بادشاہ کو ڈرا رہا تھا کہ روما میں رسوخ حاصل کرنے کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ یوگرتھا کو گرفتار کر کے رومنوں کے حوالے کر دیا جائے تیسرا خود بوکس تھا جو کبھی ادہر جھکتا کبھی ادھر، اس کے تذبذب سے جو دلچسپ کیفیت پیدا ہوئی ہے اس کو زمانۂ مابعد کے استادان فن بلاغت نے تمثیلاً پیش کیا ہے۔ اس مسئلے کے دونوں پہلوؤں سے آخر اس نے سولا کے مشورے کو پسند کیا۔ یوگرتھا کو گفتگو کے بہانے سے بلا کر گرفتار کر کے سولا کے حوالے کر دیا گیا جو فوراً اپنے صدر مقام کو روانہ ہوگیا اور اپنے قیدی کو ماریس کے سپرد کر دیا ۔

اختتام جنگ ماریس کا رقیب

(۷۸۳) اس طور پر جنگ نیومیڈیا کا اختتام ہوا۔ مگر بعد میں جو تصفیہ ہوا اس کے تفصیلی حالات بہت کم معلوم ہیں۔ بوکس روما کا حلیف ہوگیا اور ملک نیومیڈیا کا ایک بڑا حصہ اس کے مقبوضات میں شامل کر دیا گیا مشرقی حصہ جو اس کے قبل آدھربال کو دیا گیا تھا کم وبیش مستنابال کے کمزور طبیعت بیٹے گاودا کے زیر حکومت کر دیا گیا۔ اس بے قاعدہ جنگ سے اہل روما پریشان ہوگئے اور بادشاہان مذکورین بھی یوگرتھا کی سی اولوالعزمی نہ تھی۔ شمالی افریقیہ کے معاملات کے تصفیے میں ماریس کا بھی حصہ تھا اور ۱۰۵ سنہ کے اواخر میں روما کو واپس ہوگیا یوگرتھا کے گرفتار ہو جانے کے بعد سے اس کے تعلقات سولا سے کشیدہ ہو چلے تھے فوج میں وہ برابر ہر دلعزیز ہوتا جاتا تھا جو ماریس کو پسند نہ تھا۔ اسی کے استقلال اور فراست سے جنگ کا قطعی فیصلہ ہوا تھا

اور اس کامیابی کی اس کے دوستوں اور بہی خواہوں نے اور اُن تمام اشخاص نے خوب شہرت کی جو درشت مزاج پرو کانسل (ماریس) سے خائف تھے یا اُس کی سختیوں سے عاجز آگئے تھے۔ روما میں بھی خبر پہنچ گئی اور خوب مشہور ہوئی اور اس کے دشمنوں نے اپنے بغض و حسد سے یہ مشہور کر دیا کہ جیسے ماریس نے میٹلس کی شہرت کو خاک میں ملا دیا تھا ویسے ہی سولا نے اب اس کو اپنی کامیابی سے بہرہ اندوز ہونے نہ دیا۔ اس واقعے کے بعد دونوں میں گو ظاہری ناچاقی نہیں ہوئی مگر رقابت ضرور پیدا ہوگئی۔ ماریس سولا کو بغض و حسد کی نگاہ سے دیکھتا اور سولا نے خوب سمجھ لیا کہ اس کی کامیابی کا دارومدار ماریس کی بربادی پر ہے۔ اس نے اپنی انگوٹھی کے نگینے پر ایک تصویر بنوائی تھی جس میں دکھایا گیا تھا کہ بوکس یوگرتھا کو اسکے دسولا حوالے کر رہا تھا۔ معزز اشخاص کی مہریں اکثر کام میں لائی جاتی تھیں اور غالباً جب یہ مہر کسی کاغذ پر لگائی جاتی ہو تو اس سے گویا ماریس کو برافروختہ کرنا مقصود تھا۔ مگر بظاہر فتح ماریس ہی کی ہوئی، بدقسمت شاہ نیومیڈیا اس کی فتحمندی کے جلوس میں پابجولاں موجود تھا اور اسی کے حکم سے کوہ کیپی ٹولین کے نیچے کسی تہ خانے میں سخت اذیت کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیا گیا۔ درحقیقت یہ مستقل مزاج آدمی جو اپنے وعدے کا پابند تھا اس وقت روما کے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ سنہ کے موسم خزاں میں اودن ندی کے قریب رومنوں کی ایک سخت شکست کی خبر آئی جس سے صوبہ گال آن روے آلپس میں ان کی حالت مخدوش ہوگئی۔ شمالی اقوام سے جنگ مرگ و زیست کا معاملہ تھا سالنشت کا بیان ہے کہ تمام اہل اطالیہ اس خبر سے کانپ اٹھے۔ نظائر اور قواعد بالائے طاق رکھ دیئے گئے اور جیسے ہی ماریس افریقہ سے واپس آیا اسے معلوم ہوا کہ وہ سال آئندہ کے لیئے کانسل اور شمالی افواج کا سپہ سالار مقرر ہوا ہے۔

جنگ سابق کے نتائج

(۴۸۷) یوگرتھا کے ساتھ جو جنگ ہوئی اس کی وجہ سے ہمیں اس زمانے کے اصلی حالات اور سلطنت روما کے زوال اور اندرونی اضمحلال اور اس کے مختلف اجزا کی افسوسناک ناقابلیت پر نظر ڈالنے کا موقع ملتا ہے شہر روما میں امرا کی جماعتیں اور وہاں کی مخلوط خلقت دونوں کی اخلاقی حالت

بالکل گری ہوئی تھی۔ صرف ساہوکاروں کا طبقہ ایسا تھا جو اپنے اثر کو مفید طریقے سے برابر استعمال کر رہا تھا اور اس جنگ میں غالباً ان کے فائدے سلطنت کے فائدوں سے متحد تھے۔ میسی نسا اور سیپیو افریقانس اولی کے زمانے سے نیومیڈیا کا شاہی خاندان روما کی سیادت کو تسلیم کرتا تھا۔ ۱۴۹ء میں افریقانس ثانی نے نیومیڈیا کی جانشینی کے مسئلے کا تصفیہ کیا تھا۔ سیادت سے دست بردار ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا کہ سلطنت روما کے ضعف کے متعلق مبالغہ آمیز روایات مشہور ہو جاتیں جو خطرہ سے خالی نہ تھیں۔ آدھربال کی دادرسی نہ کرنا اور یوگرتھا کی شرائط کو خاموشی کے ساتھ تسلیم کر لینے سے گویا روما کی دست برداری کے علانیہ اعلان کرنے سے کم نہ تھا۔ سیادت کو قائم رکھنے کے لیئے فوری کارروائی کی ضرورت تھی۔ یوکس کی پیش کردہ امداد کو رد کر دینا، التواء اور تاخیر کے لیئے بہانے ڈھونڈھنا، مرکز سلطنت اور میدان جنگ میں جادۂ راستی سے منحرف ہو جانا، ان جملہ امور سے ظاہر ہے کہ سلطنت کے دوامی فائدے چند افراد کے ذاتی اور عارضی منافع کے لیئے قربان کیئے جا رہے تھے۔ طبقۂ نائٹس ضرور راستی پر تھے جب انھوں نے عمومیت پسندوں کا امرا سینیٹ دبینات اور اسکے متوسلین کے خلاف میں ساتھ دیا اور شرمناک جرائم کی سزا دیکر جنگ کے کامیاب اختتام پر زور دیا۔ ان کے مقاصد کا طمع زر پر مبنی ہونا یا سیاسی مخالفین کی سزادہی میں عجلت کرنے کا جو شبہہ ان پر تھا اس سے ان کے اصلی مقاصد پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ روما کی سطوت و جبروت کو دوبارہ قائم کیا جائے اور اس تباہ کن جنگ کو ختم کیا جائے۔ اسی غرض سے انھوں نے ماریس کو پیش پیش کر دیا اور اس نے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔ طبقۂ امرا کے مصنفین نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اس خدمات کو میٹی لس اور سولا کی خدمات کے مقابلے میں ہیچ ٹھیرائیں مگر صحیح نتائج کے اخذ کرنے کے لیئے ہم کو یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ سولا کو نامہ و پیام میں جو کامیابی ہوئی اس کا اصل سبب یہ تھا کہ ماریس کی فتوحات نے مخالفین کو مرعوب کر دیا تھا۔ جنگ کی وجہ سے روما کے نظام فوجی میں جو نقائص تھے وہ بھی ظاہر ہو گئے اور تجربے

سے ان کی اصلاح بھی ہوگئی خصوصاً سواروں اور ہلکے اسلحہ والے سپاہیوں سے جو نفع تھا وہ تسلیم کر لیا گیا مگر سوار اور ہلکے اسلحہ والے سپاہی زیادہ تر حلفاء اور غیر ملکی تھے۔ فوج میں رومن عنصر روز بروز گھٹتا جاتا تھا اور لشکروں میں فوجی خدمت انجام دینے سے صاحب جائداد اشخاص روز بروز گریز کرنے لگے تھے غیر مستطیع رضاکار جن کو تنخواہ اور لوٹ مار کا لالچ تھا ان کی تعداد افواج میں بڑھتی جاتی تھی اور وہ اپنے آپ کو بجائے سلطنت کے سپہ سالار کا ملازم خیال کرتے تھے اس رجحان کے کم ہونے کی بھی کوئی امید نہ تھی کیونکہ وہ زمانہ آگیا تھا جب کہ روما کو بزور شمشیر اپنی ہستی قائم رکھنے کی ضرورت تھی۔ ایک جدید طرز کی فوج نظام جمہوریت کے لئے موجب خطر ہو سکتی تھی لیکن دستوری موانع پر اصرار کرنا ایسی حالت میں دشوار تھا جبکہ شمال کے خوفناک وحشی اطالیہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے۔

یوگرتھا کی لڑائی کے جغرافیائی حالات پر نوٹ

ڈاکٹر گرینج نے اپنی تاریخ روما سنہ ۱۳۳ ق م تا سنہ ۷۰ ق م جلد اول (جس کو انھوں نے اپنی زندگی میں شائع کیا تھا) میں اس جنگ کے اکثر غیر معروف امور پر نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اور اس جلد کے آخر میں ایک اچھا نقشہ بھی ہے اس کتاب میں ان امور پر بحث کرنے سے میں اپنے اصل بحث سے بہت دور پڑ جاتا ہوں۔

باب چہلم

شمالی حملہ ۱۰۹ تا ۱۰۱ قبل مسیح

ہجرت عظمیٰ

(۵۸۷) جنگ نیومیڈیا کے بہ حسن وخوبی انجام پا جانے سے اہل روما کو اس وجہ سے زیادہ اطمینان ہوا کہ یہ جنگ جو بذات خود کچھ اہمیت نہ رکھتی تھی ایک زبردست خطرے کے دفعیے میں حارج ہو رہی تھی۔ شمال کے واقعات کی طرف ہم اب پھر متوجہ ہونگے اور اپنی محدود معلومات کے مطابق اس ہولناک صورت حالات کا ذکر کرینگے جس کو دفع کرنے کا ماریس نے بیڑا اٹھایا تھا۔ شمالی وحشی اقوام کی نقل وحرکت جس کا ہم ذکر کرچکے ہیں کوئی معمولی یورش نہ تھی بلکہ وہ لوگ بالقصد ترک وطن کر رہے تھے۔ نہایت آہستگی کے ساتھ وہ بڑھتے آتے تھے اور جو ملک کہ ان کو پسند آتا اس کا خیال کرکے اپنا رخ بدل دیتے روایات[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے دو قبیلے کمبری اور ٹیوٹونی (ٹیوٹن) جرمنی الاصل تھے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ جن ممالک میں وہ آباد تھے وہاں ان کی روز افزوں تعداد کے لیئے کافی اراضی نہ تھی۔ اس لیئے ان کی تعداد کثیر شمشیر بکف نئے مقامات کی تلاش میں اپنے وطن سے روانہ ہوئی۔ مشرقی صحراؤں کے اہل سِتھیا کی طرح وہ بھی مع زن و بچہ سفر کرتے تھے اور بہت سی ڈھکی ہوئی گاڑیاں ان کے ساتھ ہوتی تھیں جن کو پہیہ دار جھونپڑیاں کہنا چاہیئے اور جو کوچ کے وقت ایک متحرک شہر معلوم

[1] حملہ آوروں کی قومیت کے بارے میں لوگوں نے طرح طرح کی چہ میگوئیاں کی ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ ٹیوٹونی بھی ٹیگوری نی کی طرح ہیلویٹی کیلٹ تھے۔ ب نیبے نے اپنی لکچروں میں جو تحفۃ تاریخ روما اس مضمون کی کتابوں کا حوالہ دیا ہے (صفحہ ۱۵۹) اپین گال ۱-۱۳۔ کیلٹ کے نام کے لیے دیکھو کتاب ہذا فقرہ ۱۰۹۱ کو

ہوتا تھا۔ جولیس قیصر نے ایک روایت[1] نقل کی ہے کہ قبائل مذکور نے نشیبی رائن کو بیلجک گال میں عبور کیا۔ اسی مقام پہ دریائے موسا (ماس) کے قریب کسی ضلع میں اپنے بھاری سامان کو ایک فوج کے ساتھ چھوڑ دیا اور مہم پر روانہ ہوگئے[2]۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ نوریا کس راستے[3] سے پہنچے جہاں انھوں نے سنہ ۱۱۳ میں کاربو کی فوج کو ہزیمت دی۔ اس وقت تو انھوں نے مغرب کا رخ کیا اور گال پہنچ گئے۔ ان کی نقل و حرکت کا ہمیں مطلق علم نہیں مگر قبیلۂ ٹیگوریني کی ابھی ایک تعداد کثیر ان کے ساتھ ہو گئی تھی جو کیلٹی تھے۔ گال میں داخل ہونے کے بعد امبرونی[4] بھی جو غالباً لیگیوری یا کیلٹی تھے ان کے ساتھ ہو گئے۔ قابل اعتبار شہادت کی عدم موجودگی میں ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ حملہ آوروں کی ایک جماعت جس کو اماکن کی تلاش تھی نہ لوٹ مار کی اور جو زیادہ تر قوم ٹیوٹن سے تھی۔ صوبۂ گال میں سنہ ۱۱۱ یا سنہ ۱۱۰ میں وارد ہوئی اور رومنوں سے سنہ ۱۰۹ میں اُن کا مقابلہ ہوا۔ گال کے قبائل کھلے میدان میں ان سے خاطر خواہ[5] مقابلہ نہیں کر سکتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی جب وہ اپنے مستحکم مقامات میں گھس جاتے تو حملہ آور ان کا کچھ نہ کر سکتے کیونکہ نہ انھیں قلعوں کا محاصرہ کرنا معلوم تھا نہ اتنا صبر تھا کہ گھیر کے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور کر سکتے۔ ان حالات میں باامن قبضہ دشوار تھا اس لیے وہ اس مہم سے گھبرا گئے اور اہل گال نے ان کے دفع ہو جانے کے بعد اپنی اراضی پر قبضہ کر لیا۔ سنہ ۱۰۹ میں جب میٹی لس افریقہ کو روانہ ہوا اس کا ہم عہدہ م، جولیس سیلانس[6] گال میں سپہ سالار تھا۔ وحشیوں کے

[1] قیصر جنگ گال ۲۔ ۲۹۔ اسی کتاب کے باب سوم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے قبل کے جرمن تارکان وطن رائن ندی کے مغرب میں آباد ہو چکے تھے۔ اس زمانے میں ٹیوٹن اور کیلٹ بہ آسانی مخلوط ہو جاتے اور عموماً ان میں امتیاز نہ کرتے۔ دیکھو اپین ۱۔ ۲۹ مع مسٹر اسٹرافان ڈیوڈسن کے حواشی کے۔
[2] ان کی نقل و حرکت کی روایات کے لیئے دیکھو اسٹرابو ۷۔ ۲ اور میریس (پلوٹارک) ۲۔
[3] پلوٹارک میریس ۱۹۔
[4] قیصر جنگ گال ۲، ۴، ۷، ۷۔ ۱۲، ۱۴۔
[5] دیکھو لیوی خلاصہ ۶۵ ویلیس ۲۔ ۱۲ ڈیوڈورس ۳۵۔ ۳۷ فلورس ۱۔ ۳۹ یوٹروپیس (۴۔ ۲۷)

باب ۴

ٹطی دل کے سرغنہ نے اس کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور آباد ہونے کے لیے اراضی کے عطا کیے جانے کی درخواست کی۔ اس نے ان سفیروں کو روما روانہ کیا مگر سینیٹ (ثبتنات) نے انکی درخواست کو رد کردیا۔ اس انکار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اولن ندی کی وادی میں کسی مقام پر جنگ ہوئی جس میں رومیوں کو سخت نقصان کے ساتھ شکست ہوئی اور چونکہ اس شکست کے قبل ہی کاربو کو ہزیمت ہوئی تھی اس لیئے روما میں سخت انتشار پھیل گیا۔ مگر دشمن پھر بجائے آگے بڑھنے کے کسی دوسری جانب چلا گیا۔ اس وقت کسی رومن صوبے یا خاص ملک اطالیہ پر ان کے حملے کا ذکر نہیں۔ کمبری اور ان کے حلفا گال کے وسط میں غالباً دوبارہ اپنے قدم جمانے میں مشغول ہوئے ہونگے۔ ۱۰۷ ق م میں ٹیگوری نی[۱] مغرب میں نیٹیو بریگی کے ملک میں وارد ہوئے جو گارون ندی کے شمال میں بورڈو اور ٹولوز کے بیچ میں واقع تھا۔ کانسل ل، کیاسیس لانگینس جو گال میں سپہ سالار تھا ان کی پیش قدمی کو رد کرنے اور صوبہ مذکور کو محفوظ رکھنے کے لیئے بڑھا مگر کمین گاہ میں پھنسکر مع اپنی فوج کے بیشتر حصے کے ہلاک ہوگیا اس کے نائب ک، پوپی لیئس نے جو بچ گیا تھا نہایت ذلیل شرائط پر راضی ہوکر باقی ماندہ فوج کو بچا لیا۔

ٹولوسا کا سونا

(۷۸۶) گال میں رومنوں کی حالت نہایت نازک تھی اور ان کی کامیابی کی صورت بھی نظر نہ آتی تھی۔ ۱۰۶ ق م میں ایک کانسل مسمی ک، سرویلیس کائی پیو بھی تھا۔ اس کا تعلق جماعت امرار سے تھا اور اس نے ایک قانون[۲] نافذ کرایا تھا جس سے کچھ روز کیلئے اراکین سینیٹ (سینات) کو عدالت ہائے جوری میں دخل ہوگیا تھا۔ اس معاملے میں مقرر کراسس بھی اس کا معاون تھا جس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ نے اس شکست کو فتح بیان کیا ہے۔ اسکانیس (۱۶۸) نے جو قابل اعتبار راوی ہے بیان کیا ہے کہ اس نے حال کے چند قوانین کو منسوخ کردیا تھا جس سے فوجی خدمت کی میعاد گھٹ گئی تھی۔ غالباً یہ گراکس کا قانون ہوگا دیکھو فقرہ (۷۲۵)

[۱] دیکھو قیصر جنگ گال ۱-۱۲ ایوی خلاصہ ۶۵ اروسیس ۵-۱۵

[۲] اس قانون کا عملی نفاذ بہت مشکوک ہے دیکھو لینگ سدآر۔ ا۔ ۷-۳-۹۷

نار بو کی نوآبادی بسائی تھی اور جس کو غالباً گال کے معاملات میں خاص دلچسپی تھی۔ غالباً سال کے آخری حصے میں کائی پیو بہ ذات خود گال کی کمان لینے کے لیئے گیا۔ وہاں کی افواج میں اضافہ ہوچکا تھا اور کائی پیو خود بھی فن حرب سے ناواقف نہ تھا کیونکہ اس نے بہ حیثیت پریٹر ہسپانیہ میں ل، لیوسی ٹانیا کی بغاوت کو دفع کیا تھا۔ نار بو کے عقب میں قبیلۂ وا لکائی ٹیک ٹوساگی کا ملک تھا جسکا بڑا شہر ٹولوسا تھا۔ یہ مقام سیاسیس کے معرکے کے زمانے میں فوجی مرکز تھا اور ایک رومن فوج بھی وہاں تھی۔ حال کے واقعات سے اس قوم میں بھی شورش پیدا ہوگئی تھی اور انھوں نے بغاوت کر کے فوج مذکور کو قید کر لیا کائی پیو نے ٹولوسا پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لیئے دھاوا کر دیا اور چند غداروں کی امداد سے جو شہر کے اندر تھے اسے کامیابی ہوگئی۔ اس شہر کی خاص شہرت یہ تھی کہ وہاں کے مندروں اور متبرک تالابوں میں سیم وزر بہ تعداد کثیر تھا جس کا کائی پیو نے خوب صفایا کر دیا اور محفوظ رکھنے کے لیئے تمام خزانہ مسالیہ بھیجدیا۔ جہاں تک معلوم ہے اس نے تمام خزانہ یا کم از کم اس کا بیشتر حصہ خزانۂ سلطنت کے لیئے حاصل کیا تھا۔ مگر راستے میں چند نامعلوم اشخاص نے بدرقے پر حملہ کر کے سب سپاہیوں کو قتل کر دیا اور خزانہ ہمیشہ کے لیئے غائب ہوگیا۔ یہ افواہ پھیل گئی کہ اس ڈاکے کا بانی مبانی خود کانسل تھا مگر اس وقت کچھ اس سے پرسش نہ ہوئی اور ۱۰۵ء میں بھی وہ گال میں بہ حیثیت پرو کانسل موجود تھا۔ غیر اقوام کو روکنے کی اشد ضرورت کا اب بخوبی احساس ہوگیا تھا اور سال مذکور کا ایک کانسل ک، مِن لیس میکسی مس ایک دوسری فوج کے ساتھ اس کے سرانجام کے لیئے بھیجا گیا۔ مِن لیس طبقۂ امرا سے نہ تھا مگر قوم بیکار امرا سے اب عاجز آگئی تھی۔ یہ شخص اس مہم کے سرانجام کرنے کے لیئے کوئی خاص قابلیت نہ رکھتا تھا اور اس کا ایسے

۱ؔ۵ اسٹرابو ۴-۱-۱۳- آرالیس ۵-۱۵-۲۵ گیلیس ۳-۹-۷، جسٹن ۳۲-۳-۹-۱۱ ڈائون کیسیس ۹۰-۹۱- ٹولوسا کے سیم وزر کے بارے میں جو قصے بیان کیئے گئے ہیں قرین قیاس نہیں۔

۲ؔ سسرو پرو پلانسیو ۱۲- پرو مورنیا ۳۶-

اہم کام کے لیئے منتخب ہونے کی وجہ صرف یہی ہوسکتی ہے کہ انتخاب قرعہ اندازی سے ہوا ہوگا۔ اس کا ہم عہدہ پب۔ اولی لیس اوفس جس نے فوج کی اصلاح کی تھی اطالیہ[۱] میں رہ کر مستحفظ فوج (ایزرو) کو قواعد سکھانے میں مصروف تھا۔ اس نے بالخصوص شمشیر برداروں (گلادیٹر) کے طرز پر شمشیر بازی[۵۲] کو فوج میں جاری کیا اور رومن سپاہی اس کی بخوبی تعلیم حاصل کرکے شمال کے بے تہذیب دیوزادوں سے کلہ بہ کلہ لڑنے کے لیئے تیار ہو گئے۔

اہل روما کی مسلسل ہزیمتیں

(۷۸۷) مگر مین لیس ہی اس وقت میدان جنگ میں بھیجا گیا اس کے سپاہی ناتجربہ کار تھے اور اس کے فرائض نہایت دشوار یعنی ایک تو غیر اقوام کی پیش قدمی کو روکنا اور دوسرے کائی پیو کے ساتھ ملکر کام کرنا۔ واقعات مابعد کے تفصیلی حالات (مورخین نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے[۵۳]) مگر اہم واقعات واضح ہیں۔ دشمن رون ندی کے کنارے کنارے جنوب کی طرف بڑھ رہا تھا اور دونوں رومن فوجیں جو ان کے مقابلے کے لیئے بھیجی گئی تھیں ان کے درمیان ندی حائل تھی اور دونوں میں یکجہتی بھی نہ تھی۔ دونوں سپہ سالاروں کو ایک دوسرے سے سخت بغض تھا خصوصاً کائی پیو جو طبقۂ امراء سے تھا اسکو مین لیس کا بہ حیثیت کانسل اس پر تفوق رکھنا سخت ناگوار تھا۔ مین لیس کے ساتھ بطور لیگیٹ (نائب[۵۴]) ام آئیلیس اسکارس سابق کانسل بھی تھا جس کے سپرد فوج کی ایک جماعت کی کمان تھی جو اصل فوج سے

---

[۱] سی نیس (چھاپہ بان۔ صفحہ ۲۱) کا بیان کہ جن لوگوں پر فوجی خدمت لازمی تھی ان کو اوئی لیس نے حلف لینے پر مجبور کیا کہ وہ اطالیہ سے نہ جائیں اور تمام بندرگاہوں میں اس نے حکم بھیجدیا کہ ایسا کوئی شخص جہاز میں نہ بیٹھنے دیا جائے۔

[۵۲] ویلیریس میکسی مس ۲-۳-۲

[۵۳] لیوی خلاصہ ۶۷۔ آروسیس ۵-۱۶۔ ڈائون کیسیس ۹۱۔ می سی نیالس (چھاپہ بون) صفحہ ۱۷۰

[۵۴] اس امر کی کوئی شہادت نہیں کہ اسکارس جب ۱۰۸ء میں کانسل تھا تو اسکو گال میں شکست ہوئی تھی۔ ٹیسی ٹس (جرمانیا ۳۷) میں جو حوالہ ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔

آگے بڑھ گئی تھی کمبری نے اس جماعت پر حملہ کر کے اس کا قلع قمع کردیا اسکارس بھی گرفتار ہو گیا اور جب وہ قبیلے کے سرداروں کے سامنے لایا گیا اور اس سے چند سوالات کیئے گئے ان کا اس نے اس قدر درشت لہجے میں جواب دیا کہ ایک وحشی نے اسے فوراً قتل کر دیا۔ مین لیس نے کائی پیو سے درخواست کی کہ فوراً اپنی افواج کو لیکر پہنچ جائے کیونکہ جملہ افواج کا ایک مرکز پر اجتماع ضروری تھا مگر کائی پیو حیلہ حوالہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی افواج نے اس کو ندی کو عبور کرنے پر مجبور کیا مگر وہ صرف جھگڑا کرنے کے لیئے آیا تھا اور معاونت کی اس سے کوئی امید نہ تھی۔ وحشیوں کے سرداروں کا پہلا مقصد یہ تھا کہ ان کی قوم کے لیئے ایک جدید مسکن ملجائے۔ انھوں نے اس غرض سے سفیر بھیجے اور اراضی اور غلے کے تخم کے لیئے التجا کی۔ سفراء نے اپنی درخواست پہلے مین لیس کے پاس پیش کی۔ کائی پیو کو یہ سخت ناگوار ہوا اس لیئے اس نے ان سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس واقعے کے بعد جو جنگ ہوئی اس کے متعلق صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ رومن سپہ سالاروں کی باہمی ناچاقی کا سلسلہ جاری رہا اور دونوں نے ایک دوسرے کی مدد بالکل نہ کی۔ رومن افواج کو شکست فاش ہوئی اور انہیں سے اکثر مارے گیئے یہاں تک کہ صرف چند اشخاص زندہ بچے جو اس شکست کا حال دوسروں کو سنا سکتے تھے۔ کانے کے بعد سے اہل روما کو ایسی سخت شکست نصیب نہیں ہوئی تھی۔ رومن افواج کا بالکل خاتمہ ہو گیا اور نظام فوجی کے نقائص اور روما کی سیاسی بدنظمیوں کا گویا اس طرح خون بہا دینا پڑا۔ جنگ کی تاریخ ۶ اکتوبر [۵۱] ہے اور غالباً مقام آروسیو [۵۲] (آرینج) پر ہوئی تھی۔ اس شکست سے صاف ظاہر تھا کہ ملک اطالیہ کو حملے سے اگر کوئی چیز بچا سکتی تھی تو بہترین فوج تھی جو سلطنت روما میدان جنگ میں بہترین سپہ سالار کے زیر کمان لا سکتی مگر وحشیوں نے پھر اپنی باگ موڑ دی [۵۳]

---

۵۱ پلوٹارک لیوکلس ۲۷
۵۲ لیوی (خلاصہ ۶۷) نے یہ نام بیان کیا ہے مگر یہ عبارت مشکوک ہے۔
۵۳ پلوٹارک "ماریس"، لیوی خلاصہ ۶۷

غالباً انھوں نے کوئی افواہ سن لی تھی کہ کوہ پیریز کے جنوب کا زرخیز خطہ ان کے مفید مطلب ہوگا اس لیئے انھوں نے ہسپانیہ کا رخ کیا اور اس طرح ماریس کو سلطنت روما کی حفاظت کے مستحکم کرنے کا موقع دیا۔

جدید نظام فوجی

(۸۸) تاریخ روما کے مطالعہ کرنے والوں کے لیئے اہم تغیرات کے متعلق واضح اور مسلسل بیانات کا نہ ہونا باعث تعجب نہیں۔ اس وقت کی ماریس کی فوجی اصلاحات ایک بین مثال ہیں[۱] بعض تفصیلی حالات کا بیان کیا گیا ہے مگر بیشتر ہم کو قیاس سے کام لینا پڑتا ہے۔ مختلف تغیرات کا تاریخی سلسلہ قائم کرنا بھی دشوار ہے یہ یوگرتھا کی لڑائیوں میں۔ غالباً اصلاحات کا آغاز ہوا، غیر مستطیع رضاکاروں کا فوج میں بہ تعداد کثیر بھرتی کرنے کا ذکر آچکا ہے۔ یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ ماریس اطالیہ میں سنہ ۱۰۴ کے موسم بہار میں زیادہ ٹھہرا ہوگا مگر اس سرگرمی کے زمانے میں بہت کچھ کام اس نے کیا ہوگا۔ باقی ماندہ اصلاحات گال پہنچنے کے بعد بہ تدریج عمل میں آئی ہونگی جب کہ وہ اپنا پورا وقت فوج کو از سر نو ترتیب دینے میں صرف کرسکتا تھا۔ بالعموم یہ کہا جاسکتا ہے کہ ماریس کی اصلاحات کی بنا تجربے پر تھی اور ان رجحانات پر جن کا اثر ایک عرصے سے تھا۔ لشکر (لیجن) کی تینوں صفوں میں جو امتیاز تھا وہ عرصے سے غائب ہوچکا تھا۔ ماریس نے ٹری آرمی (نبرد آزمودہ سن رسیدہ مستحفظ سپاہی) کی سپر لے لی اور سب کو پیلم (نیزہ ساڑھے چھ فیٹ لنبا) سے مسلح کردیا۔ روما کی ہلکی اسلحہ والی فوج معدوم ہوگئی اور غریب شہری جن کی جماعت سے یہ ویلی تی (ہلکے اسلحہ والے سپاہی) بھرتی کیئے جاتے تھے اب سنگین اسلحہ والے بدل سپاہیوں میں شریک کردیئے گئے۔ جنگ ہائے حالیہ میں حلفاء کی امدادی افواج میں جو تقسیم "کوہورٹ" کی رائج تھی بہ نسبت رومن لشکروں کی چھوٹی تقسیم (مینی پوس) کے زیادہ مفید ثابت ہوئی تھی۔ ماریس نے بغیر اس تقسیم یا سنتوریہ کے اٹھا دینے کے (کوہورٹ) کو باضابطہ

---

[۱] دیکھو مارکوارٹ۔ اسٹاٹس فرو الٹنگ "انتظام مملکت" ۱۱۔ ۲۹۴۔ ۲۴۴

فوجی تقسیم قرار دیا اور اس زمانے سے ایک پورے لشکر (لیجن) کی تعداد ۶۰۰۰ سپاہیوں کی ہوگئی جس میں دس کوہورٹ ۶۰۰ سپاہیوں کے ہوتے تھے۔ ہر کوہورٹ کا جیسے سابق میں ہر مینی پولس کا تھا ایک علیحدہ جھنڈا ہوتا تھا مگر ماریس نے ہر ایک لشکر کے ایک فرد متحد ہونے پر زیادہ زور دیا اور اسی لئے اس نے ہر لشکر کا جھنڈا علیحدہ قرار دیا جو ایک چاندی کا عقاب ایک عصا پر ہوتا تھا جس کو لشکر کا دیوتا بھی کہتے تھے۔ اسی دیوتا کے سامنے میدان جنگ میں مذہبی رسوم ادا ہوتی تھیں اور میدان جنگ میں شکست کی حالت میں بھی اس جھنڈے کو محفوظ رکھنا لشکر کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری تھا۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ عقاب صرف رومن شہریوں کے لشکروں کو دیا گیا ہو مگر دوسرے امور کے لحاظ سے حلفاء شہریان روما میں بالکل مل گئے تھے۔ فوجی نقطہ نظر سے اس طور پر ایک زبردست اور متحد پیدل فوج تیار ہوگئی مگر امور سیاسی کے لحاظ سے نظام فوجی میں مساوات کی وجہ سے لاطینی اور دوسرے ایطالی حلفاء کو حقوق شہریت سے محروم رہنا اب اور بھی زیادہ ناگوار ہوتا ہوگا؛

غیر ملکی سپاہ

(۸۹) مگر پیدل سپاہیوں کی یکساں جماعتوں سے خواہ وہ کیسی قواعد دان اور منظم ہوں یا ہمت رکھتی ہوں پوری فوج نہیں بنتی۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ طبقہ نائٹ (ایکوئی ٹیز) نے بطور سواروں کے رومن فوج میں خدمت انجام دینا عملاً ترک کر دیا تھا۔ اس طبقے کے نوجوان البتہ بطور افسروں کے یا سپہ سالار کے باڈی گارڈ (ذاتی سپاہ) میں ملازمت کرتے تھے۔ مگر لاطینی بہ تدریج ان میں بھی گھستے جاتے تھے اور اطالوی سوار اسی قوم اور دیگر حلفاء میں سے تھے۔ مگر سواروں کی ضرورت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور اس لئے بیرونجات میں بھی بھرتی کرنے کی ضرورت ہوئی۔ بعض تو صوبجات سے آتے تھے اور بعض متوسل بادشاہوں کی طرف سے جو روما کی نظر عنایت کے متمنی تھے یہ رسم ماسی نسا کے زمانے سے چلی آتی تھی یوگرتھا کی لڑائی میں نیومیڈیا اور تھریس کے سپاہی رومن فوج میں موجود تھے اور اس غیر ملکی سپاہ کی

تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ مگر اصولاً یہ سپاہ سوکی ای (حلیف) نہ تھی بلکہ آگسیلیا (امدادی) تھی۔ اسی قبیل کے تیر انداز، گوپھن پھینکنے والے اور دوسرے ہلکے اسلحہ کے سپاہی تھے۔ لیگیوریا کی پہاڑیوں کی ایک زبردست ہلکی پیدل فوج تھی جو ناہموار ممالک میں لڑائیوں کے لیئے نہایت موزوں تھی۔ جزیرۂ بیالی آرک جو حال ہی میں فتح ہوا تھا وہاں کے گوپھن پھینکنے والے مشہور تھے اور تیر انداز مشرقی ممالک سے آتے تھے خصوصاً کریٹ سے۔ کریٹ اس وقت تک آزاد تھا اس لیئے اس کے ذکر سے ہمیں یہ ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ اجیر سپاہی روما کے نظام فوجی کا ایک جزو بن گئے تھے گو ماریس کی ذات سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں۔ اسوقت سپاہیوں کی ضرورت تھی اور حکومت مجبور تھی کہ ہر گوشے سے امداد حاصل کرے۔ کاربو اور سیلانس کی شکست کے بعد جس میں نوجوانان اطالیہ کی تعداد کثیر کام آئی تھی سینٹ (سینات) نے عوام کے رنج والم کو حد اعتدال[۵۱] سے نہ گزرنے دینے اور شورش کو دفع کرنے کی کوشش کرکے قدیم روایات کو تازہ کیا تاکہ روما کا وقار قائم رہے۔ مگر اس کے بعد کائی پیو اور مان لیئیس کی دردناک شکستوں کی خبر آئی اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ماریس کو اختیار دیا گیا کہ سمندر پار سے امدادی افواج بلوائے اور حسن اتفاق سے اس کی ایک درخواست کا ذکر ایک مورخ نے کیا ہے[۵۲]۔ نیکومیڈیس شاہ بتھی نیا سے بھی وہ امداد کا خواستگار ہوا تھا۔ شاہ مذکور نے آدمیوں کے نہ ہونے سے اپنی مجبوری ظاہر کی کیونکہ اس کی رعایا میں سے نصف تعداد بالغ مردوں کی تھی جو رومن ساہوکاروں کی ضروریات کو رفع کرنے کے لیئے گرفتار کرلیئے گئے تھے اور روما کے صوبجات کے مزارع میں بطور غلاموں کے کام کر رہے تھے۔ ممکن ہے کہ اس نے شرارت

---

۵۱ ڈائیوڈورس ۳۵-۳۷
۵۲ سمر (ڈی افینکنو ۱-۳۸) بیان کرتا ہے کہ روما کا وجود معرض خطر میں خیال کیا جاتا تھا۔
۵۳ ڈیوڈورس ۳۶-۳۔

سے مبالغہ کیا ہو مگر تاہم بیان کیا گیا ہے کہ سینیٹ (سینات) نے آزاد حلفاء کا غلام بنانا ناجائز قرار دیا اور صوبہ داروں کو اس شکایت کو رفع کرنے کا حکم دیا۔ سسلی میں اسکا جو نتیجہ ہوا اس کا ہم آگے چلکر ذکر کرینگے اس موقع پر اس قصے سے ہم صرف یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ بحیرۂ روم کے مشرقی سواحل پر بحری قزاقی اور بردہ فروشی کا عروج ہو چکا تھا۔

مارِیس فوج تیار کرتا ہے

(۷۹) ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب سے سلطنت روما کا اثر سمندر پار بڑھ گیا سالانہ بھرتی کا قدیم طریقہ متروک ہو چلا تھا۔ سپاہی اب صرف ایک سال کی ملازمت کی قسم نہیں کھاتے تھے بلکہ ایک ہی دفعہ پوری مدت ملازمت کے لئے جس کی اوسط اب ۱۶ سال تھی یعنی سپہگری بھی اب ایک پیشہ ہو گیا تھا۔ ایک قصہ بیان کیا گیا ہے کہ ماریس اعلیٰ درجے کی فوجی تربیت کو کس قدر اہم خیال کرتا تھا۔ دو شخصوں میں سے انتخاب کرنے میں (غالباً عہدۂ افسر سنتوریہ کے لئے) اس نے اُس شخص کی طرف التفات نہ کیا جس نے بطور سپاہی خود اس کے اور میٹلس کے تحت میں ملازمت کی تھی بلکہ دوسرے پستہ قد شخص[1] کو ترجیح دی اس لیئے کہ وہ ولٹیس کا تربیت یافتہ اور فنون سپہگری میں طاق تھا۔ پیدل فوج کو قابل کار بنانے میں اس کی حرکت پذیری میں اضافہ بھی ضروری تھا۔ اس کے لیئے دو چیزوں کی ضرورت تھی ایک تو یہ کہ فوج کے ساتھ جو سامان رہتا تھا اس کو جہاں تک ہو سکے کم کر دیا جائے اور دوسرے ایسے انتظامات کو بالکل اٹھا دیا جائے جن کی وجہ سے فوری حملے کی صورت میں کوچ کرنے والے سپاہیوں کو وقت ہوتی ہو۔ ماریس نے ایک ترکیب نکالی کہ ہر سپاہی اپنی رسد اور پکانے کا برتن ایک گٹھڑی میں باندھ کر لکڑی میں ٹکا کر اپنے کندھے پر رکھے۔ اس طور پر ضرورت یا آرام لینے کے وقت یہ بوجھ فوراً کندھے پر سے اتر سکتا تھا اور کوچ کرنے والی فوج کے ساتھ باربرداری کے جانوروں اور ان کے ہانکنے والوں کی ایک تعداد کثیر نہ ہوتی جنکو کھلانا پڑتا تھا۔

[1] غالباً شمشیر بازی میں ید طولیٰ رکھنے کی وجہ سے۔

وحشیوں کے ٹڈی دل کے مقابلے میں جو اپنے بہاری کاروانوں میں سفر کر رہے تھے یہ ہلکے روسن سپاہی ضرور نفع بیں تھے۔ مگر اس زمانے کے مسخرے اس کے سپاہیوں کو "ماریس کے خچر"[1] کہنے لگے۔ افسروں کے انتخاب میں بھی ماریس حد درجہ احتیاط کرتا تھا۔ سولا کو وہ حسد کی نگاہ سے دیکھتا تھا مگر اسے یہ خوب معلوم تھا کہ سولا زوردار اور خوش تدبیر آدمی ہے۔ سولا بھی اس کے ساتھ گال گیا[2]۔ پہلے اس کے اسٹاف میں بطور لیگیٹس (نائب) کے تھا اور پھر لشکر کا کپتان افسر ہو گیا اور دونوں میں کسی نہ کسی طرح ٹھنی رہی مگر کچھ ہی دن۔ کوئنٹس سرٹوریس بھی جو زمانہ مابعد میں مشہور ہوا ماریس کے ماتحت اس جنگ میں شریک تھا۔ یہ شخص ان چند افراد میں سے تھا۔ جو کائی پیو کی شکست کے بعد بچ رہے تھے۔ اس نے اون ندی کو تیر کر اپنی جان بچائی تھی۔ فن سپہ گری میں یہ شخص طاق تھا اور گال کی زبان سیکھ کر جاسوسی کا کام بھی بخوبی انجام دینے لگا تھا۔

(۱۰۷) قبل اس کے کہ گال میں جو کچھ ماریس نے کیا اس کو ہم بیان کریں مناسب ہوگا کہ کمبری کے حملے سے روما کی سیاسی زندگی پر جو اثر ہوا اس پر نظر ڈالیں جس کی وجہ سے ان اشخاص پر جو روما کی ذلت وخواری کے باعث ہوئے تھے مقدمے[3] قائم ہوئے اور سزائیں دی گئیں۔ پہلا شخص جس پر مصیبت نازل ہوئی سی پوپی لیس لائناس تھا جس نے ۱۰۷ ق م میں کیاسیس کی فوج کے باقی ماندہ حصے کو شرمناک شرائط پر راضی ہو کر بچا لیا تھا۔ غالباً اس شخص کے ساتھ اہل روما نے ناانصافی کی جس کو موت یا ذلت کی صلح میں سے ایک کو

---

[1] دیکھو فرانٹی لنس ۴-۱-۷ پلوٹارک نے "ماریس ۱۳" میں جو قصے بیان کئے ہیں وہ زمانہ مابعد کی ایجاد ہیں
[2] پلوٹارک سولا (۴) سرٹوریس ۳۔
[3] ٹی البوسیس کا نام میں نے قصداً چھوڑ دیا ہے جس پر سارڈینیا میں استحصال بالجبر کا الزام عائد ہوا تھا۔ اس شخص کے حالات دلچسپ ہیں مگر اہمیت نہیں رکھتے ۔۔۔ و کی فہرست میں پورے حالات ہیں اور لانگ کے "زوال جمہوریہ روما" میں بھی (۲-۳۶)

پسند کرتا تھا۔ ایک ٹری بیون کائی لیس کالڈس کو اس سے بغض
تھا اور اس نے عوام کی ناراضی سے نفع اٹھایا اور پوپی لیس پر غداری کا الزام اس
طور پر لگانا چاہا کہ اس کے لیئے کوئی مفر نہ رہے۔ مجالس سنتوریہ میں صرف مقدمات
غداری کے باب میں علانیہ رائے دیجاتی تھی۔ کائی لیس نے ایک قانون نافذ کرا دیا کہ
اس معاملے میں بھی خفیہ رائے دیجائے۔ اس کے بعد اس نے الزام کی باضابطہ
تحریک کرائی اور پوپی لیس جو اپنے دوستوں کے اثر پر اعتماد کر سکتا تھا بغیر نتیجے کے
انتظار کرنے کے جلاوطن ہوگیا۔ سسرو نے بیان کیا ہے کہ کائی لیس کو ہمیشہ یہ
افسوس رہا کہ ذاتی بغض کی وجہ سے اس نے جمہوریہ کو نقصان پہنچایا۔ دوسرا
مقدمہ کائی پیو کا[1] ہے جو ہر طرح سے سخت سزا کا مستحق تھا۔ عامہ قوم کے حکم سے اسکا
امپیریم چھین لیا گیا گو اس کے لیئے کوئی سابق کی نظیر نہ تھی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ
درحقیقت وہ مجسٹریٹ نہ تھا۔ اس کا امپیریم بہ حیثیت پرو کانسل اس کو صرف
اس امر کا مقتدر کرتا تھا کہ بجائے کانسل کے کسی غرض خاص سے کام کو انجام دے۔
یہ طرز عمل گو جدید تھا مگر انقلابی نہ تھا جس سے شخص مذکور بیکار ہوگیا اور مجسٹریٹی سے معزول
نہ ہوا۔ یہ ۱۰۵ کا واقعہ ہے ۱۰۴ میں ٹری بیون ال کیاسیس نے جو کیا سیس کانسل ۱۰۷ کا بیٹا تھا
ایک قانون منظور کرلیا جس کی رو سے ایسے اشخاص جن کو مجلس عامہ میں کسی مقدمے
میں سزا ملی ہو یا جن کا امپیریم عامۂ قوم کی رائے سے چھین لیا گیا ہو مجلس (سینیات)
میں شرکت سے ممنوع کر دیئے گئے۔ مگر یہ طرز عمل سینسروں کے اقتدارات پر
ایک علانیہ حملہ تھا۔ جو اس لحاظ سے انقلابی تھا کہ اس کی وجہ سے معمولی دستوری
ضابطے کی خلاف ورزی کی ایک نظیر پیدا ہوگئی۔ مگر دراصل سینسروں کو اقتدارات
بھی عامۂ قوم سے ملے تھے اور یہ عہدہ دار نا اہل اراکین سینٹ (سینات) کو اس مجلس
سے خارج نہ کرنے کے لیئے بدنام ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ ٹری بیون

---

[1] لیوی خلاصہ ۶۷ اسکونیس ۸۰ سسرو ڈی اورا ٹور ۲۷ - ۱۲۴ - ۱۹۷ ڈی نیچر ڈیور ۳ - ۷۴
مع میئر کے حواشی کے برا ٹس ۱۳۵ گیلیس ۳ - ۹ - ۷ آرز سیس ۵ - ۱۵ - ۱۲۵ اسٹرابو
۴ - ۱ - ۱۳ - ۷

ک، لوربالنس [51] نے بذریعہ قانون ایک خاص کمیشن ٹولوسا کے خزانے کی تحقیقات کے لیئے مقرر کرایا۔ امرا نے اس قانون کو نامنظور کرانے کی پوری کوشش کی۔ دوٹری بیونون نے اس کو روک دینے کی کوشش کی مگر زبردستی سے ایسا نہ کرنے پائے۔ یہاں تک کہ بلوہ ہوگیا، گل وخشت اندازی تک نوبت آگئی م، امیلیس اسکارس صدر سینٹ (سینات) کا سر بھی زخمی ہوگیا۔ کائی پیو گرفتار ہوکر کمیشن کے سامنے پیش ہوا۔ مگر جب دوران مقدمہ میں وہ قید میں تھا ایک ہمدرد ٹری بیون [52] نے اسے رہا کردیا اور وہ بھی جلاوطن ہوگیا۔ اس کی جائداد اس پاداش میں ضبط کرلی گئی، قانون کی حفاظت سے وہ خارج قرار دیا گیا اور آگ اور پانی بھی اس پر حسب معمول حکماً بند کردیئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی زندگی ذلت وخواری میں کٹی۔ ٹولوسا کا سونا، بے ایمانی سے جمع کی ہوئی دولت کا مرادف ہوگیا اور ایک روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جس جس شخص نے اس کو ہاتھ لگایا اس کا انجام برا ہوا۔ تیسرا [53] مقدمہ ایم جونیس سیلانس کا تھا جس پر کمبری سے شکست کھانے کے پانچ سال بعد ڈومی ٹیس آہنو باربس نے مجلس قبائل میں مقدمہ چلایا۔ تجویز یہ تھی کہ بہ حیثیت سپہ سالار اپنے خدمات کو بہ طریق احسن انجام نہ دینے کی پاداش میں اس پر جرمانہ کیا جائے۔ مگر یہ الزام پرانا ہوگیا تھا اس لیئے ۳۵ قبائل میں سے ۳۳ نے اس کو بری کردیا۔ اسر و کا بیان ہے کہ یہ حملہ ذاتی اغراض سے کیا گیا تھا اس وجہ سے کہ سیلانس نے ڈومی ٹیس کے کسی گالی دوست کو نقصان پہنچایا تھا یا ہتک کیا تھا۔

---

[51] اور بانس پر بھی اس معاملے میں غداری کا الزام لگایا گیا تھا جس سے وہ بڑی مشکل سے چھوٹا۔ ولکنس (دیباچہ (۱) پرواوراتورے، ۶۱ کی رائے ہے کہ کمیشن نے ۱۱۰ میں نشست کرنی شروع کی سانڑنی نس کے تعلق کے لیئے فقرہ ۳ ۸۲ دیکھنا چاہیئے۔

[52] ویلیریس ماکسی مس ۴-۷-۳، ۴ء ۹، ۱۳ اجی ماکسی مس ایک اور قصہ بیان کرتا ہے کہ کالی پیو کو سزائے موت دی گئی۔ مگر یہ قرین قیاس نہیں ہے۔

[53] اسکوئیس ۸۰-۱۔

(۲۹۲ء) اسی ڈومی ٹیس نے ۱۰۴ء میں مذہبی معاملات میں بھی عمومیت پسندوں کا دخل کرا دیا۔[۵۲] بیان کیا جاتا ہے کہ اس تحریک میں بھی ذاتی اغراض مضمر تھے۔ اس کے قبل ہیں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سیاسیات میں اب تک مذہب کا اثر باقی تھا کیونکہ غیر تعلیم یافتہ عوام ابھی تک اوہام پرستی میں مبتلا تھے ڈومی ٹیس کی خواہش تھی کہ آگرون (پیشین گوئوں کی جماعت میں ایک خالی جائداد پر مامور ہو جائے۔ اسکارس صدر سینیٹ (سینات) آگر بھی تھا اور اس نے اپنے اثر سے ڈومی ٹیس کو اس جماعت میں داخل نہ ہونے دیا۔ ڈومی ٹیس نے برافروختہ ہوکر مجلس قبائل میں اس پر چند رسومات سے غفلت کرنے کا الزام لگایا جس سے سلطنت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ مگر جب اس پر جرمانہ کرنے کا مسئلہ پیش ہوا تو ۳۵ میں سے ۳۲ قبائل نے اس کو بری کر دیا گو ۳۲ میں سے بعض یا سب میں موافق اور مخالف آرا بالکل قریب تھیں۔ ڈومی ٹیس نے اس کے بعد بڑی بڑی مذہبی جماعتوں کی جائدادوں کے پُر کرنے کے متعلق ایک تحریک[۵۳] پیش کی۔ اس زمانے تک طریقہ یہ تھا کہ ان جماعتوں کے ارکین جدید رکنوں کا خود انتخاب کر لیتے تھے گو کچھ عرصے سے یعنی غالباً تیسری صدی ق م سے سر وار پجاری کا انتخاب ۳۵ قبائل میں سے ۱۷ قبائل کے سپرد کیا گیا تھا جن کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی کیا جاتا تھا اس طور پر گویا انتخاب عوام کی آراء سے نہ ہوتا کیونکہ ۳۵ میں سے صرف ۱۷ قبائل کی رائے لیجاتی اور دیوتاؤں کی مرضی پر جو قرعہ اندازی سے ظاہر ہوتی عمل کرنے سے ان کی خوشنودی بھی یقینی تھی۔ پانٹفون (پجاریوں) آگرون اور ڈِ ئی سیمو بیری سا کُرُدرم (عشرہ مقدسہ) کے تقرر کے لیے

---

۵۱ ایسکوئنیس ۲۱ سہ روا (قوانین اراضی)۔ ۱۱/۸/۱ خطا بنام برولٹس ۳/۵/۱۔

۵۲ ویلیریس میکسی مس ۶-۵-۵ ڈیوں کا سیس (۹۲) بیان کرتا ہے کہ اسکارس کے خلاف ایک سنگین جرم کے متعلق شہادت دینے کے لیے ڈومی ٹیس سے کہا مگر ڈومی ٹیس نے اس کی شہادت سے نفع اٹھانے سے انکار کر دیا اور غلام کو اسکارس کے سپرد کر دیا۔

۵۳ لانگے: تاریخ روما ئے قدیم ۲-۱-۵ ۵۵۱ + ۳-۷۰-۱۔

بذریعۂ قانون ڈومیٹیا ڈی سیاکرڈوٹس (قانون ڈومیٹیا بابت عہدہ داران مذہبی) جو طریقہ اختیار کیا گیا اس نظیر کے مطابق تھا۔ مذہبی جماعتوں کے اراکین کو امیدواروں کے نامزد کرنے کا حق محدود طریقے پر باقی رہا اور منتخب امیدواروں کو رکنیت پر حسب سابق قدیم رسوم کی انجام دہی کے بعد فائز کیا جاتا۔ ڈومی ٹیس کا اسکاروس پر مذہبی رسوم کے انجام دینے میں غفلت لگانے کا الزام بالکل غیر معمولی تھا اور سردار پجاری کی اقتدارات پر ایک انقلابی حملہ تھا۔ قانون ڈومی ٹیا سے دستور روما کو سخت صدمہ پہنچا تھا اور اسی وجہ سے سولا نے ۲۳ سال بعد اس قانون کو منسوخ کر دیا۔ سوئی ٹونیس[۵۲] کا بیان ہے کہ اگر نہ مقرر ہونے کے بعد ڈومی ٹیس کو اس دوسرے معاملے میں بھی خفت ہوئی، اسی وجہ سے اس نے اس قانون کے نفاذ کی تحریک کی یعنی اس کے والد کے انتقال کرنے پر جس نے گال میں شہرت حاصل کی تھی اور پجاری بھی تھا ڈومی ٹیس کے حقوق کا لحاظ نہ کیا گیا اور اس نے مجبوراً اس قانون کو پیش کر دیا مگر سوئی ٹونیس دونوں باپ بیٹوں میں زیادہ فرق نہیں کرتا اور یہ قصہ بھی غالباً غلط ہے۔ کیونکہ ڈومی ٹیس کسی نہ کسی عہدے[۵۳] پر ضرور مامور ہو گیا اس لئے کہ ۱۰۳ ق م میں وہ سردار پجاری تھا۔

ماریس کا دوسرا قونصل ہونا (۹۳) تفصیلات مذکورۂ بالا سے ان چار پانچ سالوں کے پریشان کن زمانے میں روما کے سیاسی رجحانات کا حال ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ غلاموں کی شورش سے اطالیہ کے بعض علاقوں میں ابتری پھیل رہی تھی مگر اس ذکر کو ہم آئندہ کرینگے اور بالفعل ماریس کی مساعی کا ذکر کرینگے اس امر میں بالکل شک کی گنجائش نہیں کہ وہ اپنی فوج کو ملک گال میں بحری راستے سے لے گیا اور روڈون کے مشرقی دہانے کے قریب کسی مقام پر خیمہ زن ہوا۔ فوجی اغراض کے لحاظ سے جس مقام کی اطالیہ پہنچنے کے سیدھے راستے کی حفاظت کے لئے

اوڈن ندی کے علاقے میں

---

۵۱ سسرو فل ۲-۴۔ بروٹس ۱
۵۲ سوئی ٹونیس نیرو (۲)
۵۳ ویلیس ۲-۱۲-۳ قانون ڈومی ٹیا کا سنہ نفاذ ۱۰۳ ق م لکھتا ہے مگر غالباً یہ غلطی ہے۔

اشد ضرورت تھی وہ ندی کے دہانے کے اوپر کا خطۂ ملک تھا جس میں سے وہ گزرتی تھی مگر ساحل پر ایک مرکزی مقام کا ہونا اس سے پہلے ضروری تھا جہاں سے اطالیہ سے سلسلہ آمدورفت بذریعۂ سمندر قائم ہو اور اندرون ملک سے ندی کے ذریعے سے۔ اس لئے ذخائر جنگ کا ایک گودام قائم کردیا اور حملہ آور قبیلۂ کمبری کے ہسپانیہ چلے جانے سے جو وقفہ[۱] مل گیا تھا اس کو اون ندی کے پانی کیلئے ایک جدید نہر بنانے میں صرف کیا جس سے ایک عمدہ بندرگاہ اور ایک نہر بن گئی[۲] جو جہاز رانی کے قابل تھی اور اس کے سپاہی بھی اس محنت سے تنومند ہوگئے۔ اس عظیم الشان کام میں بہت کچھ وقت لگا ہوگا اور اس کے ساتھ ہی دوسرے فوجی امور کی طرف بھی اسی قدر توجہ ہوئی ہوگی۔ سخت ضبط فوجی، انصاف اور ہر وقت باکار رہنے سے رومن افواج کی حالت حسب سابق ہوگئی۔ اندرون ملک میں یورش کرنے کی لامحالہ پھر نوبت نہیں آئی مگر اس پر بھی بیان کیا گیا ہے[۳] کہ سولا نے ایک گالوی سردار کو گرفتار کرلیا[۴] ماریس اپنے غیاب میں ۱۰۳[۵] کے لئے کانسل منتخب ہوگیا۔ کیونکہ عمومیت پسندوں کو اس کے علاوہ کسی دوسرے سپہ سالار پر بھروسہ نہ تھا اور اس کے علاوہ اس کے خاص بہی خواہ اور کارپرداز بھی یہ دیکھتے ہونگے کہ دشمنوں کی سازشوں یا رائے دہندگان کی سستی سے اسکی مسلسل سپہ سالاری میں کوئی وقت واقع نہ ہو۔ جنگ آئندہ کی تیاری میں ایک سال اور بھی گزر گیا اسی اثناء میں قبیلہ کمبری کو ہسپانیہ میں ایک وسیع خطۂ ملک کے تاخت و تاراج کردینے کے بعد کیلٹی بیریوں کے ملک میں شکست ہوئی۔ ممکن ہے اس سے

---

[۱] پلوٹارک ماریس ۱۵۔

[۲] یہ نہر بعد میں اہل سالبہ کو تجارتی اغراض کے لیے حوالہ کردیگئی۔ اسٹرابو ۴-۱-۸

[۳] پلوٹارک سولا (۴)

[۴] ماریس اس وقت بہت پریشان تھا۔ فرون ٹی نس نے بیان کیا ہے کہ گالیوں اور کمبیریوں کی غداری کو دریافت کرنے کے لئے وہ ایک عجیب چال چلا تھا۔

[۵] لیوی خلاصہ ۶۷۔

یہ مطلب ہو کہ محاصروں سے وہ پریشان ہوگئے ہوں اور چونکہ انھوں نے تمام ملک کو تباہ کردیا تھا اس لیئے رسد بھی نہ ملتی ہو اور انھیں وجوہ سے انھوں نے ہسپانیہ سے روانگی کا قصد کرلیا ہو۔ بہرکیف اس مہم سے عاجز آکر سنہ ۱۰۳ کے اواخر میں وہ گال واپس آگئے اور ان کی تعداد بھی غالباً کم ہوگئی ہوگی۔ سنہ ۱۰۳ کے انتخابات کرانے کے لیئے بہ سبب اپنے ہم عہدہ کے انتقال کے ماریس کو روما واپس جانا پڑا تھا۔ پلوٹارک کے بیان[1] کے مطابق اس کو چوتھے مرتبہ کانسل منتخب ہونے کی آرزو تھی مگر کئی زبردست امیدوار اس خدمت کے خواہاں تھے اور اس کی کامیابی اس لیئے مشتبہ تھی۔ سنہ ۱۰۳ کے ٹری بیونوں میں ایل۔ ایپولی ایس سیٹرنینس عمومیت پسندوں کا ایک سرگروہ بھی تھا جس کا عوام پر خاص اثر تھا ماریس نے اس سے سمجھوتہ کرلیا۔ اس نے ماریس کی مدح سرائی شروع کردی اور ماریس کو پھر منتخب کرنے پر قوم کو آمادہ کرتا رہا۔ مگر ماریس بظاہر انکار کرتا رہا۔ سیٹرنینس نے اصرار کیا کہ اپنے فرائض قومی کے لحاظ سے ماریس کو اپنی ضد سے باز آنا چاہیئے اور آخرکار ماریس نے ایسا ہی کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ محض دکھاوا تھا جس سے کسی فرد واحد کو ماریس کے اصلی مقاصد کے متعلق دھوکا نہیں ہوا۔ مگر یہ روایت خواہ صحیح ہو یا کسی حاسد کی بنائی ہوئی ماریس پھر کانسل منتخب ہوا۔ اس کا ہم عہدہ[2] ایک ہر دلعزیز امیر کیو ٹیس کیاٹلیس تھا جو اپنے اعلیٰ خصائل اور علمی قابلیت کی وجہ سے ممتاز تھا اور اس کے قبل خدمت کانسلی کا تین دفعہ امیدوار رہ چکا تھا۔

وحشیوں کا اطالیہ پر دھاوا

(۴۹۷) سنہ ۱۰۲ کے موسم بہار میں صورت حال[3] حسب ذیل تھی کمبیری گال میں واپس آکر اپنے حلفا سے مل گیئے تھے۔ ان خانہ بدوش اقوام میں سے

---

[1] پلوٹارک میریس ۱۴

[2] ولکنس کا دیباچہ سسرو ڈی آراٹور صفحات ۲۴۔۲۵

[3] پلوٹارک ماریس ۱۴۔۲۷ سولا ۴ سر ٹوریس ۳ ویلیس ۲۔۱۲ لیوی خلاصہ ۶۸ فلورس ۱۔۳۸ آروسیس ۵۔۱۶ ڈائون کیاسیس ۹۴۔

باب ۱۴

کسی کو اب تک آباد ہونے کے لیئے اراضی نہیں ملی تھی جس کا ملنا اب ضروری تھا اس لیئے ان کے لیئے کوئی چارہ نہ تھا سوائے اس کے کہ الپس کی دیوار کوہی سے گذر کے اطالیہ پر قبضہ کریں کیونکہ رومنوں سے اس کے قبل جو مقابلے ہوئے تھے ان کے نتائج سے فوری کامیابی کی امید تھی انھوں نے عزم بالجزم کر لیا کہ جملہ قبائل متحد ہو کر اس پیش قدمی میں شریک ہوں، ٹیوٹونی اور امبرونی تو مغرب کی طرف سے رومن صوبے میں سے ہو کر اطالیہ کے نشیبی علاقے میں لیگیوریا کے عقب کے دروں میں سے داخل ہوں اور کمبری اور ٹیگورینی الپس کا پھیر کاٹ کے شمال سے داخل ہوں۔ ماریس اپنے مستحکم قیام گاہ[1] سے ٹیوٹونی اور امبرونی کی آہستہ پیش قدمی کو دیکھتا رہا مگر نہ شمالی وحشیوں کی طعن وتشنیع اور نہ خود اس کے سپاہیوں کی بے صبری اس کو جنگ کا حکم دینے پر مائل کر سکتی تھی۔ اس کو خوب معلوم تھا کہ وہ جب چاہے دشمن سے دوبدو ہو سکتا تھا اور اس کا قصد تھا کہ جب اچھا موقعہ ہو اسوقت جنگ کی جائے اپنے سپاہیوں کی بے صبری کو دفع کرنے کے لیئے اس نے یہ حیلہ کیا کہ وقت جنگ کا انتخاب ایک شامی نجومی عورت پر چھوڑ دیا جا جو اس کے ہمراہ تھی۔ ماریس کو خود بھی نجوم پر اعتقاد تھا اور اپنے خوش قسمت ہونے کا بھی اس کو یقین کامل تھا۔ مگر اسے خوب معلوم تھا کہ اس کی فوج کے علاوہ جسے اس نے نہایت محنت سے مشاق اور قابل جنگ بنایا تھا سلطنت روما کی کوئی اور فوج نہ تھی جو میدان جنگ میں کارگر ثابت ہوتی اور اس لیئے اس کا پہلا مقصد یہ تھا کہ اس فوج کو کسی طرح ضایع نہ کرے۔ اس لیئے وہ خاموشی کے ساتھ آگے بڑھنے والے حملہ آوروں کے پیچھے پیچھے لگا رہا اور اکوے سیکس ٹیئے[2] کے قریب اس کو موقع مل گیا۔ دو معرکوں میں اس نے پہلے امبرونی کو شکست دی اور پھر ٹیوٹونی کو۔ اس جنگ میں جو خونریزی ہوئی نہایت غیر معمولی تھی کیونکہ جب وحشی

---

[1] آروسیس نے اس تقسیم کار کو دوسرے طریقے پر بیان کیا ہے۔

[2] معرکہ اکوے سیکس ٹیئے۔ بگک ہال باب ۱۰-۱۱

اپنے خیمہ گاہ کی طرف بھگا دیئے گئے ان کی عورتیں بھی جو گاڑیوں میں تھیں لڑائی میں شریک ہوگئیں اور تعاقب کرنے والوں کے ساتھ لڑنے لگیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو لاکھ آدمی مارے گئے اور ۹۰۰۰۰ قید کر لیئے گئے مگر یہ انداز ہ مبالغہ آمیز ہے۔ دوسرے روز بہت سے وحشی قید کر لیئے گئے مگران بہادر خانہ بدوشوں میں سے اکثر نے خود اپنا کام تمام کر لیا۔ پلوٹارک نے نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے کہ خون آلود زمین میں سال آئندہ زبردست فصل پیدا ہوئی اور مقتولین کی ہڈیوں سے انگور کے کھیتوں کی باڑھیں بنائی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موضع پوری ایر کا نام کامپی پیوٹریڈی، سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "میدان جنگ جس پر مقتولین کی لاشیں سڑ گئی ہوں" جن مقامات پر لڑائیاں ہوئیں، روما کی فتح کی پیشین گوئیاں اور دوسرے واقعات سے جو روایات میں بیان کیئے گئے ہیں ہمیں سروکار نہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ ماریس نے اس کام کو بخوبی انجام دیا جو اس کے سپرد کیا گیا تھا۔ جنگ کے بعد ہی یہ خبر آئی کہ ماریس پانچویں مرتبہ کانسل منتخب ہوا۔ عوام کو ماریس پر جو اعتماد تھا اس کا ایک مزید ثبوت یہ بھی ہے کہ مانیس ایکویلیس اس کا وفادار نائب جس کے زیر کمان اپنی افواج کو روما جاتے وقت وہ چھوڑ گیا تھا اس کے ساتھ ہی کانسل منتخب ہوا۔

شمالی اطالیہ کی جنگ

(۵۹۷) اس فتح کی خبر غالباً روما میں ۱۰۲ء کے موسم خزاں میں پہنچی ہوگی۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ اس خبر کے پہنچنے کی کچھ دن بعد کانسل کیا ٹلس کے پاس سے نہایت ناخوشگوار خبریں آئیں جو اطالیہ کو کمبری کے حملے سے محفوظ رکھنے کے لیئے بھیجا گیا تھا۔ خیال کیا گیا تھا کہ یہ قبیلہ اطالیہ میں دریائے ایتھیسس (ادیجے) کے کنارے کنارے داخل ہوگا جو الپس سے نکل کر ویرونا کے نشیبی علاقے کی طرف گئی ہے۔ کیا ٹلس نے زبردست مقابلہ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا مگر اس میں نہ تو ماریس کا سلیقہ تھا نہ اثر۔ اس کی فوج بھی ادنی قسم کی تھی اور جب اسکے گھبرائے ہوئے سپاہیوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو انھیں اکوے سیکسٹیے کی فتح کی اطلاع بھی نہ تھی جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ خونخوار غیر اقوام کا مقابلہ ناممکن

نہیں ہے۔ اس کے شکست فاش نہ کھانے کا سبب یہ تھا کہ سولا اس کے
ساتھ موجود تھا یہ اولوالعزم اور ثابت قدم آدمی ماریس کی ماتحتی سے تنگ آگیا تھا
جو بوجہ اپنے بغض وحسد کے اس کو امتیاز حاصل کرنے کا کوئی موقع نہ دیتا تھا سولا
اس وقت کیا ٹلس کو اس کی مشکلات سے نجات دینے کی کوشش کررہا
تھا۔ مگر ان کا کام نہایت مشکل تھا جس کا سرانجام دینا ان کے لیئے سخت دشوار
تھا۔ پہلے انھیں مجبوراً آلپس کے درے سے ہٹنا پڑا پھر جب دشمن زور لگاکر
اویجے ندی کے کنارے آگیا انھیں اور پیچھے ہٹنا پڑا اور اس طرح شمالی اطالیہ
کا دروازہ دشمنوں کے لیئے کھل گیا۔ کیا ٹلس کو انھوں نے کہاں تک ہٹایا اس
کا علم نہیں۔ مگر کچھ دور ہٹکر اس نے سرائی خیمہ گاہ بنا لیا اور سال آئندہ کی
عظیم الشان جنگ ویرونا سے ۱۲ میل مغرب میں ہوئی ؟

(۹۶) ماریس اپنی زبردست فتح کے بعد روما واپس گیا مگر جشن فتح منانے
کا موقعہ نہ ملا سنہ ۱۰۱ کے جنگ کے لیئے یہ انتظام کیا گیا کہ کیا ٹلس بطور پرو کانسل
اپنے عہدے پر قائم رہے اور ماریس اکوے سیکس ییٹے کی فتحمند افواج کو اس
کی امداد کے لیئے لیجائے۔ کانسل ایکویلیس کے سپرد غالباً کوئی دوسری مہم ہوئی۔
گال کی فوج غالباً کچھ دور سمندر کے راستے سے واڈا سباٹا یا جنوا تک آئی ہوگی
اور کوہ ایپی نائن کو ایک یا دونوں سڑکوں کے ذریعے سے طے کیا ہوگا جو ڈرٹونا
سے ہوکر پو ندی کی وادی کی طرف جاتی ہیں۔ رومن افواج کے باہم ملنے اور معرکے کے
آغاز کا ایک نہایت دلچسپ بیان موجود ہے۔ کمبری اپنے حلفا کی واپسی تک لڑنے
کو تیار نہ تھے اور انھوں نے طلب اراضی کے لیئے پھر اپنے سفیر بھیجے۔ بیان کیا
جاتا ہے کہ ماریس نے انکی اس امید کو کہ ٹیوٹونی واپس آجا ئینگے ان سرداروں کو
پیش کرکے خاک میں ملا دیا جو گال میں گرفتار ہوئے تھے اور تمسخر کے ساتھ انھیں
جواب دیا کہ ان کے شرکار جنگ کو اس قدر زمین دیدی گئی تھی جس کی انھیں
ضرورت تھی یعنی سب زیر خاک کردیئے گئے تھے۔ اس قصے کے آخری حصے
سے ظاہر ہے کہ جنگ کمبری کے دلچسپ واقعات نہایت کروفر کے اور صد درجہ
رنگ آمیزی کے ساتھ سلطنت روما کے اعزاز بڑھانے کے لیئے بیان کیئے

باب ۴

جاتے تھے۔ وہ عظیم الشان جنگ جس سے وحشیوں کے حملوں کا سدباب پانچ صدیوں کے لیے ہوگیا سنہ ۱۰۱ء کے موسم سرما میں کامپی راڈی ای رےوڈ ریلیے کے قریب ہوئی تھی جو ملان اور ٹیورن کے وسط میں ہے۔ اس کا مبالغہ آمیز تذکرہ جو پلوٹارک[۵۱] نے کیا ہے تاریخی اہمیت نہیں رکھتا اور ایسے ماخذ سے لیا گیا ہے جس کے مصنف ماریس کے مخالف تھے۔ چند واقعات کو البتہ ہم تسلیم کر سکتے ہیں۔ جشیوں نے اپنی پیدل فوج کو ایک بھاری خط کی شکل میں رکھا تھا جو اپنے دباؤ سے دشمن کو ہٹا دے مگر یہ تدبیر ایسی فوج کے لیے غیر موزوں تھی جس کا اصلی ہتھیار ایک بھاری شمشیر تھی۔ رومنوں کی فنون جنگ میں مہارت اور ان کے سواروں کی عمدگی، شمالیوں کا گرد اور گرمی سے پریشان ہو جانا، اور خونریزی کا آخری تماشہ جبکہ ان کی بہادر عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے خود اپنا اور شوہروں اور بچوں کا خاتمہ کر دیا اور انھیں غلامی کے طوق سے بچا لیا۔ کیٹلس کی فوج میں ۲۳۰۰۰ آدمی تھے اور ماریس کی فوج میں ۳۲۰۰۰ کمبری کی تعداد کے بارے میں قیاس کرنا دشوار ہے کیونکہ عورتیں اور بچے بھی ان کے ساتھ تھے۔ مقتولین کی تعداد ۴۰۰۰۰ یا ۱۲۰۰۰۰ تھی اور قیدیوں کی ۶۰۰۰۰ مگر یہ اعداد قابل اعتبار نہیں حملہ آوروں کو نیست[۵۲] و نابود کر کے ماریس نے دوسری مرتبہ اطالیہ کو بچا لیا۔ ملک اطالیہ میں وہ آباد ہونے کے لیے آئے تھے اور درحقیقت وہیں ہمیشہ کے لیے آباد ہو گئے گو ان کی آبادی تہ خاک تھی۔ جنگ کمبری کے اختتام کے بعد ایک دانشمندانہ پیش بندی کی گئی یعنی شہریوں کی ایک نوآبادی ہیپوریڈیا[۵۳]

[۵۱] پلوٹارک (ماریس ۲۵) نے بیان کیا ہے کہ ماریس نے ایک ایجاد کی تھی جس کے ذریعے سے رومن اپنے نیزے دشمنوں کے سپروں میں پھنسا دیتے تھے۔ مگر اس کے علاوہ بھی ماریس نے اپنی سپہ سالاری کا ثبوت دیا۔

[۵۲] بقول فلورس ٹیگورنی جنگ میں شریک نہ تھے بلکہ عقب میں آلپس کے دروں کی حفاظت کر رہے تھے اور اس طرح بچ گئے۔

[۵۳] ویلیس ا۔۱۵۔۵

(اؤریا) پر قائم کیگئی جو ڈوریا (ڈورا بالٹیا) پر واقع تھا جہاں ایک درہ نشیبی ملک میں جانے کے لیئے ہے۔ اس طور پر مغربی آلپس کی نگہبانی کے لیئے ایک قلعہ اور فوجی مرکز قائم ہوگیا ۔

باب چہل و پنجم

معاملات خارجیہ اور سسلی میں غلاموں کی دوسری جنگ

سنہ ۱۰۵ تا سنہ ۹۲ ق م

(۹۷) ہم دیکھ چکے ہیں کہ شمالی حملہ آوروں کی یورشوں سے روما کا اقتدار معرض خطر میں پڑ گیا تھا اور سلطنت کو خطرات مذکورہ سے غیر معمولی جانفشانی اور ایک فرد واحد کو وسیع اقتدارات دے دینے سے گلو خلاصی حاصل ہوئی تھی جو کہ اصول جمہوریت کے منافی تھے[۱]۔ مگر خطرے کی اہمیت کا اندازہ ہم اسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ روما کے عظیم الشان نظام حکومت کا بغور مطالعہ کریں اور ان نقائص پر نظر غائر ڈالیں جو اس میں پیدا ہو گئے تھے۔ گزشتہ چند صدیوں کے تغیرات سے اطالیہ اور سسلی دونوں ملکوں میں غلاموں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور اگر بیرونی حملہ آوروں کے قدم جم جاتے تو غلاموں کا بھی بغاوت کرنا لازمی تھا۔ سسلی میں غلاموں کی دوسری جنگ اسی زمانے میں ہوئی جب کہ ماریس ممالک شمالی میں سپہ سالار تھا یعنی سنہ ۱۰۴ تا سنہ ۱۰۱ میں اور اغلب یہ ہے کہ اہل ملک کو اپنے نادوبوم کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی جو فکر ہر وقت دامنگیر تھی اسی سے نفع اٹھا کر عمومیت پسندوں کو ماریس کے بار بار منتخب کرانے میں کامیابی ہوئی ہو۔ مگر ڈیوڈورس[۲] جو اس بغاوت کے متعلق ہمارا اصل ماخذ ہے بیان کرتا ہے

---

[۱] یہ ماریس کے متعدد مرتبہ کانسل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ایک فرد واحد کا عرصے تک بہم اقتدار ہونا گویا بادشاہت کا احیاء تھا۔ مترجم۔

[۲] یہ شخص سسلی کا باشندہ تھا اور واقعات مذکور اس کے زمانے سے کچھ ہی پہلے کے ہیں اس لیے قابل وقعت ہیں (جز و ۳۶-۱-۱۱)۔ فلورس (۲-۷) اور ڈیون کیاسیس[۹۳] کی کوئی اہمیت نہیں

باب ۱

کہ سسلی کی بغاوت کے قبل اطالیہ کے مختلف مقامات میں بھی اسی قسم کی شورشیں برپا ہوئی تھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت معاملات قابل اطمینان نہ تھی۔ اولاً نوسیریا میں ۳۰ غلاموں نے سازش کی جس کا فوراً انسداد کردیا پھر ۲۰۰ غلاموں نے کاپوا میں بغاوت کی مگر یہ بغاوت بھی فرو کردی گئی تیسری بغاوت بھی کاپوا میں ہوئی مگر یہ ذرا اہم تھی۔ ایک رومن نائٹ مسمی وٹیٹیس مجنونانہ عشق بازی میں مقروض ہوگیا تھا اور اپنے قرضخواہوں کے تقاضوں سے عاجز آکر اس نے ۵۰۰ زرہ عاریۃً حاصل کرکے اپنے غلاموں کو مسلح کردیا اور بادشاہ بن بیٹھا۔ بادشاہ بن کر پہلے تو اس نے اپنے قرضخواہوں کو قتل کردیا اور پھر غلاموں کو اپنی فوج میں بھرتی کرکے مسلح کرنا شروع کردیا اور باضابطہ چھاونی قائم کرکے انکو کمپنیوں میں تقسیم کردیا۔ رنگروٹ برابر آنے لگے اور رفتہ رفتہ اس کی فوج کی تعداد ۳۵۰۰ تک پہنچ گئی مجلس سینات کو جب یہ حالات معلوم ہوے اس خطرے کی اہمیت کے خیال سے ل لیو کس[1] جو پریٹر تھا فوراً اس بغاوت کے انسداد کے لئے روانہ کیا گیا۔ اس نے کچھ سپاہی تو روما میں بھرتی کئے اور کچھ اثنار سفر میں اور بالآخر ۴۰۰۰ آدمی لیکر وٹیٹیس کے مقابلے کے لیئے پہنچ گیا۔ مگر باوجود اس کثرت تعداد کے اسے پہلے شکست ہوئی اور آخرکار کامیابی ایک غدار کی امداد سے ہوئی مجنون وٹیٹیس نے خود اپنا کام تمام کرڈالا اور باغی غلام سب مارے گئے۔ لیکن اگر اس قسم کے واقعات کمپانیا کے شہروں میں ہوسکتے تھے تو ہم آسانی سے قیاس کرسکتے ہیں کہ اگر وحشی حملہ آور اندرون ملک میں گھس آتے اور بڑے بڑے علاقوں کے غلام آزاد ہوکر دیہات پر لوٹ پڑتے تو اس کا کیا نتیجہ ہوتا۔ دیہات کا تمدن اور اس تمدن سے جس قسم کے لوگ پیدا ہوئے تھے دونوں مفقود ہوچکے تھے۔ شمالی اقوام جن کو اطالیہ میں آباد ہونے کی خواہش تھی اِن کو سلطنت روما نے اراضیات عطا کرنے سے اس وجہ سے انکار نہیں کیا تھا کہ ملک میں آزاد دیسی باشندوں کی کثرت تھی۔ لاٹی فنڈیا (بڑے بڑے علاقے) کے وجود سے جو نقائص پیدا ہوتے تھے ان کی

[1] اگر یہ لیوکس وہی ہے جو سسلی میں پریٹر تھا تو وٹیٹیس کی بغاوت غالباً سنہ ۱۰۴ میں ہوئی ہوگی۔

باب ۱۱

وجہ سے ملک کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی تھی اور عوام کی بےچینی گو برادران گراکی کی ہزیمت کے بعد سے ایک عرصے کے لیئے دب گئی تھی مگر اب پھر ایک زرعی قانون کے مسودے کی شکل میں نمایاں ہوئی۔ غالباً ۶۵۰ء یا ۱۰۴ق م میں ٹری بیون ل، مارسیئس فلپس[۱] نے (جو ایک فصیح و بلیغ مقرر اور آزاد خیال آدمی تھا) ایک مسودہ قانون پیش کیا جس کی اصل اغراض پر پردہ پڑا ہوا ہے مگر غالباً اس کا منشا یہ تھا کہ ۱۱۸ق م کے قانون زرعی کو منسوخ کیا جائے جس کے ذریعے سے کہ اراضی سلطنت کا ایک حصہ خانگی اشخاص کے قبضے میں چلا گیا تھا یہ تجویز ایک حد تک انقلابی تھی اور اس کی تائید میں فلپس کی زبان سے یہ جملہ بھی نکل گیا کہ شہریوں میں دو ہزار آدمی بھی ایسے نہیں جنکو صاحب جائداد کہا جا سکے۔ اس فقرے سے اشتراکیت کی بو آتی ہے جس پر سسرو نے معاندانہ رائے ظاہر کی۔ مگر ان معاملات کی اصلاح نہایت دشوار ہو گئی تھی قانون مجوزہ نامنظور ہوا اور فلپس نے مجبوراً سکوت اختیار کیا ؛

غلاموں کی جنگ کا آغاز

(۹۸) ۱۳۲ق م میں سسلی میں غلاموں کی جو پہلی جنگ ہوئی تھی اسکے اختتام کے بعد سے جزیرۂ مذکورہ میں بالکل سکون تھا سا ہو کار دل کا پھر دور دورہ ہو گیا، نئے غلام بہ تعداد کثیر دوسرے ممالک سے لائے گئے اور جزیرے میں بڑے بڑے علاقوں کے ذریعے سے کاشت کرنے کا طریقہ جس میں بہت سے نقائص تھے پھر قائم ہو گیا۔ مگر ایک ہی قسم کے حالات سے ایک ہی قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور آتش بغاوت کے مشتعل ہونے کے لیئے صرف ایک چنگاری کی ضرورت تھی ۱۰۴ق م میں ک، لیکینیئس نروا صوبہ دار تھا اس کی فوج ادنی درجہ کی تھی اور تعداد بھی قلیل تھی کیونکہ اعلیٰ درجے کے سپاہیوں کی دوسرے مقامات میں ضرورت تھی اور سسلی میں فساد ہونے کا مجلس سینات کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس کی اقتدار کا دار و مدار غالباً اس کی اخلاقی قوت پر تھا۔ اسی اثنا میں یہ حکم پہنچا کہ جو احرار ناجائز طور پر غلام بنا لیئے گئے ہیں آزاد کر دیئے جائیں (دیکھو فقرہ ۸۹) نروا نے فوراً احکام جاری کر دیئے اور ایسے اشخاص کے دعاوی کی تحقیقات

---

[۱] دیکھو ہولڈن کی شرح سسرو کے پروپلانکیو پر ۲۸ ڈی افیشیو ۲-۳-۷۔

شروع ہوگئی۔ چند ہی روز میں اس نے ۸۰۰ آدمیوں کو آزاد کرادیا جس کی وجہ سے سسلی کے تمام غلاموں میں حد درجے کا جوش پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے جزیرے کے سربرآوردہ لوگ جو بلاشبہہ غلاموں کے مالک تھے ہراساں ہوگئے۔ یہ سب سیراکیوز پہنچے اور صوبہ دار نے ان کی دادوفریاد پر تحقیقات کو ختم کرکے غلاموں کو حکم دیا کہ اپنے مالکوں کے پاس چلے جائیں۔ غلاموں نے ناامید ہوکر ایک مقدس مقام میں پناہ لی جو اندرون ملک میں تھا اور بغاوت کے منصوبے سوچنے لگے۔ اس کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب میں ایک خفیف سی بغاوت ہوئی مگر نروا اس کے فرو کرنے سے بھی عاجز رہا۔ آخر کار اس نے ایک قزاق کو جسے سزائے موت دی گئی تھی غداری پر آمادہ کیا۔ اس شخص کی عادت تھی کہ آزاد اشخاص کو مار ڈالتا تھا اور غلاموں کو چھوڑ دیا کرتا تھا۔ اسی لیئے باقی غلاموں نے اس پر بھروسہ کیا اور اس نے موقع پاکر ان کے مامن کو رومنوں کے سپرد کردیا۔ اس کی غداری کی وجہ نروا نے روما کی سطوت و جبروت کو سسلی میں چند روز تک اور قائم رکھا۔

(۷۹۹) بغاوت کے انسداد کے لیئے جو سپاہی میسر آسکتے تھے زیادہ تر مقامی رضا کار (ملیشیا) تھے جو اپنے گھروں میں رہا کرتے تھے۔ ہم یہ بھی قیاس کرسکتے ہیں کہ اس کے ساتھ ایک گارڈ (محافظ سپاہی) بھی ضرور ہوگا مگر زبردست بغاوت کا فرو کرنا اس کے لیئے سخت دشوار تھا فوری کارروائی بھی ناممکن تھی اور جب وہ میدان جنگ میں آیا تو دشمن بلحاظ قوت و تعداد اس پر ترجیح رکھتے تھے۔ اس نے اینا کی محافظ فوج سے ۶۰۰ سپاہی بلوائیے اور ایک افسر کے ساتھ ان کو باغیوں پر حملہ کرنے کے لیئے بھیجا۔ مگر اس مقابلے میں شکست ہوئی اور رومن سپاہی بھاگ کھڑے ہوے اور اسیران و مقتولان جنگ کے ہتھیاروں سے باغیوں کو اور بھی تقویت ہوگئی اور ان کی تعداد ۲۰۰۰ تک پہنچ گئی۔ انھوں نے ایک شخص مسمی سالویئس کو اپنا بادشاہ منتخب کیا جس کو پیشین گوئی اور دیوتاؤں کی خفیہ رسوم میں خاص دخل تھا۔ سسلی کے وسطی حصے میں وہ بالکل مالک بن گئے گھوڑے بھی انھوں نے جمع کرلیئے اور تھوڑے ہی عرصے میں ان کے پاس

سسلی میں بغاوت کی کامیابی

باب ۱۲

..... ۲ تربیت یافتہ پیدل سپاہی اور دو ہزار سوار ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے شہر مورگنٹیا کا محاصرہ کرنے کی جرأت کی۔ نروا دس ہزار اطالیہ اور سسلی کے سپاہی لیکر محاصرہ اٹھانے کے لیئے پہنچا مگر باغی اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کو سخت ہزیمت دی جس میں اس کے ۶۰۰ آدمی مارے گئے اور ۴۰۰ قید ہو گئے۔ اسلحہ کے ملجانے کی وجہ سے باغیوں کو مزید تقویت ہوئی اور مارگنٹیا کا محاصرہ پھر شروع ہو گیا۔ اس مقام کے محافظین زیادہ تر غلام تھے جن کے آقاؤں نے ان کو آزاد کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب کامیابی کے ساتھ محافظت کرنے کے بعد بھی وعدہ کا ایفا نہوا اور پریٹر (نروا) نے آزاد کرنے سے انکار کر دیا تو وہ بھی باغیوں سے مل گئے۔ سالویس کے ساتھ اب ۰۰۰ ۵ آدمی ہو گئے تھے۔ اسی اثنا میں مغربی حصے میں بھی بغاوت شروع ہو گئی جس کا سرغنہ سیلیسیا کا ایک باشندہ مسمی اتھینیون تھا جو بہادر ہونے کے علاوہ نجوم میں بھی ماہر تھا۔ اس نے بھی بادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اپنی افواج کے لیئے رسد بہم پہنچانے کے لیئے زراعت کا انتظام کر کے اپنی پیش بینی کا ثبوت دیا۔ جب دس ہزار آدمی اسکے ساتھ ہو گئے اس نے للی بے اُم کا محاصرہ شروع کر دیا مگر اس کو بہت جلد اپنی غلطی کا علم ہو گیا اور الہام غیبی کا بہانہ کر کے وہاں سے ہٹ گیا۔ واپسی میں اس کا کچھ نقصان ہوا کیونکہ موری ٹانیا کے چند باشندوں نے جو محافظ فوج کی امداد کے لیئے آئے تھے اس پر حملہ کر دیا۔ سلطنت روما اب اس قسم کی امداد پر تکیہ کرنے پر مجبور ہو گئی تھی اور بوکس کے حلیف بنجانے کا یہ غالباً پہلا ثمرہ تھا۔

غلاموں کی لوٹ

(۸۰۰) امن و امان کا اب بالکل خاتمہ ہو گیا تھا۔ سوائے ساحل کے چند فصیل وار بستیوں اور قلعوں کے تمام سسلی پر غلاموں کا قبضہ تھا اور خونریزی ہر طرف جاری تھی۔ جیسا کہ سابق کی جنگ میں ہوا تھا (فقرہ ۶۸۶) احرار نے چونکہ وہ بڑے بڑے زرعی علاقوں کے قائم ہوجانے سے مفلس ہو گئے ابتری سے نفع اٹھانا چاہا۔ انھوں نے جتھے باندھ کر تمام ملک میں قتل و غارتگری بغیر کسی جماعت یا شخص کے لحاظ کے شروع کر دی۔ عدل و معدلت کا خاتمہ ہو چکا تھا اور انکی لوٹ اور

باب ۳

کو کوئی روکنے والا نہ تھا جس سے مصائب میں اور بھی اضافہ ہو گیا - امراء جو شہر میں پناہ گیر تھے بالکل بے دست و پا تھے - شہر کی دیوار کے باہر کسی چیز پر ان کا دست رس نہ تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ گھروں میں کام کرنے والے غلام بھی کہیں بغاوت نہ کر بیٹھیں بغاوت کے فرو ہونے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی سالویس نے شاہ ٹریفون[1] کا لقب اختیار کیا اور مشرق میں زرخیز لیون ٹینی کے میدان تک تمام خطۂ ملک کو تاخت و تاراج کر کے ٹری کولا کے مستحکم مقام پر قبضہ کرنے کے لیئے روانہ ہوا جو مغرب میں تھا - یہاں اس نے اتھے نیون کو حکم دیا کہ آکر اس کا شریک ہو جائے - مغربی سرغنہ نے فوراً آکر اطاعت قبول کر لی جس سے سرغنوں کے آپس میں لڑ جانے سے بغاوت کے فرو ہونے کی امید بھی جاتی رہی - ٹری فون نے شاہان مشرق کا سا کروفر اختیار کیا، محل بنوایا، گارڈ (محافظ فوج) مقرر کی، مجلس شاہی قائم کی اور وہی رسوم اختیار کیئے جو ملک شام کے درباروں میں رائج تھے ؎

(۱۰۸) مجلس سینات کو اب سخت ہراس پیدا ہو گیا تھا اس لیئے جدید پریٹر ل - بی کی نیس لیوکلس کے ساتھ کافی فوج روانہ کی گئی - معلوم ہوتا ہے کہ لیوکلس سنہ ۱۰۳ میں صوبہ دار تھا مگر اطالیہ میں چونکہ ونٹیس کا معاملہ چھڑ گیا تھا اس لیئے سسلی وہ کچھ عرصے کے بعد پہنچا - اس کے ہمراہ ۱۴۰۰۰ رومن اور اطالوی تھے، ۸۰۰ تھیسلی، تھالی، اور اکارنانی تھے، ۶۰۰ لیوکانی جو اس کے قبل ہی فوج میں بھرتی ہو چکے تھے اور ۶۰۰ دیگر اشخاص ٹری فون نے اتھے نیون کو غداری کے الزام میں قید کرایا تھا مگر اب رہا کر دیا اور اسی کے مشورے سے ٹری کولا میں محصور ہو جانے کا خیال چھوڑ کر ۴۰۰۰۰ آدمی لیکر لیوکلس کے مقابلے کے لیئے روانہ ہوا - دونوں فوجوں میں سخت جنگ ہوئی

[1] اسی نام کا ایک غاصب سنہ ۱۴۲-۱۳۸ ق م میں شام میں حکمراں تھا اس سے قبل کی جنگوں کی طرح مشرقی غلاموں نے رہبری کی - اسٹرابو (۱۴۱-۵ ق م) کا بیان ہے کہ سسلی کے بحری قزاقوں کو پہلی مرتبہ ٹریفون نے ہی ایک مشارکت کی شکل میں متحد کیا تھا - آخر اتھے نیون بھی توسلی کا باشندہ تھا ؎

باب ۱۲

جس میں بہادرانہ سمجھتے ہیوں مردہ خیال کر کے میدان جنگ میں چھوڑ دیا گیا اور باغیوں کو ہزیمت ہوئی جس میں ان کے بیس ہزار آدمی کام آئے۔ پرہیٹر کی فوج کو بھی غالباً سخت نقصان پہنچا اور آگے بڑھ کر ٹری کولا کے محاصرے میں اسکو ناکامی ہوئی غلام اپنی ہزیمت سے ہمت ہار گئے اور اطاعت قبول کر لینے پر آمادہ ہونے لگے مگر ان میں جو زیادہ جیالے تھے ان کا اثر غالب تھا۔ لیوکلس کے ہٹ جانے سے ان کی ہمت اور بھی بڑھ گئی۔ اس پر اہل اکاری اور رشوت لینے کا الزام لگایا۔ مگر رشوت کس سے لی اس کا ذکر نہیں۔ مگر اس زمانے میں جو سپہ سالار ناکام رہتا اس پر رشوت ستانی کا الزام قائم کیا جاتا۔ کچھ عرصے کے بعد اس پر مقدمہ قائم ہوا اور وہ جلا وطن کر دیا گیا جس پر تعجب نہیں ہو سکتا کیونکہ ڈیوڈورس نے روایت کی ہے کہ اس نے اپنی فوج کو منتشر کر دیا اور چھاونی اور آلات حرب کو صرف اس لئے تباہ کر دیا کہ اس کا جانشین بے دست و پا ہو جائے۔ نیا صوبہ دار (سنہ ۱۰۲ ق م) سر ویلیس تھا جو کچھ نہ کر سکا۔ اس کا سبب یہی ہوگا کہ فوج اور آلات حرب سے وہ محروم کر ایا گیا تھا اور جدید سپاہی مل نہ سکتے تھے۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی کہ جزیرے کے جملہ ذرائع ختم ہو چکے تھے جس کی وجہ سے معرکہ آرائی ناممکن تھی اس اثنا میں ٹری فون مرگیا اور اتھنیون کی سرکردگی میں غلاموں نے حسب دلخواہ شہروں کا محاصرہ کیا اور تمام ملک میں لوٹ مار کرتے رہے۔ سر ویلیس کو بھی روما واپس جانے پر وہی سزا ملی جو لیوکلس کو ملی تھی۔

بغاوت کا انسداد

(۸۰۲) سنہ ۱۰۱ کا آغاز رومنوں کے لئے موجب خوشی تھا۔ ماریس نے ٹیوٹونی کو تباہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے عام پریشانی اب دفع ہو گئی تھی۔ جب وہ کیاٹلس کے ساتھ کمبری کے مقابلے میں مصروف تھا اسی زمانے میں کانسل مانیس ایکویلیس کانی سپاہ اور سامان حرب کے ساتھ بغاوت کے انسداد کے لئے سسلی روانہ کیا گیا۔ یہ زرخیز ملک جس پر روما کی فراہمی غلے کا دارومدار

۱؎ غالباً یہ لوگ میسانا تک پہنچ گئے تھے ڈیون کاسیس ۹۳۔

۲؎ اس مقدمے کا ذکر سسرو نے ۲-۳-۶۳ میں کیا ہے۔

باب ۱۱

ہو رہا تھا اس وجہ تباہ ہو رہا تھا کہ جو بستیاں اپنی وفا شعاری پر قائم تھیں قحط کے
مصائب میں مبتلا ہو گئی تھیں۔ غلہ اس ملک میں بہ افراط ہوتا تھا مگر اب قحط کی
وجہ سے باہر سے لانے کی ضرورت ہو گئی تھی اور بیان کیا جاتا ہے کہ غلے[۱] کی
بہم رسانی بھی ایکویلیس کی کوشش گوناگوں مشکلات پر شامل تھی۔ جنگ میں اسکو
پوری کامیابی ہوئی۔ باغی جدید سپاہیوں کو بھرتی کر کے اپنے نقصانات کی تلافی
اب نہ کر سکتے تھے اور کانسل نے ان کو ایک زبردست جنگ میں شکست
دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اسٹھنیون کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا اسکے
بعد اس نے ان کے مستحکم مقامات پر یکے بعد دیگرے قبضہ کر لیا اور ان کے
جتھوں کا تعاقب کر کے گرفتار کرنا شروع کیا جس کی وجہ سے بغاوت کسی حد تک
فرو ہو گئی اور سسلی کی پھر وہی ناگفتہ بہ حالت ہو گئی جسے ''امن و امان'' کہتے تھے[۱]
اس کے بعد باغیوں کے آخری گروہ نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور روما کی تماشہ گاہوں
میں جنگلی درندوں سے لڑنے کے لئے بھیج دیئے گئے۔ ان بدقسمت باغیوں
کی تعداد ایک ہزار تھی۔ روایت ہے کہ انھوں نے ایک دوسرے کو
اپنے ہاتھوں سے قتل کر کے روما کی خونخوار خلقت کو تفنن طبع کا موقع نہ دیا۔
ایکویلیس غالباً سنہ ۱۰۱ میں بھی بہ حیثیت پرو کانسل موجود تھا اور اس کا کام
غالباً سنہ ۹۹ ق م میں ختم ہوا۔ سنہ ۹۸ ق م میں اس پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا
گیا۔ اپنے آخری زمانے میں یہ شخص حریص ہو گیا تھا اور سسرو[۲] کا بیان ہے
کہ یہ جرم اس سے یقیناً سرزد ہوا تھا۔ مگر کراسس کے رقیب مقرر مارک،
اینٹونیس نے نہایت قابلیت کی ساتھ اس کی طرف سے جواب دہی کی
عدالت میں اس کا سینہ کھولکر دکھایا گیا جو زخموں کے داغوں سے بھرا ہوا تھا
اس پر وہ فوراً بری کر دیا گیا غلاموں کی یہ دوسری لڑائی پانچ سال تک جاری رہی
اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک لاکھ آدمی کام آئے سسلی کی پھر وہی

---

[۱] یعنی غلاموں کے مالکوں کو ان پر نت نئے مظالم کے پھر وہی موقع ملگئے۔ مترجم
[۲] سسرو برپر وخلاکو ۸۹۔ مقدمہ کے لیئے دیکھو سسرو ڈی آراٹورلے سو دیباچہ والکلنس سسرو
اا ان ویرمس ۷۷ ۲ - ۱۲۵، ۵ - ۵ - ۱۴

باب ۱۴

حالت ہو گئی یعنی امن تو قائم ہو گیا مگر اہل ملک کی حالت ناگفتہ بہ رہی اور چند خفیف تغیرات[1] کے ساتھ ویریس کے زمانے تک قائم رہی ڈیوڈورس نے اس جنگ کے جو حالات بیان کئے ہیں ان کو صرف اس لیئے قابل وثوق خیال نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ان میں اور اسی مورخ نے جنگ سابقہ کے جو حالات بیان کیئے ہیں دونوں میں مشابہت ہے کیونکہ ایک ہی قسم کے اسباب یکساں حالتوں میں یکساں نتائج پیدا کرتے ہیں۔ یہ دونوں لڑائیاں نہایت ہی اہم تاریخی واقعات ہیں جن سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ روما کی جمہوری حکومت اپنے انحطاط کے زمانے میں کس حد تک دنیا میں امن وامان کے قیام میں مدد دے رہی تھی۔ جن ذرائع سے کہ اس بدقسمت صوبے کو با امن رکھا گیا اور اہل جائداد کے حقوق کی حفاظت کی گئی ان کی ایک خفیف سی جھلک ایک واقعہ سے نظر آتی ہے۔ دوسرے صوبہ دار (پریٹر) ل، ڈومی ٹیس کے زمانے میں ایک بڑا بھاری جنگلی سور مارا گیا اور صوبہ دار کے پاس ہدیۃً بھیجا گیا۔ ڈومی ٹیس نے دریافت کیا کہ کس سورما شکاری نے اس جانور کو مارا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی زمیندار کا غلام تھا۔ صوبہ دار نے اس شخص کو طلب کیا اور وہ فوراً انعام کی لالچ سے دوڑا چلا آیا۔ صوبہ دار نے پوچھا کہ کس ہتھیار سے تم نے اس جانور کو مارا۔ غلام نے جواب دیا کہ شکار کرنے کی برچھی سے۔ کوتوالی کی طرف سے ایک قانون اسی زمانے میں نافذ ہو چکا تھا کہ جو غلام ہتھیار رکھے گا سزائے موت کا مستوجب ہو گا۔ چونکہ اس غلام نے اپنی زبان سے ہتھیار رکھنے کا اقرار کر لیا تھا اس لیئے اثبات جرم کی ضرورت نہ تھی اور صوبہ دار نے اس کو فوراً صلیب پر چڑھا دیا۔ سسرو نے اس قصے کو ۳۰ سال کے بعد بیان کیا ہے، اور گو وہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ سخت ناانصافی تھی مگر اس کے ساتھ وہ اس امر کا بھی

[1] سسرو "لون ویریس" ۳- ۱۲۵، ۵- ۵- ۱۴



مقبوضات روما ۱۳۳ ق م کے قریب قریب — محفوظ یونانی علاقہ پر نقطے لگا دیے گئے ہیں

باب ۱۴

اقرار کرتا ہے کہ ڈومی ٹیس کو اپنے فرائض کے لحاظ سے حد درجہ سختی کرنی پڑتی تھی۔ نتائج سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کی یہ سختی بجا تھی کیونکہ ملفار کے ساتھ المالیہ میں جب جنگ ہوئی (سنہ ۹۱-۹۰ ق م) سسلی میں بالکل سکون رہا۔ المختصر جزیرہ سسلی خود اپنی حفاظت کر سکتا تھا، صوبجاتی حکومت کا نفاذ عمل میں آگیا، بدنصیب غلاموں کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور ان کے آقا مطمئن ہو گئے۔

ہسپانیہ

(۸۰۳) سلطنت روما کے دوسرے حصوں پر بھی نظر ڈالی جائے تو وہاں بھی یہی حالت تھی ہسپانیہ میں سوائے چند مقامی شورشوں کے ایک کچھ عرصے سے امن تھا۔ مگر کمبری اور سسلی کی لڑائیوں کے دوران میں اہل روما کی جان پر آبنی تھی اس لئے جزیرہ نمائے ایبیریا کی طرف انھوں نے زیادہ توجہ نہ کی۔ کمبری ہسپانیہ میں گھس آئے اور ملک کے حصۂ کثیر کو تاخت و تاراج کر دیا۔ ان کی پیش قدمی کو اگر روکا تو دیسیوں نے نہ کہ سلطنت روما نے جس کو سیاوت کا دعوے تھا۔ حملہ آوروں کے بے نیل مرام واپس جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل ہسپانیہ اپنی کامیابی پر خوش ہوں اور ایسے حکام کی اطاعت ان کو ناگوار گزرے جن کی افواج ان کو دشمن سے بچا نہ سکیں اور جن کو گال میں شمالی سورماؤں نے سخت ہزیمت دی تھی۔ جگر تھا سے جو لڑائیاں ہوئیں ان میں رومن افواج کی جو گت بنی تھی اس کے متعلق بھی افواہیں ضرور پہنچی ہونگی اور جب کہ ماریس اور ایکوپلیس نے اپنی فتوحات سے روما کے ہاتھ کھول دیئے غالباً وسطی ہسپانیہ میں بغاوت زور پکڑ گئی ہوگی۔

مغرب میں ڈی جونیئس سیلانیئس نے سنہ ۱۰۲ میں اہل لوسی ٹانیا کی بغاوت کو فرو کیا مگر صرف چند روز کے لیئے کیونکہ سنہ ۹۸ میں مذکور ہے کہ ل کارنیلیس ڈولا بیلا نے اسی قوم پر فتح حاصل کرنے کا جشن کیا سنہ ۹۷ اور ۹۶ میں ضلع کیلٹی بیری میں اصل معرکہ ہوا[1]۔ ایک نو ساختہ لی۔ ڈیڈیس جو بلاشبہ جمہوریت پسندوں میں سے تھا یہاں بہ حیثیت پروکانسل سر عسکر تھا[2] جنگ نہایت وحشیانہ خونخواری کے ساتھ

---

[1] دیکھو فاسٹی ٹرائمفالس۔ لیوی خلاصہ ۷۰، اپیین ہسپانیہ ۹۹ - ۱۰۰ پلوٹارک سرٹوریس ۳
[2] ڈیڈیس نے بہ حیثیت پریٹر مقدونیہ میں سنہ ۱۱۲ میں قابل قدر خدمات انجام دی تھیں ہسپانیہ میں سرٹوریس اسکے ماتحت تھا

باب ۱۲

جاری رہی۔ ظاہر ہے کہ ہسپانیہ میں روما کا تفوق سخت خطرے میں آگیا تھا جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ۹۷ ء کے کانسلوں میں سے ایک پ۔ لی کی نیس کراسس وہاں بھیجا گیا۔ گر ڈیڈبس نے کیلٹی بری سے ہتھیار رکھوا لیئے اور اس کے جانشیں نے جنگ کا خاتمہ کر دیا۔ کراسس کا کچھ کام باقی تھا۔ دونوں نے ۹۴ ء میں اپنی فتوحات کا جشن کیا۔ مسٹر لانگ کا خیال ہے کہ اسیران جنگ غلام بنا کر سسلی بھیج دیئے گئے ہونگے جہاں غلاموں کی تعداد جنگ حال میں بہت کم ہوگئی تھی۔ کراسس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مغرب کی قلعی کی تجارت میں بھی اسے دلچسپی تھی۔ اسی غرض سے اُس نے اُن جزائر کا سفر کیا جہاں قلعی کی کانیں تھیں اور جو کیسی ٹیریڈیس[۱] کے نام سے مشہور تھے جس کی وجہ سے عام لوگوں کو اس تجارت میں شرکت کا حوصلہ ہوا۔ مقدونیہ میں بھی بے چینی تھی مگر اس کے متعلق ہماری معلومات نہایت محدود ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ غیر اقوام کی جو زیادہ تر اہل تھریس تھے یورشوں کی وجہ سے اس صوبے کی حالت ابتر تھی ۹۲ ء سے یہ یورشیں شروع ہوئیں اور ۸۵ ء میں حملہ آوروں کو اس قدر جسارت ہوگئی کہ مقدونیہ اور الیریا سے گزر کر وہ ایپائرس میں داخل ہوگئے اور ڈوڈونا کے مندر کو لوٹ لیا۔ گر یہ جنگ حلفاء کا زمانہ تھا جبکہ اہل روما متھرادائیس سے بھی برسر پرخاش تھے۔ اس صوبے کا حاکم سی۔ سنیٹیس[۲] سالہا سال تک اس کشمکش میں مبتلا رہا۔ قدیم سلطنت مقدونیہ کے تخت و تاج کے بھی ایک دعویدار کے کھڑے ہونے کا کچھ پتہ چلتا ہے۔ گر سینٹیس ان مشکلات پر غالباً اپنے اعلیٰ اصول حکمرانی سے غالب آگیا جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ رومن صوبہ داروں کیلئے ان اصول کی پابندی سے سخت سے سخت مشکلات پر غالب آنا آسانی سے ممکن تھا۔

قلعی یعنے رانگا جزیرہ برطانیہ میں اسکا معدن ہے۔

مقدونیہ

[۱] جزائر ٹین کے موقعہ سے ہمیں یہاں سروکار نہیں۔ غالباً یہ نہ مراد ہوگی کہ اس نے برطانیہ کا سفر کیا۔ دیکھو ریلٹن۔ تاریخ انگلستان کے ماخذ۔

[۲] دیکھو لیوی خلاصہ ۷۰۔ ۷۴۔ ۷۶۔ ۸۱۔ ۸۲ پلوٹارک سولا ۲۔ ۴۔ آدرسیس ۵۔ ۱۸۔ ۳۰ ڈیوڈورس ۳۷ و ۵ الف / ڈکون کیسیس ۱۰۱

باب ۱۴

متھراداتیس کی جنگ کے ضمن میں ہم پھر مقدونیہ کے حملوں کا ذکر کرینگے۔

بحری قزاقی

(۴۰۸) چونکہ اب اہل روما کے مقبوضات سمندر پار ملکوں میں بھی تھے اس لیئے تری کے راستوں پر بھی حفظ امن کا انتظام ضروری تھا اور تجارت کی حفاظت کے لیئے ضروری تھا کہ بحیرہ روم کو ایک صوبہ قرار دیا جائے۔ اور ان انتظامات کے لیئے ایک مستقل انتظام قایم کیا جائے۔ مگر رومنوں کو اس طرف مطلق توجہ نہ تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کا علم نہ تھا کیونکہ ابتدائی زمانے میں اہل الیریا کی بحری قزاقی کا انسداد انھوں نے نہایت سختی کے ساتھ کیا تھا۔ عدم توجہ کی اصل وجہ یہ تھی کہ حکومت بالکل سست اور ناکارہ ہوگئی تھی۔ حکومت کی سہل انگاری کا باعث یہ نہ تھا کہ وہ بیرونی معرکوں میں مصروف تھی بلکہ یہ کہ مخالف سیاسی جماعتوں کی رقابتوں سے سلطنت کا کام بالکل رک گیا تھا۔ اس کے علاوہ سلطنت روما کو اب اس ظلم کا خمیازہ بھگتنا پڑا جو اس نے جزیرہ روڈز پر کیا تھا۔ اس جزیرے کی حکومت جمہوری اپنے اقبال کے زمانے میں سمندر کی محافظ تھی اور دوسری سلطنتیں چونکہ اس پر بھروسہ کرتی تھیں اس لیئے یہ جمہوریہ سمندر میں امن واماں قائم رکھتی تھی جس سے ہر ملک کے لوگ بہرہ اندوز ہوتے تھے۔ مگر اب روڈز روما کا ایک ادنیٰ حلیف تھا۔ غلاموں کی وسیع تجارت کی وجہ سے جس کا مرکز ڈیلوس میں تھا ایک ایسی قوت کی ضرورت پیدا ہوگئی تھی جو سمندر میں امن واماں قائم رکھ سکے بڑے بڑے زراعتی علاقوں کے قائم ہوجانے اور لڑائیوں میں لاکھوں جانوں کے تلف ہوجانے سے غلاموں کی مانگ بڑھتی جاتی تھی اور ملک شام اور بحیرہ اسود کے بردہ فروش اس مانگ کو پورا نہ کرسکتے تھے۔ اس لیئے آدمیوں کو غلام بنانے کے لیئے پکڑنا ایک نفع بخش پیشہ ہوگیا۔ اور بحیرہ اسود، بحیرہ یونان اور بحیرہ روم کے شرقی سواحل پر سے یہ ضرورت پوری کی جاتی تھی سیلیسیا[1] کی خلیجوں اور کھاڑیوں میں بحری قزاقوں کے اڈے بن گئے اور خشکی پر جو لوگ گرفتار کیئے جاتے ان کے علاوہ جہازوں کے مسافر بھی پکڑے جانے لگے۔ ان بحری قزاقوں کی جماعتوں

---

[1] مغربی یا کوہی سیلیسیا۔ اسٹرابو ۱۴، ۵، ۲۔

میں ہر ملک کے بدمعاش شریک تھے اہل کریٹ بھی ان میں ضرور شریک تھے
بحری قزاقوں کی چیرہ دستیاں آخر کار ناقابل برداشت ہوگئیں مگر روما نے اس کے
باضابطہ انسداد کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اس کی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اہل روما
کو ایام امن میں بحری فوج رکھنے کی عادت نہ تھی۔ مگر ساہوکاروں کو جو دخل سیاسی معاملات
میں تھا اس کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ بحری قزاقوں کو غلام بیچنے والے تاجروں
سے تعلق تھا جن کا مرکز ڈیلوس میں تھا اور ان تجار کا روما کے ساہوکاروں سے
بلاشبہہ روما کے بہت سے دولت مند ساہوکاروں کو راست یا بالواسطہ ڈیلوس
کی تجارت گاہ کی کارروائیوں سے نفع حاصل ہوتا تھا اور ان کے ہوا خواہ ضرور ان
قزاقوں کی حرکات سے چشم پوشی کرتے ہونگے کیونکہ ان کا یہ خیال رہا ہوگا کہ گو
قزاقوں کی حرکات اکثر اوقات تکلیف دہ اور ناپسندیدہ ہوتی ہیں مگر در اصل وہ
اس مشین کے پرزے تھے جس سے باعزت اشخاص کو نفع پہنچتا تھا۔ حکومت روما
کی سہل انکاری کے یہ وجوہ بیان کرتے ہیں ہم اس زمانے کے رومنوں پر کوئی اتہام
نہیں رکھتے کیونکہ جگر تھا کے مقابلے میں ہم ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرچکے ہیں۔
یہ امر باعث تعجب ہوتا اگر اشخاص جن کو غلاموں کی تجارت سے تعلق تھا بہ نسبت
امرا کے حب وطن کا زیادہ پاس ہوتا جن کا زندگی میں صرف یہی مقصد تھا کہ
مناصب اعلیٰ حاصل کرکے خوب مار دھاڑ کرکے رشوتیں لیں۔ مگر آخر کار بحری
قزاق بہت زیادتی کرنے لگے۔ تفصیلی حالات کا ہم کو علم نہیں ممکن ہے کہ سلطنت روما
کو ان کی زیادتیوں سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ ۱۰۲ ق م میں مسٹر مارکس انٹونیس[1]
عہدہ پروکانسل کے اقتدارات کے ساتھ روانہ کیا گیا اور اس کو حکم دیا گیا کہ
سیلیسیا کے بحری قزاقوں کا قلع قمع کرے۔ ممکن ہے کہ اس سے زیادہ وسیع
ہدایات بھی دی گئی ہوں۔ چونکہ یہ حکم اس زمانے میں دیا گیا جب کہ سلطنت روما
جنگ ہائے کمبری و سسلی میں پھنسی ہوئی تھی، اس سے ظاہر ہے کہ یہ معاملہ
اب نازک ہوگیا تھا۔ جو سپاہ اس کے ہمراہ کی گئی تھی چونکہ وہ بحری تھی اس لئے قیاس

---

[1] مشہور مقرر سسرو بروٹس ۱۶۸۔ ڈی آراٹور ۱۔ ۸۲ ولکنس کا دیباچہ ۱۴۔ لیوی خلاصہ ۶۸

باب ۴

کہا جا سکتا ہے کہ یہ حلفاء خصوصاً یونانیوں پر مشتمل ہوگی جن کا فرض اس قسم کی سپاہ بہم پہنچانا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے مغربی سلیسیا میں بحری قزاقوں کے بنے محفوظ مقامات پر قبضہ کرلیا اور چند روز کے لئے ان کی دارو گیر کو بند کر دیا۔ اس کا کسی وسیع خطۂ ملک کو الحاق کرلینا[۱] جس میں پمفیلیا، پیسڈیا اور افروجیہ کبیر شامل تھے اور اس خطۂ ملک کا مع سلیسیا کے سواحل کے ایک باضابطہ صوبہ مسمی بہ سلیسیا قرار دیا جانا یہ دونوں امر مشکوک ہیں مگر قیاس غالب یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہوگا کیونکہ تاریخوں میں اس کے بعد ان ممالک کے رومن صوبہ داروں کا ذکر آیا ہے۔ مگر سلیسیا، پمفیلیا اور اساریا کے پہاڑی علاقوں کو ہاتھ نہیں لگایا گیا اور زمانۂ مابعد میں قزاقی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بحری یورش کے بعد ان سمندروں میں کوئی باضابطہ نگرانی نہیں قائم کی گئی۔

ممالک شرقی

(۸۰۵) مشرق کے معاملات کے ضمن میں ملک شام کا خفیف تذکرہ[۲] کافی ہوگا۔ خاندان سیلیوکس کی عظیم الشان سلطنت سازشوں، قتلوں اور انقلابوں سے پارہ پارہ ہوکر خستہ ہوگئی تھی۔ اس کا ضعف اس کے ہمسایوں کے لیے باعث پریشانی اور طمع تھا اور اس خاندان کا خاتمہ اب بالکل قریب تھا۔ مصر میں بھی خاندان لاگیان (لبطالسہ) رو بزوال تھا۔ ۶۷۳ء میں وہاں کے خود سر حکمران کا انتقال ہوگیا اور اس کی بیوہ ۲۰ سال اسکندریہ کے محلات کی سازشوں کی سرغنہ رہی رومن دوسرے معاملات میں پھنسے ہوئے تھے اور رو بزوال بطلیموسیوں کی سلطنت میں مداخلت نہ کرسکتے تھے۔ مگر اس سلطنت کا ایک حصہ صوبۂ سیرینائیکا[۳] ایک عرصے سے خاندان لاگیان (لبطالسہ) کے ایک شہزادے کے زیر حکومت

---

[۱] دیکھو مارکوارٹ، اسٹاٹس ورو والٹنگ جس نے بیان کیا ہے کہ یہ اضلاع صوبۂ ایشیا میں شامل نہ تھے اور ۶۷۸ء میں افروجیہ بحیثیت علیحدہ صوبے کے بیان کیا گیا ہے۔ لیوی خلاصہ ۹۰ اس لیے۔ اینونیس کا انتظام قرین قیاس ہے۔

[۲] شام کے لیے دیکھو تیوڈن خاندان سیلیوکس مصر کے لیے مہافی۔ سلطنت بطلیموسی۔

[۳] دیکھو مارکوارٹ اسٹاٹس فروالٹنگ جلد اول ۴۵۷-۴۵۹

باب ۱۴

تھا اور ۱۱۷؁ سے ایک شخص بطلیموس ایپین بہ حیثیت خود مختار بادشاہ کے اس صوبے پر حکمراں تھا۔ ۹۶؁ میں یہ شخص اہل روما کو اپنا وارث قرار دیکر مرگیا مگر اسوقت رومن اس ملک کو صوبہ بناکر باضابطہ اپنے مقبوضات میں شامل کرنے پر تیار نہ تھے کیونکہ اس سے امن و امان کے قیام کی ذمہ داری اُن پر عاید ہوتی۔ انھوں نے صرف علاقہ جات شاہی کو میراث میں قبول کرلیا اور ان علاقوں کے اسامیوں کو لگان روما کے خزانے میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ سیرینائکا کی پانچوں شہری بستیاں مع اپنے علاقوں اور ماتحت قصبات کے آزاد سلطنتیں قرار دی گئیں۔ یہ قدیم رومن طرزِ عمل کی تجدید تھی جو ناکامیاب ثابت ہوئی لیکن تاہم اہل روما اپنے فرائض کی انجام دہی سے بیس سال تک پہلوتہی کرتے رہے۔

ایشیائے کوچک کی سلطنتیں

(۸۰۶) سکندر اعظم کے سپہ سالاروں کی نااہل اولاد کے زیر حکومت جو رو بزوال سلطنتیں تھیں ان سے تو اہل روما کو کسی قسم کا اندیشہ نہ تھا مگر مشرق کے ایک دوسرے گوشے میں ایک زبردست حکومت کی داغ بیل پڑ رہی تھی۔ مشرق کی اقوام کو اگر کوئی زبردست سرگروہ ملجا تا جوان کے پژمردہ دلوں میں نئی امنگیں پیدا کرسکتا تو ان میں ابھی اس قدر دم تھا کہ وہ بھی زبردست سلطنت کو وجود میں لاسکتے۔ آخرکار اسی زمانے میں ایک ایسا سرگروہ پیدا ہوگیا۔ ایشیائے کوچک کی سیاسی حالت حسب ذیل تھی۔ اس ملک کے شمالی حصے میں بتھی نیا اور کاپا دوسیہ کی سلطنتیں تھیں اور ان دونوں کے بیچ میں بفلاگونیا کا ضلع تھا جو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا۔ ساحل پر یونانی یا نیم یونانی شہر تھے جو تجارت اور ایک اعلیٰ تمدن کے مرکز تھے۔ تمدن یونانی کے ان دور افتادہ مرکزوں کے باشندے بالعموم ان بادشاہوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات[1] رکھتے جن کے ملکوں کے سواحل پر یہ شہر واقع تھے۔ انہیں شہروں سے انھیں دولت حاصل ہوئی تھی اور ذہین اور طباع یونانیوں ہی سے انھیں قابل وزرا اور سپہ سالار

---

[1] شاہان پونٹس کچھ دنوں سے ساحل کے یونانی شہروں پر قبضہ کرنے لگے تھے مثھرادتیس اعظم کے باپ نے اسنوف کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا تھا۔

ملتے تھے۔ خصوصاً بحیرۂ اسود میں بحری قوت کے استحکام کے لئے یونانی شہروں کے ماہر فن بحری کپتانوں کی امداد لابدی تھی۔ ان شہروں میں سے اکثر وہ نوآبادیاں تھیں جو یونان کی آزادی اور اقبال کے زمانے میں قائم ہوئی تھیں۔ زمانۂ زیر تذکرہ میں گو وہ اندرون ملک کی سلطنتوں کے زیر سایہ اور زیر اثر تھیں مگر انھیں بھی اسی قدر اندرونی آزادی حاصل تھی جو یونان کے شہروں کو تھی جواب روما کے زیر اقتدار تھے۔ یہ یونانی بستیاں ایشیائے کوچک ہی میں نہ تھیں بلکہ بحیرۂ اسود کے سواحل پر بھی تھیں۔ ان میں سے چند شہر آبنائے کریچ اور بحیرۂ آزوو کے ارد گرد آباد تھے اور وہاں کے باشندے صحرائے اسکیتھیہ کے ساتھ تجارت میں مصروف تھے۔ ان یونانی بستیوں کا جن کو اکثر محافظت کی ضرورت رہتی تھی محافظ بنجانا اور ان کو اپنے زیر سیادت کر لینا گویا بحیرۂ اسود اور ڈینیوب اور ڈوان ایسی بڑی ندیوں کا مالک بنجانا تھا۔ اور ان کے عظیم الشان ذرائع آمدنی پر قابو حاصل کر لینا تھا۔ جس کے لیئے ایک اولوالعزم اور ذی حوصلہ بادشاہ کے لیئے کوشش کرنا ضروری تھا۔ یہی حال اندرونی ممالک کا بھی تھا۔ پف لاگونیا بوجہ پارہ پارہ ہو جانے کے کسی نہ کسی زبردست حکومت کے قبضے میں آنے والا تھا گلاٹیا جو قبائل[1] میں منقسم تھا اس پر غالب آنا دشوار تھا مگر اس کا بھی زیر اثر کر لینا آسان تھا اور وہاں سے اجیر سپاہی بہ تعداد کثیر دست یاب ہو سکتے تھے۔ شاہ ایریارا تھیس کی موت کے بعد سے جو روما کی طرف سے ایک لڑائی میں مارا گیا تھا کاپاڈوسیہ ابتری کی حالت میں تھا۔ ممالک مذکورہ کے ساتھ سلطنت ہائے بتھی نیا اور پونٹس کے تعلقات بوجہ ان کے جغرافیائی مواقع کے مختلف تھے بتھی نیا اہل روما کا ہمسایہ تھا جو اس کی اضافہ ملک کی کوششوں کو پسند نہ کرتے ہونگے کیونکہ شام کی کسی زبردست سلطنت پر اب نظر رکھنے کی ضرورت نہ تھی جیسا کہ

---

[1] اہل گلاٹیا اور ان کے قبائل کے جس میں ۱۲ سردار (چار ہر ایک قبیلے میں) ہوتے تھے دیکھو اسٹرابو ۱۲-۵-۱- (صفحہ ۵۶۶) زمانۂ مابعد میں ایک واحد سردار ہوتا تھا اور پہلی تقسیمیں معدوم ہوگئی تھیں۔ ان قبیلوں کا حال اس کتاب کے ۱۷م اور ۸۵م میں بیان ہوا ہے۔

باب ۱۴

اس زمانے میں تھی جب کہ رومنوں نے اسی غرض سے پرکامم کی سلطنت میں وسعت دی تھی۔ اگر اہل روما کو کوئی اور پریشانی نہ ہوتی تو وہ شاہ بتھی نیا کو پھلا گونیا کو بھی اپنی سلطنت میں ملحق نہ کرنے دیتے۔ کاپادوسیہ تو بہت دور تھا۔ گلاٹیا کے قبائل سے بھی شاہ پونٹس کے تعلقات بہ نسبت شاہ بتھی نیا کے بہتر تھے۔ اس کے علاوہ شاہ پونٹس کو دوسرے امور میں بھی ترجیح حاصل تھی۔ اس کی سلطنت کسی مقام پر روما کے مقبوضات سے ملحق نہ تھی، اس کے آبا و اجداد جمہوریت روما کے دوست تھے اور گروہ کوئی معاندانہ طرزِ عمل بھی اختیار کرتا تو اہل روما کو اس کی عرصے تک اطلاع نہ ہوتی۔ اندرونی کاپادوسیہ سے بھی وہ مقابلتہً قریب تر تھا۔ جس ملک کو اب پونٹس کہتے تھے ایک زمانے میں کاپادوسیہ واقع پونٹس (بحیرۂ اسود) کے نام سے مشہور تھا۔ دونوں ملکوں کے باشندے ایک ہی نسل سے تھے، قومی روایتیں بھی ایک ہی تھیں اور دونوں ملکوں کو ایک زبردست حکمراں کی ضرورت تھی۔ جنوب مشرق میں آرمینیا کا وسیع پہاڑی ملک تھا جس میں داخل ہونا دشوار تھا اور جس کی ندیاں جنوب مشرق کی طرف بہتی تھیں۔ آرمینیا کی دوسری جانب پارتھیا کی عظیم الشان سلطنت تھی جس سے اس کے تعلقات اکثر مخالفانہ رہا کرتے تھے اور اسی لیئے وہ شاہ پونٹس کو اپنا دوست بنانا چاہتا تھا۔ آرمینیا کلاں اور پونٹس کے درمیان ایک کوہی ضلع تھا جو آرمینیا خرد کے نام سے مشہور تھا۔ یہاں پر مقامی رئیسوں کی حکومت تھی مگر اس کا انجام یہی ہوتے کو تھا کہ کسی بڑی سلطنت میں شریک ہو جائے۔ ارمینیا کے بادشاہ کو اس ملک کی اتنی ضرورت نہ تھی جتنی کہ شاہ پونٹس کو جس کے لیئے یہ ضلع مفید بھی تھا اور جغرافیائی موقعے کے لحاظ سے مناسب بھی ؎

متھرادا تیس یوپاتور۔

(۸۰۷) اگر بمقابلہ بتھی نیا کے سلطنت پونٹس کو اپنی قوت میں اضافہ کرنے کا زیادہ موقع تھا تو اسی کے ساتھ وہاں کا بادشاہ بھی نہایت قابل تھا۔ نیکومیڈیس (شاہ بتھی نیا) ایک چالاک بدمعاش تھا مگر متھرادا تیس ششم (یوپاتور) شاہ پونٹس

؎ متھرادا تیس اور پونٹس کی وسعت کے لیئے مؤلف مریم کی تاریخ یونان جلد چہارم باب ۲۵ دیکھو

باب ۱۷

اعلیٰ خیال اور صاحب فراست تھا جو مشرقی اقوام کو اپنی غیر معمولی جسمانی اور دماغی قوتوں سے متاثر کر سکتا تھا۔ اپنے باپ کے قتل کیئے جانے کے بعد وہ ۱۱ یا ۱۲ سال کے سن میں ۱۲۰ یا ۱۲۱ء میں برائے نام وارث تخت و تاج ہوا۔ اور چونکہ اسی وقت سے اس کی جان معرض خطر میں تھی اس لیئے وہ پھونک پھونک کے قدم رکھتا تھا اور زہر سے بہت ڈرتا تھا۔ آخر کار فرار ہو جانے کے سوائے کوئی چارہ نظر نہ آیا اور برسوں مختلف ممالک میں آوارہ و سرگرداں پھرتا رہا۔ ۱۱۴ یا ۱۱۳ء میں وہ اسنوف واپس آیا جس کو اس کے باپ نے دار السلطنت قرار دیا تھا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس کی عمر گو اس وقت صرف ۱۸ سال تھی مگر نہایت طاقتور اور جفا کش تھا اور تجربہ بھی اسے خوب ہو گیا تھا۔ متھرا داتیس کی ماں اور اسکے ساتھیوں کے زیر حکومت سلطنت کی حالت ابتر ہو گئی تھی۔ اس نے سلطنت کو وسعت دینے کا عزم بالجزم کر لیا۔ اس کا اصل مقصد کیا تھا اس کا تو علم نہیں مگر روما سے اسے ابتدا ہی سے رنجش تھی اس لیئے کہ انھوں نے ملک افروجیہ اسکے باپ کو دینے کا وعدہ کیا اور پھر مکر گئے[۱] قابل اور تجربہ کار یونانیوں کی امداد سے اس نے ایک کارگر فوج تیار کر لی اور واقعات مابعد سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کے پاس بحری فوج بھی تھی اس لیئے جب باسفورس کی سلطنت کے یونانی اس سے امداد کے طالب ہوئے اس نے اپنی فوج سمندر پار بھیجدی۔ ان ممالک کے حکمراں شاہی خاندان چند در چند وجوہ سے اپنے جنگجو وحشی ہمسایوں کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تھے اس لیئے انھوں نے شاہ پونٹس کو تمدن یونانی کی حفاظت کے لیئے بلایا جو معرض خطر میں آگیا تھا۔ کیمیریمن باسفورس (ابنائے کرچ) کے مشرق میں فنا گوریا تھا، مغرب میں پنٹی کاپیئم (کرچ) تھا جو اس

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ استرابو نے اپنی کتاب کے۔ بارھویں حصے میں ممالک مذکور کے متعلق دلچسپ امور بیان کیئے ہیں جسٹن ۳۷ و ۳۸ مسلسل اور تفصیل کے ساتھ واقعات کو بیان کرتا ہے مگر لفاظی زیادہ ہے اور غلطیاں بھی۔ استرابو اماسیا کا باشندہ تھا جو پہلے پونٹس کا دار السلطنت تھا

[۱] افروجیہ کبیر

سلطنت کا صدر مقام تھا۔ اس کے مغرب میں ٹارک خرسونیز (کریمیا) کے ساحل پر تھیوڈوسیا تھا اور اس کے مغرب میں جمہوریہ خرسونیسس (سباسٹوپول) واقع تھی۔ متھراڈاتیس کے سپہ سالاروں نے چند معرکوں کے بعد اپنے کام کو تکمیل کو پہنچایا اور سنہ ۱۰۶ تک وہ ان دور افتادہ یونانی شہروں کا بادشاہ یا محافظ تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اس کی آمدنی میں بھی اضافہ کثیر ہوا اور اس کا اثر بحیرہ اسود کے شمالی مغربی سواحل پر بھی ہو گیا۔ اس کے بعد جنوبی مشرقی ساحل بھی کالکس سے پونٹس کی سرحد تک اس کے قبضے میں آگیا اور آرمینیا خرد کے بھی اس کے قبضے میں آجانے سے اس کی قوت اس درجے مستحکم ہو گئی کہ زیادہ خطرناک مہموں کو سر کرنے کی اس میں ہمت پیدا ہو گئی۔

پونٹس کا عروج

(۸۰۸) اپنی آرزوؤں کو پورا کرنے کے لیئے اس نے سنہ ۱۰۵ میں سلسلہ جنبانی شروع کی جب کہ اس نے نکومیڈیس شاہ بتھی نیا کو پفلاگونیا کو آپس میں تقسیم کر لینے پر آمادہ کیا اہل پفلاگونیا روما سے امداد کے خواستگار ہوئے مگر اس نازک زمانے میں مجلس سینٹ (سینات) دونوں بادشاہوں کے پاس ملک پفلاگونیا کے تخلیہ کے لیئے سفارت بھیجنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکتا تھا۔ دونوں بادشاہوں نے سینٹ (سینات) کے حکم کی کچھ پروا نہ کی اور گلاٹیا پر اپنی مشترک سیادت قائم کر دی مگر اس کے بعد کاپادوسیہ کے متعلق جس پر متھراداتیس دانت لگائے تھا دونوں میں ان بن ہو گئی۔ نکومیڈیس نے کاپادوسیہ میں داخل ہو کر وہاں کی حکمران ملکہ سے نکاح کر کے بادشاہت کا دعویدار ہو گیا متھراداتیس نے فوراً اس کو وہاں سے نکال دیا جس کے بعد متعدد قتل اور تغیرات ہوئے جن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اہل کاپادوسیہ نے پھر روما میں فریاد کی اور جھوٹے دعویداران سلطنت کھڑے کر دیئے گئے سینٹ (سینات) نے حکم دیا کہ دونوں ملک یعنی پافلاگونیا اور کاپادوسیہ خالی کر دیئے جائیں۔ اور اس کے بعد دونوں کو بادشاہوں کی حکومت سے آزاد قرار دیدیا جیسا کہ اس کے قبل مقدونیہ اور دیگر ممالک میں ہوا تھا۔ دونوں بادشاہوں نے ملک کا تخلیہ کر دیا اور اہل کاپادوسیہ جو حکومت شاہی کے خوگر تھے اپنی مرضی کے مطابق بادشاہ منتخب کر لینے کی اجازت دیدی گئی۔ لیکن اسی اثناء میں متھراداتیس نے آرمینیا کے

نئے بادشاہ ٹیگرانیس سے سمجھوتہ کرلیا تھا۔ اور اس کے ساتھ اپنی بیٹی کلیوپیٹرا کو بیاہ کر اس کو کاپادوسیہ پر حملہ آور ہونے پر آمادہ کیا۔ وہاں کا جدید بادشاہ آریوبارزانس فرار ہوکر روما چلا گیا (سنہ ۹۹۲)۔ سنہ ۹۲ میں سولا صوبہ سلیسیا میں پروپریٹر ہوکر آیا تھا اور اس کو حکم دیا گیا تھا کہ آریوبارزانس کو پھر تخت پر بٹھلا دے۔ گو اس کی سپاہ کی تعداد قلیل تھی مگر اس حکم کو وہ بجا لایا اور اس طور پر شاہ پونٹس (متھرادا تیس) کا اس کے آئندہ فاتح (سولا) سے پہلا مقابلہ ہوا کیونکہ ٹیگرانیس کا سپہ سالار دراصل متھرادا تیس کا ایک نائب تھا۔ اس معرکے میں سولا دریائے فرات تک پہنچ گیا جہاں شاہ پارتھیا کا سفیر اس سے آکر ملاقی ہوا۔ پلوٹارک جو اشخاص زیر تذکرہ کی خاص صفات کے متعلق واقعات کو نہایت جستجو کے ساتھ قلمبند کرتا ہے اس ملاقات کا بھی ذکر کرتا ہے[1] جس میں شاہ کاپادوسیہ، شاہ پارتھیا کا سفیر اور رومن پروپریٹر (سولا) تین کرسیوں پر بیٹھے تھے رومنوں اور پارتھیوں کی پہلی ملاقات تھی اور ہر ایک دوسرے کو متاثر کرنے کی فکر میں تھا اور یہ موقع ایسا نہ تھا کہ سفیر پارتھیا نچلا بیٹھتا مگر جس شخص نے اپنی شخصیت کے اثر سے بوکس کو رام کرلیا تھا وہ ان کے دام فریب میں نہیں آسکتا تھا۔ اس نے چپکے سے بیچلی کرسی لے لی اور اس طور پر خموشی کے ساتھ جاہ پسند مشرقیوں کے سامنے روما کی سطوت جبروت کو قائم رکھا۔ روما کی مختلف جماعتوں نے سولا کی اس حرکت پر اپنے حسب خیال نکتہ چینی یا مدح سرائی کی شاہ پارتھیا نے اپنے سفیر کو اس حرکت پر سکوت کرنے کی علت میں قتل کردیا۔ اس نواح میں صورت حال اسوقت حسب ذیل تھی۔ آرمینیا کی افواج کاپادوسیہ سے نکال دی گئیں اور آریوبارزانس پھر بادشاہ ہوگیا مگر جس شخص کو اس وقعے سے دراصل رنج ہوا وہ متھرادا تیس تھا۔ کاپادوسیہ میں اس نے جو اثر پیدا کرلیا تھا اس کا دوبارہ قیام پھر صرف بزور شمشیر ہوسکتا تھا اور اس کے لیئے اس نے ذرا انتظار کرنا مناسب خیال کیا۔ ممکن ہے کہ اطالیہ میں جو پر آشوب زمانہ آنے والا

---

[1] پلوٹارک، سولا (۵) معہ ہولڈن کے حواشی کے۔

تھا اس کا اسے علم ہوا یا کم از کم اسے معلوم ہو گیا ہو کہ روما کی سلطنت اتنی زبردست نہیں جتنی کہ بظاہر معلوم ہوتی تھی۔ سنہ ۹۱ میں سولا روما واپس چلا گیا اور سلطنت روما ایسے مخمصے میں پھنس گئی کہ شرقی معاملات میں مداخلت کا موقع نہ مل سکا۔

باب چہل و دوم

اندرونی معاملات ۱۰۴تا۹۱ ق م

(۸-۹) ایک دو نمایاں واقعات کے علاوہ ۱۰۴ اور ۹۱ کے درمیان کے واقعات کے متعلق ہماری معلومات نہایت محدود ہیں۔ سیاسیات کی ابتری تو ہم دیکھ چکے ہیں مگر اہل روما کی اندرونی زندگی بھی کچھ بہتر نہ تھی اور چند منتشر واقعات[1] جن کی جھلک تاریخوں میں ملتی ہے ان سے بھی اہل روما کی اخلاقی حالت کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم نہیں ہو سکتی مثلاً ۱۰۲ میں ایک شخص نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا، ۱۰۱ میں ایک شخص نے اپنی ماں کو مار ڈالا۔ سیاسیات سے اب مطلب صرف آپٹیمیٹ (امرا) اور پاپولاری (عوام) کی نزاعات[2] سے تھا۔ یہ ہر دو جماعتیں سیاسی لحاظ سے محض نااہل تھیں اور ان کو سیاسی جماعتیں کہنا بھی درست نہیں بلکہ محض جتھے تھے کیونکہ ان کے مقاصد کی بنا سیاسی اصول پر نہ تھی بلکہ محض اپنے سرگروہوں کے ذاتی اغراض کے حصول کے لیے وجود میں آئی تھیں۔ رشوت ستانی بالکل عام ہو گئی تھی۔ دولت منداشخاص کے ووٹ (رائے) خریدنے اور عوام کے سرگروہوں کا سلطنت کے مفاد کو روما کے کاہل اور بے ایمان شہریوں پر قربان کر دینا دونوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ ل، اپُوسے ایس سیٹرنینس اور سی۔ سرویلیس گلاکیا کا دور دورہ تھا۔ اگر ۱۰۵ تا ۱۰۱ میں فوجی معاملات کو زیادہ اہمیت نہ ہوتی اور میریس کا عروج نہ ہوتا تو ان جمہوری سرگروہوں

---

[1] سسرو، پرو بالبو ۲۸ (ایڈ) آروسیس (۱۶، ۸)، ۲۳- ۲۴ لیوی خلاصہ ۶۸

[2] سسرو نے پرو سیسٹو ۹۶-۱۰۸ میں جو تقریر کی ہے دلچسپ ہے گو اس میں ذرا رنگ آمیزی ہے ۵۶ ق م۔

کا رسوخ حاصل کرنا مشکوک تھا عوام کے جتھے کو تقویت اس وجہ سے ہو گئی تھی کہ اس زمانے کا سب سے بڑا سپہ سالار ان کا شریک تھا۔ بذات خود ان دونوں شخصوں کا کوئی زیادہ اثر نہ تھا۔ اگر مخالفین کی روایت کو باور کیا جائے تو یہ دونوں بدمعاش تھے۔ سیٹرننس کے بہ حیثیت کویسٹر شہر روما کی فراہمی غلہ کی نگرانی سپرد کی گئی تھی۔ قوانین حالیہ کے لحاظ سے روما میں غلے کی مانگ بڑھ گئی تھی اور اسی کے ساتھ غلّے کے برابر ہمیہ آنے کا انتظام بھی ضروری ہو گیا تھا۔ سیٹرننس نے اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت کی اس لیئے مجلس سینٹ نے اس فریضے کو باعزت اور پختہ کار اسکارس کے تفویض کر دیا[۱] سینٹ کا یہ فعل غیر معمولی تھا غالباً ان کو اپنے نوجوان مخالف کی تذلیل سے خوشی ہوئی ہو گی۔ جو انکو پریشان کر رہا تھا اور چونکہ عوام کو بھی اس صیغے (فراہمی غلہ) کے عمدہ انتظام سے نفع تھا اسلئے سینٹ (سینات) کو یہ امید بھی ہو گی کہ اس دخل دہانی سے کوئی ناراض نہ ہو گا سیٹرننس کی سینٹ (سینات) کے اس فعل سے سخت ذلت ہوئی کیونکہ اس کی خدمت تو باقی رہی مگر اقتدارات نہ رہے۔ اس لیئے اس نے نہایت زور و شور سے سینٹ (سینات) کی مخالفت شروع کی اور عوام کے جتھے کے سرگروہوں میں شورش پسندی میں ممتاز ہو گیا ۱۰۳ق م میں وہ ٹرکی بیون مقرر ہو گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے میریس کے سپاہیوں کو افریقہ میں اراضی دیئے جانے کے متعلق ایک قانون نافذ کرایا یہ روایت[۲] زمانۂ مابعد کے ایک مصنف کی ہے اور اگر صحیح ہو تو اس کا تعلق جنگ نیومیڈیا کے پرانے سپاہیوں سے ہو گا مگر یہ ممکن ہے کہ اس کا تعلق صرف کسی بعد کی تجویز سے ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے کسی ہم عہدہ نے اس قانون کے نفاذ کے روکنے کا ارادہ کیا تھا، سیٹرننس کے اغوا سے عوام نے اس پر پتھر پھینکے

---

[۱] یسمرو یہ وسیسٹر ۳۹

[۲] دکٹر ۳، سیلسٹ (جگرتھا ۸۴) سے انہی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ ان وعدوں کا ایفا تھا جو ۱۰۷ق م میں میریس نے رضاکاران کو بھرتی کرتے وقت کئے تھے۔

اور وہ مجبوراً بھاگ کھڑا ہوا۔ اس امر کے متعلق بالکل شک نہیں کہ سیٹر نینس گراکی کے قدم بقدم چلنا چاہتا تھا اور اس کے طریق عمل میں عوام کی شورش سے نفع اٹھانا بھی تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ میریس کا ہمنوا تھا اور اسکے چوتھے انتخاب کا موید۔ گلاسیا سیٹر نینس سے بھی ادنےٰ درجے کا آدمی تھا۔ اس کو اہمیت اس وجہ سے حاصل ہو گئی تھی کہ بانداق اور حاضر جواب تھا اور طبقۂ ایکوسیٹرین پر اس کا اثر اس لئے تھا کہ اُس نے عدالت ہائے جوری کی نگرانی پھر اُسی طبقے کے سپرد کر دی تھی۔ مگر اس کی اخلاقی حالت نہایت گری ہوئی تھی۔ اسی لیئے اس زمانے کے ایک مقرر نے اسکو سینٹ (سینات) کی تلچھٹ کہا تھا[1] ان دونوں میں عوام کو اپنی تقریروں سے رام کر لینے کا خاص ملکہ تھا مگر دونوں بے اصول اور شورش پسند تھے ؎

(۱۰۲ سنہ میں مردم شماری ہوئی۔ دونوں سینسر خاندان میٹی لی کے رکن تھے۔ ان میں سے ایک میٹی لس نیومیڈکس تھا جس کی جگہ پر میریس افریقہ میں مقرر ہوا تھا امرا میں نہایت اعلےٰ شہرت رکھتا تھا باعزت اور تعلیم یافتہ بھی تھا، مقرر بھی تھا۔ انھیں خوبیوں کی وجہ سے اہل روما نے گو اُس کا تتبع نہ کیا ہو مگر عزت ضرور کرتے تھے۔ میٹی لس سا آدمی عوام کے جتھے کے بدمعاش سرگروہوں کی بداعمالیوں سے چشم پوشی نہ کر سکتا تھا۔ سسرو بیان کرتا ہے[2] کہ اس نے سیٹر نینس کے نام کے مقابل میں ناپسندیدگی کا نشان لگا دیا مگر جب اس نے سیٹر نینس اور گلاسیا کے نام اراکین سینٹ (سینات) کی فہرست سے خارج کرنا چاہا تو اس کے ہم عہدہ نے روک دیا۔ میٹی لس نے اپنے اس فعل سے ان دونوں کو اپنا جانی دشمن بنا لیا اور پھر دشمن بھی ایسے جنکو کسی چیز سے عار نہ تھا۔ میریس بھی انکا

[1] سسرو ڈی آرٹر۔ ۳-۱۶۴۔ گلاسیا کی قابلیت کے متعلق دیکھو بیرڈس ۲۲۴ اور سسرو کی تصانیف کی فہرست ؎

[2] سسرو پرو سیسٹیس ۱۰۱۔ اپین ۱-۲۸۔ آروسیس ۵-۱۷۔ ۳ ؎

دشمن تھا کیونکہ میریس ایسا تند و ترش مزاج اور خود ساختہ آدمی ایک ایسے امیر کی خوبیوں کا معترف نہ ہو سکتا تھا جس کا وجود اس کے مقاصد کی تکمیل میں مانع تھا۔ سنہ ۱۰۱ میں قوم سمبری کا قلع قمع ہو گیا اور میریس اور کیٹیلس نے اپنی فتح کے جشن کیے۔ مگر باوجود ان عام خوشیوں کے سازش کا بازار گرم تھا جس کا پتہ مورخین کی اُن متضاد و مختلف روایاتِ[لہ] سے چلتا ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ فتح مند سپہ سالاروں میں سے فتح میں ہر ایک کا حصہ کس قدر تھا۔ مشترک جشنِ فتح کے بارے میں جو قصے[لہ] بیان کیے گئے ہیں ان سے عیاں ہے کہ میریس نے سینٹ (سینات) کے اصرار سے کیٹیلس کو بھی جشن میں شریک کیا اس کے علاوہ میریس کیٹیلس کو جشن میں شریک نہ کرنے کی جرات بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ کیٹیلس کی فوج اپنے اور اپنے سپہ سالار کی اس بے حرمتی کو برداشت نہ کر سکتی تھی۔ امرائے کیٹیلس کے کارناموں کو مبالغے کے ساتھ بیان کرتے تھے اور سولا بھی میریس کو بدنام کرنے کی فکر میں تھا مگر اس وقت میریس کا پلہ بھاری تھا اور وہ ہر دلعزیز تھا کیونکہ بہ حیثیت کانسل اسکا درجہ کیٹیلس سے اعلیٰ تھا جو صرف پروکانسل تھا کیٹیلس اور اس کی پہلی فتح میں کوئی شریک نہ تھا۔ مگر شمالی اطالیہ (گال ایس روئے آلپین) کیٹیلس کا صوبہ تھا اور اس طور پر رومنوں کی نگاہوں میں جو لفاظی اور قانونی گرفتوں کے دلدادہ تھے اسکو میریس پر ترجیح تھی۔ میریس روما کا نجات دہندہ تسلیم کیا جاتا تھا مگر بدقسمتی سے باوجود اس نمایاں خدمت کے اسی کی ذات سے روما کے دستور کو زخم کاری پہنچا تھا کیونکہ وہ پانچ دفعہ کانسل رہ چکا تھا جس میں سے چار دفعہ مسلسل تھے اور اب پھر چھٹی مرتبہ انتخاب کا خواہاں تھا گو قانون دستوری کو پس پشت ڈال دینے کی اب کوئی معقول وجہ نہ تھی اور اس کے پھر منتخب ہونے سے اصول جمہوریت کی بلا وجہ خلاف ورزی ہوتی تھی۔ مگر رفتار زمانہ یہی تھی اور جمہوریت چند روز کی مہمان تھی سیٹرنینس کی خواہش تھی کہ برادران گراکی کے اصول پر پھر جدید قوانین نافذ

لہ پلوٹارک میریس ۲۵-۷

لہ سمر ڈسک ۵-۵۶ ویلیر میکسمس ۹-۱۲-۴ پلوٹارک میریس ۲۷ جوگرتھ ۸-۵۳

کیئے جائیں۔ ممکن ہے کہ ایک حدتک[۱] وہ راستی پر ہو مگر اصل واقعہ یہ ہے کہ اسکو امرائے سینٹ (سینات) سے سخت بغض تھا اور یہی بغض انکے تمام افعال کا محرک تھا حال ہی میں سینٹ (سینات) سے اس سے سخت نزاع ہوگئی تھی میتھریڈیٹیس شاہ پانٹس نے ایک سفارت روما میں بھیجی تھی۔ جگرتھا کے معاملات کے متعلق جن شرمناک امور کا افشا ہوا تھا وہ ابھی تک اہل روما کو یاد تھے اور اس سفارت کے متعلق بھی یہ افواہ مشہور ہوگئی کہ یہ لوگ بھی شاہ پانٹس کی طرف سے اراکین سینٹ (سینات) کو رشوت دینے کیلئے آئے ہیں۔ سیٹیرنئس کا غالباً اس افواہ کے مشتہر کرنے میں زیادہ حصہ تھا۔ اس نے کسی طریقے سے سفراء کی آبروریزی کی اور اس جرم یعنی ایک دوست سلطنت کے سفیروں کے ساتھ بدسلوکی کے ساتھ پیش آنے کی پاداش میں سرآوردہ اراکین سینٹ (سینات) نے اس پر مقدمہ قائم کرا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آخر کار اس کو جواب دہی کرنی پڑی اور مجرمین کی طرح وہ عدالت میں پھٹے کپڑے پہنے ہوئے اور گڑگڑاتا ہوا آیا۔ سیٹیرنئس بری تو ہوگیا مگر عوام کے دباؤ کی وجہ سے جنھوں نے عدالت کو گھیر لیا تھا۔ اس واقعے کی تفصیلی حالات متضاد اور ناقابل اعتماد ہیں مگر اس امر میں شک نہیں ہوسکتا کہ سینٹ (سینات) سے جھگڑا ضرور ہوا تھا سیٹیرنئس اور گلاسیا دونوں جانتے تھے کہ میٹی لس کو نقصان پہنچائیں اور میریس بھی چاہتا تھا کہ اس کا یہ زبردست مخالف جو کسی صورت سے مصالحت پر راضی نہ تھا سیاسیات سے علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ تینوں آپس میں متحد[۲] ہو کر اور معمولی رائے دہندوں کو اپنے قابو میں کرکے برسر اقتدار ہو سکتے تھے اور ان کے اتحاد کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۰۰ء کے بیئے میریس کانسل منتخب ہوگیا، گلاسیا پریٹر ہوگیا اور سیٹیرنئس ٹری بیون ہو

---

[۱] سیٹیرنئس بعد مرنے کے بالکل برا ہیں خیال کیا جاتا تھا اسی وجہ سے سسرو نے اپنی تصانیف میں اسکا ذکر احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔ پروسٹس ۲۷۔ ۲۰۔ پروٹس ۲۲۴۔

[۲] دیکھو سسرو پروٹس ۲۲۴ پلوٹارک میریس ۲۸۔ ۲۹ اپیین ۱۔ ۲۸۔ ۳۱ اور اسٹرافان ڈیوڈسن کے حواشی۔

باب ۲۲

میریس اور سرابنوں کا اتحاد

(۱۱) روما کے سیاسیات میں جو انتہا کی ابتری پیدا ہوگئی اسکا ثبوت ایک مصنوعی گراکس کے پیدا ہو جانے سے ملتا ہے۔ ایک شخص مسمی ایل ایکویٹیس نے ٹائبیریس گراکس کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر اس کا فریب بہت جلد کھل گیا کیونکہ ٹائبیریس کے تمام بیٹوں کا انجام معلوم تھا اور سنہ ۱۰۲ کے سنسروں نے اس کا نام شہریوں کی فہرست میں درج کرنے سے انکار کردیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص جو ایک فرار شدہ غلام تھا خدمت ٹری بیونی کا دعویدار ہوا اور سیٹیرنینس جو گراکی کی روایات کو تازہ کرنا چاہتا تھا اس کا موید ہوگیا۔ مگر میریس سے یہ دیکھا نہ گیا اور اس نے اس شخص کو گرفتار کرکے قید کردیا[۱] لیکن عوام قید خانے کے دروازوں کو توڑ کر وہاں سے اسکو نکال لے گئے مگر اس موقع پر وہ ٹری بیون نہیں منتخب ہوا۔ بلوے ہونے شروع ہوگئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ دوسرے فریق کے ایک با اثر امیدوار کو سیٹیرنینس کے شرکا نے جان سے مار ڈالا[۲]۔ اس سال کے انتخابات کے متعلق متفرق تفصیلیں ہم تک پہنچی ہیں مگر ان سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نازک موقع پر روما کے سیاسیات میں جو اثرات تھے ان کا حال ہمیں بہت کم معلوم ہے۔ ایک روایت[۳] تو یہ ہے کہ باوجود اپنے اثر اور ہر دلعزیزی کے بار ششم کانسل منتخب ہونے کے لئے میریس کو رائے دہندگان کو رشوت دینی پڑی۔ ثانیاً یہ بھی معلوم ہوتا[۴] ہے کہ گلاسیا اور سیٹیرنینس کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ اپنے عہدہ پر فائز ہونے کے بعد گلاسیا سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوئی جو سیٹیرنینس کو ناگوار ہوئی اور اس نے اپنے عہدہ جلیلہ کی اس تحقیر کے انتظام میں پریٹر (گلاسیا) عدالت کی کارروائی کو روک دیا یہ بھی بیان کیا گیا[۵] ہے کہ اپنی دوسری ٹری بیونی کے زمانے

---

[۱] یہ قصہ غالباً سنہ ۹۹ کے انتخاب سے متعلق ہے جب کہ ایکویٹیس ٹری بیون منتخب ہوا۔

[۲] اپین کا بیان ہے کہ یہ واقعہ امیدوار مذکور کے انتخاب کے بعد کا ہے اور اسکے قتل ہونے سے جو جگہ خالی ہوئی اس پر سیٹیرنینس مقرر ہوا۔ مگر اس موقع پر اس کے بیان میں متعدد غلطیاں ہیں۔

[۳] پلوٹارک میریس ۲۸ بحوالہ روٹیلیس

[۴] ڈیٹر Devir, illuster ۳،

[۵] اپین ۱/ ۲۹-۳۱

میں قوانین کے نفاذ میں سٹیپنڈیریس کا دارومدار زیادہ تر دیہاتی رائے دینے والوں پر تھا جن میں سے اکثر میریس کے پرانے سپاہی تھے۔ روما کی مجالس عامہ میں آئے دن جو تی پیزار ہو جایا کرتی تھی اور یہ دیہاتی لوگ شہر کے باشندوں کی مخالفت کو دفع کرنے کے لئے لکڑیوں اور پتھروں سے کام لیتے تھے۔ یہ دیہاتی روما کے شہروں سے تھے یا حلفا میں سے تھے یا دونوں اقسام کے تھے مشتبہ ہے۔ اگر یہ دیہاتی دونوں جماعتوں سے تھے تو ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ چونکہ سپہگری اب ایک عام پیشہ ہو گیا تھا اسلئے فوجی بھائی چارے کی وجہ سے شہری اور حلیف کا امتیاز مٹتا جاتا تھا دیہات سے جو لوگ آئے انہیں سے سب کا جماعت حلفا سے ہونا مشتبہ ہے، غالباً کوئی اہم سیاسی انقلاب عمل میں آیا ہوگا البتہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ حلفا نے اپنی آزار سے امداد نہیں دی بلکہ مخالفین کو رائے دینے سے روکا بہر کیف یہ ممکن ہے کہ انتخاب کے زمانے کے قبل ہی سے دونوں گروہوں میں گٹھ پٹ ہو اور میریس کی رشوت دہی کا بھی یہی ایک حد تک باعث ہو۔ میریس اس زمانے میں عموماً ہر دلعزیز نہ تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں اس سے ایک حرکت سرزد ہوئی تھی جس کی تشہیر میں اس کے حاسد مصروف تھے۔ اس کی فوج میں جو حلفا شریک تھے ان میں سے بعض نے سمبری کی جنگ میں جرات اور مردانگی کی داد دی تھی جس کے صلے میں میریس نے ان کو شہریت روما کے حقوق عطا کئے جانے کا وعدہ کیا تھا[۲] ان اشخاص کی تعداد کوئی دو ہزار ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجلس عامہ نے بھی اس عطیئے کی توثیق کر دی مگر ایک سپہ سالار کا میدان جنگ میں ایک تعداد کثیر کو اس طور پر سرفراز کرنا خلاف عملدرآمد تھا اور اکثر لوگوں نے اس کے اس فعل پر اعتراض کیا اور جب اس سے بازپرس ہوئی تو اس نے اصول دستور کو نظرانداز کرنے کے متعلق یہ عذر پیش کیا کہ میدان جنگ کے شور و شغب میں قانونی باریکیوں

---

[۱] ڈائوڈورس ۳۷ میں ایک فقرہ جنگ اطالیہ کے متعلق ہے۔

[۲] سسرو پر و بالبوہم۔ پلوٹارک میریس ۲۸ ویلیریس میکسی مس ۵، ۲، ۸

کا پیش نظر رکھنا دشوار ہے۔ مگر بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا خیال تھا کہ بمقابلہ ایک شخص کے، جس کو یہ صلہ ملا تھا متعدد ایسے لوگ بھی تھے جن کو اپنی خدمات کا کوئی صلہ نہ ملا تھا اور جو اپنے حقوق کے نظر انداز کر دئے جانے کی وجہ سے برافروختہ ہو رہے تھے۔ سلطنت کے لئے یہ امر باعث خطر تھا کیونکہ تمام ملک اطالیہ کے حلفا میں سخت بےچینی پھیلی ہوئی تھی ؟

رومامیں ابتری

(۸۱۲) سنہ کی سیاسی کشمکش کے ٹھیک ٹھیک حالات[1] کا معلوم کرنا ناممکن ہے۔ اس عہد کی مختلف سوانح عمریوں میں پلی روٹی لیس روفس کا تذکرہ جو اس نے خود اپنے قلم سے لکھا ہے بلاشبہ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ مگر یہ شخص بھی میریس کا دشمن تھا اور واقعات عہد مذکور کی جو تصویر اس نے پیش کی ہے اس سے سولانے جو اپنی سوانح عمری میں زہر اگلا ہے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہمارا دارومدار متاخرین کے بیانات پر ہے جن کا ماخذ متاخرین کی تصنیفات ہیں مگر جن تصنیفات کو ہم اپنا ماخذ قرار دیتے ہیں انکے متعلق ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ کس حد تک ان پر جانب داری کا اثر ہے سسرو جو ان مصنفین میں سب سے قدیم ہے اس کی بھی چال دورخی ہے سرا بنو ہوں اور عوام پسند فریق سے اسے سخت بغض تھا مگر میریس کے ساتھ جو آرپی نم کا باشندہ ہونے کی وجہ سے اس کا ہم وطن تھا اس کا سلوک بالکل جداگانہ ہے ذیل میں ہم تذکرہ نویسوں کے بیانات کو یکجا کر کے اور ان کی جانب داریوں کا لحاظ رکھ کر اس زمانے کا مختصر حال بیان کرینگے۔ اس زمانے

میریس کی ناکامی

میں جو تین سربرآوردہ اشخاص تھے ان میں سے میریس کی حالت اول ہی سے پریشان کن تھی۔ اس نے خود اپنی فتوحات سے سلطنت کے لئے اپنی قدر و قیمت گھٹا دی تھی، اس کی عظیم الشان فوجی خدمات کا اس کو خاطر خواہ صلہ مل چکا تھا اب اس کو چاہئیے یہ تھا کہ ان فوجی خدمات کے سلسلے میں سیاسیات کے

---

[1] علاوہ حوالہ جات مذکورہ بالا کے دیکھو لیوی خلاصہ ۶۹، وطیس دوم ۱۲-۱۶ اور سسرو اور ویلیریس میکسیمس کی فہرستیں ؟

میدان میں بھی اپنا جوہر دکھاتا ورنہ اندیشہ تھا کہ اس کی ہر دلعزیزی کا خاتمہ ہوجائے جو اس کے قبل ہی سے گھٹنے لگی تھی لیکن یہ جری سپاہی سیاسیات کا مردِ میدان نہ تھا۔ اپنے حوصلوں کی بلندی کی وجہ سے ہر دلعزیزی اس کے لیئے ضروری تھی اور ہر دلعزیزی کو وقار اور خودداری کے ساتھ قائم رکھنا اس کی قوت سے باہر تھا۔ علاوہ اس کے بمقابلہ ایک بڑی ہوں کے ایک کانسل کے لیئے جو روما میں مقیم ہو سینٹ (سینات) کی تائید نہایت ضروری تھی۔ اس امر کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ ابتدائی زندگی میں اس کا تعلق جماعت پبلی کانی (وصول کنندگان محاصل۔ ساہوکار) سے تھا اور غالباً اس طبقے کے تعصبات بھی رکھتا تھا اور ان کو ناخوش رکھنا بھی روا نہ رکھتا ہوگا۔ مگر عوام پر اثر قائم کرنا اس کے لیئے دشوار تھا اس لیئے کہ اس میں تقریر کا مادہ نہ تھا اور باوجود بہادر سپاہی ہونے کے عام جلسوں میں گھبرا جاتا تھا۔ اس میں جامعیت بھی نہ تھی اور اس کے دونوں شرکا بھی ایسے تھے جو اس کی مشکلوں کو آسان نہیں کرتے تھے کیونکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ دوسروں کے ذریعے سے اپنا کام نکالے۔ اس قسم کی صورت معاملات اشتراک کے صدر کے لیئے موجب پریشانی ہے یعنی یا تو وہ کسی کی پروا نہ کرے جس میں بادشاہت کا شائبہ ہے یا اپنے سے کم درجے کے لوگوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنجائے۔ میریس نے اپنا کوئی خاص مطمحِ نظر اور طرزِ عمل قرار نہیں دیا تھا جس کی وجہ سے ہر وقت اس کی حالت تذبذب کی رہتی تھی جو آخر کار اس کی بربادی کی باعث ہوئی۔ سیٹرننس کے البتہ چند مخصوص مقاصد تھے اور اس میں تذبذب نہ تھا۔ وہ کائیس گراکس کا شاگرد تھا مگر اس کے اعلے الفضائل نہ رکھتا تھا۔ اس کی سیاسی زندگی سے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ کسی وسیع نظامِ عمل کی تکمیل کے لیئے ایک عرصے تک برسرِ حکومت رہنا ضروری ہے خواہ یہ خلافِ دستور کیوں نہو اور مورخین میں سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا ہے کہ یہ طرزِ عمل اختیار کرنا اس کو ناگوار تھا مگر ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کو جو کچھ اس کا حال معلوم ہے سب اس کے مخالفین کی تصانیف سے ماخوذ ہے۔ امرا کو روما کے کسی سرانبوہ سے اس قدر

باب ۴

زیادہ نفرت نہ تھی جتنی کہ سیڈ ٹنس سے اور تاریخیں سب زیادہ تر اسی طبقے کے اشخاص کی لکھی ہوئی ہیں کو

قوانین اپولے ای

(۱۴۳) سیڈ ٹنس نے ہی ان قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری لی جو اب قوم کے سامنے پیش کیے گئے۔ ان قوانین کے جو "قوانین اپولے ای" کے نام سے موسوم ہوئے جو مختصر حالات ہم کو معلوم ہیں حسب ذیل ہیں۔ ان میں سے پہلا ایک قانون زرعی[1] شمالی اطالیہ کے ان اراضیات کے متعلق تھا جس کو حال ہی میں سمبری نے فتح کرکے ویران کر دیا تھا اور جس کو حال ہی میں میریس نے دوبارہ فتح کیا تھا۔ مگر یہ واضح نہیں ہے کہ آیا اس مسودہ قانون میں وہ اراضیات بھی شامل تھیں جو قوم گال کے کسانوں کے قبضے میں تھیں یا صرف انھیں اراضی سے متعلق تھا جن کے قابض مر چکے تھے۔ بہرکیف یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو اراضیات روما کے گال این ردی آلپس کے حلفا کے قبضے میں تھیں اب بوجہ فتح سلطنت روما کی ملک تصور کی جاتی تھیں اور یہ تجویز پیش ہوئی کہ اس ملک کو غالباً ٹکڑوں[2] میں مختلف افراد (ویری تم) میں تقسیم کر دیا جائے۔ محصول نزول (ویکٹیگیلیو) کا کہیں ذکر نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام رجحان کے مطابق اراضی سلطنت (اگر پبلکس) خانگی اراضی (اگر پرائیویٹس) میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ ممکن ہے کہ میریس کے سپاہی ان نشیبی اراضیات پر حرص سے بھری نگاہیں ڈالتے ہوں جو اس زمانے تک اپنی زرخیزی اور اعلے پیداوار کے لیئے مشہور ہیں۔ اس قانون پر کس حد تک عمل ہوا اس کا ہمیں علم نہیں مگر وہ نافذ ضرور ہوا اور عام پسند جماعت اس کو اپنے اغراض کے لیئے استعمال کرنے لگی اس قانون میں ایک فقرہ تھا جس کی رو سے

---

[1] قانون اگریریا دیکھو سسرو(پرو سسٹس ۳۷ اپیں اول ۲۹۰ — ۱۰ ۳۲ ۲ آریلی onom cicer سوم ۱۴۲

[2] تعلقۂ ذیل کے بہتے دیکھو ہیوی ۳۱ - ۴ دستـ ۲۰۰ ـ ق م) مع ویسین بارن کے حواشی کے اور پالی بیس دوم ۲۱ دستـ ۲۳۲ ـ ق م)

ہر رکن سینیٹ پر پانچ دن کے اندر اس کی پابندی کی قسم کھانا لازم گروانا گیا تھا اور جو اس پر عمل نہ کرے اسکے لئے یہ سزا تجویز کی گئی تھی کہ سینٹ (سینات) سے خارج کر دیا جائے اور اس پر زبردست جرمانہ کیا جائے۔ اس فقرے کا منشا یہ تھا کہ امرا اس قانون کو منسوخ کرنے سے باز رہیں اور گراکی کے قوانین کی طرح اس کو بھی منسوخ نہ کر دیں مگر اس سے دراصل مقصود یہ تھا کہ میٹی لس نیومی ڈیکس کو پھانس لیا جائے۔ روایت میں کسی قدر مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ میریس نے ایک شرمناک چال سے اس دام فریب کی ناکامیابی کو بحال کر دیا۔ اس نے سینیٹ (سینات) میں بیان کیا کہ وہ کبھی قسم نہ کھائیگا میٹی لس نے بھی کہا اور دام فریب میں آگیا۔ میریس بالآخر دروغ بیانی کر کے اس قول سے ہٹ گیا اور اس نے دوسرے لوگوں کے ساتھ قسم کھائی اور صرف میٹی لس اپنے انکار پر اڑا رہا۔ سٹیر ننس نے فوراً ایک تجویز پیش کرنے کی اطلاع دی جس کا مقصد یہ تھا کہ میٹی لس کو قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عوام شہر میٹی لس کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے اور سٹیر ننس کے مؤید صرف دیہاتی تھے جن میں سے اکثر میریس کی افواج کے سپاہی تھے۔ مگر جانب داروں کے بیانات سے حقیقت کا افشا نہیں ہوتا۔ خاندان میٹی لی کے تعلقات اس قدر وسیع تھے اور ان کی متوسلین کی تعداد اس قدر تھی کہ اس کے ہمدرد بہت سے ہو نگے اور یہ قصہ ایک حد تک صحیح ہوگا۔ مگر یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ سٹیر ننس کا اثر عوام شہر پر بالکل نہ رہا تھا۔ میٹی لس نے اپنے ہوا خواہوں کو اپنی تائید میں بلوہ کرنے سے منع کر دیا اور سلطنت کو نقصان پہنچانے پر جلا وطنی کو ترجیح دے کر روڈز کی طرف روانہ ہو گیا اور اس جزیرے کی علمی جماعتوں میں شریک ہو گیا۔ سیٹر ننس نے اپنا قانون نافذ کرا دیا اور میریس نے بہ حیثیت کانسل اپنے معزز ہم عہدہ کو حفاظت قانون سے خارج قرار دیا۔

(۱۸۴) سٹیر ننس کا دوسرا قانون غلے کے متعلق تھا (قانون فرومینٹیریا)۔ قانون زرعی گالیس گراکس کے قانون کی رو سے غلہ اصلی نرخ سے کم پر فروخت کیا جاتا تھا

جس کی وجہ سے سلطنت کو سخت نقصان ہورہا تھا۔ سٹیٹیرنینس نے یہ تجویز پیش
کی کہ غلے کی قیمت گھٹا کر گراکی کی قائم کی ہوئی قیمت کے ۱/۲ کر دی جائے[1]۔ شہر کے
کوسیٹرکیولیسر ویلیس کائی پیو نے جو غالباً اپنے ہم نام پروکانسل کا بیٹا تھا سینٹ (سینات)
میں یہ کیفیت پیش کی کہ خزانہ اس تجویز کا بار نہ اٹھا سکیگا۔ جس پر سینٹ (سینات) نے
یہ رائے دی کہ اگر سیٹرنینس اپنی تجویز کے پیش کرنے پر اصرار کرے تو سلطنت
کے مفاد کو اس سے سخت نقصان پہنچے گا اور ٹربیونوں کے ذریعے سے
اس کو روکنا چاہا۔ کائی پیو نے بھی یہ کوشش کی کہ بلوہ کرا کے مجلس عامہ کو
منتشر کرے مگر اس کی کوشش بھی رائگاں اور سٹیٹیرنینس کی تجویز نافذ ہوگئی
مجلس عامہ کی کارروائی جبراً روکنے کی پاداش میں کائی پیو پر قوم رومن کی
عظمت پر حملہ کرنے کا الزام لگایا گیا۔ تیسرا قانون اطالیہ کے باہر چند نوآبادیوں
کے قیام سے متعلق تھا۔ اس کے متعلق ہمیں صرف ایک امر کا علم ہے کہ اس
قانون کی رو سے میریس کو چند طلفا یا کم از کم لاطینیوں کو حق شہریت عطا کرنے
کا اختیار دیا گیا تھا یعنی ہر نوآبادی میں تین اشخاص کو۔ متاخرین میں سے
ایک مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان نوآبادیوں کے لئے سرمایہ ٹولوسا کے
دفینے سے بہم پہنچایا گیا تھا (دیکھو فقرہ ۷۹۱) جو حال ہی میں سلطنت کے قبضے
میں آگیا تھا۔ اس تجویز کا جو نتیجہ ہوا وہ اس زمانے کے حالات کے مطابق
تھا۔ نوآبادیوں کا قیام عمل میں نہ آیا مگر میریس اپنے فرض سے سبک دوش
ہوگیا اور زمانہ مابعد میں ایک نازک مسئلہ یہ پیدا ہوگیا کہ آیا جب کہ جن شرائط
(قیام نوآبادی) پر حق شہریت عطا ہوا تھا جب ان کی تکمیل نہ ہوئی تو پھر یہ عطیہ
جائز ہے یا نہیں۔

(۸۱۵) قوانین مذکور کا بانی گالیس گراکس کے افعال کی متابعت
کرتا تھا مگر اس زبردست مصلح سے ہر بات میں کم تھا، تنگ خیال بھی تھا،

۱؎ مجھے اس بے انتہا کمی میں کچھ شک ہے مگر ماسین اور مارکورٹ اس کو بلا شک و شبہہ
تسلیم کرتے ہیں۔

قوانین کا بھی پابند نہ تھا اور اس کی نہایت بھونڈی نقل کرتا تھا قوانین اپولین میں سب سے دلچسپ قانون ڈوی میجسٹاٹ (عظمت سلطنت) ہے۔ سلطنت کی عظمت میں کسی شخص کی بد اطواری سے کمی (مینیوری) ہونا کوئی نیا خیال نہیں تھا۔ یہ نہیں معلوم کہ یہ خیال کب پیدا ہوا اور کس قدر اس کو ترقی ہوئی اور نہ اس کے معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ سنتوریوں کی عدالت میں جو مقدمات پرڈوو ایلیو[۱] (غداری) کے ہوتے تھے وہ انتہائی غداری کے لئے تھے جن کی سزا صرف موت تھی مگر معمولی مقدمات میں جن میں جرم اس قدر سنگین نہ ہوتا ملزم کا سزا پانا دشوار تھا رفتہ رفتہ غداری کے انسداد کے لئے جو سخت طریق عمل زمانۂ قدیم سے جاری تھا اب عملاً متروک ہوگیا اور اس قسم کے مقدمات کی مجلس قبائل میں تحقیقات ہونے لگی جہاں صرف سزائے جرمانہ ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد اس قسم کے مجرموں کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے خاص عدالتی کمیشن (کولسیٹیوئنس ایکسٹرا آرڈنیرے) مقرر ہونے لگے۔ اس سے مطلب یہ تھا کہ مجلس مذکور نے عارضی طور پر اپنے اختیارات کمیشن کو دیدیئے تھے اور جن الفاظ میں یہ اختیارات سپرد کیے جاتے تھے ان کی خاص اہمیت تھی اور ممکن ہے کہ بعض اوقات ایسے فقرات بھی استعمال کیئے جاتے ہوں جن کے کئی معنی نکل سکتے ہیں۔ جرائم کا تحقیق کے ساتھ تعین غالباً مدت دراز کے بعد ہوا ہوگا۔ کسی ملزم کے افعال وحرکات[۲] سے قوم رومن کی عظمت (میجٹاس) کے گھٹ جانے کا تصفیہ عدالت کے صواب دید پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ روما کے محاورات میں اس لفظ کی خاص اہمیت تھی خصوصاً ان صلحنا موں[۳] میں جو کم درجے کی حلیف بستیوں کے ساتھ کئے جاتے تھے جن کا یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ روما کی عظمت کا ہمیشہ پاس رکھیں اور ان کے اس طرز عمل کے جانچنے والے خود

۱؎ پرڈوو ایلیو کا قدیم طریقہ منسوخ نہیں کیا گیا۔ دیکھو میڈوگ کی وزفاسنگ انڈ ورواٹنگ دوم ۵-۲۷۴۔

۲؎ ٹیسی ٹس تاریخ اول ۷۲۔

۳؎ مارکوارٹ اسٹاٹس ورواٹنگ اول ۴۶۔

اہل روما تھے۔ بیرونی معاملات کی طرح اندرونی معاملات میں مقدمات پیش شدہ[1] کے فیصلوں سے جرائم کی صحیح تعریفیں وجود میں آنے لگیں یعنی جس طرح سے کہ صلحناموں کے حقوق کی رو سے رفتہ رفتہ حلفا پوری طور پر شہنشاہیت روما کے حلقہ بگوش ہوگئے اسی طرح منتشر فیصلوں سے غداری کا ایک جدید قانون بن گیا جس کے متعلق ایک حد تک یہ کوشش کی گئی تھی کہ جرائم خلاف سلطنت کی مختلف اقسام کا تعین کیا جائے اور سولا کے قوانین کی رو سے چند سال کے بعد یہ نتیجہ حاصل بھی ہوگیا۔ یہ امر قرین قیاس ہے کہ سیٹرننس کے افعال سے کسی نہ کسی طرح اس تحریک کو تقویت حاصل ہوئی مگر یہ مشکوک ہے کہ سنہ ۱۰۰ کے قوانین میں میجسٹاس کا کوئی مکمل قانون مع مستقل عدالت (کوئیسٹیو پرپیٹوا) شامل تھا یا نہیں۔ اگر مامسین[2] کی متابعت میں سسرو نے جس قانون "اپیولیا ڈی میجسٹاٹ" کا بیان کیا ہے اس کو ۱۰۳ ق م دسیٹرننس کی پہلی ٹریبونی) کے اس قانون کو جس کی رو سے کائی پیو کے جرائم کی تحقیقات کے لیے ایک خاص کمیشن مقرر ہوا تھا[3] ایک ہی خیال کریں تو ہمارا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ اس صورت میں ہم یہ تسلیم کرسکتے ہیں کہ اس قانون کی رو سے گو صرف ایک خاص عدالت ایک مخصوص مقدمے کی تحقیقات کے لیے قائم ہوئی مگر جرائم کے تعین میں اس سے کچھ نہ کچھ مدد ضرور ملی ہوگی۔ مگر سیٹرننس کا جو تعلق کائی پیو اور دوسرے شخصوں کے مقدمات سے بتایا گیا ہے اس کے متعلق جو شہادت ہے نہایت ناکافی اور مشتبہ ہے۔ برخلاف اس کے لینگ[5] کا خیال ہے کہ سیٹرننس کا اصلی[4] یہ مقصد تھا کہ اس سخت مخالفت کا انسداد کرے جو عوام پسند ٹریبونوں کے

---

[1] سسرو Part orat کے سوالات دیکھو ۱۰۴-۱۰۵۔
[2] مامسین تاریخ روما ترجمہ انگریزی سوم ۱۹۶۔
[3] اہنج بحر ۱۵۱-۱۴۹ اس قانون کو سنہ ۱۰۳ کا بتاتا ہے مگر اس کو علحدہ خیال کرتا ہے۔
[4] پیرو کانسل سے مراد ہے نہ کہ کو بیٹر سے جس کا ذکر آچکا ہے۔
[5] لینگ R A سوم ۸۱-۸۲۔

باب ۱۲

منصوبوں کی تکمیل میں سد راہ تھی۔ اس کو اس رکاوٹ کا تلخ تجربہ تھا اور پرانا طرز عمل اسکے دفع کرنے کے لیئے بیکار تھا۔ اور ہم کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اپیولین قانون میجسٹاس کا جہاں جہاں ذکر آیا ہے اس سے لینگ کی رائے کی تصدیق ہوتی ہے کہ سیٹرننس اس قانون کا بانی تھا جس کی رو سے یہ اقتدار مثل اپیی ٹنڈی کے ایک مستقل عدالت سے متعلق کر دیا گیا ہو

اتحاد کا خاتمہ

(۱۶ ۸) مختلف فیہ مسئلہ مذکور کی اصلیت کچھ ہی ہو مگر اس امر میں شک نہیں کہ سیٹرننس کے جملہ قوانین کا نفاذ دھاندھلی سے ہوا۔ دھاندھلی کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ اس سے رجعت پسندی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اہل سرمایہ کے طبقے میں جو بدامنی کو پسند نہیں کرتے یہ لوگ میریس کے خاص موئیدوں میں سے تھے گر عوام پسندوں کے سرگروہوں کی حرکات اور طرز عمل سے متنفر ہوتے جاتے تھے جس کی وجہ سے میریس بھی پریشان تھا۔ میریس اور اس کے جمہوریت پسند شرکا میں اب اختلاف شروع ہو گیا سیٹرننس اور گلاسیا اب اس کی پوری تائید پر بھروسہ نہ کر سکتے تھے اس لیئے ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ جب میریس سیاسیات سے کنارہ کش ہو جائے اور وہ حسب سابق بر سر خدمت ہو تو اس کی امداد سے مستغنی ہو جائینگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیٹرننس کا مقصد یہ تھا کہ تیسری مرتبہ ٹری بیون منتخب ہو اور گلاسیا کانسلی کا امیدوار تھا گو بوجہ پریٹر ہونے کے وہ اس خدمت کا قانوناً مستحق نہ تھا مگر ابتری کے زمانے میں قانونی باریکیوں کا کون خیال کرتا ہے جب کہ زبردستی اور دھاندھلی سے ہر ایک آرزو پوری ہو سکتی ہے اور عوام کے سرگروہ اس کے علاوہ کوئی طریقہ جانتے بھی نہ تھے۔ مگر زبردستی کرنے کے لیئے انکا دارومدار میریس کے سپاہیوں کا تھا اور میریس کے ان سے برگشتہ ہو جانے سے یہ تائید جاتی رہی تھی۔ برخلاف امرا زمانے کی اس گردش سے خوش ہو رہے تھے کیونکہ جمہوریت کا طوفان ان کے سروں سے گزر چکا تھا۔ انھیں معلوم ہو گیا کہ طبقہ "ایکوائٹ" ان لوگوں سے متنفر ہیں اور میریس بھی تذبذب کی حالت میں

لے سسرو ڈی آراٹورودوم ۱۰۷-۲۰۱ اور فقرہ ۸۱۸ مابعد

ہے۔ اسکارس اور دوسرے امرا کو معلوم ہو گیا کہ اب ان کے لئے موقع ہے۔ کانسلی کے انتخاب کی کارروائی جاری تھی اور یہ امید تھی کہ مقرر ایم انیوٹینس کو پہلی جگہ ملے گی مگر دوسری جگہ بمقابلہ گلاسیا کے سی میمیس کو ملے گی جو ایک سرگرم ٹری بیون تھا اور جس نے عوام پسندوں کی جانب سے جنگ جگرتھا کے شرمناک واقعات کو افشا کرنے میں شہرت حاصل کی تھی۔ مگر سیٹرنس نے اس کو پٹواکر مار ڈالا اور مجلس کا اجلاس بحالت ابتری بند ہو گیا مگر اب اہل روما سیٹرنس اور گلاسیا کی جمہوری حکومت سے گھبرا گئے تھے۔ ان کے دشمن ان پر علانیہ حملہ کرنے کی فکر کرنے لگے اور ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ اپنی امداد کے لئے بیرونجات سے بدمعاش بلوائیں۔ انھوں نے کیپی ٹول پر قبضہ کر لیا۔ سینٹ نے بلا مزید سکوت اپنے صدر اسکارس کی تحریک پر آخری حکم، حسب ضابطہ کانسلوں اور دیگر حکام کو سلطنت کو بچانے کے لئے دیدیا۔ یہ حکم دراصل میریس کے لئے تھا جس کے لئے اس مشکل سے نکلنا کسی صورت سے آسان نہ تھا۔ آخرکار اس نے تذبذب اور اکراہ کے ساتھ اپنے شرکا کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جتنے آدمی مل سکتے تھے بھرتی کر لئے اور ان کو اسلحہ دیئے۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت جو لوگ اس کے زیر کمان جمع ہوئے زیادہ تر دولت مند امیر اور ایکوائٹ مع اپنے متوسلین کے تھے جن میں غلام اور آزاد شدہ غلام شامل تھے۔ ۳۰ سال کے بعد سسرو کو جب ایک ایسے شخص کی طرف سے وکالت کرنی پڑی جس نے اس معاملے میں نمایاں شرکت کی تھی تو اس نے بھی بیان کیا کہ اس موقع پر روما کا ہر سربرآوردہ شخص کانسل کی تائید پر کھڑا ہو گیا تھا اور یہ ایک حد تک صحیح ہے۔ انقلاب پسندوں کے سرگروہ اپنی غلطیوں سے اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں پھنس گئے

میریس اپنے شرکا کو نیست و نابود کر دیتا ہے

ف۱ سسرو، پرو رابیریو ۲۰-۳۱-۳۱ میں وہ بیان کرتا ہے کہ ایک غلام کو سیٹرنس کو قتل کرنے کے صلے میں انعام دیا گیا۔ سیٹرنس کے متعلق بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے غلاموں کو مسلح کر دیا تھا۔ دیکھو بس میکسی مس ہشتم ۶-۲

باب ۲۱

تھے اور وہی کانسل جس سے امرا کو سخت بغض تھا شومی قسمت سے نہ صرف اپنی سیاسی شرکا کی بربادی کا باعث ہوا بلکہ خانہ جنگی اور خونریزی کا بھی ذمہ وار ہوا۔ لڑائی کے شروع ہونے کے بعد سٹیر نغس اور اس کے شرکا کیپی ٹول میں محصور ہوگئے اور پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے آخرکار انھوں نے ہتھیار ڈالدیئے۔ ان کے سرگروہوں کو امید تھی کہ میریس ان کو بچا لیگا اور بیان کیا جاتا ہے کہ سلطنت کی طرف سے اس نے ان کو جان بخشی کا اطمینان دلایا تھا۔ گرصورت حال ایسی تھی کہ میریس کا ایسا آدمی بھی بے قابو ہوگیا تھا کیونکہ امراد کو خوب معلوم تھا کہ ایسا عمدہ موقعہ ان کو پھر نہ ملے گا۔ متعدد روایتیں بیان کی جاتی ہیں گر جملہ راویوں کو اتفاق ہے کہ قیدی قتل کردیئے گئے مقتولین میں گلاسیا سٹیر نغس اور سا فینس رکو سیٹر بھی تھے جو اپنا اعزازی لباس پہنے ہوئے تھے۔ دوسرے مقتولین میں مصنوعی گراکس بھی تھا جس نے اسی روز خدمت ٹری بیونی کا جائزہ لیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قتل عام ۱۰ر دسمبر کو ہوا۔

جمہوریت کا انحطاط

(۱۷۸) روما نے منزل انقلاب میں اس طرح ایک اور قدم آگے بڑھایا۔ ٹائبیریس گراکس بحالت مجسٹریٹی ایک بلوے میں مارا گیا تھا۔ گائیس گراکس کے خدمت سے ہٹ جانے کے بعد سینٹ اسینات نے اسکی اور اس کے شرکا کی تباہی کے لیے اپنے ایک ہمخیال کانسل کے ذریعے سے کام نکالا تھا۔ گر اب خوش قسمتی سے ان کو ایک ایسا کانسل مل گیا تھا جو بہ حیثیت ایک جمہوریت پسند کے برسر اقتدار رہا تھا اور جس نے پریشاں کن حکام کو آسانی کے ساتھ قتل کردیا تھا اس کامیابی سے امید ہوسکتی تھی کہ وہ اپنے گم شدہ اقتدار کو بہ آسانی حاصل کر کے پھر روما کے اصل حکمراں ہوجائینگے۔ عوام پسندوں کی جماعت نے امرا کے مقابلے کے لیئے تین دفعہ زور لگایا تھا اور تیسری مرتبہ پھر ان کو ناکامی ہوئی اور ان کے سرغنہ قتل کردیئے گئے اور ان کا ہردلعزیز پیشوا میریس بھی دشمنوں سے مل گیا۔ گر میریس کی اس موقع کی حالت سے ہم صورت حالات کا صحیح اندازہ کرسکیں گے۔ کیونکہ اس کا وجود جمہوریت روما کے اصلاح پذیر ہونیکا بین اور بدیہی ثبوت تھا۔ عوام پسند جماعت کا وہ پیشوا نہیں ہوسکتا تھا جس سے

سرغنون سے اس نے سازش کی اور پھر انکو دھوکا دیا۔ امرار کا وہ سرغنہ ہو نہیں سکتا تھا
کیونکہ وہ اس سے بغض رکھتے تھے اور وہ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا
اس وقت تو وہ اس سے اپنا کام نکال کر اور سیاسی لحاظ سے اس کو بے دست و پا
کرکے خوش ہو رہے تھے۔ روما کے "نجات دہندہ" کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ کوئی
فریق اس پر اعتماد نہ کرتا تھا اور پھر اس پر طرّہ یہ تھا کہ اس کو انھیں لوگوں نے
دھوکا دیا اور بدنام کیا جن کی مخالفت کے باوجود اس نے کامیابی حاصل کی
تھی۔ سلطنت روما کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ جس زمانے سے اس کا کوئی مقابل نہ رہا
تھا اس کا شیرازہ ڈھیلا ہوتا جاتا تھا۔ سینیٹ (سینات) اور مجلس عامہ جب تک کہ انکی
باگ کسی زبردست سرگروہ کے ہاتھ میں نہ ہو بیکار تھیں اور زمانہ بھی ایسا تھا کہ
اس قسم کے لوگ پیدا نہ ہوتے تھے اور اگر ہوتے بھی تو بغیر سلسل برسر اقتدار
ہونے کے کچھ نہ کر سکتے تھے اور یہ تسلسل خلاف اصول جمہوریت تھا۔ اس موجودہ
نازک موقعے پر ایک زبردست سرغنہ کی ضرورت تھی۔ میریس نے جمہوریت کے
جملہ اصول کو بالائے طاق رکھ دیا تھا مگر اس میں سرغنہ ہونے کی صلاحیت نہ تھی
اور پھر مصیبت یہ تھی کہ اس کا وجود دوسرے کسی شخص کے حصول اقتدار میں
حائل تھا۔ سیاسی اعزاز کے علاوہ فوجی خدمات کے اعتراف کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔
روما کے سب سے بڑے شہری کا سیاسی لحاظ سے بالکل بے دست و پا ہونا موجب
فساد تھا۔ سلطنت کے فرسودہ نظام میں جان ڈالنے کی اشد ضرورت تھی اور
میریس کی موجودگی میں کسی دوسرے کی مجال نہ تھی کہ اس قدر اقتدار حاصل کرلے۔
صورت حال بالکل ناقابل برداشت ہوگئی تھی اور میریس کو اس کا کافی احساس
تھا۔ ان مشکلات کو رفع کرنے کے تین طریقے ہو سکتے تھے یعنی یا تو وہ کنارہ کش
ہو جائے اور اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ دے
یا کسی دوسری جنگ میں نام آوری حاصل کرکے دوبارہ اپنا اثر قائم کرے یا کسی
دوسرے شخص کے نام آوری حاصل کرنے سے اس کا اثر زائل ہو جائے۔ بیان
کیا جاتا ہے کہ اس نے صورت ثانی کے حصول کے لیے صورت اولیٰ کو اختیار
کیا مگر واقعہ یہ ہے کہ آخرکار تیسری صورت کارگر ثابت ہوئی اور اس سے سیاسی کشمکش

باب ۱۲

چند روز کے لئے رفع ہوگئی اور جمہوریت میں عارضی طور پر جان پڑ گئی۔ سیٹرنینس سے ثابت کر دیا تھا کہ عوام پسندوں کا سرغنہ جب تک کہ وہ برسر اقتدار ہے (یعنی سینات) کے خلاف منشا جو چاہے کر سکتا ہے۔ اوپٹی میٹ (سینات) نے اب یہ ثابت کر دیا تھا کہ سرابنوہوں کا آخری علاج یہ ہے کہ ان کو زبردستی کچل دیا جائے اور مرور زمانہ کی وجہ سے فوجی عناصر بھی اس زبردستی میں شامل ہو گئے۔ دونوں جماعتوں کے افعال سے اہل ملک اس امر سے آشنا ہوتے جاتے تھے کہ خاص افراد کو نظائر اور قوانین کی عدم پابندی کا اقتدار حاصل ہو سکتا ہے۔ ملکیت کا خیال نہ صرف لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو رہا تھا بلکہ جس طریقے سے یہ طریق حکومت وجود میں آنے والا تھا اس کا بھی اندازہ ہو سکتا تھا۔ بقول ”مسین“ ”تاج کے ساتھ ساتھ تلوار بھی نظر آنے لگی تھی“۔

رجعت پسندی

(۸) (۸) طبقۂ اپٹی میٹ (امرا) اس کامیابی کے حاصل کرنے کے بعد سیٹرنینس کے قوانین کی تنسیخ کی طرف متوجہ ہوئے جس کے لیے بہانے ڈھونڈھنا زیادہ دشوار نہ تھا کیونکہ قوانین مذکور کے نفاذ میں عملدرآمد اور شگونوں کا لحاظ نہ کیا گیا تھا مثلاً ایک قانون پر بجلی کے کڑکنے کے بعد رائیں لی گئی تھیں۔ سینیٹ (سینات) ان قوانین کو واجب التعمیل تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر پھر سینیٹ نے برخاست شدہ سپاہیوں کو جنھوں نے پریشان کر رکھا تھا بے نیل مرام رکھنا خلاف مصلحت خیال کیا کیونکہ اسی سال یا ۹۹ ق م کے اوایل میں جزیرۂ کرسیکا کے ساحل پر ایک نوآبادی قائم کی گئی اور میریس کے نام کے لحاظ سے اس کا نام ”میریانا“ رکھا گیا۔ یہ بھی ذکر آیا ہے اور غالباً اسی واقعے کے متعلق کہ مزارع کے چھوٹے ہونے کی شکایت پیدا ہونے پر اس نے نوآباد سپاہیوں کو لعنت ملامت کی فوجی نوآبادیوں میں یہ غالباً پہلی نوآبادی تھی اور اس قسم کی

سنہ سسرو ڈی لیجیس دوم ۱۴ کو
سنہ لینگ آراے بحوالہ پلینی سینیکا وغیرہ کو
سنہ دیلیس اول ۱۵-۵ کو

باب ۴۲

نوآبادیاں آئندہ بہت سی قائم ہوگئیں میٹلس کی واپسی کی بھی خواہش پیدا ہونے لگی تھی۔ مگر میریس اپنی کانسلی کے باقی ماندہ ایام (۱۰ دسمبر تا ختم سال) میں اس کی واپسی کا مخالف رہا اور سنہ ۹۹ میں ایک ٹری بیون مسمی پی فیوریس نے اسکی واپسی کے قانون کے نفاذ کو روک دیا جس کی وجہ سے میٹلس کو کچھ دن اور انتظار کرنا پڑا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ فیوریس بھی سٹیرننس کے خلاف رجعت پسندوں[1] کا شریک ہوگیا تھا کیونکہ وہی مقتول سرانیوں کی املاک کی ضبطی کا باعث ہوا۔ سیٹرننس کا مکان مسکونہ بھی منہدم کرا دیا گیا[2] مگر اس کے باقی ماندہ پیرووں پر کسی مظالم کے ہونے کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ اہل دولت کی مختلف جماعتیں جواب متحد ہوگئیں تھیں اور انکو اپنی قوت کا احساس بخلاف اس کے گراکی کے زوال کے بعد امرا کی قوت اس درجہ مستحکم نہیں تھی اور اسی وجہ سے انھوں نے اپنے مخالفین کا قتل عام کرا دیا تھا۔ عوام پسند مگر بالکل پامال نہیں ہوگئے تھے۔ اسکا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ٹری بیون سیکسٹس ٹی ٹیس نے چند اراضیات کی تقسیم کے لیئے باوجود دوسرے ٹری بیونوں کی مخالفت اور ایک عجیب الخلقت کے پیدا ہونے کے ایک قانون[3] منظور کرا دیا مگر یہ قانون بہت جلد کسی حیلۂ مذہبی سے منسوخ کر دیا گیا سنہ ۹۸ کے ٹری بیونوں کے برسر خدمت ہوتے ہی میٹلس کی واپسی کا قانون فوراً منظور ہوگیا اور یہ معزز تارک وطن بصد شان و شوکت اپنے وطن کو واپس آیا۔ انقلابی تحریک کے خلاف جو رجعت ہورہی تھی اس کی بہترین مثال ٹی ٹیس کا مقدمہ[4] ہے جو ایک باقاعدہ عدالت میں طبقۂ ایکوائٹ کی جوری کے ساتھ ہوا۔ الزام کا کہیں ذکر نہیں مگر غالباً جرم "میجسٹاس" ہی ہوگا۔ اہل جوری نے جس میں سب اہل سرمایہ شامل

---

[1] آروسس پنجم ۱۷، ۱۔ ۱۰۔ ڈائوں کیاسیس ۹۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سیٹرننس کا شریک تھا اور پھر علیحدہ ہوگیا تھا۔ (۲) ویلیرس میکسی مس ششم ۳۔ ۱۰۔

[3] سسرو De leg دوم ۱۴-۳۱ Obsequense deprodigs ۴۶ ٹی ٹیس کے لیئے دیکھو سسرو کی فہرست۔

[4] سسرو Rabir perd ۲۴-۵ de orats ۲-۴۸

تھے اس کو اس الزام میں کہ اس کے پاس سیٹرنیس کا ایک مجسمہ تھا مستلزم سزا قرار دیا۔ برخلاف اس کے جب ڈی کی آلنس نے فیورنیس پر مجلس قبائل میں مقدمہ چلایا[51] تو عوام میں سخت اشتعال پھیل گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے فیوریس کو مار ڈالا اور الزام دہندہ کو اس کے بعد سیٹرنیس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے جرم میں سزا دیگئی۔ ان معاملات سے جن کی تفصیل ہم تک نہیں پہنچی معلوم ہوتا ہے کہ ان وجوہ سے سیاسیات روما میں ابتری پھیلی ہوئی تھی ایم ایکویلیس پر سسلی میں استحصال بالجبر کے مرتکب ہونے پر مقدمہ چلایا گیا تھا جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ایل سی نیس لیوکلس کا بھی یہی حشر ہوا تھا۔ مقدمہ آخرالذکر سے اسی قسم کے متعدد مقدمے پیدا ہوئے جن کا اثر کئی پشتوں تک باقی رہتا تھا۔ روما کے طبقہ اعلیٰ کی زندگی کا یہ ایک خاص رخ ہے اور اسی وجہ سے روما کی عدالتوں میں جانب داری بڑھتی جاتی تھی۔

عوام پسند تحریکوں پر قیود

(۹۱) جس طرح کہ سر انبوہ ٹری بیونوں کی خواہش یہ تھی کہ قوانین کے فوری نفاذ میں جو قیود ضابطے کے حائل تھے ان کو کسی صورت سے دفع کیا جائے اسی طرح اب استبداد پسند امرا کا مطمح نظر یہ ہوگیا کہ ان قیود کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کی جائے بسنہ[98] کے دونوں کانسلوں کیوکالی کبلیس میٹیلس نیپوس اور ٹی ڈیڈیس نے ایک قانون[53] (کالی کیلیا ڈیڈیا) نافذ کرایا جس کی رو سے مجالس عامہ کی کارروائی کے متعلق جو پرانے قاعدے تھے ان کی تجدید کی گئی۔ ایک ہی قانون میں غیر متعلق[54] دفعات کا شامل کرنا عرصے سے ممنوع تھا اور کسی مجلس میں کسی معاملے کے پیش کیے جانے کے لیے ۲۴ روز[55] کی قبل اطلاع وہی قانون سے

---

[51] سسرو Pro Ral ۲۴ ویلیریس میکسی مس ہشتم ۱-۲۰ ایپین ۱-۳۳- ڈیکی آلنس بھاگ کر مشرق کی طرف چلا گیا اور متھریڈٹس کا شریک ہوگیا۔

[52] پلوٹارک لیوکلس ۱-

[53] سسرو، ڈی ڈوموم ۱۶، ۴۱، ۵۳ وغیرہ۔ قرارات مذکور کا اصل منشا یہ تھا کہ عوام دھوکے میں نہ آئیں اور ایسے امور کے لیے رائے نہ دیدیں جنکو وہ پسند نہ کرتے تھے۔

[54] ماسین، اسٹاٹس ریخٹ سوم ۳۳۶-۳۷۰-

[55] امیلین، رومن کرونولاجی جین ۲۴۳-

لازمی تھی۔ جدید قانون کی رو سے اول الذکر طریقۂ عمل خلاف قانون قرار دیا گیا اور آخر الذکر لازمی قرار دیا گیا۔ قانون مذکور اور شگونوں کی پابندی کے متعلق جو قواعد موجود تھے ان کی وجہ سے سینٹ (سینات) کو موقع مل گیا کہ جو قانون ان کی خلاف مرضی نافذ ہو اس کو قابل اعتراض قرار دے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مجلس عامہ کی عامیانہ کارروائی پر جس قدر قیود عائد ہوتی جاتی تھیں ان کا نتیجہ بھی ہو سکتا تھا کہ جن امور میں فوری کارروائی کی ضرورت تھی وہ سینٹ (سینات) سے متعلق ہو جائیں۔ اس اقتدار کو سینٹ (سینات) نے اپنے غلبے کے زمانے میں آزادی سے استعمال کیا تھا اور اس کی یہ خواہش تھی کہ اس اقتدار کو دوبارہ حاصل کرے۔ اس قانون کے نفاذ سے صاف ظاہر ہے کہ گذشتہ چند سالوں کی انقلابی تحریک کے خلاف رجعت پسندی نے کس قدر قوت حاصل کر لی تھی۔ کم از کم کچھ عرصے کے لیئے دولت مند اشخاص اپنی مرضی کے مطابق جو چاہتے کر سکتے تھے۔ اراضی اور غلاموں کے مالکوں کو کسی قسم کا فوری خطرہ نہ تھا اور طبقۂ ایکوائٹ کے ساہوکار بھی جن کے قابو میں عدالت ہائے جوری تھیں بلا کسی مداخلت کے صوبجات کی رعایا کو لوٹ سکتے تھے۔ لیکن ایسا طرز حکومت جو انصاف اور یکسانگی پر مبنی ہو اس کی راہ میں مشکلات عظیم حسب سابق موجود تھیں کیونکہ ایک شہری سلطنت کا نظام دستوری ایک وسیع شہنشاہی کے انتظامات کے لیئے ناکافی تھا۔ زمانۂ زیر تذکرہ میں سینٹ (سینات) اور طبقۂ ایکوائٹ کے درمیان میں موافقت تھی مگر ان میں اُن بَن پیدا ہو جانا بھی مشکل نہ تھا اور ان کی نزاعات کی تجدید سے اصول جمہوریت پر سلطنت کی اصلاح ناممکن ہو جاتی۔ اطالوی حلفا میں بھی بےچینی پھیل رہی تھی، اس کی شدت کا بھی کسی کو احساس نہ تھا اور مشرق میں بھی جیسا سی تلاطم پیدا ہو رہا تھا اس کے خطرے کا اندازہ کرنا بھی غالباً بوجہ عدم اطلاع دشوار تھا۔

میریس کی جلاوطنی　۱۰۲ق م جب میٹی لس نیومیڈکس کی واپسی یقینی ہو گئی تو میریس اس کے آنے سے قبل ہی بوجہ تلخ کامی اور بدنامی روما سے روانہ ہو گیا۔ مسلسل کانسلی کا

نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ۹۷ء میں بھی وہ کانسل ہو مگر چونکہ اس کو ناکامیابی کا خوف تھا اس لیئے امیدواری سے دست بردار ہونے کا اس نے کوئی بہانہ ڈھونڈھ لیا۔ روما سے روانہ ہونے کے متعلق اس نے یہ عذر پیش کیا کہ اس نے ماد رعظمیٰ[1] کی قربانی کرنے کی نیت کی تھی جس کے لیئے گلاٹیا اور کیپاڈوشیا جانا ضروری تھا پلوٹارک[2] نے ایک روایت بیان کی ہے جس سے اس کا منشا کچھ دوسرا ہی معلوم ہوتا ہے یعنی اپنی سابقہ عظمت دوبارہ حاصل کرنے کے لیئے پھر کسی جنگ میں نام پیدا کرنا اس کے لیئے ضروری تھا کیونکہ سیاسی زندگی میں تفوق حاصل کرنے کی اس میں قابلیت نہ تھی۔ نیومیڈیا کی فتح کے جشن کے وقت رسوم کے ختم ہوتے ہی لباس فاتحانہ زیب بدن کیئے ہوئے وہ سیدھا سنیٹ (سینات) کے جلسے میں چلا گیا جو روما کے رسم ورواج کے بالکل خلاف تھا۔ شمال کے وحشی لوا ب مرکھپ گئے تھے اس لیئے میریس سے بدتمیز شخص کا وجود ایسے لوگوں کے لیئے جو تہذیب میں اس سے بہتر تھے باعث تنفر تھا خصوصاً اس وجہ سے کہ اس کی اب کوئی ضرورت نہ تھی۔ میریس بدتمیز اور گنوار تھا گو چالبازی بھی تھا لیکن اگر کھرے پن کے ساتھ اس میں جو دستی بھی ہوتی تو اسے خاطرخواہ کامیابی ہوتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ مشرق میں ہنگامہ پیدا کرا دے اور خصوصاً متھریڈیٹیس کو اعلان جنگ پر برانگیختہ کرے۔ تاکہ اسکو پھر سپہ سالار ہونے کا موقعہ مل سکے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ شاہ پانٹس سے ملاقات کے لیئے گیا اور اس کا تزک واحتشام سے استقبال کیا گیا مگر باوجود اس مہمان نوازی کے اس نے سیدھے منہ سے بات بھی نہ کی بلکہ نہایت درشتی کے ساتھ بادشاہ[3] سے کہا کہ یا تو رومنوں سے لڑ کر انکو مغلوب کردیا خاموش

---

[1] دیکھو فقرہ ہائے ۳۰۰-۴۰۶ مترجم۔

[2] پلوٹارک میریس ۳۱۔ یہ قصہ غالباً سولا کی سوانح عمری سے نقل کیا گیا ہے۔

[3] کمین Buudesgenossen Kreig صفحہ ۲۴۴ بیان کرتا ہے کہ اس تنبیہ سے مطلب یہ تھا کہ متھریڈیٹیس اپنے منصوبوں سے باز آئے نہ یہ کہ وہ مشتعل ہو۔

سے ان کے احکام کی بجا آوری اس اشتعال کو متھریڈیٹس نے تنبیہ خیال کیا۔ اس عجیب و غریب قصے کو ہم ایک یونانی مؤلف کی تنہا شہادت پر یقین نہیں کر سکتے جس نے میریس کے متعلق واقعات ایسے مصنفین سے اخذ کیے جو میریس کے مخالف تھے۔ لیکن اگر میریس کا روما سے مشرق کو چلا جانا کوئی معنی رکھتا تھا تو سولا کے افعال کا کوئی ذکر نہ آنا اور بھی تعجب خیز ہے۔ جن لوگوں نے سیٹرنینس کے انسداد میں شرکت کی تھی ان کی ناموں کی فہرست سسرو نے دی ہے۔ اس میں بھی سولا کا ذکر نہیں۔ ممکن ہے کہ سسرو نے اپنے موکل رابی رئیس کی شرکت کو صحیح قرار دینے میں سولا کی شرکت کا حوالہ دینا خلاف مصلحت خیال کیا یا میریس کا ساتھ دینا نہ پسند کر کے سولا الگ تھلک رہا ہو یا وہ کسی دوسرے مقام پر مصروف رہا اور اس طرح کیپی ٹول کے حملے میں شریک نہ ہوا ہو۔ مگر اس بارے میں ہمیں کسی امر کا علم نہیں۔ سنہ ۱۰۰ میں اس کا سن ۳۸ سال کا تھا اور حال کی جنگوں میں اس نے خاص شہرت حاصل کر لی تھی۔ مگر سنہ ۹۵ تک اس کا کہیں ذکر نہیں آتا جب کہ وہ خدمت پریٹر کا دعویدار ہوا مگر ناکام رہا۔ سنہ ۹۳ میں وہ پریٹر پیریگرنس مقرر ہوا اگر یہ یقین کر لینا کہ یہ اولوالعزم اور بہادر آدمی چھ سال تک آوارگی اور عیاشی میں مصروف رہا ذرا دشوار ہے۔ البتہ ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ پس پردہ وہ بہت کچھ کرتا رہا یعنی تجربہ حاصل کرنا لوگوں سے ربط ضبط پیدا کرنا اور سیاسی معاملات میں مہارت پیدا کرنا ان امور میں مصروف رہ کر وہ موقع کا منتظر رہا۔

قانون لیکینیا میُوکیا

(۸۲۱) سنہ ۹۵ میں ایک قانون نافذ ہوا جو بالآخر جمہوریت روما کی تاریخ کے سب سے پرخطر واقعہ یعنی حلفا کی بغاوت کی تعجیل کا باعث ہوا۔ سال مذکور میں کانسل دو ممتاز شخص تھے یعنی ایل لیکینیس کراسس جو ایک مشہور مقرر تھا اور کیو میوکیس اسکیوولا جو کچھ روز کے بعد سردار پجاری ہو گیا اور جو بہ حیثیت مقنن کے اپنے ہم نام اور عزیز اسکیوولا پر بھی فوقیت رکھتا تھا جو کراسس کا خسر تھا۔ مجالس روما میں لاطینوں اور دیگر حلفا کی دخل دہانی سے جو زحمت ہوتی تھی اس کا اب احساس ہونے لگا تھا معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہر مردم شماری میں کچھ لوگ کسی نہ کسی

باب ۲۱

رومن قبیلے کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرا کے روما کے شہریوں میں شامل ہوجایا کرتے تھے۔ اس تدبیر کے باور نہ ہونے کے لیئے زمانۂ ماقبل میں جو کوششیں کی گئی تھیں مفید ثابت نہیں ہوئی تھیں اور یہ اکثر ہوا کرتا ہے جبکہ سخت قواعد کی پابندی کیلیئے ان کی خلاف ورزی کی مسلسل نگرانی کی ضرورت ہو۔ مگر غیر شہری رائے دہندگان کے خلاف قاعدہ حق شہریت حاصل کر لینے سے بھی زیادہ پریشان کن ایک امر اور بھی تھا یعنی غیر ساکن بیرونی اشخاص کا وجود جو روما کی مجالس کے شور وشغب میں بہت کچھ شرکت کیا کرتا تھا۔ ان خرابیوں کو رفع کرنے کے لیئے کانسلوں نے۔ شہریوں کی پابندی کے لیئے ایک قانون نافذ کرایا جو "ڈی سویس ریگنڈس" کے نام سے موسوم ہے روما کے قانون کے بنیادی اصول میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کوئی شخص وقت واحد میں دو یا دو سے زیادہ بستیوں کا شہری نہیں ہوسکتا۔ افسوس ہے کہ اس جدید قانون کے منشا کا ہمیں تفصیلی حال معلوم نہیں کیونکہ یہ امر قرین قیاس نہیں کہ یہ بیرونی اشخاص مقیم روما کے لیئے حکم اخراج تھا۔ اولاً جن لوگون کے نام شہریوں کے رجسٹر میں درج تھے۔ اس کے ذمہ دار ۹۷ سنہ کے سنسر تھے اور جب تک کہ کوئی عدالت مشتبہ مقدمات کی تحقیقات کے لیئے قائم نہ ہو ان اشخاص کا نام شہریوں کے رجسٹر میں کم از کم آئندہ مردم شماری تک رہتا۔ سنسر کے رجسٹر میں نام درج ہوجانے سے کوئی قانونی حق پیدا نہیں ہوتا تھا بلکہ اسکا مطلب صرف یہ تھا کہ شخص مذکور اپنے کو شہری بیان کرتا تھا اور اس کے دعوے کو اس وقت تسلیم کرلیا تھا یا کم از کم اس پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ کوئی شخص جس کے حق شہریت میں کوئی شبہ نہو مردم شماری کے زمانے میں کہیں باہر چلا گیا ہو اور اس کا نام درج نہو سکے اسکے علاوہ مردم شماری اگر برابر بھی ہوتی تو پانچ سال کے بعد ہوا کرتی تھی۔ یہ ممکن نہ تھا کہ اگر بالفرض کوئی شخص باہر چلا جاتا اور کچھ روز کے بعد واپس آتا تو آئندہ مردم شماری تک وہ حق شہریت سے مستفید نہ ہوسکتا۔ اور یہ بھی ممکن تھا کہ سنسر بغیر اپنے فرائض کو انجام دینے کے اپنے عہدے سے سبکدوش ہوجاتے جیسے کہ عہد مابعد میں کئی مرتبہ خصوصاً ۸۹ سنہ میں ہوا۔ یہ امر واضح نہیں کہ سنسروں کے رجسٹر اور مجالس میں رائے دینے کے حق میں کوئی تعلق تھا یا نہیں مگر رجسٹر میں نام کا درج ہوجانا کم از کم

باب

شہری ہونے کا ظاہری ثبوت خیال کیا جاتا تھا۔ اس بارے میں ہماری معلومات نہایت محدود ہیں مگر اس امر کا التزام کہ سوائے حقیقی شہریوں کے کوئی شخص مجالس میں رائے نہ دے بلاشبہ دشوار ہوگا۔

(۸۲۲) سسرو کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ خلاف قانون حق شہریت حاصل کرنے کے مقدمات کی تحقیقات کے لیے ایک خاص کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس کمیشن کے اختیارات کیا تھے اور کس طور پر استعمال کیے گئے۔ ایک مورخ (اسکولیاسٹ) یہ بیان کرتا ہے کہ اس کو اختیار تھا کہ لاطینیوں اور دیگر حلفا کو حکم تھا کہ روما سے چلے جائیں۔ ایسکونیس کا بیان ہے کہ قانون مذکور کا منشا یہ تھا کہ ہر شخص کو اس کے اصلی وطن کے حقوق دیئے جائیں۔ اسکولیاسٹ کا منشا ان اشخاص کے اخراج سے ہے اور ہمارا بھی خیال ہے کہ کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ ایسکونیس کے بیان کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مجبور کیے گئے تھے کہ شہریت روما سے جس کا انھیں کوئی حق نہ تھا علانیہ دست بردار ہو جائیں۔ بعض اوقات اس قید کا نتیجہ یہ ضرور ہوتا ہوگا کہ کوئی شخص اپنے شہر کے واپس ہونے پر مجبور ہو۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ روما میں وہی بیرونی اشخاص رہنے پائیں جو اطالوی حلفا میں سے نہ تھے۔ یہ بیان حد درجہ مبالغہ آمیز ہے اور سسرو[1] نے جس فقرے میں اس قانون پر نکتہ چینی کی ہے اس کا منشا بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔ ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جن حلفا کا نام شہریوں کے رجسٹر میں خلاف قانون درج ہو گیا تھا وہ حق شہریت سے محروم کر دیئے گئے مگر روما سے اخراج چند ہی اشخاص کا ہوا اور جو لوگ زیادہ تعداد میں نکالے گئے غالباً غیر شہری بدمعاش تھے جو فساد برپا کرنے کے لیے لائے گئے تھے اور جن کو روما کی مفت خوری چھوڑ کر اپنے وطنوں کو واپس جانا شاق گزرتا تھا۔ یہ امر بھی بالکل واضح ہے کہ جن لوگوں نے قوانین کے منشا کے مطابق حق شہریت حاصل کر لیا تھا وہ اس قانون سے متاثر نہ ہوئے۔ اب صرف

اطالیہ میں ناراضی

اس امر کا بیان کرنا باقی ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے تمام سرزمین اطالیہ میں ناراضی کیوں پھیل گئی۔ سابق میں بیرونی اشخاص کے خلاف جو قوانین نافذ ہوئے تھے ان سے

[1] ڈی آفیسیو سوم ۴۷

یہ قانون مقابلۃً نرم تھا پھر کیوں[۱] طالوی بستیوں کے سربرآوردہ اشخاص روما سے اس قدر برافروختہ ہو گئے کہ یہی قانون اطالیہ کی بغاوت عظیم کا اصلی سبب ہو گیا" اور سسرو[۲] یہ کیوں کہتا ہے کہ گو کراسس اور اسکیوولا اپنے زمانے کے کاسکوں میں بہت صاحب فراست تھے مگر عموماً تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان کے قانون سے نہ صرف سلطنت کو کوئی فائدہ ہوا بلکہ نقصان عظیم ہوا۔ ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ بدمعاشوں کا اپنے وطنوں کو واپس چلا جانا جن میں روما کے قیام سے کوئی اصلاح نہ ہوئی تھی ان بستیوں میں قناعت اور روما کے ساتھ وفاداری کے پیدا ہونے کا باعث نہ ہو سکتا تھا۔ مقامی حکام بھی اپنی بستیوں کے رجسٹروں میں ایسے لوگوں کا نام شریک کرنا زیادہ پسند نہ کرتے ہونگے جو حق شہریت روما سے چشم زدن میں محروم کر دیئے گئے تھے۔ ان کے دلوں میں یہ خیال ضرور گزرتا ہوگا کہ کل ہی تو یہ لوگ ایسے تھے کہ ان کی پیروی کرنا باعث فخر تھا کیونکہ یہ اطالیہ کی آزادی کے پیش خیمہ تھے اور اس واجبی تحریک کے سرگروہ جس کے بارور ہونے کی امید تھی فلاکس اور گالیس دولا نے انکو آزاد کرا دینے کا قطعی وعدہ کیا تھا۔ حلفا ان کی ناکامی پر بھی صابر رہے۔ مگر حال کی جنگوں میں نہ صرف ان کی افواج روما کے لئے نہایت ضروری ہو گئی تھیں بلکہ خطرے کے وقت میں انھیں پر دارومدار تھا۔ ان کے شہروں کے بعض باشندے روما کے شہری بنتے جاتے تھے۔ کچھ دوسرے روما کے انبوہ پر دباؤ ڈالکر روما کے اہل سیاست کی امداد سے فراخ دلی کے طرز عمل کی بنیاد ڈال رہے تھے۔ مگر اب یکایک ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ وہ خوب سمجھتے تھے کہ ان کی امن پسندی سے نفع اٹھا کر روما کے امراء اور خود غرض خلقت نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ کانسلوں کے ارادے اگر اچھے بھی تھے[۳] تو اس سے حلفا کو کوئی سروکار نہ تھا اور ان میں یہ خیال

---

[۱] ایسکیونیس۔

[۲] پرو کارنیلیو۔

[۳] ان اعتدال پسند اور فریس لوگوں کے اصلی منشا کے متعلق دیکھو ولکنس کا دیباچہ ڈی آراٹور صفحہ ۱۱۔

بالعموم پھیل گیا کہ روما کا طرز عمل بغیر جنگ کے بدل نہیں سکتا ہو

(۸ ۲ ۳) سنین زیر تذکرہ کے متفرق واقعات سے ظاہر ہے کہ سیٹرنئس کے زوال سے امراء و اہل دولت کو امن و امان مل گیا تھا مگر اس سے روما کی تمدنی حالت میں کوئی اصلاح نہ ہوئی۔ عیش پرستی ترقی پر تھی اور پرخوری بھی اور ان کے لئے جن اشیاء کی ضرورت تھی ان کی قیمتیں روز بروز بڑھتی جاتی تھیں[۱] اہل روما میں اپنے آبا و اجداد کی محنت و جفاکشی باقی نہ رہی تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ لوگ ایسے فرائض کی انجام دہی سے پہلو تہی کرتے تھے جن سے کوئی مالی نفع نہو اور محنت کی ضرورت ہو۔ اسی زمانے کا ایک واقعہ ہے کہ خاندان سپیو کے ایک فرد نے ہسپانیہ کے ایک صوبے کی صوبہ داری سے انکار کر دیا جو اس کے تفویض کیا گیا تھا[۲] سینیٹ (سینات) نے اس کے اس فعل کو قابل تعزیر قرار دیا جو بالکل آسان تھا مگر غالباً جن لوگوں نے یہ رائے دی ان میں بہت کم ایسے تھے جو خود ایک افلاس زدہ صوبے میں خدمات کا انجام دینا پسند کرتے ہونگے[۳] سینیٹ (سینات) نے ۹۷ ق م میں انسانی قربانیاں قانوناً ممنوع کر دیں مگر اس سے انکی نکوکاری کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس قانون کا مدعا غالباً یہ ہوگا کہ چند روشن خیال اور اصلاح پسند لوگوں کو خوش کر دیا جائے۔ مگر اس قانون کے نفاذ سے اوہام پرستی کا سدباب نہیں ہوا اگرچہ ایک زمانۂ دراز تک تفاول کے لئے انسانی قربانیاں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں۔ ایک ٹری بیون مسمی ڈورونئیس نے ایک قانون کو منسوخ کر دیا جو خانگی اخراجات کی تخفیف کے متعلق تھا۔ ۹۷ ء میں سنسروں نے اس کا نام اراکین سینیٹ (سینات) کی فہرست سے خارج کر دیا جس سے ناراض ہوکر اس نے ایک سنسر یعنی مقرر انیٹونیس پر ایمبی ٹس[۴] کا الزام لگایا۔ یہ معلوم نہیں کہ مقدمہ کس عدالت میں پیش ہوا مگر اس سے مقصود صرف فریق ثانی کو پریشان کرنا تھا جیسا کہ روما میں اکثر ہوا کرتا تھا ۹۵ء میں ایک مشہور سیاسی مقدمہ ہوا۔ اہل دولت (اکوٹی میٹ) نے کنٹاربالس کو نقصان پہنچانا چاہا۔

[۱] ڈائوڈورس ۳۷-۳۔
[۲] ویلیریس میکسی مس ششم ۳-۳۔
[۳] پلینی نیچرل ہسٹری ۳۰-۱۲۔
[۴] حصول عہدہ کے لئے رشوت یا دیگر خلاف قانون ذرائع کا استعمال کرنا (مترجم)

جس سے نو سال قبل ان کے دوست کائی پیو کو تباہ کر دیا تھا۔ نار بانس سیٹرنس کے معاونین میں سے تھا جس کے قانون میجسٹاس (غداری) کی رو سے جو کائی پیو کے مقدمہ کے چند سال بعد نافذ ہوا تھا وہ بے ضابطگیاں اور خلاف ورزیاں قابل سزا قرار دی گئی تھیں جن کا اب نار بانس پر الزام لگایا گیا تھا۔ نار بانس پر جرم کا ثابت ہو جانے کا مظنہ غالب تھا کیونکہ طبقۂ ایکوائٹ کا امراء سے ساز و باز باقی تھا، خود پیرانہ سال اسکارس نے اس کے خلاف شہادت دی تھی اور کراسس نے بھی اثبات جرم میں شرکت کی تھی یعنی کائی پیو کی صفائی پیش کر کے اس نے نار بانس کو اس کی تباہی کا باعث قرار دیا۔ مگر نار بانس بری ہو گیا جس کا باعث صرف یہی نہ تھا کہ انٹونیس نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ اس کی بے گناہی کو ثابت کیا۔ بلکہ یہ بھی ایک سبب ہو سکتا ہے کہ کائی پیو نے کوشش کی تھی کہ عدالتوں کو طبقہ ایکوائٹ کے قابو سے نکال لے اور ایسے شخص کی امداد وہ کبھی نہ کر سکتے تھے جو ان کے طبقہ کا دشمن تھا۔ اس واقعے سے ظاہر ہے کہ روما کی جوریوں کی کیا حالت تھی۔ وہ یہ نہیں دیکھتے تھے کہ جرم ثابت ہوا یا نہیں ہوا۔ قانون فوجداری کا یہ ابتدائی زمانہ تھا اور مجلس عامہ میں جو مقدمات ہوتے تھے ان کی روایتیں ابھی تک باقی تھیں اور غیر متعلق امور کو علیحدہ رکھنا دشوار تھا سزا اور برات کا دار و مدار دراصل اس سوال پر تھا کہ "اس شخص کو سزا دینا مناسب ہے یا نہیں؟" یہ مقدمہ غالباً سال مذکور کے اوائل میں ہوا ہوگا کیونکہ اس کے بعد ہی کانسل کراسس اپنے صوبۂ شمالی اطالیہ کو روانہ ہو گیا اور کوہ آلپس کسی خستہ حال قبیلے کو پریشان کر کے جلوس فتح کا خواہاں ہوا۔ اس زمانے کے اچھے امراء کی بھی یہ حالت تھی سینیٹ (سینات) نے اس کی درخواست منظور کر لی مگر اس کے ہم عہدہ اسکیوولا نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور اس طرح اس شرمناک واقعے کو وجود میں نہ آنے دیا۔[1]

(۸۲۴) اسی زمانے میں ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس کو تاریخ روما میں سب سے شرمناک کہہ سکتے ہیں پی اوٹی لیس روفس ایک امیر تھا جس کی خدمات

[1] ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے تک قانون میجسٹاس ایک سیاسی آلہ ہو گیا۔

اور اعلیٰ خصائل طبقۂ امراء کے لیئے باعث فخر تھے۔ یہ طبقہ اب رو بہ انحطاط تھا اور اسلیئے
اس کی یہ کوشش تھی کہ اپنے طبقے کے چند بہترین ارکان کی خوبیوں کو اس قدر چمکائے
کہ غیر معزز افراد بھی اس سے نفع اٹھا سکیں۔ اس لیئے طبقۂ امراء کے مورخین اپنے
رقیب ایکوائٹ کے عیوب کو دکھانے کے لیئے اس طبقے کی چوری کے شرمناک
فعل کو نہایت مبالغے کے ساتھ بیان کرتے ہیں جس نے بے گناہ روفس کو ملزم قرار دیا
اور زمانۂ ما بعد کے مورخین نے بھی اُن کے سُر میں سُر ملایا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ سسرو
نے اپنی قلم کا پورا زور لگا کر روفس کے سر پر تاج شہادت رکھدیا ہے جس کی وجہ یہ
ہے کہ چونکہ روفس بھی اپنے اعلےٰ خصائل اور اپنے ہمسایوں سے افضل و اعلیٰ ہونے
کی وجہ سے جلا وطن کر دیا گیا تھا اس لیئے وہ اس کو اپنا ہمسر خیال کرتا ہے۔ انھیں
وجوہ کے سبب سے اس قصے کے متعلق متعدد روایتیں ہیں جن میں بہت کم اختلاف
ہے اور سنیکا اور دیگر مصنفین نے اس کا اکثر ذکر کیا ہے مگر نہ تو اس شخص کی عظمت
اور بے گناہی میں شک کرنے کی کوئی وجہ ہے اور نہ روما کے ساہوکاروں کی بداعمالیوں
پر پردہ ڈالنے کی۔

روٹی لیس کا مقدمہ

(۸۲۵) پی روٹی لیس روفس سپاہی بھی تھا، وکیل بھی اور محب وطن بھی مقرر
بھی تھا مگر اس کی تقریریں خشک ہوا کرتی تھیں۔ فلسفۂ رواقیین کا اس پر گہرا اثر تھا اور اسی
کے اصول پر وہ عمل پیرا تھا۔ صفحات ماسبق میں اس کا اکثر ذکر آچکا ہے، اس کی تعریف
و توصیف میں صرف اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ اس نے میریس کی عیارانہ چالبازیوں
اور اولوالعزمیوں کی مخالفت کی تھی۔ پونٹف اسکیوولا کا وہ گہرا دوست تھا جو خود
بھی فلسفۂ رواقیین کا پیرو تھا۔ اس فلسفے کی طرف روما کے وکلاء کا خاص رجحان تھا خدمت
پرٹیری کے اختتام پر اسکیوولا جب صوبۂ ایشیا پر بحیثیت پروکانسل حکومت کرنے
کے لیئے گیا تو اس نے روٹی لیس کو بھی اپنے ساتھ بطور لیگیٹ (نائب) کے لے لیا۔
اسکیوولا نو مہینے کے بعد روما واپس چلا آیا اور اپنے جانشین کے ورود تک روٹی لیس
کو اپنا قائم مقام کر دیا۔ ان دونوں نیک نفس شخصوں نے صوبے کی حکومت میں عظیم الشان
اصلاحیں کر کے اس کی موجودہ خراب حالت کو بہتر کر دیا جیسا کہ اصولاً ہونا چاہیئے
تھا جو محاصل وصول کرنے والوں (پبلیکانی) مہاجنوں (نیگوشیوٹوری) اور دوسرے

ساہوکاروں کو سخت شاق گزرا جن کے گماشتے تمام صوبے میں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دونوں نہ صرف رشوتوں اور تحفوں سے متنفر تھے اور روما کی رعایا کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرتے تھے ان کے اس فعل پر ساہوکار لوگ اعتراض نہ کر سکتے تھے کیونکہ اس میں ان کا ذاتی نقصان تھا مگر جب عدالتوں میں جو ان کی زیر نگرانی تھیں روما کی تجارتی کمپنیوں کے گماشتوں اور محکوم رعایا کے درمیان کوئی امتیاز باقی نہ رکھا گیا تو ساہوکاروں کے کان کھڑے ہوگئے۔ روما میں بہت جلد یہ خبریں پہنچنے لگیں کہ سلطنت روما کے زرخیز ترین صوبے میں حقیقی محاصل سے ایک حبہ زیادہ کرنا ناممکن ہوگیا تھا اور اگر فریب یا جبر و تشدد عمل میں لایا جائے تو بجائے اس کے کہ حکام کی طرف سے چشم پوشی کی جائے یا امداد دی جائے فوری سزا دی جاتی تھی اور کسی اثر یا رشوت سے وہ اپنے فرائض کی انجام دہی سے باز نہیں آتے تھے لوگوں نے غالباً ان کمپنیوں کے اس خیال سے حصے خریدے ہونگے کہ اجارے کی میعاد میں حالت سابقہ قائم رہے گی۔ مگر ان دونوں رواقیین وکلا نے سب معاملہ درہم و برہم کر دیا اور ان کے اس فعل سے منافع میں کمی ہونے کا اندیشہ ہوگیا کمپنیوں کے حصہ دار اسکیوولا[1] کو برا بھلا کہنے لگے۔ مگر اس سے بدلہ لینا ناممکن تھا کیونکہ بہ حیثیت پونٹف وہ اس کا بال بیکا نہ کر سکتے تھے۔ اس لیئے ساہوکاروں نے قصد کر لیا کہ جب موقعہ ملے روٹی لیس سے بدلہ لیں کوئی چھ سال بعد یعنی ۹۳ یا ۹۲ میں ان کو یہ موقعہ ملا جب کہ بیرونجات میں امن و امان تھا۔ روٹی لیس پر گلاسیا کے قانون شرو بیلیا کی رو سے پریپٹنڈرے کا الزام لگایا گیا۔ روما میں رواج تھا کہ ملزمین عدالت میں ماتمی لباس پہنکر اور بغیر نہائے دھوئے میلے کچیلے عدالت میں آتے تھے تاکہ جوری ان پر رحم کھائے مگر روٹی لیس نے اس طرز عمل کو ناپسند کیا اور اینٹونیس یا کراسس نے ایسے مقررین کو اپنی طرف سے وکیل نہ کیا۔ اسکیوولا اور اسکا نوجوان بھانجا سی۔ آرلیئس کاٹا دونوں اس کی طرف سے وکیل تھے مگر اسکی طرف سے سب سے اہم تقریر غالباً خود اسی کی تھی۔ سقراط کی[2] تقریر اس کے پیش نظر تھی اور

---

[1] سسرو، پرو پلانکیو ۳۳۔
[2] سینیکا اس کے نام کے ساتھ اکثر سقراط کا نام لیتا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ اسکا خود خیال ہے

باب ۲۴

معلوم ہوتا ہے کہ اس نے الزام کو غلط ثابت کرنے پر اکتفا کیا۔ جوری نے جیسا کہ امید تھی اس کو ملزم قرار دیا۔ ڈائون کیسیس کا بیان ہے کہ اس کے ملزم قرار دیئے جانے کا باعث سیریس تھا جو روٹی لیس کی انصاف پسندی اور ظلم وستم سے متنفر ہونے کے سبب سے اس سے سخت بغض رکھتا تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ حسب رواج روٹی لیس قانون کی حفاظت سے خارج کیا گیا یا نہیں غالباً ایسا نہیں ہوا گو قانوناً یہ سزا دیجا سکتی تھی۔ مگر جس رقم کے جبراً حاصل کرنے کا اس پر الزام لگایا گیا تھا اس کی ادائی ضروری تھی مگر اس کی جائداد اس قدر نہ تھی کہ یہ رقم ادا ہو سکتی۔ اسلئے یہ غریب ذلت اور افلاس کی حالت میں روما سے چلا گیا اور اسی صوبے میں اعزاز واحترام کے ساتھ اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن گزار دیئے جس میں اس پر استحصال بالجبر کا الزام لگایا گیا تھا پہلے وہ مٹی لین میں جاکر اقامت گزیں ہوا اور اس کے بعد متھریڈیٹس کی جنگ کے باعث سمرنا چلا گیا اور وہاں کا شہری ہوگیا۔ فلسفہ اور ادبیات کی طرف اس کا خاص رجحان تھا اور اس نے روما کی ایک تاریخ یونانی زبان میں لکھی[۱۵] کچھ دن کے بعد سولا نے اس کو روما میں اعزاز کے ساتھ بلانا چاہا مگر اس نے انکار کردیا ۷۸ء میں سسرو نے جب وہ ایشیا میں حصول علم کے لئے گیا تھا اس کی پیرانہ سالی کے زمانے میں اس سے جاکر ملاقات کی تھی۔ یہ سبق آموز قصہ جس سے روما کے اس زمانہ کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے اس شخص کا ہے جس کو ویلیس (ٹابیریس سیزر) کے زمانے کا ایک مورخ، نہ صرف اپنے بلکہ تمام زمانوں کا بہترین آدمی کہتا ہے۔ روٹی لیس کی جو ذلت ہوئی اس سے عام پریشانی پھیل گئی ہر شخص عدالتوں سے خائف ہوگیا کیونکہ خواہ کوئی شخص کتنا ہی بے گناہ ہو اس کے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔

(۸۲۶) ۹۲ء میں سنیٹروں میں آپس میں کچھ اَن بَن ہوگئی اور عدالت ہائے عامہ

منتشر

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ یا روٹی لیس کی سوانح عمری میں اس کا تذکرہ ہے یا سسرو کے ڈی آراٹور سے اس نے لیا ہے۔ سسرو نے بیان کیا ہے کہ اس نے سقراط کی پیروی کی تھی۔

[۱۵] ایچ پیٹر تاریخ روما صفحات ۱۲۰-۱۲۰ کو

کے ضوابط میں تغیر کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا۔ سنسروں میں سے ایک مقرر کراسس تھا۔ یہ شخص زندہ دل اور خود پسند تھا، خود آرائی اور جدید تمدن کا دلدادہ تھا برخلاف اس کے ڈامی ٹیس جو سردار پجاری (پانٹف) تھا قدامت پسند، سخت اور بے حس تھا۔ ڈامی ٹیس نے اپنے ہم عہدہ (کراسس) کی عیش پرستی کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی۔ کراسس نے تمسخر کے ساتھ اس کا جواب دیا اور معاملہ مذاق میں ختم ہو گیا۔ مگر سرکاری کام کسی صورت سے چلتا رہا۔ اس اصلاحی امر میں دونوں کو اتفاق تھا فصاحت و بلاغت کے اساتذہ روما میں بہت سے پیدا ہو گئے تھے جہاں اب جملہ اہم امور کے تصفیے کا دارو مدار حسن تقریر پر رہ گیا تھا اور اس فن کی باضابطہ تعلیم کی شدید ضرورت پیدا ہو گئی تھی اس وقت تک سوا اس فن کے تمام اساتذہ یونانی جن کی اعلیٰ لیاقت کی وجہ سے روما کے اعلیٰ طبقے کی تعلیمی حالت کی اصلاح ہو رہی تھی مگر اب چند لاطینی ماہرین بلاغت بھی مدرسے قائم کرنے لگے تھے۔ مگر ان لوگوں کی تعلیم یونانیوں کی تعلیم سے بہت ادنیٰ درجے کی تھی اور بقول سنسر کراسس کا یہ خیال تھا کہ یہ لوگ محض جاہل ہیں اور اساتذہ جو کچھ ہوا بھی تک خاص لاطینی فن بلاغت کا زمانہ نہیں آیا تھا سنسروں نے اس لئے ان لاطینی مدارس کے بند کیئے جانے کے لئے حکم نافذ کر دیا اور ان مدرسین میں سے ایک روبی ٹلیس کے ساتھ ایشیا چلا گیا مگر اس ممانعت کو ہمیشہ کے لئے برقرار رکھنا دشوار تھا۔ مدارس مذکور پھر کھل گئے اور شہر روما ان کے طالب علموں کی تقریروں کی مشق سے گونج اٹھا اور اس کا سلسلہ عرصے تک جاری رہا۔

عدالتیں (۸۲۷) مدارس بلاغت کے افتتاح کی اہمیت صرف اسی قدر تھی کہ ان کے وجود میں آنے سے ایک ایسی تحریک کا آغاز ہوا جس کا اثر زمانہ مابعد میں روما کی ادبیات کے لیئے مضر ثابت ہوا مگر برعکس اس کے عدالتوں کی اصلاح کا معاملہ نہایت اہم تھا اور گو تاریخوں میں وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں آیا ہے مگر ہم اسقدر قیاس کر سکتے ہیں کہ گو اس میں کسی قسم کا تغیر عمل میں لانے میں ناکامی ہوئی مگر اس تحریک کے نتائج نہایت اہم ثابت ہوئے جس کا اسکے بانیوں کو سان گمان بھی نہ تھا۔ کائس گراکس نے طبقہ سینیٹ سے اختیار کو کم کرنے کے لیئے عدالتوں کو طبقہ ایکوائٹ کے قبضے میں دیدیا تھا۔ سینیٹ نہایت شائق تھی کہ اپنے اقتدار کے

زمانے میں اپنے طبقے کے افراد کو بے ایمانی سے رہا کر دیا کرتی تھیں مگر ایکوائٹ ان سے بھی بڑھ گئے اور طبقۂ سینٹ (سینات) کے بے گناہ افراد کو بھی سزا دینے لگے۔ روٹی لیس کا شرمناک واقعہ لوگوں کے پیش نظر تھا اس لیئے امرا میں سے بہترین اور اعتدال پسند اشخاص عدالتوں کی اصلاح میں کوشاں ہوئے مگر تجربہ کار وکلاء کو بہ حیثیت حکام عدالتوں کا صدر بنانا اس زمانے کے لوگوں کے فہم سے باہر تھا۔ عدالت ہائے دیوانی میں بھی جہاں معاملات قانونی طے ہوتے تھے قانونی معلومات کا ہونا صرف حاکم عدالت کی شخصیت پر منحصر تھا۔ یعنی اگر کوئی پریٹر قانون داں ہوتا تو یہ محض ایک امر اتفاقی تھا مگر یہ بھی ممکن تھا کہ اگر وہ قانون نہ جانتا تو اپنے کسی قانون داں دوست سے مشورہ کر سکتا اور ایسے قانونی مشیروں کی کمی بھی نہ تھی۔ عدالت ہائے عامہ میں جن کو ہم ایک حد تک عدالت ہائے فوجداری کہہ سکتے ہیں کم از کم بظاہر واقعات پر فیصلہ ہوتا مگر جامع و مانع تعریفات کے نہونے کی وجہ سے ایک ہی معاملے کے متعلق مختلف آراء کا رکھنا ناممکن نہ تھا۔ اہل جوری اگر ایماندار بھی ہوں تو چونکہ عدالت کا صدر کوئی تعلیم یافتہ وکیل نہ ہوتا تھا اس لیئے وکلاء فریقین کی تقریروں سے ان کا رجحان کسی فریق کی طرف ہو جانا دشوار نہ تھا۔ اگر اہل جوری ایماندار نہ ہوتے تو ان کے فیصلے ذاتی یا اپنی جماعت کے فائدے کے لحاظ سے ہوتے اور رشوت بھی لیتے۔ حالت یہ تھی کہ اہل جوری طبقۂ ایکوائٹ سے ہوتے تھے جن کا مقصد صرف حصول زر تھا اور جو ہر چیز کو تجارتی نقطۂ نظر سے دیکھتے اور ان کے خیالات بھی نہایت پست تھے۔ اس زمانے کے اہل روما کی سمجھ میں اصلاح کی صرف ایک صورت آسکتی تھی یعنی بہتر اہل جوری مقرر کیئے جائیں۔ مگر چونکہ موجودہ اہل جوری اپنے اختیارات سے ناجایز نفع اٹھا رہے تھے اس لیئے وہ اختیارات مذکور سے چپکے سے سبکدوش ہو جانے پر بھی رضامند نہ ہو سکتے تھے۔ روما کی حالت خطرناک ہو رہی تھی۔ عدالتوں کی نگرانی کا مسئلہ اس قدر اہم تھا کہ اس کے تصفیئے کے لیئے اعلیٰ درجے کی سیاست کی ضرورت تھی۔ مگر اس مسئلے کو حلفا کے حصول حقوق شہریت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ان دونوں مسائل کا آپس میں تعلق پیدا ہو جاتا تو اس سے ایسی پیچیدگیاں

پیدا ہوئیں جن کے نتائج سخت اندوہناک ہوتے ہیں۔

ڈروسس ثانی کی تجاویز

(۸۲۸) عدالتوں کی اصلاح کا بیڑا ایم لیویئس ڈروسس[1] نے اُٹھایا
جو غالباً اپنے ہمنام کا بیٹا تھا جو گائیس گراکس کا مخالف تھا۔ اس نے دسمبر ۹۲ سنہ
میں خدمت ٹربیونی پر فائز ہوتے ہی وضع قوانین کی طرف توجہ کی۔ یہ شخص نوجوان
اور محب وطن تھا اور اس کی سیاسی زندگی سے بھی مثل اس کے پیش روؤں
کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدمت ٹربیونی جس کی میعاد صرف یک سالہ ہے
اصلاحات کے عمل میں لانے کے لیئے ناکافی ہے کیونکہ ہر اصلاح کے عمل میں لانے
میں یہ پیچیدگی پیدا ہو جاتی تھی کہ متعدد جماعتوں کے فوائد کا خیال رکھنا پڑتا تھا اور
ان کی تالیف قلوب کی ضرورت تھی اور چونکہ اس طور پر اس کی اصلاحات کا نظام عمل
ضرورت سے زیادہ وسیع ہو جاتا اس لیئے اس قلیل میعاد میں کامیابی دشوار
ہو جاتی۔ مگر برخلاف گراکی اور سیٹرنِنس کے ڈروسس میدان سیاسی
میں بطور سینیٹ (سینات) کے حامی کے آیا اور برخلاف اپنے باپ کے وہ سینیٹ (سینات)
کا بندہ بے دام نہ تھا۔ اسکا پہلا مقصد یہ تھا کہ طبقۂ ایکوائٹ کی جوریوں کو برخاست
کرادے اور اس تجویز میں امرا اور ان کے متوسلین اس کے معاون تھے۔ مگر دو
دقتوں کا اسے سامنا ہو گیا۔ ایک تو عوام کی تالیف قلوب کی ضرورت تھی اور دوسرے
طبقۂ ایکوائٹ کی سخت مخالفت کو دفع کرنے کی۔ عوام کو خوش کرنے کے لیئے اس
نے نوآبادیوں کے قیام کی پرانی تدبیر کو اختیار کیا اور تحریک کی کہ اطالیہ اور سسلی
میں نوآبادیوں کے قیام کی سابقہ تجاویز جو معرض تعطل میں تھیں پھر تازہ کی جائیں اور
ایک تحریک یہ بھی پیش کی کہ سلطنت کے صرفہ سے ارزاں غلہ کے دستیاب ہونے
کے لیئے مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ان تحریکوں کی کچھ زیادہ مخالفت نہیں ہوئی
کیونکہ لوگ اس قسم کے قوانین کے نفاذ کے عادی ہو گئے تھے اور پھر ان کے نفاذ
کے روکنے کا بھی کوئی نہ کوئی بہانہ مل سکتا تھا۔ لیکن اختیارات عدالتی کا انتقال

---

[1] دیکھو سسرو اور مریلیس میکسی مس کی فہرستیں۔ لیوی خلاصہ ۷۰-۷۱ ویلیس دوم ۱۳-۱۴ اپیئن
یکم ۳۵-۳۶ فلورس دوم ۵- آرسیس پنجم ۱۸،۱۰-۷

ایک ایسا مسئلہ تھا جو اگر ایک دفعہ عمل میں آجاتا تو پھر سینیٹ (سینیٹ) اسکو تعطل میں ہرگز نہ رہنے دیتی ان تحریکوں کے پیش ہو جانے سے سیاسی جماعتوں کی گروہ بندی میں فوری تغیر شروع ہوگیا اور دوسرے مخالفین بھی میدان میں آگئے جن میں سب سے ممتاز ایل مارکیس فلپس تھا جو سابق میں بحالت بڑی بیوپی انقلاب پسند اور اشتراکیت کی طرف رجحان رکھتا تھا۔ مگر اب اس نے اپنی پالیسی بدل دی تھی غالباً اس کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا تھا کہ اطالیہ میں نوآبادیوں کے قیام اور اراضی کی تقسیم کے متعلق اب کچھ ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ بغیر کسی شخص کو بے دخل کرنے کے اب اراضیات دستیاب نہ ہوسکتی تھیں اور قابضین موجودہ کو بے دخل کرنے سے جو خرابیاں پیدا ہوتیں وہ ان فوائد سے کہیں زیادہ تھیں جو تقسیم اراضی سے حاصل ہوتے لیکن ڈروسس کی مخالفت کے اور بھی اسباب ہوئے ہونگے۔ وہ نہایت جوشیلا آدمی تھا اور اس کی تقریریں بھی نہایت زبردست ہوتی تھیں۔ زمانہ زیر تذکرہ میں وہ کانسل تھا اور اس لیئے ہر طرح سے ایک خطرناک مخالف تھا مخالفین کا دوسرا سرگروہ کیو سرویلیس کائی پیو تھا جس نے سینیٹر نشن کی بھی مخالفت کی تھی۔ اس کی بیوی ڈروسس کی بہن تھی مگر دونوں شخصوں میں اس وقت سخت رنجش تھی۔ کائی پیو کو حلفا کے دعووں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اس پر جب میچسٹاس کا مقدمہ قائم کیا گیا تھا تو اثبات جرم کی طرف سے ایک مقرر ساکن ایسکولم تھا اور چونکہ وہ خود تقریر نہ کرسکتا تھا اس لیئے اس نے اپنی جوابی تقریر فن بلاغت کے ایک مدرس سے لکھوائی تھی۔ مگر وہ چالاک اور ہیجین طبیعت کا آدمی تھا اور اس موقعے پر اس نے مناسب خیال کیا کہ طبقہ ایکوائٹ کا شریک ہو جائے۔ اور ان دونوں ڈفلپس اور کائی پیو کو طبقہ مذکور کی پوری تائید حاصل تھی۔ عوام کو جوری کی اصلاح کے مسئلے سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور اگر نوآبادیوں کے قیام کی تجویز سے انھیں کوئی دلچسپی پیدا بھی ہوئی ہو تو اس کو دفع کرنے کے لیئے یہ افواہ مشہور کر دی گئی کہ

لہ ڈایون کیسیس (۹۶) اور پلینی (نیچرل ہسٹری ۳۳-۲۰) کا بیان ہے کہ اس جھگڑے کا باعث یہ تھا کہ کسی نیلام میں دونوں ایک ہی انگوٹھی پر بولی بولے تھے۔

باب ۳۴

ڈرودسس اطالیوں کو حقوق شہریت دلا کر شہریاں موجودہ کو پس پشت ڈال دینا چاہتا ہے۔ آئندہ کشمکش کا نتیجہ زیادہ تر سینیٹ (سینات) کے طرز عمل پر منحصر تھا۔ سکے منتخب اراکین یعنی اسکارس اینٹونیس، کراسس وغیرہ ڈرودسس کے حامی تھے مگر بقیہ امرائے سینیٹ (سینات) کا ساتھ دینا مشتبہ تھا۔ اگر اہل سینیٹ (سینات) میں اختلاف ہو جاتا تو ڈرودسس کی تجویزیں کبھی بار آور نہ ہو سکتی تھیں۔ کیونکہ ایکوائٹ سب ایک دوسرے سے متفق تھے۔

جوریوں کا معاملہ

(۸۲۹) نوآبادیوں کے مجوزہ قانون کا منشا خواہ کچھ ہی ہو مگر قابضین اراضی جو تغیرات کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس کو پسند نہ کر سکتے تھے۔ معمولی اراکین سینیٹ (سینات) بھی کسی ایسی تجویز کو پسندیدہ خیال نہ کر سکتے تھے جس سے انکی جماعت میں اغیار داخل ہو جائیں اور ان کی ذاتی اہمیت نسبتہً گھٹ جائے ڈرودسس[1] کے مجوزہ عدالتی قانون کا منشا غالباً ایک حد تک یہی تھا سینیٹ (سینات) میں اس زمانے میں ۳۰۰ اراکین سے زیادہ نہ تھے۔ اگر اس تعداد سے ان لوگوں کو خارج کر دیا جائے جو بوجہ علالت یا خانگی یا سرکاری ضروریات کے سبب سے حاضر نہ رہتے تو اراکین کی تعداد اس قدر نہ ہوتی کہ تکمیل نصاب[2] ہو جائے اور پھر دستور کا ایک اہم اصول یہ تھا کہ سینیٹ (سینات) کا انعقاد فوری اطلاع پر ہو سکے۔ اراکین کی جملہ تعداد میں اضافہ کرنا ضروریات کی وجہ سے بھی لازم تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اضافہ تعداد کے لیئے ڈرودسس نے یہ تجویز پیش کی کہ طبقہ ایکوائٹ سے ۳۰۰ منتخب شدہ اشخاص کو سینیٹ (سینات) میں شامل کر لیا جائے اور بعد اس اضافہ کے عدالتی اختیارات سینیٹ (سینات) کو منتقل کر دیئے جائیں۔ غالباً اس کو یہ امید ہوگی کہ اس اضافہ

---

[1] اپین (ریکم ۳۵) سے مسٹر اسٹرا خان ڈیوڈسن نے جو نتائج اخذ کئے اس سے میں اتفاق نہیں کر سکتا

[2] مسئلہ تکمیل نصاب کے لیئے دیکھو مامسین کی اسٹاٹس ریخٹ سوم ۹۸۹ ہر رکن کو اختیار تھا کہ اراکین موجودہ کی تعداد کو شمار کرائے۔

[3] قانون ایسیلیا ایپی ٹنڈارم کی رو سے ۴۵۰ اہل جوری (ایکوائٹ) مقرر کئے گئے تھے مدعی جن ۱۰۰ اشخاص کو نامزد کرتا ان میں سے مدعی علیہ ۵۰ کو رد کر سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وقت واحد

سے مخالفت دھیمی پڑ جائے گی مگر نتیجہ برعکس ہوا یعنی مخالفت قوی ہوگئی[1]۔ طبقہ ایکوائٹ کے وہ اشخاص جن کا سینیٹ (سینات) کیلئے انتخاب ہوا تھا ممکن تھا کہ اپنی اس عزت افزائی سے خوش ہوئے ہوں مگر اس جماعت کے باقی ماندہ افراد جن کی تعداد غالباً ان سے زیادہ ہوگی اپنے حق یعنی رکنیت جوری کے سلب ہوجانے کو ہرگز نہ پسند کرتے ہونگے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس حق سے ان کو نہ صرف مالی نفع تھا بلکہ عدالتوں کے ان کے قابو میں ہونے سے اس بات کا بھی اطمینان تھا کہ صوبجات کی تجارتی کمپنیوں میں ان کا جو روپیہ لگا ہے وہ بھی محفوظ رہیگا اور منافعہ برابر ملتا رہیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ساہوکاروں کے جتھے کو توڑنے میں بہت کم کامیابی ہوئی۔ اراکین سینٹ (سینات) میں بھی سخت بے چینی پیدا ہوگئی۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں سے بعض چاہتے تھے کہ عدالتیں ان کے قبضے میں ہوجائیں مگر اس کے ساتھ ہی اس کے عوض میں ۳۰۰ اشخاص کا اپنی جماعت میں شامل کرنا ان کو ناگوار تھا۔ پرانے اراکین کو اس تجویز کے عمل میں آنے سے گویا جوریوں میں نصف حصہ ملتا اور پھر انتظامات میں جو ان کو دخل تھا وہ بھی نصف ہو جاتا۔ یہ انکا نہایت قدیم حق تھا جس میں وہ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انھیں یہ بھی خوف تھا کہ جدید اراکین اپنا ایک علیحدہ جتھا بنائینگے اور سینٹ (سینات) کے اندر ایک دوسری سینٹ (سینات) کے پیدا ہوجانے سے اس کا اثر گھٹ جائیگا یہ صحیح ہے کہ بہت سے نیک نفس اشخاص جن کو مجوزہ اصلاح کی ضرورت کا احساس تھا ڈروسس کی تائید پر آمادہ تھے مگر بلحاظ حالات زمانہ ایک ایسے سمجھوتے کو عمل میں لانے کے لیئے جو دونوں جماعتوں کی تعداد کثیر کو ناپسند تھا صرف ایسے اشخاص کی تائید کافی نہ تھی جو اپنے ضمیر پر عمل کرتے تھے اور سمجھوتا کرنے پر آمادہ تھے ہا

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ میں ایک سے زیادہ مقدمات ہوں۔ لیکن ڈنڈس جینوسین گریک صفحہ ۱۶۳ کا خیال ہے کہ ۳۰۰ ایکوائٹ سینٹ (سینات) میں اسلیئے شامل نہیں کیئے گئے کیونکہ وہ پسند نہ کرتے تھے کہ رشوت ستانی کا ان پر مقدمہ چلایا جاے۔ مگر ان کے ذاتی نقطہ نظر سے ان کا اعتراض بیجا نہ تھا۔

[1] اپیین یکم ۳۵۔

باب ۴۲
مشکلات اور پیچیدگیاں

(۳۰۸) جوڈیشیا کی اصلاح کی تجویز سے اسقدر باہمی اختلاف اور نزاعات کا سلسلہ چھڑ گیا کہ اس تحریک کا بارآور ہونا دشوار ہو گیا۔ مخالفت کے قوی ہو جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ اس کے بعد ایک تجویز یہ بھی پیش کی جو اہل جوری رشوت ستانی کی علت میں مستلزم سزا ہونگے۔ عدالتی مقدمات میں رشوت ستانی کوئی نئی چیز نہ تھی اور اس کے سد باب کے لیئے گالیس گراکس نے بھی ایک قانون نافذ کرایا تھا جس کی رو سے اس قسم کے ملزمین پر مجلس عامہ میں مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ مگر یہ طریق عمل کامیاب ثابت نہوا اور چونکہ یہ قانون اس زمانے میں نافذ ہوا تھا جب کہ جوریوں میں اہل سینٹ (سینات) آیا کرتے تھے اس لیئے یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ طبقہ ایکوائٹ کی جوریوں پر اس کا اثر نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈروسس کی یہ تجویز تھی کہ جملہ اہل جوری اس قانون کے شکنجے میں لائے جائیں اور ایسے ملزمین کے مقدمات کی سماعت کے لیئے ایک جدید مستقل عدالت قائم کی جائے۔ اگر یہ تجویز عمل میں آ بھی جاتی تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جدید عدالت میں بھی وہی بے ضابطگیاں شروع ہو جاتیں مگر حالت یہ تھی کہ ہر رکن سینیٹ (سینات) وایکوائٹ جو بے ایمانی پر آمادہ تھا اس تجویز کا سخت مخالف تھا۔ روما میں سخت ابتری پھیلی ہوئی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۹۱ کے موسم ہائے بہار و گرما میں مجمعوں میں خوب دھواں دھار تقریریں ہوتی رہیں مگر مجلس عامہ کی اس کے متعلق رائے نہیں لی گئی۔ یہ بھی ضرور ہوا ہوگا کہ ٹری بیونوں نے تجویز کے پیش ہونے میں رکاوٹیں پیدا کی ہونگی اور مذہبی ڈھکوسلوں سے بھی کام لیا گیا ہوگا۔ ڈروسس کا پیمانہ صبر اب لبریز ہو چکا تھا اور اشتعال میں آ کر اس نے ایک دفعہ حکم دیدیا کہ کانسل فلپس گرفتار کر کے قید کر دیا جائے۔ مگر اس پریشاں کن اور تھکا ڈالنے والی نزاع میں قابل احترام ٹری بیون (ڈروسس) کے اعلیٰ خصائل سے بھی اس کے مخالفین نفع اٹھاتے تھے۔ اسکے متعلق جو روایتیں بیان کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ وہ حق گو اور اعلیٰ اصول کا آدمی تھا اور ایمانداری کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا۔ اسی کے گھر میں اس کے بھانجے ایم پورکیس کیٹو نے جو جمہوریہ کے زمانہ زوال کا ایک قابل عظمت شخص ہے ایام طفولیت بسر کیئے تھے ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈروسس حلفا کے سربرآوردہ اشخاص سے نامہ و پیام میں مشغول

تھا دوسری روایت یہ ہے کہ اس نے اپنے دشمن فلپس کو آگاہ کر دیا تھا کہ اطالوی سازش کنندگان
اس کو مار ڈالنے کی فکریں ہیں۔ اس کی حالت در اصل نہایت نازک ہو گئی تھی۔
ایک طرف تو اس کو حلفا کو اطمینان دلانا پڑتا تھا کہ وہ ان کے حقوق کا آسانی
سے تصفیہ کرا دیگا اور دوسری طرف اس کے دشمن اس کے اثر کو گھٹانے کے لیے
یہ افواہیں مشتہر کر رہے تھے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو حلفا میں بےچینی نہ ہوتی اور بھی بے اصل
حملے اس پر کئے گئے اور پیرانہ سال اسکارس نے بھی اس کے مؤید ہونے کی وجہ
سے نقصان اٹھایا۔ تہمتوں کے بعد دراز دستی کی باری آئی اور تمام شہر مخالف جتھوں
میں منقسم ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بحالت سراسیمگی ڈروسس نے کائی پیو
کو ٹارپلی کی چٹان پر سے ایک مجرم کی طرح پھینک دیئے جانے کی دھمکی دی جو گویا
حماقت کے ساتھ ٹری بیونوں کے قدیم اختیارات کو تازہ کرنا تھا۔

سینیٹ (سینٹ) میں کشمکش

(۸۲۱) اس موقع پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ڈروسس کی تجاویز
کو منسوخ کرنے یا انکو دفع کرنے کیلئے اسکے مخالفین کی طرف سے دوسری تجاویز کے پیش ہونے
کی براہ راست کوئی روایت نہیں ہے۔ مگر بیان کیا گیا ہے کہ خدمت ایڈیل میں
کوئی شخص مسمی ریمیس اس کا شریک تھا۔ لینگ نے اپنی تاریخ روما جلد سوم صفحہ ۱۰۱
میں یہ خیال اپنی جدت سے ظاہر کیا ہے کہ یہ شخص اسی سال میں ڈروسس کے
ساتھ ٹری بیون بھی رہا ہو اور اسی نے قانون ریمیا نافذ کرایا جو سنہ میں بھی نافذ
تھا اور صدیوں تک نافذ رہا۔ اس قانون کی رو سے جرائم عامہ یعنی جرائم فوجداری
میں ایک اور اضافہ ہوا یعنی ہر ملزم کو اختیار تھا کہ یہ بیان کرے کہ اس پر ایک جھوٹا
الزام پریشان کرنے کیلئے لگایا گیا تھا اور اگر وہ بری ہو جائے تو اسی جوری کے سامنے اس
پر جھوٹا مقدمہ قائم کرانے کا الزام لگایا جاتا اور اگر جرم ثابت ہو جاتا تو سخت سزا
کا مستلزم ہوتا اس قانون کا سنہ ۹۱ میں نافذ ہونا محض قیاس پر مبنی ہے مگر اس میں
شک نہیں کہ اس قانون کے نفاذ سے یہ کوشش کی گئی تھی خواہ وہ نیک نیتی پر مبنی
ہو یا نہ ہو کہ بجائے اہل جوری کے مقدمہ قائم کرانے والوں کو بے انصافی کا ذمہ دار قرار
دیا جائے۔ یہ تجویز غالباً طبقہ ایکوائٹ کے حسب منشا ہی ہوگی۔ علاوہ ازیں یہ
قانون فی نفسہ کچھ برا نہیں تھا مگر بے ایمان اہل جوری کے ہاتھوں میں اس سے

بھی خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا؛
(۸۳۲) فضول بکواس میں وقت گزر رہا تھا۔ ستمبر کا مہینہ بھی آگیا مگر ڈروسس سے کچھ نہ ہو سکا بلکہ برخلاف اس کے اس کا زور ٹوٹتا جاتا تھا سینیٹ (سینات) میں اسکے مؤیدین کی تعداد غالب تھی مگر گھٹتی جاتی تھی۔ کانسل فلپس نے ایک مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے علے الاعلان یہ کہدیا کہ وہ سینیٹ (سینات) سے یہ حالت موجودہ کام نہیں چلا سکتا اور اگر یہی حال رہا تو اس کو دوسرے مشیروں کے تلاش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ تہوار لوڈی رومانی (۴ تا ۱۲ ستمبر) کے ختم ہوجانے کے بعد ڈروسس نے سینیٹ (سینات) کو طلب کیا اور فلپس کی اس بیجا فعل کی سخت مخالفت کی۔ اس کے بعد کراسس نے نہایت زبردست تقریر کی اور کانسل کا نزکی بہ نزکی جواب دیا۔ مگر اس کے بعد اسے نزلے کی شکایت ہوگئی اور چند روز میں مرگیا اور بقول سسرو آئندہ مصائب سے بچ گیا۔ اس طرح کانسل کے خلاف میں اراکین سینیٹ (سینات) کی کمرہمت چست کرنے میں بھی زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد سال آئندہ کے ٹری بیونوں کا انتخاب ہوا ڈروسس نے دوبارہ انتخاب کی کوشش نہ کی اور جو امیدوار اس کی پالیسی کو جاری رکھنے ان لوگوں کے مقابلے میں ہار گئے جو طرف ثانی کی طرف سے پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کیو ویریس[1] تھا جو بانی فسانہ ثابت ہونے کو تھا۔ یہ شخص ہسپانی الاصل تھا اور اس کا روما کا شہری ہونا بھی مشکوک تھا۔ ڈروسس کیلئے اپنے مجوزہ قوانین کے نفاذ کے لیئے صرف دو ماہ باقی رہ گئے تھے اپنی مشکلات سے وہ ہراساں نہ ہوا اور اپنی تدبیروں میں کچھ ترمیم کی مگر درحقیقت اس کی حالت نہایت نازک تھی۔ اس کے بعد اس نے جو کچھ کیا اس کو بلاغت پسند مصنفین کے مبہم بیانات یا منتشر واقعات سے جن کی کوئی تفصیل نہیں معلوم کرنا سخت دشوار ہے۔ صرف مورخ اپیئن[2] مسلسل واقعات کو بیان کرتا ہے مگر اس کے نزدیک ڈروسس کے قوانین کی خانہ جنگی کے

---

[1] ویلیریس میکسی مس ہشتم ۶۔۴ سسرو ڈی آرا ٹو یہ یکم ۱۱۱ اور فہرست۔
[2] اپیئن یکم ۲۵۔۲۶۔

ایک واقعے سے زیادہ اہمیت نہیں۔ اس لیئے اس کا بیان بھی مختصر ہونے کی وجہ سے بیکار ہے اور اس نے جو غلطیاں کی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ اس کو یہ ٹھیک طور پر معلوم نہیں کہ اس کے زمانے سے ۲۰۰ سال قبل جمہوریہ روما کی کیا حالت تھی۔ جو واقعات ہم نے ذیل میں بیان کیئے ہیں مختلف ماخذ سے لیئے گیئے ہیں مگر ان کا یقین کرنا ذرا دشوار ہے ؏

ڈروسس کے دوسرے قانون

(۴۳۳) قانون جوری کے علاوہ دیگر قوانین بھی ڈروسس کے پیش نظر تھے جن میں سے ایک نوآبادیوں کے قیام کے متعلق تھا اور دوسرا غالباً غلارذان کرنے کے بارے میں ان قوانین میں اس نے ایک کا اور اضافہ کیا جو تقسیم اراضی کے بارے میں تھا۔ مگر یہ بھی کافی نہ خیال کیا گیا اور اس کے بعد ایک دوسرا قانون زرعی نافذ کرا لیا گیا جس کی تحریک ایک شخص مسمی سَاٹرنی اِلیَس نے کی تھی جو غالباً ٹری بیون تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے سکۂ رائجہ کی قیمت کو گھٹا دیا[1] جس سے غالباً مقصود یہ تھا کہ قانون غلہ کی وجہ سے جو مالی خسارہ ہوتا تھا اس کی تلافی ہو جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی قانون لوُمیسیریا بھی نافذ ہوا ہوگا۔ ایک کتبے[2] سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں قوانین زرعی کے تحت میں کمشنر بھی مقرر کیا گیا تھا۔ برادران گراکی کیلئے وہ قوانین جن کی رو سے ایسے تقررات ممنوع قرار دیئے گیئے۔ پس پشت ڈال دیئے گیئے تھے۔ قوانین مذکورہ کے عام رجحان کا اندازہ ایک قول سے ہو سکتا ہے جو ڈروسس کی طرف منسوب ہے یعنی "تقسیم کے لیئے اب صرف روشنی اور مٹی باقی رہ گئی تھی" اس قدر مدت قلیل میں ان تمام قوانین کو دستوری ذرائع سے عمل میں لانا بیحد دشوار اور مشکل تھا۔ ڈروسس بھی اب اسی راہ پر چل رہا تھا جو اس کے قبل کے سرابوہوں نے اختیار کی تھی اور ہر ایک قدم پر یہ ثابت ہوتا جاتا تھا کہ اب اس کو سینیٹ سے علٰحدہ ہو جانا چاہئے۔ مگر یہ ضروری تھا کہ وہ کسی نہ کسی کو اپنا معاون

---

[1] مام سین کا بیان ہے کہ اس نے سکوں میں آمیزش نہیں کی بلکہ دیناروں پر پیتل چڑھا دیے اور ان کی قیمت حسب سابق رکھی۔

[2] ڈیمنس ۱۱۶۱(د) آر یلی ۵۴۸۵ اور فقرات ۵۲ و ۴۶ ماسبق۔

باب ۴۴

ومددگار بنائے۔ طبقہ ایکوائٹ اس سے بالکل برگشتہ تھا۔ انبوہ شہر کی تائید اول تو بالکل بے ثبات تھی پھر رشوت اور اغوا کرنے کے دیگر ذرائع سے بآسانی متاثر ہوسکتی تھی جو اس کے مخالفین ضرور اختیار کرتے۔ دیہات اور بلدیات کے شہری خصوصاً جو ان میں سے مفلس تھے اور اراضی نہ رکھتے تھے البتہ نوآبادیوں کے قیام اور تقسیم اراضی کی تجاویز پر خوش ہوسکتے تھے۔ مگر ان کی تائید بھی کافی نہ تھی اس سبب سے ڈروسس نے ناامید ہوکر حلفا کے سرگروہوں اور اس کے درمیان جو سمجھوتا تھا اسکو پختہ کرکے ان سے سیاسی اتحاد پیدا کرلیا۔ عین اسی موقع پر کانسل فلپس نے ایک کاغذ برآمد کرکے روما میں شائع کرایا جس پر ایک حلف لکھا ہوا تھا جو ان لوگوں میں سے اکثر نے اٹھایا تھا۔ اس کی ایک یونانی[1] نقل ابتک محفوظ ہے۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ یہ اصلی ہے یا جعلی اور اگر اصلی ہے تو اس کا یونانی میں صحت کے ساتھ ترجمہ ہوا ہے یا نہیں اور اس حلف لینے کے لئے ڈروسس نے اپنی طرف سے کیا وعدے کئے تھے مگر نقل موجودہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حلفا کے سرگروہوں نے عہد واثق کیا تھا کہ ان کے دوست اور دشمن وہی ہونگے جو ڈروسس کے تھے اور ڈروسس اور دوسرے حلف اٹھانے والوں کے مقاصد کی تائید میں نہ اپنی جان کا خیال کرینگے نہ اولاد یا والدین کا۔ اگر ڈروسس کے قانون کے بموجب ان کو حقوق شہریت ملجائیں تو روما کو وہ اپنا اصلی وطن اور ڈروسس کو اپنا محسن ومربی خیال کرینگے۔ حلف اٹھانے والوں میں سے ہر ایک نے یہ بھی عہد کیا کہ اپنی بستی یا قبیلے کے لوگوں کو جہاں تک ہوسکیگا اسی حلف کو اٹھانے پر آمادہ کریگا اور اگر وہ اپنے عہد کا پابند رہا تو اس کو برکت ہوگی اور اگر اس کے برعکس عمل کیا تو اس پر قہر نازل ہوگا۔ حلف نامۂ مذکور خواہ اصلی ہو یا جعلی مگر جو صورت حال[2] اس میں منعکس ہے وہ غالباً خلاف واقعہ نہیں اور روایتوں کے لحاظ سے اس امر میں بھی شک نہیں کہ ڈروسس نے حلفا کو حقوق شہریت رومادلانے کا وعدہ ضرور کیا تھا۔ مگر اب وہ سینٹ (سینات) کی جماعت غالب کے خیالات

حلفا سے سمجھوتا

---

[1] ڈائوڈورس ۳۷-۱۱

[2] ڈائوڈورس (۳۷-۱۳) نے ایک مشتبہ روایت بیان کی ہے کہ پاپیے ڈیس سیلونے.....آمیوں

کا نمائیدہ نہیں رہا تھا جس کے اراکین اس قسم کی انقلابی تحریک میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ ان کا اصلی مقصد یہ تھا کہ جوریوں کی اصلاح ہو جائے اور اس بارے میں بھی اس نے جو تجویز پیش کی تھی ان کی مرضی کے مطابق نہ تھی۔ اسکی دوسری تجویزوں کے وہ مخالف تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو مجبوراً بیرونی راے دہندگان اور غیر شہری بلوائیوں کی امداد پر تکیہ کرنا پڑا یعنی بجائے قانون کے جبر و اکراہ پر۔[1]

دروس کا انجام

(۴۸۳) مگر حلفا کی امیدوں کو ابھارتے اور اپنی اصلاحی تجویزوں سے متعدد مخالف پیدا کر لینے کے بعد اس کے لئے رکنا دشوار تھا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس نے کئی تجاویز کو بایک دیگر منسلک کر کے ایک ساتھ ہی پیش کر دیا اور باوجود بدشگونیوں کی اطلاعوں کے ان کو جبراً نافذ کرا دیا۔ تجاویز مذکور میں قانون عدالت[2] قوانین نوآبادی یا زرعی اور[3] غالباً قانون غلہ شامل تھے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ نوآبادیوں اور تقسیم اراضی کی تجاویز میں کیا تعلق تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالیوں کی طرف سے اس کی نوآبادیوں کی تجویز کی مخالفت ہوئی خصوصاً ایٹروریا اور امبریا میں مخالفت کرنے والے غالباً حلفا کے دولت مند افراد تھے جو اراضیات سرکاری کے ٹکڑوں پر قابض تھے اور جن کو بیدخل کر دیئے جانے کا خوف تھا۔ قوانین مذکور کے نافذ ہو جانے کے بعد فلپس نے ان کے نفاذ کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کیلئے سینٹ (سینات) کو طلب کیا۔ دروسس کے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں وہی دم خم تھے مگر انھوں نے کمزور ضعیف الاعتقاد اراکین کو بھی اپنا طرفدار بنا لیا تھا۔ سینٹ نے جو اول ہی سے مخالف اور خوف زدہ تھی مذہبی اور دستوری اعتراضات کی بنا پر جو پیش کیئے گئے تھے اعلان کر دیا کہ[1] دروسس کے قوانین

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ کی فوج کے ساتھ روما پر دھاوا کیا تھا اور ایک شخص مسمی ڈامی ٹیس کی نصیحت پر واپس ہو گیا جس نے اسکو سمجھایا کہ سینٹ (سینات) پر دباؤ ڈالنا مناسب نہیں کیونکہ وہ خود حلفا کے حقوق کی طرف متوجہ ہے مگر چونکہ یہ روایت مبہم ہے اس لئے ہم اس سے کوئی صحیح نتائج نکالنے سے قاصر ہیں۔

[1] اپیین یکم ۳۶۔

[2] سسنسرو ڈی لیجی بس دوم ۱۴، ۳۱۔ ڈی ڈومو ۴۱۔ [3] ۵۰ ایسکونیس ۶۸۔

کی پابندی قوم پر فرض نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے[1] کہ ڈروسس نے بہ حیثیت بڑی یون سینیٹ (سینات) کے اس حکم کے نفاذ کو روکنا پسند نہ کیا اس کا غالباً خیال یہ تھا کہ اگر اہل سینیٹ (سینات) اسکے قوانین کو منظور نہیں کرتے تو اس کا خمیازہ بھی انھیں کو بھگتنا ہوگا۔ حلفا سے اس نے جو وعدہ کیا تھا اسکے ایفا کی غرض سے اس نے ان کو حقوق شہریت دیئے جانے کیلئے ایک تجویز پیش کرنے کا انتظام کیا مگر اس کی قسمت میں نہ تھا کہ اس کو تکمیل تک پہنچائے۔ ڈروسس کو صرع کا دورہ ہوا کرتا تھا۔ اس زمانے میں پھر اس عارضے نے زور کیا، تمام اہل اطالیہ اس کی صحت کے لیئے دست بدعا تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں بہ حیثیت ان کے حامی ہونے کے اس کی کس قدر وقعت تھی۔ مگر روما میں ایسے لوگ بھی تھے جو اس کی موت کے خواہاں تھے اس لیئے وہ باہر بہت کم نکلتا تھا اور سب کام گھر ہی میں کرتا تھا جس کی وجہ سے ملاقاتیوں سے اس کا گھر بھرا رہتا۔ ایک روز وہ بیٹھے بیٹھے چلا اٹھا کہ کسی نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔ یہ زخم مہلک ثابت ہوا اگرچہ تو قاتل کا کوئی پتا لگا[2] اور نہ کوئی تحقیقات ہوئی۔ شبہ اس کے دشمنوں پر ضرور ہوا اور خصوصاً ویریس، فلپس اور کائی پیو پر جو اس کی تجاویز کے سخت مخالف تھے بلاشک و شبہ یہ قتل ایک قتل عمد تھا جو سیاسی جماعت نے اپنے اغراض کے لیئے کرایا تھا اور ناانصافی نہ ہوگی اگر ہم بھی مام سین کے ساتھ گمنام قاتل کو روما کے ساہوکاروں کا نمایندہ خیال کریں ۔

باامن تصفیہ کا عدم امکان

(۸۳۵) یہ حسرت ناک انجام تھا نوجوان، اعلیٰ خاندان، دولت مند، تعلیم یافتہ اور بہادر ڈروسس کا جب کہ وہ بڑی بہولی کی لازوال خدمت پر فائز تھا۔ اس کی موت سے وہ مسائل ہنوز تصفیہ طلب رہے جس کے تصفیے کی اس نے اور اس کے پیش روؤں نے کوشش کی تھی۔ تقسیم اراضی اور نوآبادیوں کے قیام کے مسائل کا کبھی کما حقہ تصفیہ نہیں ہوا اور نہ ایسے تمدن میں ممکن تھا جس کی بنیاد

---

[1] ڈائوڈورس ۳۷-۱۰۔

[2] سسرو، پرومیلونی ۱۶ میں اس قتل کو سیپیو کے قتل (۶۲۵ ق م) سے مقابلہ کرتا ہے۔

غلامی پر ہو۔ عدالت ہائے جوری کی بے عنوانیاں اور روما کی صوبجات مفتوحہ کی رعایا پر جو ظلم و ستم ہوا کرتے تھے یہ دو نقائص ایسے تھے جن کی اصلاح کسی زبردست مرکزی قوت کے قیام کے بغیر نہ ہوسکتی تھی۔ جب تک کہ جمہوریہ قائم رہی سیاسی جماعتوں کے اغراض کی پیچیدگیوں اور مختلف افراد کی ذاتی اغراض کی وجہ سے اصلاح کی تجویزیں کبھی بارآور نہ ہوئیں حلفا کے اہم معاملے کا تو فوری تصفیہ ہوگیا مگر تلوار کے زور سے ہوا کیونکہ کوئی اور صورت باقی نہ رہی تھی۔ مگر اس معاملے کے تصفیئے سے نہ امن قائم ہوا اور نہ سلطنت کی اصلاح ہوئی کیونکہ جمہوریہ کا مرض اب ناقابل علاج ہوگیا تھا؟ ور اس کا خاتمہ بغیر سخت جان کندنی کے نہ ہوسکتا تھا۔ غیر فوجی مصلحین میں ڈروسس آخری تھا۔ سلطنت روما اس وقت کسی بڑی جنگ میں مشغول نہ تھی۔ اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اس سال کی شورشوں میں کہیں میریس کا نام نہیں آتا۔ سولا ۹۲ سنہ میں مشرق کی طرف چلا گیا تھا مگر اپنی مسلسل خوش قسمتی کی وجہ سے جس کا اسے فخر تھا وہ عین وقت پر روما کو واپس آگیا اور آئندہ جنگ میں سرخروئی حاصل کی۔ ڈروسس کی تحریک کو اس لیئے سربرآوردہ فوجی سرغنوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر حال ہی میں بڑی بڑی اور تربیت یافتہ افواج کے برخاست ہوجانے سے اطالیہ میں سپاہیوں کی ایک تعداد کثیر منتشر ہوگئی تھی جو کوئی ذریعۂ معاش نہ رکھتے تھے اور زراعت سے متنفر ہونے کی وجہ سے بحالت بیکاری آئندہ جنگ کے منتظر تھے ؛

باب چہل وسوم

محاربہ عظیم اطالیہ
موسوم بہ جنگ مارسی
سنہ ۹۰ تا سنہ ۸۷ ق م

(۶۳۶) ڈروسس کے قتل سے حلفا کے حقوق کے بلا خونریزی تصفیہ[1] پا جانے کی رہی سہی امید بھی جاتی رہی سنہ ۹۵ کے قانون لیسینیا موسیا کے نافذ ہونیکے بعد ہی سے اطالیہ کی مختلف حلیف سلطنتوں کے سرغنوں کے درمیان جنگ کی تیاریوں کے متعلق گفت وشنید کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا اور اُن میں آپس میں اس درجہ اتحاد پیدا ہوگیا تھا کہ ان منتشر بستیوں نے جن کو ایک دوسرے سے علٰحدہ رکھنے کی اُنھوں نے انتہائی کوشش کی تھی ایک باضابطہ

(۱) کین کی کتاب "بنڈیس جیناس سین کریگ" (لپزک سنہ ۱۸۴۵ع) نہایت ہی عالمانہ طریقے پر اور خاص جدت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مگر میرے خیال میں بعض مقامات پر اس میں جدت ضرورت سے زیادہ ہے۔ مگر اس کتاب سے میں نے بہت استفادہ کیا ہے پس اس جنگ کے لئے جنگ حلفا کا نام پسند نہیں کرتا جکی کوئی سند نہیں ۱۲ کو

اتحاد فوراً قائم کر لیا جس کا دستور اساسی بھی تیار ہو گیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ڈروسس کے مرنے کے قبل ہی دس ہزار آدمیوں نے مجتمع ہو کر روما پر دھاوا کر دیا تھا تاکہ اُن تجاویز کے نفاذ پر زور دیں جن سے حقوق شہریت میں توسیع ہو اور وہ واپس اسی وقت ہوئے جبکہ سینیٹ (سینات) نے ایک شخص کو درمیان ڈال کر ان کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلایا۔ بہرکیف ڈروسس کے انتقال کے وقت تک ان کی فوجی تیاریاں بہت کچھ مکمل ہو چکی تھیں اور اس کے مرتے ہی بغاوت شروع ہو گئی اور اسکا آغاز ایسکولم واقع ضلع پیکی نم میں ہوا جہاں ایک رومن افسر نے جو شورش فرو کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا رعایا کی آتش غیظ کو بھڑکا دیا۔ اس کے قتل کے بعد اس بستی میں جتنے اہل روما مقیم تھے سب قتل کر دیئے گئے۔ اسی طرح بغاوت کا باضابطہ آغاز ہوا اور چند ہی روز میں قبائل مارسی پیلگنی، ماروکینی، سامنی و لوکانی جنگ کے لیئے تیار ہو گئے یعنی یہ کہ اطالیہ کے جنوبی اور شمالی۔ وسطی حصوں کے جنگجو قبائل روما کے خلاف رومن بننے کی خاص غرض سے صف آرا ہو گئے۔ ہمیں یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ حقوق انسانی کے خیالات نے یا نظم ونسق اور مملکت میں زیادہ تر دخل دینے کی خواہشوں نے ان کو بغاوت پر آمادہ کیا تھا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حلفا بادل ناخواستہ روما سے جنگ کرنے پر ان معمولی احتیاجات کی وجہ سے آمادہ ہوئے جن کا ضروری ہونا ان کے دلوں پر طویل اور تلخ تجربے سے نقش ہو گیا تھا[۱]۔

اطالیہ میں روما کی حیثیت

(۸۳۷) ایک زمانہ وہ تھا جب کہ اہل روما اطالیہ کی سیادت حاصل کر کے اس کو اپنے قبضے میں رکھنے پر قانع تھے اور اور مفتوحین کے ساتھ ان کا سلوک مبنی بہ اعتدال و فراست تھا۔ اُن میں سے بعض کو اُنھوں نے سلطنت روما میں شریک کر لیا تھا مگر بہ حیثیت اونیٰ درجے کے شرکا کے اور دوسروں کے ساتھ اُنھوں نے معاہدے کیئے تھے جو بلحاظ حالات

---

[۱] ڈائوڈورس ۳۷ - ۱۲

کم و بیش موافق تھے۔ روما کے اغراض و مقاصد خود غرضی پر مبنی تھے مگر بحیثیت مجموعی اس نے اپنے معاہدوں کی پابندی کی تھی اور اس کا طرز عمل بحیثیت صدر اتحاد کسی طرح دوسری سلطنتوں سے برا نہ تھا بلکہ بہت بہتر تھا جن کی فتوحات کا تاریخ قدیم میں تذکرہ ہے۔ ملک اطالیہ کے لیئے بغیر بیرونی امداد کے اپنے طریقے پر ایک استوار حکومت قائم کرنے کے لیئے ضروری تھا کہ کوئی قوت اس ملک میں سیادت حاصل کرے اور دیگر اقوام جن میں قوت یا قابلیت نہو ضروریات فوجی کا بار اُٹھائیں اور اندرونی جنگ سے باز رہیں۔ قوم گال اور پیرہس اور ہینی بال کے مقابلے میں روما نے فرض محافظت کو پوری طور پر انجام دیا تھا اور ان حملہ آوروں کی ناکامی کا باعث اس کے قائم کردہ نظام کی استواری تھی۔ اقوام اطالیہ کی قوت کو بکار آمد بنا دینا اور اس کو مصائب کی برداشت کے لائق کر دینا بھی اسی کا کام تھا۔ اس حد تک تو روما نے جو کچھ کیا وہ جزیرہ نما ئے مذکور پر ایک احسان تھا اور حلفا کی امدادی افواج میدان جنگ میں جو کچھ مدد دیتی تھیں وہ گویا مشترک مفاد کی حفاظت کی غرض سے تھی۔ جن سلطنتوں کے ساتھ صلحنامہ ہوا تھا انکے اندرونی معاملات میں دخل دینا رومن پسند نہ کرتے مگر واقعات کے لحاظ سے جب کبھی ان تعلقات میں ترمیم کی ضرورت دامنگیر ہوتی تو یہ فکر ضرور کرتے کہ جو جماعت ان کے موافق ہو وہی برسر حکومت رہے۔ اس منظور نظر جماعت کا دولتمندوں پر مشتمل ہونا روما کی تدبیر مملکت کی کسی خصوصیت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے کہ جماعت قلیل جو صاحب جائداد ہو حکمران سلطنت کے ساتھ زیادہ وفادار رہے گی بہ نسبت ایک مفلس اور نا فہم جماعت کثیر کے۔ اطالوی حلفا اپنی مقامی آزادی کی بہت قدر کرتے تھے یہانتک کہ اکثر[1] اوقات وہ پورے حقوق شہریت قبول کرنے پر بھی آمادہ نہ ہوتے تھے اور نیم شہریت تو گویا ایک قسم کی سزا تھی

---

[1] دیکھو فقرات ۱۹۲ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۵۶ ماسبق۔

مگر خارجی معاملات سے حلفا کو کوئی تعلق نہ تھا۔ روما ان کا نمایندہ تھا اور بیرونی سلطنتیں روماہی کے ساتھ بہ حیثیت صدر اطالیہ صلح و جنگ کرتیں۔

(۸۳۸) بیرونی فتوحات سے روما اور اس کے اطالوی حلفا کے تعلقات میں تغیر آجانا ناگزیر تھا۔ روما نے سلطنتوں اور اتحادوں قبائل اور شہری حکومتوں کو زیر و زبر کردیا تھا مختلف ممالک کی حکومت کے لیئے مختلف اقسام کے عارضی اور مستقل انتظامات کیئے گئے تھے مگر سب کے سب روماہی کو اپنا آقا خیال کرتے تھے خواہ وہ غیر ملکی حلفا ہوں یا صوبجات مفتوحہ کے باشندے یا زیر حفاظت اضلاع یا باجگذار بادشاہ ہوں۔ روما ایک شہنشاہی حکومت ہوچکی تھی اور جنگ پڈنا[۱] سے یہ ثابت ہوگیا کہ اس کے علاوہ کوئی شہنشاہی حکومت نہیں ہے مگر اس مرتبۂ اعلیٰ کو وہ جملہ ملک اطالیہ کے ذرائع کو استعمال میں لا کے پہنچی تھی لیکن شہنشاہی سے جو نفع تھا وہ صرف اس کے شہریوں کے لیے مخصوص تھا۔ حلفا میں بھی فطرتاً یہ خواہش پیدا ہوتی جاتی تھی کہ اہل روما کے حقوق اور ذرائع نفع میں شریک ہوں مگر اہل روما اب حلفا کو اپنے منافع میں شریک کرنے پر آمادہ نہ تھے اور بوجہ رعایا ہونے کے ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے نیم شہریوں کے رفتہ رفتہ حقوق شہریت حاصل کرلینے کی وجہ سے شہریوں اور حلفا کے درمیان مغارقت بڑھتی جاتی تھی۔ فوجی سزاؤں کے متعلق دونوں فریقوں میں جو تکلیف دہ اور اشتعال انگیز امتیازات تھے وہ اب تک قائم تھے۔ اور روز بروز ان کے سبب سے حلفا کو شکایت پیدا ہوتی جاتی تھی اور ہسپانیہ ایسے دور دراز ممالک میں فوجی خدمات روز بروز حلفا ہی سے متعلق ہوتی جاتی تھیں۔ ایام قدیم سے جو لوگ کسی معرکے میں شریک رہے سب کو انعامات برابر ملتے مگر اب اس کی بھی امید نہ رہی تھی نظام صوبجات

---

[۱] ۲۲ جون ۱۶۸ قم جس میں ای ملیس پالس نے پرسیس شاہ مقدونیہ کا قلع قمع کردیا دیکھو فقرات ۵۳۳-۵۳۲ سابق مترجم ۱۲

باب ۴

کے ارتقا سے شہری اور حلیف دونوں بےحد متاثر ہوئے تھے۔ اہل روما کی ایک
تعداد کثیر حرص اور عیش پرستی اور غرور میں مبتلا ہو گئی تھی اور مطلق العنان حکومت
کے لالچ سے سیاسی معاملات میں اصول اخلاق کی پابندی کمتر ہونے لگی
تھی۔ حلفا خوب سمجھ گئے تھے کہ امرائے روما کو اپنے محکومین کے مفاد اور
خواہشوں کا مطلق خیال نہیں اور یہ سبق وہ کبھی بھول نہ سکتے تھے۔ روما میں
بصرف سلطنت غلہ کی ارزانی بھی بیرونی اشخاص کو پسند نہ رہی ہوگی کیونکہ
نہ تو مراعات مذکور سے انھیں کچھ نفع تھا اور نہ زراعت کے انحطاط سے
جس سے الٹا ان میں سے بعض کو نقصان تھا۔ اطالیہ کے مبصرین کی
نظر سے یہ امر بھی پوشیدہ نہ رہا ہوگا کہ روما میں اہل شہر کا انبوہ کتنا جلد بڑھتا
چلا جا رہا ہے اور اس کی سیاسی اہمیت کیا ہے کیونکہ ہر وقت اندیشہ تھا
کہ اس انبوہ کی آرا سے جس میں روز بروز غیر ملکی خون کی آمیزش بڑھتی جاتی
تھی اور جس میں سیاسی مسائل کے تصفیے کی قابلیت نہ تھی کوئی ایسا قانون
نافذ ہو جائے جو حلفا کے مفاد کے مضر ہو۔ حلفا کا روما کے ساتھ جو
تعلق تھا اس میں جو خرابی آتی جاتی تھی اس پر ان کا مطمئن رہنا دشوار تھا
مگر چند وجوہ ایسے بھی تھے جن کے سبب سے ایسے نڈر لوگ بھی جھجکتے تھے
جو ہتھیار اٹھا کر اپنی تکالیف کو دور کرنے پر آمادہ تھے مثلاً بعض بستیوں کو
معاہدوں کی رو سے مقامی آزادی دی گئی تھی۔ بعض کو روما کی سرکاری
زمینوں سے متمتع ہونے کی اجازت دی گئی تھی اور بعض لوگوں کو
امید ہوگی کہ ترک وطن کر کے اپنی سیاسی حیثیت[۱] کو بڑھالیں۔ مگر روما کے
امرا کا طرز عمل حلفا سے خلاف معاہدات ہو گیا اور صلحناموں کی عدم پابندی
نہ صرف ممکنات سے ہو گئی بلکہ اس پر بےانصافی کے ساتھ عمل بھی ہونے لگا
معمولی حلفا کی لاطینی بستیوں میں آباد ہو کر لاطینی حقوق حاصل کرنے اور
لاطینیوں کے رومن حقوق حاصل کرنے کی کوششوں کا سختی سے سدباب

[۱] دیکھو فقرہ ۶۲۸ ماسبق۔

باب ۳۴

کیا جانے لگا - اس پر طرہ یہ ہوا کہ روما کے اصلاح پسندوں نے سرکاری اراضی کے موجودہ انتظامات میں رخنہ اندازی شروع کی اور طرز عمل کے تبدیل کا اثر غالباً حلفا کے دولت مند طبقے پر پڑا جن کی وفاداری پر روما کو اطمینان تھا۔

حلفا کا پیمانۂ صبر لبریز ہوتا ہے

(۹۳۸) اب اس امر میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا کہ بغیر کامل حقوق شہریت کے حصول کے نہ تو موجودہ ظلم و ستم سے گلو خلاصی حاصل ہو سکتی نہ آئندہ اس سے محفوظ رہنے کا اطمینان ہو سکتا اور جب تک کہ ۳۵ قبائل میں وہ شامل نہ ہو جائیں ان کی تکالیف کا خاتمہ نہ ہوگا۔ یہی ان کا مقصد اولین ہو گیا اور حلفا کی تعداد کثیر کا روما میں اکثر اوقات موجود رہنا غالباً اسی تیقن کا نتیجہ تھا۔ مگر روما کی سیاسیات میں روز بروز ابتری اور بے ایمانی بڑھتی جاتی تھی اور یہی ابتری حلفا کے حقوق کے با امن تصفیے میں مانع تھی - اگر وہ اصلاح پسند ٹری بیونوں کے وعدوں پر بھروسا کرتے تو امرائے سینٹ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا اور پھر اصلاح پسندوں کا دارو مدار انبوہ شہر پر تھا جو خود غرضی کی وجہ سے حلفا سے حسد رکھتے تھے - اس کے بعد گراکس اور اسٹیلئے ڈو لا نے تحقیقات شروع کی اور خلاف قانون حقوق شہریت حاصل کرنے کا سختی کے ساتھ انسداد کیا گیا۔ اس قسم کی فریب دہی سے عرصہ سے جو چشم پوشی کی جاتی تھی اب جا کر اس کا انسداد ہوا مگر اس کا مطلب یہ تھا کہ سوائے ہتھیار اٹھانے کے کوئی چارہ نہیں - سب سے آخر میں ڈروسس کی تحریک سے جو امیدیں پیدا ہوئی تھیں وہ بھی پوری نہ ہوئیں حالانکہ روما کے بہترین امرا رعایت کو ضروری خیال کر کے اس کے موید تھے - اب ان کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا تھا - حلفا کے بالاشتراک اپنی قوت کو عمل میں لانے میں جو دقتیں تھیں وہ بھی ان کے سرغنوں کی مساعی سے رفع ہو چکی تھیں اس لیئے جب ہتھیار اٹھانے کا وقت آیا تو حلفا تو جنگ کے لیئے بالکل تیار تھے مگر مرکزی رومن حکومت خواب خرگوش میں تھی - یہی وہ وجوہ ہیں جن کے سبب سے بیشتر حلفا جنگ

باب ۴

پر آمادہ ہوئے مگر کم از کم اطالیہ کے ایک حصے میں ملکی شکایات کے علاوہ تخیلات کا بھی اثر تھا یعنی سامنیم کے کوہستانیوں میں جو بوجہ شاہراہوں سے دور ہونے کے ابھی تک اپنی قدیم آسکن بولی بولتے تھے اور اپنے آباو اجداد کی روایات اور عادات کے پیرو تھے۔ یہ لوگ اور ان کا ملک اس عظیم الشان اتحاد سامنی کے یادگار تھے جس کو روما نے توڑ دیا تھا۔ ان کے خیال میں پرہس اور ہنی بال دشمن نہ تھے بلکہ نجات دہندہ جن کی ساعی ناکام رہی تھیں اور ان کے تعلقات روما سے خوشگوار نہ تھے بلکہ وہ اپنے کو بحالت غلامی خیال کرتے اور روما سے جو ان کو نقصان پہنچا تھا اس کی یاد ان کے دلوں میں تازہ تھی۔

ویریس کا کمیشن

(۸۴) پیکینم کی شورش اور عام بغاوت کے پھیل جانے کی خبروں اور مافوق العادات واقعات کے ظہور کی افواہ کے مشتہر ہونے سے روما میں سخت انتشار ہوگیا۔ ہر شخص نے اپنے معمولی مشاغل کو چھوڑ کر تلوار اٹھانے کا تہیہ کیا کیونکہ اہل روما نے محسوس کر لیا تھا کہ یہ کوئی معمولی جنگ نہیں بلکہ ایک اندرونی جنگ ربٹیو ملٹس[1] ہے اور ان کو مقابلہ کسی حملہ آور قوم مثلاً اہل گال سے نہ کرنا تھا بلکہ اطالیہ کی بہترین اور نہایت دلاور اقوام ان سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہوگئی تھیں مگر روما کی سیاسی حالت اس قدر ابتر ہوگئی تھی کہ باوجود اس اہم معاملے کے روما کی برسر حکومت سیاسی جماعت اپنے شکست خوردہ مخالفین سے بدلہ لینے سے باز نہ آئی بقول پلینی طبقہ امرا میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو اس بغاوت کا بانی ڈروسس متوفی کو قرار دیتے تھے مگر اس با اقتدار جماعت نے جس کے رکن رکین طبقہ اکوائٹ کے ساہوکار تھے جھوٹی تہمتوں کے لگانے پر اکتفا نہیں کیا۔ سنہ ۹۰ق م کے انتخابات میں انھیں کو کامیابی ہوئی اور بعض بلکہ زیادہ تر بڑے بڑے عہدہ دار انھیں کے ہمنوا تھے

---

[1] اطالیہ میں جب حالت جنگ کا اعلان کیا جائے اس کو اصطلاحاً ٹیو ملٹس کہتے تھے اور غیر ملکوں کے ساتھ جو جنگ ہو اس کو بیلم کہا جاتا تھا دیکھو فقرہ ۱۳۱ مابعد مترجم

باب ۱۴

جو دسمبر ۹۱ء میں اپنی خدمت پر فائز ہوئے۔ ان میں سے ایک یعنی دو غلے کیمو ویریس نے حلفا کو بغاوت پر آمادہ کرنے کا جن لوگوں پر الزام لگایا گیا تھا ان کی ذمہ داری کی تحقیقات کے لیئے ایک خاص عدالت کے قیام کی تحریک[۱] پیش کی اس کو ایک بڑی بیون نے روکنے کی کوشش کی مگر اس کے انٹرسیسیو (مداخلت) کا جیسا کہ پہلے بھی ہوا ہے لحاظ نہ کیا گیا اور مسلح آدمیوں کی موجودگی سے مرعوب مجلس عامہ نے تحریک کو منظور کر لیا۔ اب صرف ان لوگوں کو چن لینا تھا جن کو مورد عتاب بنانا منظور تھا اور ڈروسس کے مویدین میں سے ان کا انتخاب کر لینا نہایت آسان تھا۔ ان لوگوں پر جن میں روما کے بہترین افراد شامل تھے میجسٹاس (غداری) کا الزام لگایا۔ پیرانہ سال اور محترم اسکارس جو سینٹ کا صدر تھا وہ بھی ان میں شامل تھا۔ ویریس نے بڑی بیونی کے جوش میں اس کو مجلس عامہ میں جوابدہی کے لیئے طلب کیا مگر اسکارس نے مجلس کو اس مقدمے کی لغویت کی طرف متوجہ کر کے گلوخلاصی حاصل کی اور کہا کہ کیا مجھکو باوجود ایک نجیب الطرفین رومن ہونے کے ایک دوغلے ہسپانی کے اشارے سے غدار قرار دیا جا سکتا ہے اس طرح اس کے قدیم دشمن کائی پیو کو قانون ویریس کی رو سے بھی ملزم قرار دینے میں کامیابی نہ ہوئی مگر جو لوگ اس قدر اثر نہیں رکھتے تھے ان کی بری گت بنی بعض کو سزا دی گئی، بعضوں نے فرار ہو کر جان بچا لی اور بعض بری ہوئے۔ موردین عتاب میں ڈروسس کا ایک ساتھی مسمی سی آربلیس کاٹا بھی تھا جو بڑی بیونی کا دعویدار رہا تھا مگر ناکام رہا۔ واقعات مذکورۂ بالا سے واضح ہوگا کہ باوجودیکہ بغاوت پھیلتی جاتی تھی اور اس کے انسداد کے لیئے افواج بعجلت جمع کی جا رہی تھیں مگر ساہوکاروں کی جوریاں اپنے مخالفین کو جلا وطن کرنیکے پر لطف شغل میں مصروف تھیں سینٹ میں بھی ان کی جماعت کو

---

[۱] قانون ویریا اور کمیشن کے لیئے دیکھو سسرو، بروٹس ۸۹-۳۰۴ پر واس کارڈس۔ پر دکار نیلبیس ۹۷۔ ایسکونیس صفحات ۲۲-۷۹۔ اپین کیم ۷، ۳۰ اور سسرو اور ویلیرس میکسیمس کی فہرستیں

باب ۴۳

غلبہ حاصل ہوگیا تھا مگر سینٹ نے موقع پاکر حکم دے دیا کہ موجودہ مشکلات کے دوران میں معمولی عدالتوں کی کارروائی ملتوی کردی جائے البتہ دیریس کے کمیشن کی کارروائی جاری رہے ۔

حالات جنگ کے ماخذ

(۴۸) قبل اس کے کہ ہم جنگ اطالیہ کی معرکہ آرائیوں کا ذکر کریں اپنے ماخذ اور موقعہ جغرافیائی کا بھی ذکر مناسب ہے ۔ ماخذ کے ناقابل اطمینان ہونے پر جملہ مورخین کو اتفاق ہے جنھوں نے ان پر تنقیدی نظر ڈالی ہے ۔ اہل کار نے لیئس سی سے نا کی تصنیف کا جس میں اس جنگ کا مفصل تذکرہ تھا ضائع ہو جانا ناقابل تلافی ہے کیونکہ وہ نہ صرف معاصرین (۱۱۹-۶۷ ق م) میں تھا بلکہ سیلسٹ نے اس کی جو تعریف کی ہے اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس مصنف کو جمہوریت پسندوں یعنی میریس کی جماعت سے ہمدردی تھی نہ کہ سولا اور امرائے سینٹ سے ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایک جانب غیر جانب دار رہا ہو اور کم از کم اس تذکرے سے ہم کو ایک قابل وثوق ذریعہ مل جاتا جس سے ہم دوسرے تذکروں کی صحت کی تحقیق کرسکتے کیونکہ یہ سب تذکرے ان تصنیفات سے متاثر ہوئے ہیں جو اس فریق کی حمایت میں لکھی گئی ہیں جو خانہ جنگی میں غالب رہا اور جو اس جنگ سے نہ صرف پیدا ہوا بلکہ اس کا ایک جزو بھی تھا کیونکہ بوجہ مرور زمانہ روما کے تمدن اور ادبیات میں جمہوریت پسند اور قدامت پسند فریقوں میں ایک حد فاصل قائم ہو گئی جس کی وجہ سے واقعات حالیہ کا بلا رورعایت تحریر میں لانا دشوار تھا ۔ جنگ اطالیہ کے جو تذکرے ہم تک پہنچے ہیں ان میں بلا شک وشبہ سولا کے موافق روایات غالب ہیں ۔ روایات مذکور کے اثر سے واقعات کے صحت کے ساتھ بیان کرنے میں جو کمی ہوئی ہے اس کا کما حقہ تعین کرنا

سلہ چیپر نے اپنی تاریخ میں سسینا کی تاریخ کے منتشر ٹکڑوں کو جمع کیا ہے جن سے تفصیلی حالات تو بہت کم معلوم ہوتے ہیں البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ نہایت سختی کے ساتھ ہوئی اور روما کی اندرونی مشکلات پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے ۔

باب ۳۴

ایک نہایت مشکل اور نازک کام ہے میریس اور سولا کی سوانح عمریوں میں پلوٹارک اس جنگ کا تفصیل کے ساتھ مطلق ذکر نہیں کرتا۔ اس نے صرف ایک کلیہ لکھ دیا ہے یعنی اس جنگ سے میریس کی شہرت گھٹ گئی اور اس کے رقیب کی شہرت بڑھ گئی مگر یہ نتیجہ غالباً اس نے سولا کے خود نوشتہ سوانح سے اخذ کیا ہے۔ لیوی[۵۱] کی تاریخ کے اس حصے کے ضائع ہوجانے سے واقعات کثیر ہماری نظروں سے چھپ گئے ہیں جن سے غیر واضح واقعات پر روشنی پڑ سکتی۔ جو خلاصے موجود ہیں اور فلورس، یوٹروپیس، آروسئیس اور دیگر مصنفین کے مختصر خلاصوں میں اس کی تصنیف کی جو جھلک ہے اس سے ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ سولا کے موافق روایات کا اس پر بھی اثر تھا۔ ڈائوڈورس[۵۲] کے باقی ماندہ اوراق میں بھی اس جنگ کے متعلق چند قابل لحاظ تفصیلی واقعات مندرج ہیں خصوصاً متحدین کے دستور اساسی کے متعلق اس جنگ کا مفصل ترین تذکرہ جو موجود ہے ایک دوسرے یونانی مصنف اپیین[۵۳] کا لکھا ہوا ہے۔ یہ شخص ایماندار ہے اور پھر دوسری صدی مسیحی کے کسی مورخ کو ان جذبات سے کوئی تعلق نہ تھا جن کی وجہ سے اس جنگ کے تذکرے ناقابل اعتبار رہیں۔ مگر بعض واقعات کو اس نے حذف کردیا ہے اور کہیں کہیں غلطی بھی کی ہے جس کی وجہ سے اس مورخ کی شہادت کو نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ ویلیس[۵۴] نے جو کچھ لکھا ہے گو وہ مقدار میں کم ہے اور عام واقعات سے متعلق ہے مگر تاہم قابلِ قدر ہے۔ ویلیس گو اطالوی الاصل تھا مگر اپنے بزرگوں میں سے

---

۵۱ لیوی خلاصہ ۷۲-۷۶۔ فلورس دوم ۶۔ یوٹروپیس پنجم ۳۔ آروسیس پنجم ۱۸۔ وکٹر ۶۳-۶۷-۷۲-۷۵۔

۵۲ ڈائوڈورس ۳۷۔

۵۳ اپیین یکم ۳۴-۶۴ مع حواشی انشٹرفاں ڈیوڈسن۔

۵۴ ویلیس دوم ۱۵-۱۸، ۲-۲-۲۱-۱-۲۹-۱۔

باب ۱۴

ایک شخص کا تذکرہ کرتا ہے جس نے اس نازک موقع پر روما کا ساتھ دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی تیقن کے ساتھ متحدین کے مقاصد کو مبنی بالانصاف قرار دیتا ہے۔ دوسرے مصنفین نے متفرق واقعات کا جستہ جستہ ذکر کیا ہے سسرو کے اقوال کی اہمیت بھی موقع اور محل کے لحاظ سے ہے۔ اسٹرابو[۵۱] (جغرافیہ نویس) اور پلینی اوسلے کی تصانیف اور ویلیریس میکسی مس اور فرانٹی نس کی روایتوں سے کچھ حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ڈائیون کیسیس[۵۲] کی تاریخ کے حصۂ متعلقہ کے دو چھوٹے مگر اہم ٹکڑے باقی ہیں۔ ان مختلف روایات میں بہت سے اختلافات ہیں[۵۳]۔ واقعات مختلف اشخاص اور مقامات سے متعلق کر دیے گئے ہیں اور ایک اہم دستوری معاملے کے متعلق شہادتوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ مصنفین حال کی جدت اس کے رفع کرنے سے قاصر ہے۔ مگر فی الجملہ ہمارے ماخذ میں بجائے اختلاف کے اتفاق زیادہ ہے۔ البتہ واقعات کی صحت معلوم کرنے میں شہادت کا ناکافی ہونا سد راہ ضرور ہے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم دھندلی روشنی میں راہ طے کر رہے ہیں اور تیقن کی جو جھلک کہیں کہیں نظر آ جاتی ہے اس سے بجائے اس کے کہ ہم کو تاریک مقامات کو طے کرنے اور راستہ ڈھونڈنے میں مدد ملے ہماری آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

اطالیہ کا سیاسی جغرافیہ

(۴۲۸) اب ہم اطالیہ کے نقشے[۵۴] کو پیش نظر رکھ کر شمال سے جنوب تک اس پر نظر ڈالیں گے اور بتائیں گے کہ بغاوت کے مشتعل ہونے کے وقت

---

[۵۱] اسٹرابو پنجم (کل) ششم (۱)

[۵۲] ڈائیون کیسیس ۹۸-۱۰۰۔

[۵۳] پینا کا محاصرہ بطور ایک مثال کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ ڈائیوڈورس ص ۳۷، ۱۹، ۲۰ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ شہر روما کا طرفدار تھا مگر ویلیریس میکسی مس (ہجم ۷، ۷) رومنوں کو محاصرہ کنندہ بتاتا ہے۔ غالباً پہلا بیان صحیح ہے پینا کے دو محاصرے ہونا غالباً صحیح نہیں۔

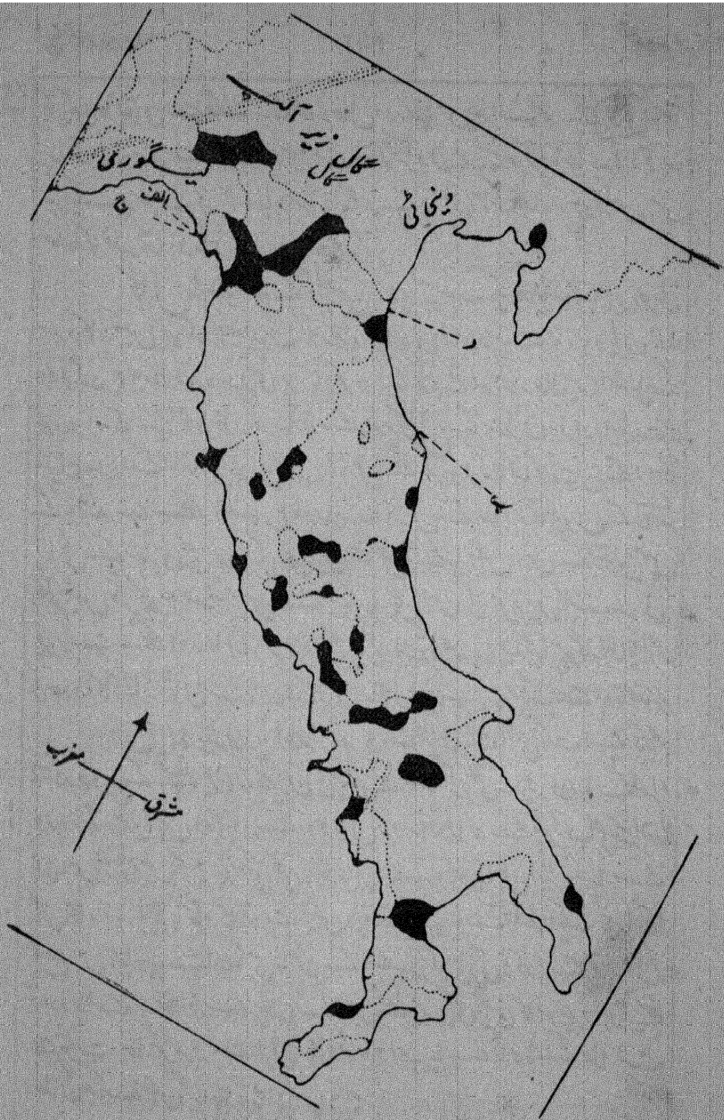
[۵۴] اس فقرے میں بیلوچ کی کتاب ڈراٹالش بنڈ (مع نقشہ) اور سلسلۂ میولر گرنڈ ری (برتی) اطالیہ کے نقشوں سے مدد لی گئی ہے۔

باب ۴۳ کن کن طریقوں سے ملک کے خط و خال اور سیاسی جغرافیے سے فوجی حالات پر اثر پڑا۔ مناسب ہوگا کہ وسیع جزیرہ نما کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر ایک پر حرف (ح) یا (ر) لگا دیے جائیں تاکہ معلوم ہو کہ کس میں حلفا کو غلبہ تھا اور کس میں رومنوں کو۔

گال ماسوائے آلپس اور لیگیوریا سے ہمیں کوئی سروکار نہیں کیونکہ لاطینیوں اور شہریوں کی زبردست نوآبادیاں اور وہ لوگ جو ضبط شدہ اراضی پر آباد کر دیے گئے تھے ہر صورت میں اضلاع مذکور کو روما کے لیے محفوظ رکھ سکتے تھے۔ قوم گال کے متفرق افراد بہ حیثیت اجیر سپاہیوں کے حلفا کی افواج میں شامل تھے مگر یہ لوگ غالباً کوہ آلپس کے ادھر وار کے باشندے تھے۔ اضلاع ماورائے آلپس کے علاوہ گالیوں کے دوسرے قبائل کے سپاہی بھی روما کی فوج میں شامل تھے یا نہیں اس کے متعلق ہمیں علم نہیں مگر کچھ عرصہ قبل ہی سے لیگیوری اس کی فوج میں بھرتی ہو رہے تھے اور غالباً اس موقع پر بھی ان کو بھرتی کیا گیا ہوگا اطالیہ خاص کی حدود کا آغاز شمال مشرق میں ایسس اور شمال مغرب میں میکرا سے ہوتا تھا۔

(ح) ایٹروریا اور امبریا کے شمالی حصے ابھی تک اپنے قدیم باشندوں کے قبضے میں تھے جن کی حیثیت حلفا کی تھی۔ ایٹروریا کے امراء اور وہ شہر جن میں وہ آباد تھے دونوں روبہ انحطاط تھے مگر اب بھی کثیر التعداد فوج اس ضلع میں جمع ہو سکتی تھی۔ تاریخی زمانے میں اہل ایٹروریا نے کبھی بکار آمد باہمی اتحاد کا ثبوت نہیں دیا تھا۔ امبریا کے حلفا ایک پہاڑی ضلع میں آباد تھے اور ایپی نائن کے سلسلۂ کوہی کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت دشوار رہے ہوں گے اس خطے میں کبھی یکجہتی کا موجود ہونا نتیجے سے ثابت ہوا مگر بر وقت اہل ایٹروریا و امبریا نے روما کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔

(ا) اس کے بعد رومن مقبوضات کا ایک وسیع قطعہ ہے جو اطالیہ کے ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک پھیلا ہوا ہے۔ شمال مشرقی



نقشۂ اطالیہ ۹۰ ق م (جس میں روما کے مقبوضات ہلکی سیاہی سے دکھائے گئے ہیں (روما پر چلیپہ بنا دیا گیا ہے) اہل روما کی لاطینی نوآبادیاں گہری سیاہی سے اور حلفا کے مقبوضات سفید ہیں ۔ نقطہ زدہ خط ا ب اطالیہ کی سرکاری حد از میسکرا (مغرب) تا ایسس (مشرق) ہے۔ خط ج۔ د میکرا سے روبی کن تک ہے۔ سرکاری حدود کے آگے بڑھنے کے متعلق (دیکھو فقرہ (۹۲۱) یہ نقشہ بیلوچ کی کتاب

ساحل پر شمال میں آریمینئم کی لاطینی نوآبادیاں اور جنوب میں ہیاٹریا اس ساحلی قطعے کی حدود جو بالکل یا قریب قریب سارا اہل روما کا تھا جنوب مغرب میں جو قطعہ ملک کوسا کی لاطینی نوآبادی سے آسٹیا تک ہے وہ شہریوں کی نوآبادیوں کی وجہ سے خوب محفوظ تھا۔ اندرون ملک میں جنوبی ایٹرویا مشرقی امبریا اور پیکینم کے بڑے بڑے اضلاع آگر رومانش (اراضی اہل روما) کی قبیل سے تھے جن پر بڑے بڑے زمیندار قابض تھے یا رومن مستعمرین جنھیں قطعات اراضی دیے گئے تھے یا قدیم باشندے جن کو (اب۔ اگرنیم شہری بنا یا گیا تھا) مگر اب پورے حقوق شہریت حاصل تھے اور شمال میں ساحل پر یا اس کے قریب شہریوں کی نوآبادیاں تھیں۔ ان کے علاوہ بہت سی لاطینی نوآبادیاں بھی تھیں جن کو اہل روما کی شمالی پیش قدمی کے آثار کہنا بجا ہوگا اسی قطعۂ ملک کی حدود میں جو بالکل روما کا تھا حلفا کی بھی چند بستیاں تھیں مثلاً اہل امبریا کا شہر کامیرینیم اور یونانی یا نیم یونانی شہر اینکونا جو شمالی مشرقی ساحل کا سب سے بڑا بندرگاہ تھا۔ یہ دونوں مقام وفاداری پر قائم رہے مگر اہل پیکینم کا شہر ایسکولم بغاوت کا مرکز ہوگیا۔ اس شہر کے بالکل علیحدہ ہونے سے باغی سرغنوں نے اس کی حفاظت کی بہت کوشش کی اور اس کے جغرافیائی موقع کے لحاظ سے اہل روما بھی اس پر قبضہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ اس خط پر واقع تھا جس کے ذریعے سے متحدین امبریا اور ایٹرویا کے حلفا سے فوجی تعلق پیدا کرسکتے تھے اور اسی تعلق کو روکنا اہل روما کے پیش نظر تھا۔ ایسکولم کے جنوب میں قوم سابن کا پہاڑی ملک تھا مگر یہ لوگ بالکل رومن ہوگئے تھے اور ان کو پورے حقوق شہریت مل چکے تھے جس کی وجہ سے یہ ملک گویا روما کا ایک قلعہ ہوگیا تھا۔ اس لیے ایپی نائن کے سلسلہ کوہ کو طے کرنا یا سلسلۂ مذکور کے شمال کی طرف جا کر امبریا اور ایٹرویا میں بغاوت مشتعل کرنا یا وہاں کے باغیوں کو امداد پہنچانا سخت دشوار تھا اور متحدین کے سپہ سالار اس امر کو صرف روما کی موجودہ کمزوری کی وجہ سے ممکن خیال کرتے تھے۔

(ا) شہر روما کے شمال میں اس اہم قطعۂ ملک سے ملحق شہر مذکور کے مشرق اور جنوب مشرق کے اضلاع تھے جن میں اہل روما کا اقتدار عرصۂ دراز سے قائم تھا مشرق میں کارسیولی اور البا کی لاطینی نوآبادیاں تھیں جو قبیلۂ مارسی کی شمالی سرحد کی نگہبانی کرسکتی تھیں اور قدیم لاطینی اور ہرنکی حلفا کی ریاستیں جو اپنی وفاشعاری پر قائم تھیں ان سے ملی ہوئی روما کی سرکاری اراضیات تھیں جن پر ایسی جماعتیں قابض تھیں جو عرصۂ دراز سے سلطنت روما میں شامل ہوگئی تھیں اور ایام قدیم کی چند لاطینی نوآبادیاں بھی تھیں۔ روما کی جنوبی پیشقدمی اور سامنیوں کے ساتھ جو زمانۂ قدیم میں لڑائیاں ہوئیں تھیں ان کی یادگاریں وہ لاطینی اور شہری نوآبادیاں تھیں جن سے ساحل اور کیمپینا کی سڑکوں کی حفاظت ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ اس خطۂ ملک میں تمام پرانے قبائل اور اتحاد معدوم ہوچکے تھے اور قبائل ایکوی، واسکی، آرونکی اور سیڈیکینی کے جو افراد باقی رہ گئے تھے سب رومن ہوچکے تھے۔ عرصۂ دراز سے امن وامان کے قائم رہنے اور فن زراعت میں تغیرات کے ہونے سے جنوب ایٹروریا کی طرح اس ملک میں بھی آزاد باشندوں کا فوجی جوش ایک حد تک کم ہوگیا تھا مگر تاہم ان اضلاع کی صورت ایک زبردست قلعے کی تھی جس سے روما پہنچنے کے راستوں کی حفاظت ہوتی تھی۔

(ح) رومن مقبوضات مذکورۂ بالا کے شمال اور مشرق میں چھوٹی پہاڑی قوموں یعنی مارسی، پیلگنی، ویسٹنی اور مارو کینی کے مسلسل مقبوضات تھے جو ایپی نائن سے بحرۂ ایڈریاٹک کے ساحل تک پھیلے ہوئے تھے ان کے جنوب میں باقی ماندہ سامنی تھے اور ان کے مشرق میں ساحل پر فرینٹانی تھے۔ یہ قبائل مثل اپنے آبا و اجداد کے ایک حد تک جماعتوں میں متحد تھے بحیثیت حلفا کے روما کے لیے ان کی امداد نہایت قیمتی تھی کیونکہ اطالیہ کے بہترین پیدل سپاہی اسی خطۂ ملک کے تھے اور انھیں کی بدولت روما کو بہت سی معرکہ آرا لڑائیوں میں کامیابی نصیب ہوئی تھی اور چونکہ مثل رومنوں کے ان کی فوجی تربیت ہوئی تھی اور ہتھیار بھی ویسے ہی ہوتے تھے اور ان کے افسر بھی

باب ۲۳

اچھے تھے لہذا ان سے بہتر سپاہی مشکل سے مل سکتے تھے۔ مگر مثل تجربہ کار رومن سپہ سالاروں کے ان کے سپہ سالاروں کو افواج کی تعداد کثیر کی کمان کرنے کا تجربہ نہ تھا اور ان کے لئے یہ بھی ممکن نہ تھا کہ فوراً ایک بکار آمد اتحاد عمل پیدا کریں جس کی فوجی حکمت عملی کی کامیابی کے لیئے ضرورت ہے۔ اقوام مذکور میں سے جو شمال میں تھیں ان میں سے مارسی روما سے قریب ترین تھے اور اس وجہ سے اس جنگ کو جنگ مارسی کہتے ہیں اس قوم کا یہ فریضہ قرار دیا گیا تھا کہ روما کو شمال میں جنگ میں مشغول رکھے اور اگر ممکن ہو تو امبریا اور ایٹروریا کے حلفا کو ہتھیار اٹھانے پر آمادہ کرے۔ جنوبی یا سامنی حصے کے ذمے دیگر فرائض تھے۔ سامنیوں کے ملک میں الیسرنیا کی لاطینی نوآبادی تھی اس قلعے کے لیئے فریقین میں خوب جنگ ہوئی کیونکہ قابض کے لیے یہ قلعہ نہایت مفید تھا۔

مارسی

سامنی

(۱) قبائل کے اس مجموعے کے جنوب میں جو بغاوت کا مرکز تھا کیمپینیا کا زرخیز خطہ واقع تھا جہاں اراضی سرکاری (آگر رومانا) کے وسیع خطے تھے جن پر ضلع کیپوا میں سرکاری پٹہ دار اور ساحل پر نوآباد شہری قابض تھے۔ وسط میں نولا اور نوکیریا سے لیکر اندرون ملک میں بینوپولیس تک حلفا کے شہر تھے اور خلیج کے کنارے بھی چند شہر تھے اس خطے میں کئی تمدن دوش بدوش موجود تھے۔ قدیم سامنی فاتحین کی اولاد بہ تعداد کثیر موجود تھی اور زبان آسکن اور قوم سابیلی کی روایات مفقود نہیں ہوئی تھیں۔ بحری اضلاع میں یونانی اثر ابھی تک غالب تھا جو غالباً روما کے موافق تھا۔ مگر اس یونانی اثر کی موجودگی کی وجہ سے اندرونی اضلاع میں رومن تمدن جاری نہ ہو سکا اور اسی لیئے ان کی وفاداری مشتبہ رہی اور یہ نواح جنگ کے بڑے مرکزوں میں رہا۔ تاہم ابتداً کیمپینیا اہل روما کے قبضے میں تھا اور متحدین اس کے ذرائع کو اپنے قابو میں صرف لڑ بھڑ کر کر سکتے تھے جس پر وہ بالکل تیار تھے۔ زمانۂ موجودہ کے گھٹے ہوئے ضلع سامنیم کے جنوب مشرق میں بینیوینٹم اور لوکیریا کی لاطینی نوآبادیاں تھیں اور ان کے

باب ۱۴

درمیان میں اہل لیگیوریا کی ایک بستی تھی جو یہاں منتقل کردیے گئے تھے۔ یہ اہل روما کی ایک چال تھی یعنی انھوں نے شمال کے سامینوں اور ان کے ہم نسل قبائل ہرپینی اور لوکانی کے درمیان ایک حد فاصل کردی تھی۔ اس ردمن خطے کو گھیر کر علیحدہ کردینا یا اس میں گھس کر فتح کرلینا باغی سرغنوں کا مقصد تھا۔

(ا) لوکانیا کا جنوبی ساحل اور خلیج پیسٹم سے کوبیا (تھوری ای) تک رومنوں یا دفادار حلفا کے قبضے میں تھا اور جزیرہ نمائے برونی کے حالات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس جنگ سے اس کو تعلق نہیں ہے۔

(ح) ہرپینی اور اندرون ملک کے لوکانی قدیم سابیلی حملہ آوروں کی اولاد تھے اور ان کا ملک گویا سامینم کا ایک جزو تھا جس کو روما نے فتح کرکے اپنے مقاصد کے لیے ان کے ہمقوموں سے علیحدہ کردیا تھا۔ ان کی بغاوت سے متحدین کے ملک میں ایک رقبہ کثیر کا اضافہ ہوگیا۔ ان کی فوجی امداد بھی نسبتہً قابل قدر تھی یا نہیں ذرا مشتبہ ہے۔ وینوسیا کی بڑی لاطینی نوآبادی جنوبی باغیوں کے پہلو میں گویا ایک خار تھی اور اس پر قبضہ کرلینا ان کا مقصد اولین تھا۔

(ح ۲) اقوام مذکورۂ بالا کے شمال میں وہ خطۂ ملک ہے جو اپیولیا کے نام سے عموماً مشہور ہے اور جس میں وہ قدیم باشندے آباد ہیں جن کو سابیلیوں نے جنوب کی طرف بھگا دیا تھا۔ اس لیے اس کی آبادی میں یگانگی نہ تھی اور اس کے مختلف اجزا کو آپس میں مل کر کام کرنے کے لیے متحد کرنا دشوار تھا۔ سرکاری اراضی کا ایک قطعہ بھی اسی خطے میں تھا اور سیپانٹم کی شہری نوآبادی بھی۔ دیگر اضلاع کی طرح اپیولیا میں بھی بے چینی تھی مگر اس کو مشتعل کرنے کے لیے متحدین کی ایک فوج کی موجودگی اور وینوسیا پر قبضہ ضروری تھا۔

(۱) اطالیہ کی جنوبی مشرقی (ایڑی) کو بالکل جنگ سے تعلق نہ تھا۔

باب ۴۳

برنڈیسیم میں ایک لاطینی نوآبادی اور ٹارنٹم میں ایک شہری نوآبادی کے ہونے سے ان اہم بندرگاہوں پر اہل روما کا قبضہ ہونا یقینی تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ بحری تجارت کے تمام مرکز رومنوں کے قبضے میں تھے اور ان کو بندرگاہوں کی طرف سے کسی قسم کا کھٹکا نہ تھا کیونکہ جو حلفا کے قبضے میں بھی تھے مثلاً نیوپولیس اور ریجیئم زیادہ تر یونانی تھے جو روما کو اپنا آقا خیال کرتے تھے ؛

روما کے فوجی مقاصد

(۳۴۸) اس بغاوت عظیم کو سمجھنے کے لئے اطالیہ کے جغرافیے پر نظر ڈالنے میں ہمارے لیئے ضروری ہے کہ حلفا کے اہم فوجی اغراض کو واضح کر دیا جائے۔ ان کے دفع کرنے کے لیئے اہل روما نے جو تجاویز کی تھیں اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے ؛

(۱) اہل ایٹروریا اور امبریا کو اصلی باغیوں سے علیحدہ رکھا جائے اور اضلاع مذکور میں بغاوت نہ ہونے دیجائے اور اگر ہو تو اس کا فوری انسداد کیا جائے۔ اس غرض سے شمال میں معرکہ آرائیاں ہوئیں، اسکولم کا محاصرہ کیا گیا اور ۹۰ ق م میں قانون جولیا نافذ کیا گیا ؛

(ب) روما کی حفاظت کرنا۔ اس کے لیئے بہترین طریقہ یہ تھا کہ خود مارسی اور دیگر حلفا پر حملہ آور ہوں ؛

(ج) کیمپینیا پر قبضہ رکھکر سامینوں اور جنوب کے متمدین کو مل کر جنگ کرنے سے روکا جائے جنوب کی معرکہ آرائیوں کا مقصد یہی تھا جن کی ابتدا شمال میں بغاوت فرو کرنے کے بعد ہوئی ؛

(ح) باغیوں کو باہر سے امداد نہ پہنچنے پائے اور روما کے لیئے جس قدر امداد مل سکے لی جائے۔ سمندر کے ساحلوں پر قبضہ ہونے سے یہ مقصد بھی حاصل ہو گیا ؛

(ہ) باغیوں کے سپاہیوں کو فرار ہونے پر آمادہ کر کے ان کو کمزور کیا جائے۔ اس کے لیئے ۸۹ ق م میں قانون پلاٹیا پاپیریا نافذ کیا گیا ؛

باب ۱۴
باغیوں کا دارالسلطنت اور ان کا دستور حکومت

(۴۴۸ ق م) باغی حلفا کے لیئے ایک مرکز کی ضرورت تھی جو ان کی متحد حکومت کا صدر مقام بھی ہوتا۔ اس کام کے لیئے شہر کارفی نیسم کا انتخاب کیا گیا جو کوہ اپی نائن کے مشرقی جانب قبیلہ پلگنی[۱] کے ملک میں واقع ہے۔ اس شہر کا نام تحریک حالیہ کی مناسبت سے اطالیہ رکھا گیا اور اسلحہ وسامان حرب اور روپے کا ذخیرہ بھی یہیں جمع کیا گیا۔ حلفا کے دستور میں سینٹ اور حکام (مجسٹریٹوں) کے قدیم عناصر موجود تھے۔ ڈائوڈورس نے جو تفصیلی حالات بیان کیئے ہیں اگر ان کو قابل وثوق خیال کیا جائے تو سینٹ کے ۵۰۰ اراکین تھے۔ اس جماعت کو جملہ اقتدارات حوالے کیئے گئے تھے۔ مورخ یہ نہیں بیان کرتا کہ اقتدارات کس نے حوالے کیئے تھے۔ مگر اس امر میں شک نہیں کہ یہ اراکین کسی نہ کسی طور پر اقوام متحدہ کے نائبین تھے اور ہر ایک رکن رکین اتحاد کے نائب اس جماعت میں موجود تھے کیونکہ سینٹ کی محدود تعداد کی اس کے علاوہ کوئی توضیح نہیں ہو سکتی۔ ایک نہایت نازک موقع پر اشتراک عمل کے لیئے ایسی بااقتدار جماعت کی ضرورت تھی۔ جو بہ لحاظ قانون ویسی تھی جو روما کی سینٹ بہ لحاظ واقعات تھی مگر بایں ہمہ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ یہ وسیع اقتدارات ایام امن میں بھی باقی رہتے۔ اراکین سینٹ منتخب افراد تھے جو اپنی سلطنتوں کے سرغنہ تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کو اپنی جماعت میں سے تقررات کرنے کا اختیار دیا گیا تھا یعنی مجسٹریٹوں سپہ سالاروں کا تقرر اور ایک منتخب کونسل کا تقرر مشترک مفاد کے معاملات پر غور کرنے کے لیئے اب انھوں نے روما کے دستور کی نقل شروع کر دی تھی اور سینٹ نے عہدہ داروں کی جماعتوں (کالج) کے طریقے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ ہر سال دو کاسل اور بارہ پریٹر مقرر کرنے کی

[۱] اس امر کی اہمیت کو نیسین نے لینڈ ٹیکنک ڈیکم ۴۰۳ میں باغیوں کے دارالسلطنت کے متعلق خوب ثابت کیا ہے کارفی نیسم ایک زبردست قلعہ تھا مگر بمقابلہ روما کے سمندر سے اس کی مسافت زیادہ تھی۔

باب ۱۲

تجویز کی گئی۔ اغراض جنگ کے لیئے اطالیہ کو دو صوبوں میں ایک ایک کانسل کے تحت تقسیم کیا گیا اور ہر کانسل کے ماتحت چھ پریٹر تھے۔ شمالی حصے کی کمان کیو پاپیے اپڈٹیس سیلو (مارسی) کے سپرد کی گئی اور جنوبی حصے کی سی پاپیس میوٹیلس (سامنی) کو جن بستیوں کے متعلق شبہ تھا کہ ان کا رجحان روما کی طرف ہے ان کو اپنا شریک کرنے کے لیئے ان سے احتیاطاً چند شخص بطور کفیل لے لیئے گئے تھے۔ اتحاد کی پختگی کے ثبوت میں ایک مشترک سکہ بھی مسکوک ہوا جس میں کتبۂ لاطینی یا آسکن زبانوں میں شمال و جنوب کی زبانوں کے لحاظ سے تھا۔ بہ حالت موجودہ اتحاد کے پختہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا کیونکہ جملہ اقوام اور ان کے سربرآوردہ اشخاص مشترک مقصد کے حصول کے لیئے کوشاں رہے تھے۔ مگر نتیجے سے اصل واقعے کا اظہار ہوتا ہے جو بغاوتوں کی تاریخ میں ایک معمولی بات ہے یعنی اس تحریک کے سرغنے اپنے پیرووں سے زیادہ آگے بڑھنا چاہتے تھے جن میں سے ہزاروں آدمی اس جنگ کو حقوق شہریت روما کے حصول کا ایک زینہ خیال کرتے تھے۔ اگر دوسرے اشخاص مثل پاپیے اڈلیس اور پاپیس ایک جدید مخلوط سلطنت قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر محدود خیالات کے لوگ ان کی اس الوالعزمی کی داد دینے کو تیار نہ تھے اور یہ پھر کسی جدید سلطنت کے مقابلے میں روما بہ لحاظ اپنی گزشتہ کامیابیوں کے لوگوں کو اپنی طرف زیادہ مائل کر سکتا تھا۔ اگر چھوٹی چھوٹی اقوام کو جو منفرداً اپنی ہستی کو قائم نہ رکھ سکتی تھیں کسی بڑی سلطنت میں شریک ہو جانا ضروری تھا تو ان میں سے زیادہ تر لوگ ایسی سلطنت کو پسند کرتے جو عرصۂ دراز سے قائم تھی اور خصوصاً جن لوگوں کو روما کے بیرونی مقبوضات سے جلب منفعت کی حرص دامنگیر تھی یہ خیال ان کے دلوں میں ضرور گزرتا ہوگا کہ اگر وہ سلطنت روما کو تہ و بالا کر دیں تو بطور خود وہ ان مقبوضات پر دسترس حاصل نہ کر سکیں گے۔ المختصر روما کی طرف سے مراعات کی امید سے اتحاد موجودہ ہر وقت معرض خطر میں تھا۔ لڑائیوں کے لیئے اتحاد اطالی پوری طور پر اپنے تئیں تیار کر رہا

باب ۱۳

سپاہیوں کی بہادری کی وجہ سے تیار تھا لیکن طولانی جنگ کے لئے وہ وہ اس قدر تیار نہ تھے جتنا کہ بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ صرف سامینوں میں اہل روما سے ایسی سخت نفرت تھی جو شدید نقصانات اور جنگ کے تشدید فراز کو برداشت کر سکتی تھی [۱]

افواج میں غیر ملکی عناصر

(۵۴۸) قبل اس کے کہ سنہ ۹۰ء کی باضابطہ معرکہ آرائی شروع ہو جو سنہ ۹۱-۹۰ء کے موسم سرما میں وقوع میں آئی فریقین تیاری میں مصروف رہے۔ سر ولیپس کا جو حشر ایسکولم میں ہوا اس سے ثابت ہو گیا کہ حلفا اب گیدڑ بھبکی میں نہیں آ سکتے تھے۔ اب ملک بحالت جنگ تھا اور باغیوں کو بغاوت کا ثمرۂ اولین ایک ایسے طریقے سے ملا جس سے شہنشاہی روما کے اطالی حلفا کے تعلقات کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ سالیسیپا کے بحری ڈاکوؤں کا ایک سردار اہل روما کا اسیر ہو گیا مگر کسی طریقے سے اس نے اپنی جان بخشی کرائی۔ گزشتہ نظائر کے لحاظ سے سینٹ نے اس موذی کو ایسکولم کے مجسٹریٹوں کے سپرد کر دیا۔ اس شخص کو بے ضابطہ جنگ میں ید طولٰے حاصل تھا۔ اس کو آزاد کر دیا گیا اور وہ باغیوں کا ملازم ہو گیا۔ عرصۂ قلیل میں اس نے بہت سے ڈاکو جمع کر لیئے اور روما کے مطیع ضلعات کو بہت کچھ نقصان پہنچایا [۲]۔ سر ولیپس کے علاوہ دیگر رومن حکام بھی گرفتار ہوئے مثلاً لوکانیوں نے جب جنوب میں بغاوت کی تو ایک رومن افسر [۲] کو گرفتار کر لیا مگر ایک عورت نے رحم کھا کے اسے چھڑا دیا۔ اسی قسم کے واقعات دوسرے مقامات پر بھی ہوئے ہوں گے [۲]

کیوسر ٹوریس گال [۳] ماورائے آلپس میں کوئسٹر تھا اسے حکم دیا گیا کہ اس جنگ کے لئے فوج بھرتی کرے۔ اس امر میں اس نے سعی بلیغ

---

[۱] ڈایوڈورس ۷-۳-۱۶- آروسیس پنجم ۱۸-۱۰-

[۲] لیوی خلاصہ -۷۲-

[۳] پلوٹارک سرٹوریس ۴- سیلسٹ یکم ۸۸ مارین برنخیر-

باب ۴۲

کی اور ایک زبردست گالی فوج کا روما کی موجودہ افواج میں اضافہ ہو گیا۔
لاطینی نوآبادیاں[1] بھی امداد پر تیار رہو رہی تھیں۔ اس سے یہ نہ خیال کرنا چاہیئے
کہ سب نوآبادیاں تیار تھیں۔ ایکویلیا کی دور افتادہ نوآبادی اس میں
غالباً شامل نہ رہی ہوگی اور ونیوسیا سے بھی فوج نہ آئی ہوگی جو ہر طرف سے
دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔ مگر لاطینی غالباً سب روما کے طرفدار تھے۔
حلفا میں بھی علاوہ یونانی شہروں کے بعض روما کے طرفدار تھے وسٹنی
کا شہر پناؔسس کی ایک مثال ہے جہاں کے باشندے اپنی اولاد کی محبت
سے بھی جو بطور کفیل لے لی گئی تھی باغیوں کی شرکت پر رضامند نہ ہوئے
مگر اس قسم کی مثالیں شاذونادر ہیں۔ ضلع سرمینی میں ایک مقامی امیر[2] نے
ایک لیجن روما کی امداد کے لئے بھرتی کی تھی مگر اس واقعے کا اسی
موقع پر ہونا مشکوک ہے اور مستثنیات سے بھی ہے کیونکہ یہ معلوم
نہیں کہ اس نے ان سپاہیوں کو کیا لالچ دلایا تھا مگر یہ امر واقعی ہے کہ غیر ملکی
سپاہی اس جنگ میں روما کی طرف سے لڑے تھے۔ مثلاً اہل نومیڈیا[3] کی ایک
جماعت کا ذکر ہے اور ممکن ہے کہ دوسرے بھی ہوں۔ انھیں ٹیلیک کہتا
ہے کہ رومن مصنفین اس امر کو تسلیم کرنے سے گریز کرتے ہیں کہ روما کا بیرونی
امداد پر کس قدر انحصار تھا اور اس جنگ کے متعلق ناخوشگوار واقعات
پر پردہ ڈالنے کا اور بھی خیال رہا ہوگا۔ کریٹ کے تیرانداز[4] کے قصے سے
ظاہر ہے کہ باغیوں کی فوج میں بھی اجیر سپاہی شریک تھے۔ ایک رومن
کانسل اس شخص کو اپنے موجودہ آقاؤں کو چھوڑ کر رومن فوج میں شریک
ہونے پر آمادہ کر رہا تھا۔ پہلے اس نے تیرانداز کو شہریت روما عطا کرنی چاہی

---

[1] لیوی خلاصہ ۷۳ سے۔

[2] ویلیس دوم ۱۶۔

[3] اپین کیم ۴۲۔۵۔۶۔

[4] ڈایوڈورس ۷۔۳۔۱۸۔

باب ۴۲

جس پر تیرانداز ہنس پڑا اور کہا کہ میرے لیے یہ عزت بیکار ہے اور آخرکار کانسل نے اس کو ایک ہزار درہم کام ختم کرنے پر دینے کا وعدہ کیا المختصر اس معرکۂ عظیم کے سر کرنے کے لیے فریقین نے کافی افواج مہیا کرنے کی کوشش میں جان لڑا دی جس کا ہمارے مختصر ماخذ سے پتہ نہیں چلتا اس لیے اس جنگ کے بڑے پیمانے پر ہونے اور اس کے اہم نتائج کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کو مبالغہ آمیز نہ خیال کرنا چاہیے۔

اہل روما کے سپہ سالار

(۶۴۴) متحدین[1] کی طرف سے ایک سفارت روما میں اسی زمانے میں اپنی گزشتہ خدمات یاد دلانے اور موجودہ دعاوی کے پیش کرنے کی غرض سے آئی مگر سینٹ (سینات) نے ان سے بہ حیثیت ایک خود مختار سلطنت کے گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ وہ روما کے حقوق سیادت سے دست بردار ہو گئے تھے اور اسی لیے جب تک وہ ہتھیار نہ ڈال دیں سینٹ (سینات) ان سے نامہ و پیام کرنے پر آمادہ ہو سکتی تھی جنگ کا سلسلہ جاری رہا اور اپیین کا بیان ہے کہ متحدین کی فوج جو میدان جنگ میں تھی اس کی تعداد ایک لاکھ کی تھی اور ان کے علاوہ مختلف سلطنتوں کی مقامی افواج بھی تھیں۔ اہل روما نے بھی کسی نہ کسی طرح اسی قدر سپاہی میدان جنگ میں بھیجے۔ باغیوں نے البا اور ایسرنیا کا محاصرہ شروع کر دیا تھا اور ان دونوں قلعوں کا محاصرہ اٹھانا نہایت ضروری تھا جب کہ سنہ ۹۰ ء کے دونوں کانسل ایل جولیس سیزر اسٹرابو اور پی روٹلیس لوپس میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہر سپہ سالار کے ساتھ پانچ لیگیٹ تھے جو جنگ کے کئی مقامات میں ایک ساتھ چھڑ جانے کی صورت میں فوج کے ٹکڑوں کی سرکردگی کر سکتے تھے حصۂ جنوبی میں سیزر کے ماتحت لیگیٹوں میں سولا بھی تھا اور شمال میں روٹلیس کے ساتھ نبرد آزما میریس تھا اور پامپیس اسٹرابو جو سال مابعد میں کانسل ہوا۔ دس لیگیٹوں کا انتخاب صرف

[1] اسپین یکم ۳۹۔

باب ۱۳

ہر ایک کی فوجی قابلیت کے لحاظ سے ہوا تھا مگر کانسل حسب سابق عام انتخاب کی رو سے مقرر ہوئے تھے اور غالباً اسی جماعت کے نامزد کیے ہوئے تھے جو اطالیوں کے حقوق کی مخالف تھی اور جو ڈروسس کے زوال کا باعث ہوئی۔ سیاسی جماعتوں کے باہمی مناقشات کسی صورت سے روما سے دفع نہیں ہوئے تھے۔ علانیہ مخالفت کا تو موقع نہ تھا مگر رعایت پسند امرا کو جنھوں نے ڈروسس کا ساتھ دیا تھا ویرلیس کے عدالت تحقیقات غداری کی کارروائیوں سے ہر وقت ہراس رہتا تھا۔ مختلف خیالات کے اشخاص میں سیاسی اختلافات کے ہونے کی وجہ سے یہ ممکن تھا کہ اعلیٰ افسروں میں ایک دوسرے پر اعتبار نہ ہوا اور یہ بھی ممکن تھا کہ ان اثرات کی وجہ سے میدان جنگ میں آپس میں اتفاق نہ رہے۔

اہل روما کی ابتدائی شکستیں

۹۰ ق م سال مذکور میں حصۂ جنوبی میں جو معرکہ آرائیاں ہوئیں وہ روما کے لیے باعث مسرت نہ تھیں۔ کانسل سیزر ایسرنیا کا محاصرہ اٹھانے کی غرض سے گیا تھا مگر شکست کھا کر اسی شہر میں جا گھسا لیکن بہت جلد اس شہر کو اپنی قسمت پر چھوڑ کر وہاں سے نکلا اور پھر شکست کھائی۔ محاصرہ حسب سابق جاری رہا اور ختم سال کے قبل ہی غذا کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے محصورین کو ہتھیار ڈال دینے پڑے۔ اسی زمانے میں لوکانیا میں ایک رومن فوج کو سخت ہزیمت ہوئی اور باغیوں نے ایپولیا پر حملہ کر کے بہت سے مقامات کو اپنا کر لیا اور اکثر یہ اتفاق ہوا کہ ان کو لڑنے کی بھی ضرورت نہ ہوئی۔ بقول ایپین[۱] ان مقامات میں اہم ترین وینوسیا کی لاطینی نوآبادی تھی کم از کم اس مقام کے روما کے ہاتھ سے نکل جانے میں کوئی شک نہیں۔ باغیوں کے سرغنہ پاپیس کے نائبین کو ہر طرف فتوحات حاصل ہو رہی تھیں مگر اہل روما کی قوت اور ذرائع کو سخت صدمہ اسی سے اپنی اصلی فوج سے پہنچا یا یعنی وہ کمپینیا میں جس پڑا جہاں کوئی رومن فوج اس کے

---

[۱] ایپین یکم ۳۹، یکم ۴۲-۴۷۔

باب ۳۱

مقابلے کے لئے موجود نہ تھی اور بغاوت کے بہت سے حامی بھی تھے شہر نولا پر غداری سے قبضہ ہوگیا، وہاں کے رومن افسر قتل کردیئے گئے اور فوج متمردین کے سلک ملازمت میں داخل ہوگئی پاپیس نے ساحل پر پہنچکر اسٹابی اے اور سالرنم پر قبضہ کرلیا۔ اہل نوکیریا[1] روما کی طرفداری پر اڑے رہے اور باغیوں نے اس کی پاداش میں انکی اراضی کو ویران کردیا۔ دوسرے شہر بھی ان کے شریک ہوگئے جس کی وجہ سے پاپیس کی فوج میں گیارہ ہزار غلاموں اور آزاد شدہ غلاموں کا اضافہ ہوگیا یہ غلام غالباً اُن امرا کی ملک تھے جو رومن تھے یا روما کے طرفدار تھے۔ اس کے بعد اس نے ایکیرے کے محاصرے کا قصد کیا اور سیزر جس کی فوج میں گالیوں اور نیومیڈیوں کی ایک زبردست جماعت کے آجانے سے اضافہ ہوگیا تھا اس کے مقابلے کے لیئے بڑھا۔ اس موقع پر اطالیہ میں روما کے طرز حکومت کی ایک جھلک ہمیں نظر آتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی شہنشاہی حکومت میں کس قسم کی پیچیدگیاں تھیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نیومیڈیا سے جگرتھا کے ایک بیٹے کو ہٹانے کی ضرورت تھی اسکو قید کرکے وینوسیا کے حکام مقامی کے سپرد کردیا تھا کیونکہ اسکی طرف سے روما کو کسی قسم کا اندیشہ باقی نہ رہا تھا مگر شہر باغیوں کے قبضے میں آجانے سے وہ بھی ان کے قبضے میں آگیا اسکے بعد وہ پاپیس کے خیمہ گاہ میں پہنچا جس نے اس سے سیزر کی نیومیڈی فوج کے ورغلانے کا کام لیا کیونکہ دونوں افواج ایک دوسرے کے مقابل میں پڑی ہوئی تھیں اور جگرتھا کا اثر اپنے ہم قوموں میں ابھی باقی تھا۔ رومن کانسل کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ اس کی افریقی فوج کے سپاہی یکے بعد دیگرے غائب ہوتے جاتے ہیں اور اسلیئے اس نے باقی ماندہ افریقیوں کو ان کے ملک روانہ کردیا سامنیوں کے سپہ سالار نے اس کے بعد رومنوں کے لشکر پر حملہ کردیا مگر نقصان کے ساتھ

---

[1] دیکھو نقشہ نقرہ ۱۰۰۰۰ اسرمیں۔

[2] اپین یکم ۴۲ ۔

باب ۴۲

پسپا ہونا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کامیابی سے روما کی ساکھ کچھ بڑھ گئی مگر غالباً اس سے کوئی نفع نہیں اٹھایا گیا۔ سیزر غالباً شمال کی طرف ہٹ گیا اور ایکیریسے کا محاصرہ جاری رہا۔ کیمپینا کے زرخیز میدان[1] کا راستہ باغیوں کے لئے کھلا ہوا تھا اور اگر اس کے ذرائع آمدنی روما کے دست قدرت سے نکل جاتے جو اس کے قبل ہی سے مالی مشکلات میں پھنسا ہوا تھا تو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا اس کے علاوہ ایسرنیا کے سقوط کی وجہ سے وینافرم بھی غداری سے باغیوں کے قبضے میں آگیا۔ سال کے ختم ہوتے ہوتے یہ معلوم ہونے لگا تھا کہ جنوبی اطالیہ میں روما کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ لیکن تذکروں کے کشتبہ ہونے کی وجہ سے شک کی بہت گنجائش ہے۔ ممکن ہے کہ اس سال کی ناکامیوں کو مبالغے کے ساتھ بیان کر کے سال آئندہ کی کامیابیوں کو چمکانا مقصود ہو بہرکیف تفصیلی حالات کا حصۂ کثیر ضائع ہوگیا ہے اور جو کچھ باقی ہے وہ واقعات کا محض ایک دھندلا سا خاکہ ہے؛

شمالی اطالیہ کی سرگذارئی

(۸۸۸) حصہ شمالی میں بھی رومنوں کو سخت ہزیمتیں ہوئیں مگر فی الجملہ اس حصے میں ان کی حالت بمقابلہ جنوب کے بہتر تھی روٹلیس کا مدمقابل پاپیا ای ڈیس سیلو تھا اس لیئے ضروری تھا کہ روٹلیس کی فوج اور افسر ہر طرح سے قابل کار اور ضابطۂ فوجی کے پابند ہوں مگر بدقسمتی سے اس کے افسروں[2] میں چند ایسے افسر تھے جن پر سیاسی اختلافات کی وجہ سے اس کو شبہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل مارسی کے سپہ سالار کو رومن فوج کی نقل و حرکت کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ آخر میں جا کر یہ معلوم ہوئی کہ رومن فوج میں اہل مارسی کے جاسوس موجود ہیں اس واقعے سے فوج میں کھلبلی مچ گئی کا نیل

[1] سسرو (deleg agr دوم ۸۰) میں بیان کرتا ہے کہ دیگر ذرائع آمدنی کے میسر نہ آنے کی صورت میں کیمپینا کی مالگزاری سے سلطنت روما بڑی بڑی افواج میدان جنگ میں رکھ سکتی تھی۔

[2] ڈایون کیاسیس ۹۸-۱

کے نائبین کو سخت شکستیں ہوئیں پر یلینا کی فوج کا زیادہ حصہ ضائع ہو گیا اس لیئے
کانسل نے اس کو برطرف کر دیا اور اس کے باقی ماندہ سپاہیوں کو میریس کے
جزو فوج میں شریک کر دیا۔ مگر تجربہ کار سپاہی (میریس) نے جب اس کو
انتظار کرنے کا مشورہ دیا تو اس نے نہ مانا اور کمین گاہ میں جا پھنسا جو اہل مارسی
کے ایک سپہ سالار بی وٹیس اسکیٹو (یا کیٹو ے) نے اس کے لئے تیار
کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رومنوں کو سخت شکست ہوئی اور خود کانسل بھی مارا گیا
مگر میریس نے جو قریب ہی تھا دشمن کی خیمہ گاہ پر جس کی کافی حفاظت کا انتظام
نہیں کیا تھا موقع سے حملہ کر کے ان کے ذخائر پر قبضہ کر لیا اور موقع جنگ
سے ان کو نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ جدید کانسل کا انتخاب نہ ہو سکتا تھا
کیونکہ سیزر جنوب میں سخت مشغول تھا اور اس کے علاوہ کئی سپہ سالار موجود تھے
سینٹ (سینات) کے حکم سے حصۂ شمالی کی کمان میریس اور کائی پیو کے سپرد ہوئی
جس نے ڈروسس کی مخالفت کی تھی۔ کائی پیو کے کمان میں شریک کیئے جانے
سے ظاہر ہے کہ سینٹ (سینات) میریس کو حسد کی نگاہ سے دیکھتی تھی کیونکہ نو برسر حکومت
جماعت اس کو پسند کرتی تھی کیونکہ وہ میریس کو حلفا کا ہمدرد خیال کرتی تھی اور
نہ امرا (آپ ٹی میٹ) جن کا رجحان سولا کی طرف تھا۔ مگر کالی پیو کسی صورت
سے پامپیائی ڈلیس کا مدمقابل نہ تھا جس نے اس کو دھوکا دیکر اپنے دام
میں پھانس لیا اور اس کو اور اس کی فوج کے ایک حصۂ کثیر کو تہ تیغ کر دیا۔
اس (فوج) کے باقی ماندہ سپاہیوں کو میریس نے لے لیا اور بہت جلد مارسی اور دوسرے
باغیوں کی فوج پر فتح حاصل کی یہ غالباً وہی جنگ ہے جس میں بقول اپین
(کلم ۴۲) سولا بھی ایک دستۂ فوج کے ساتھ موجود اور سرگرمی
کے ساتھ اس میں شریک تھا۔ مگر معلوم نہیں کہ آیا سولا کسی وجہ سے جنوبی
حصے سے شمالی حصے کو منتقل کر دیا گیا تھا (غالباً میریس کی نگرانی کے لیئے) یا
کانسل سیزر سے اس سے نا اتفاقی ہو گئی تھی یا یہ تمام قصہ محض فرضی ہے
اور سولا کی عظمت کو بڑھانے کے لیئے تراشا گیا ہے اور اپین نے
بے سمجھے بوجھے اس کو نقل کر دیا ہے۔ دوسرے حصوں میں جنگ کی حالت

باب ۱۲

یکساں نہ تھی۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک رومن سپہ سالار نے پیلگنی کو شکست دی مگر یہ لڑائی غالباً ان کے ملک میں نہ ہوئی ہو گی کیونکہ باغیوں کے دارالسلطنت کارفی نیم پر ان کی لشکر کشی کرنے کا کہیں ذکر نہیں۔ دوسری جانب پامپیس کے مقابلے پر جو پیکینم میں تھا متحدین کے تین سپہ سالار آ گئے اور اس کو فرمم کی لاطینی نو آبادی کی طرف پسپا ہونا پڑا۔ یہاں آکر وہ رک گیا مگر سروِلیس سلپی کیس جس نے پیلگنی کو ہزیمت دی تھی اسکی امداد کو پہنچ گیا۔ دشمنوں کو شکست فاحش ہوئی اور انھوں نے ایسکولم میں جاکر پناہ لی جس پر قبضہ کرنا پامپیس کا مقصد تھا۔ اس شہر کو سزا دینے کا رومنوں نے تہیہ کر لیا اور محاصرہ فوراً شروع کر دیا گیا مگر شمالی حصے میں رومنوں کی قطعی کامیابی مشتبہ تھی اور میریس کی حکمت عملی یہ تھی کہ حد درجہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ پلوٹارک (میریس ۳۳) نے جو واقعہ نقل کیا ہے اس کا تعلق غالباً اسی زمانے سے ہے۔ اس نے بیان کیا ہے کہ پامپیدیس نے میریس کے پاس طنزاً کہلا بھیجا کہ "اگر تم بڑے سپہ سالار ہو تو بڑھو اور مجھ سے آکر لڑو" میریس نے جواب دیا کہ اگر تم بڑے سپہ سالار ہو تو مجھے ایسی صورت میں لڑنے پر مجبور کرو جب کہ میں نہیں لڑنا چاہتا۔ یہ نقل صورت حال کے مناسب ہے اور ممکن ہے کہ صحیح بھی ہو۔ اسکے بعد مارسی کے ساتھ ایک دوسری لڑائی کے ہونے کا ذکر ہے مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا مگر ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ ایسکولم کے محاصرے کے لئے دشمن کی اصل فوج کو روکنے کی ضرورت رہی ہوگی اور یہ کہ حصۂ شمالی میں اہل امبریا اور اٹروریا کی بغاوت کی خبروں کے مشہور ہونے سے انتشار پھیل رہا تھا۔ باوجود تذکروں کے تشنہ ہونے کے ہم ان سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ میریس کی خدمات قابل قدر تھیں اور ختم سال پر کمان سے سبکدوش ہونے کی وجوہ یہ نہ تھیں کہ اس کی قابلیت اور سرگرمی میں کمی آگئی تھی بلکہ اور وجوہ تھیں۔

قانون جولیا

(۸۴۹) میدان جنگ سے ناموافق خبروں کے متواتر آنے سے اہل روما سخت متوحش ہو رہے تھے۔ کانسل روٹی لیس اور دیگر سربرآوردہ اشخاص کی تجہیز و تکفین سے اس قدر مایوسی پھیل گئی تھی کہ سینٹ (سینات) نے حکم دیدیا

جو شخص جہاں مرے وہیں تہ خاک کر دیا جائے۔ بحیثیت مجموعی اس مجلس عظمے نے اس نازک موقع پر عقل سلیم کو اپنے ہاتھوں سے جانے نہ دیا اور امراے روما نے بھی اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ ان میں اپنے آباد اجداد کا جوہر عالی باقی ہے۔ اسی زمانہ یعنی غالباً سنہ ۹۰ء کے موسم سرما میں روما میں یہ خبر پہنچی کہ امبریا اور اٹروریا کے حلفا نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا ہے جس کا عرصہ سے خوف تھا۔ اضلاع مذکور اس وقت تک روما کی امداد کے لئے فوجیں بھیجتے تھے یا نہیں یا انھوں نے صراحۃً یا کنایۃً انکار کر دیا تھا اس کا کہیں ذکر نہیں ان کی بغاوت کی وجہ سے سینٹ (سینات) یہ اندازہ کر سکتی تھی کہ وقت واحد میں شمال میں دشمن کا مقابلہ کرنا جو اٹروریا اور امبریا کی بغاوت کی وجہ سے قوی ہو گیا تھا اور پھر جنوب میں سابقہ نقصانات کی تلافی کرنا سخت دشوار ہے۔ بلکہ شہر روما خود معرض خطر میں پڑ جائے گا اور شمالی افواج کو روما کی حفاظت کے لئے واپس بلانا مصلحت فوجی کی نظر سے ناقابل عمل ہوگا اس کے علاوہ نہ صرف ایسکولم کا محاصرہ اٹھا دینا پڑتا بلکہ حملہ آوری سے جو اخلاقی اور مادی منافع حاصل ہوئے تھے سب دشمنوں کی طرف منتقل ہو جاتے اور روما کی بربادی میں زیادہ عرصہ نہ لگتا اب مراعات کا وقت آگیا تھا اور سنہ ۹۰ء کے اواخر میں اس مسئلے کی طرف کافی توجہ ہوئی کانسل سیزر سنہ ۸۹ء کے انتخابات کے انتظام کے لئے روما واپس آگیا تھا۔ امبریا اور اٹروریا میں بغاوت صرف متحدین کی کامیابیوں کی دیکھا دیکھی ہو گئی تھی اور کوئی ایسی تحریک نہ تھی جو عرصۂ دراز سے زیر غور رہی ہو یا جس کا نظام مکمل ہو اور ابھی تک ابتدائی حالت میں تھی۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے افواج فوراً روانہ کی گئیں اور رومن روایات میں مذکور ہے کہ دونوں اضلاع میں اہل روما کو فتح ہوئی۔ مگر فتوحات مذکور سے غالباً کوئی نفع نہیں ہوا اور آخرکار اس جدید خطرے کے رفع کرنے کا بہترین طریقہ یہ خیال کیا گیا کہ بجائے تلوار کے وضع قوانین سے کام لیا جائے۔ اس لئے کانسل نے ایک قانون موسوم بہ قانون "جولیا" پیش کر کے

باب ۱۲

نافذ کرادیا جس کی رو سے شہریت روما کے حقدار حلفا کی وہ تمام بستیاں قرار دی گئیں جنھوں نے اب تک بغاوت نہیں کی تھی یا فوراً ہتھیار ڈالدینے پر تیار تھیں اہل آٹروریا نے اس رعایت کو غنیمت سمجھا اور شمال میں فوراً سکون ہو گیا، مگر نہ صرف شمال میں بلکہ تمام اطالیہ میں اس جدید قانون کا اثر محسوس ہونے لگا کیونکہ ہر ایک لاطینی نو آبادی اور حلیف سلطنت کو جو وفاداری پر قائم تھی موقع مل گیا کہ فوراً باضابطہ طور پر اس رعایت کو قبول کرکے رومن ہو جائے اگر کسی یونانی شہر مثلاً نیوپولیس نے اس پر عمل نہیں کیا اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کو متحد باغیوں سے ہمدردی تھی بلکہ مقامی قوانین اور وسائیر کی محبت کی وجہ سے۔ اس رعایت سے نہ صرف روما کے دوستوں کی ہمتیں بڑھ گئیں اور ڈھل مل یقین سنبھل گئے بلکہ دشمنوں میں بھی ایسی امیدیں پیدا ہو گئیں جو ان کی آتش غضب کو ٹھنڈی کرنے والی تھیں۔ اس میں شک نہیں کہ حق شہریت ملنے کے یہ معنی لیے گئے ہوں گے کہ روما کے شہریوں کے ساتھ مساوات حاصل ہو جائے گی اور جدید شہری ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ مگر یہ کام سال آئندہ کے سینسروں کا تھا اور جنگ کے جاری رہنے کے سبب سے ان جزویات پر باوجود اہم ہونے کے غور نہیں کیا گیا۔ شہریوں کے درج رجسٹر کرنے کا مسئلہ کس طرح پر طے ہوا اس کا ذکر آگے آئے گا۔

جنگ کا رخ بدلتا ہے

(۵۸) اب ۸۹ء کا شروع ہوتا ہے۔ جدید کانسل نے اس پامپیس اسٹرابو اور اہل پورکیس کیٹو تھے پامپیس اسیکولم کے محاصرے میں مشغول تھا اور کیٹو اس فوج کا سپہ سالار تھا جو اہل آٹروریا کی سرکوبی کے لیے بھیجی گئی تھی۔ دونوں کانسل حصہ شمالی ہی میں تھے ممکن ہے کہ دونوں انھیں اضلاع میں رہتے ہوں اور اپنے غیاب میں کانسل منتخب ہوئے ہوں جنوبی حصے میں اور کم از کم ضلع کمپینیا میں سولا بہ حیثیت کیٹو کے نائب کے سرعسکر تھا۔ ساحل کی حفاظت کے لیے سینٹ (سینیات) نے آسٹیا سے لیکر کیومے تک تمام شہروں میں آزاد شدہ غلاموں کی محافظ فوجیں[1]

---

[1] یہ رائے کین (ص ۳۰۲) کی ہے اور غالباً صحیح ہے۔ مگر اپین کی عبارت دیکھو (۴۹) سے بھی

باب ۱۵

چھوڑدی تھیں اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جنوب کے ساتھ جو وسائل آمد ورفت
سمندر کے اسپین کے ذریعے سے تھے وہ معرض خطر میں تھے اور اسی لیئے
بحری راستے کو محفوظ رکھنا مقصود تھا۔ شمال میں باغیوں کے سرغنے امبریا
اور اٹیروریا کی بغاوت سے واقف اور وہاں کے باغیوں کو امداد
پہنچانے پر تیار رہتے۔ مگر بغاوت کے فرو ہونے کی ان کو اطلاع نہیں پہنچی تھی
اور اس لیئے انھوں نے ایک زبردست فوج موسم سرما کے وسط میں ویران
پہاڑی ملک میں سے گذرتی ہوئی باغیوں کی امداد کے لیئے بھیجی۔ لیکن اس
ملک میں سے گزرنا دشوار تھا اور پامپیس نے ان کا تعاقب کر کے لڑنے پر
مجبور کیا اور سخت شکست دی جس میں بہت سے مارے گئے اور باقی ماندہ
میں سے بہت سے واپسی میں بھوک اور سردی سے مر گئے۔ کیٹو کے حشر کے
متعلق متضاد روایات ہیں۔ اس کے سپاہیوں نے غالباً بغاوت[۱۵] کر دی تھی
اور مارسی سے لڑتا ہوا غالباً وہ مارا گیا۔ ایک دوسرا سپہ سالار سیکسٹس جولیس سیزر
بھی جو ایسکولم کا محاصرہ کر رہا تھا وہیں مر گیا۔ میریس بھی میدان جنگ سے
غائب ہو گیا۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ اس نے علالت کی وجہ سے استعفا
دے دیا مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی خصوصاً اس وجہ سے کہ اس کے
دشمن اس کو از کار رفتہ ثابت کرنا چاہتے تھے ممکن ہے کہ یہ اُن کی من گھڑت
ہو لیکن یہ بھی واضح رہے کہ اس کی عمر اب ۶۷ سال کی تھی۔ میدان کارزار
سے اس کے غائب ہو جانے کی ایک اغلب توضیح یہ ہو سکتی ہے کہ اپنی
خدمات کی قدر نہ کیئے جانے کی وجہ سے وہ ناراض ہو گیا ہو کیونکہ جنگ سمبری
کے زمانے کی طرح اب بھی اس کا یہی خیال ہو کہ بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا
اور بڑھاپے سے اس کے مزاج میں بھی کوئی اصلاح نہ ہوئی ہوگی۔ لیکن بغیر
اشد ضرورت کے روما کے امرا اس کو اس کے منصب عالی پر دوبارہ برقرار

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ مترشح ہوتا ہے کہ جہاز بحری راستے کی حفاظت پر متعین تھے۔

[۱۵] ڈایون کیسیس ۱۰۰ ؛

باب ۱۳ب

کرنا پسند نہ کرتے ہوں گے اور عوام پسندوں کو بھی سیٹرنفس کے ساتھ اس نے جو سلوک کیا تھا یاد رہا ہوگا۔ اگر ۸۹ء میں شمال میں روما کو ہزیمت ہوتی تو ممکن تھا کہ میریس کو سرعسکر کیا جاتا مگر اب وہاں حالت بہتر تھی۔ امبریا اور ایٹروریا میں سکون ہو جانے سے نہ صرف وہ افواج آزاد ہو گئیں جو ان کی سرکوبی کے لیے روانہ کی گئی تھیں بلکہ وہاں کے باشندے خود رومن ہو گئے اور حقوق شہریت حاصل کرنے کا پہلا صلہ یہ دیا ہوگا کہ وہ رومن لیجنوں میں بھرتی کر لیے جائیں اس لیے سلطنت کو خطرے سے بچانے کے واسطے میریس کو بلانے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی تھی خصوصاً اس وجہ سے کہ کانسل پامپیس اپنا کام بخوبی انجام دے رہا تھا۔ یہ شخص قابل لحاظ ہے کیونکہ اس کے طرز عمل سے شمالی حصے میں عجیب نتائج پیدا ہوئے۔ سسرو جس کی عمر اس وقت صرف ۱۸ سال تھی اس کی فوج میں ملازم تھا اور اس نے پامپیس اور اہل مارسی کے سپہ سالار کی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ قصے کا لب لباب[۵۱] یہ ہے کہ دونوں سرغنوں میں خصوصاً روما کے سپہ سالار میں کسی قسم کی عداوت نہ تھی ڈایوڈورس[۵۲] نے سال گزشتہ کے ایک اور عجیب واقعے کا ذکر کیا ہے یعنی میریس اور پاپیا ایڈلس کی افواج برادرانہ طور پر ملیں اور دونوں سپہ سالاروں نے عزیزوں کی طرح گفتگو کی۔ مگر یہ روایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی ہے اور واقعات کو غالباً یہ ثابت کرنے کے لیے کہ قصداً مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ میریس میں رومنوں کی نخوت نہ تھی بہر کیف پامپیس کا تالیف قلوب کی کوشش کرنا جس پر سلطنت روما کو پورا اعتماد تھا زیادہ قابل لحاظ ہے اس کے اس رجحان کے ساتھ کہ قانون جولیا کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس امر کا بھی کہ پکینم کی بغاوت کو فرو کرنے میں اس نے مفتوحین کی تالیف قلوب کی۔ اس شخص میں تدبیر مملکت کا مادہ تھا جس سے میریس عاری تھا اس کے اس رجحان کا عام حکمت عملی کا ایک جزو ہونے کا ثبوت۔ یہ بھی

۵۱ سسرو فلپک دوازدہم ۲۷۔

۵۲ ڈایوڈورس ۳۷۔۱۵۔

باب ۱۵

ہے کہ شمالی اضلاع میں بغاوت کے دفع کرنے کے لیے ۸۹ ق م میں بھی وہ بطور پرو کانسل اپنے عہدے پر قائم رکھا گیا۔ اس جنگ میں اس کے ساتھ اُس کا بیٹا نے الیس بھی تھا جس کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کی تھی اور جو فن حرب سیکھ رہا تھا۔ اس لڑکے کی قسمت میں یہ لکھا تھا کہ سکینیم میں اپنے باپ کی ہر دلعزیزی سے نفع اُٹھائے اور ایک مشہور سپہ سالار ہو کر زمانہ مابعد میں "پامپی اعظم" کے نام سے موسوم ہو۔

شمالی بغاوت کا انسداد

(۸۹ ق م) ایسکولم کے محاصرے کا زیادہ ذکر نہیں آتا مگر بلا شک و شبہ شمالی معرکہ آرائیوں کا یہ جزو اعظم تھا اور اگر اس پر قبضہ ہو جاتا تو متحد اقوام زیر سرکردگی مارسی کی ہمت پست ہو جاتی۔ ویلیس نے ایک لڑائی کا ذکر کیا ہے جس میں ۷۵۰۰۰ رومن ۶۰۰۰۰ اطالیوں سے لڑے تھے اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اسی زمانے میں دوسری افواج بھی ملک کے دوسرے حصوں میں مصروف پیکار تھیں۔ غالباً اسی زمانے میں اس شہر کے ایک باشندے مسمی جوڈیسیلس نے جو اپیولیا میں باغیوں کی ایک فوج کا افسر اعلیٰ تھا محاصرہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ محاصرہ اُٹھانے میں تو اسے ناکامی ہوئی مگر رومنوں کی صفوں کو چیر کر وہ شہر میں گھس گیا۔ شہر کی حالت سخت مخدوش تھی اس لیے اس نے ان اشخاص کو قتل کر کے جن کا اطاعت قبول کر لینے کا خیال تھا اپنا بھی کام تمام کر لیا۔ ختم سال کے قریب ایسکولم پر قبضہ ہو گیا اور باغیوں کو عبرت دلانے کے لیے یہاں کے باشندوں کو سخت سزا دی گئی۔ اس واقعے کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا اور

[51] ویلیس دوم ۲۹، ۳۱۔
[52] ایسکولم کے گرد و نواح میں بہت سی گوپھن کی گولیاں برآمد ہوئی ہیں ان پر جو کتبات منقوش تھے مجموعۂ کتبات لاطینی اول ۶۴۴ تا ۶۸۰ میں درج ہیں۔
[53] اسپین یکم ۴۸۔
[54] سسرو پرو کلوانیئر ۲۱-۲۴۔ ایک نوجوان کا ذکر کرتا ہے جو ایسکولم میں گرفتار ہو کر غلام بنا لیا گیا تھا۔

باب ۵۲

کانسل کو تباریخ ۲۷ دسمبر جلوس فتح نکالنے کی اجازت دی گئی۔ اس اثناء میں اسکے نائبین مارسی اور ان کے ہمسایوں کے ملک میں معرکہ آرائیوں اور تاخت وتاراج میں مصروف تھے۔ اقوام متحدہ نے یکے بعد دیگرے ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کے خواستگار ہوئے مگر یہ اطاعت مختلف اقوام نے کس سلسلے میں قبول کی اور ایسکولم کے سقوط کے قبل یا بعد اس کا ہمیں علم نہیں لیکن ان جنگجو اقوام کی بغاوت صرف بزور شمشیر فرو نہیں ہوئی اس کے یقین کرنے کی معقول وجوہ ہیں جن کا آگے چل کر ذکر آئے گا۔ شورش گو ابھی باقی تھی اور شمال میں رومنوں کی ایک فوج دیکھ بھال کے لیئے موجود تھی مگر درحقیقت روما کی سیادت اضلاع شمالی میں بے چون وچرا تسلیم کرلی گئی تھی۔ متحدین کا دارالسلطنت ایسرنیا[۱] کو منتقل کردیا گیا اور پاپیاای ڈس سیلو کے ایسے نڈر باغی جنوب کی طرف سامنیوں کے شریک ہونے کے لیئے چلے گئے؛

سولا جنوبی بغاوت کو فرو کرتا ہے

(۲) (۸۵۲) مورخوں نے بیان نہیں کیا ہے کہ حکومت روما نے کن کوششوں سے ۸۹ء میں جنوبی معرکہ آرائیوں کے لیئے افواج کو تیار کیا۔ مگر کسی نہ کسی طرح تین چار فوجیں میدان جنگ کو روانہ کی گئیں اور یہ بھی مذکور ہے کہ ایک بحری بیڑہ خلیج نیپلز میں موجود تھا۔ مگر سپاہیوں کے تیور کچھ اچھے نہ تھے پامپی یائی پر حملہ میں امداد دینے کے لیئے جو بیڑہ بھیجا گیا تھا اس کے افسر اعلیٰ کو اس کے آدمیوں نے قتل کردیا اور سولا سے سوائے اس کے کچھ نہ بن پڑی کہ باغیوں کو یہ نصیحت کرے کہ جنگ میں اپنی بہادری دکھا کے غداری کے داغ کو مٹائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سولا سامنیوں کو شکست دیکر ان ساحلی مقامات کو واپس لینے کا انتظام کرنے چلا گیا جو سال گزشتہ روما کے قبضے سے نکل گئے تھے لیکن اس اثناء میں اس کے نائبین نے اندرون ملک میں سامنیوں کا مقابلہ کرکے ایک زبردست فتح حاصل کی۔ باغیوں نے

---

[۱] ڈایوڈورس ۳۷، ۲، ۹۔ آروسیس پنجم ۱۸-۲۲ ویلیس دوم ۱۶-۲۔

[۲] ویلیریس میکسیمس نہم ۸-۳، پلوٹارک سولا ۶- اپین پنجم ۵۰- ۵۱ لیوی خلاصہ ۷۵۔

باب ۱۲ ایک دوسری فوج سولا کو پامپی پالی کا محاصرہ اُٹھا دینے پر مجبور کرنے کے لیے بھیجی۔ سولا نے ان کو پسپا کر دیا مگر گالیوں کی ایک جماعت کو لیکر اُنھوں نے پھر حملہ کر دیا۔ اس واقعے کے متعلق ایک قصہ[۱] ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر ملکی اجیر سپاہیوں سے اس جنگ میں کام لیا جاتا تھا۔ ایک قوی ہیکل گالی اپنی صفوں سے نکل آیا اور اپنی قوم کے رواج کے مطابق رومنوں کو للکارا کہ اگر تم میں کوئی بہادر ہے تو آکر مجھ سے مقابلہ کرے۔ سولا کے بوکس شاہ ماریٹانیا سے گہرے تعلقات[۲] تھے جس کی وجہ سے اس ملک سے امداد آئی تھی ماری ٹانیا کا ایک پست قد سپاہی اس کے مقابلے پر تیار ہو گیا اور بے ہنگم گال کو قتل کر کے دوسروں کا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ اس کے بعد ایک برمحل حملے سے اس نے باغی فوج کو سخت نقصان کے ساتھ نولا کی طرف ہٹا دیا اور اس وقت سے کامیابیوں کی ہمت افزائی اور سپاہیوں کا اپنے افسر اعلیٰ پر پورا اعتماد ہونے سے جنگ کا رخ بالکل روما کے موافق ہو گیا۔ سولا کے سپاہیوں نے اس کو "امپراطور" کا خطاب دیا اور وہ ہرپنی کے ملک کی طرف بڑھا۔ کمپسا اور ایکلانم فتح ہو گئے۔ اور تمام ملک کو تاخت و تاراج کر کے اس نے ہرپنی کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس عاجلانہ لشکر کشی سے اس نے لوکانیا سے متحدین کی فوج کے آنے کو بھی روک دیا۔ اتحاد کے باقی ماندہ حصے کو اس نے دو منفرد ٹکڑوں میں منقسم کر دیا جس کی وجہ سے جنگ کی صورت بالکل اس کے موافق ہو گئی۔ لوکانیا میں ایک رومن فوج زیر کیان اسے گیا بینس برابر کا مقابلہ کر رہی تھی اپولیا میں سی کاسکونیس اس ملک پر قبضہ کرنے کے لیے ایک سامنی سپہ سالار کا مقابلہ کر رہا تھا اور بالآخر اس نے اس ملک کے بیشتر حصے پر روما کا دوبارہ قبضہ کرا دیا۔ سولا اب شمال کا رخ کرنے کے لیے بالکل آزاد تھا۔ ایک نامعلوم راستہ اختیار کر کے وہ سیئیم میں گھس پہنچا اور

---

[۱] اپیین ہلم ۵۰-۵۔

[۲] پلوٹارک میریس ۳۲ سولا ۶ میں مذکور ہے کہ بوکس نے جگرتھا کو سولا کے حوالے کرنے کی یادگار میں حال ہی میں ایک مجسمہ روما میں نصب کرایا تھا جس سے سولا اور میریس میں پھر مخاصمت تازہ ہو گئی

باب ۱۲

بلائے ناگہاں کی طرح پامپیس کی فوج پر گر کے اس نے اس کا قلع قمع کر دیا جو پامپیس الیسرنیا
کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اور سولا نے لشکر کشی کر کے بوویانم پر دھاوا کر کے قبضہ کر لیا جو
باغیوں کا ایک اہم مرکز تھا۔ اب کسی کو شک و شبہ نہ رہا ہوگا کہ میدان جنگ میں ایک ایسا
سپہ سالار آگیا ہے جو بغاوت کو بغیر کسی تعویق کے فرو کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور جس پر اطالی باغیوں
کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی کا بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ جنگ کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا تھا مگر اتحاد و سامنی کی
کوششوں سے جو مسلسل ہزیمتوں سے بالکل مایوس و ازکار رفتہ ہوگئے تھے روما کو بحیثیت ایک
اطالوی قوت کے کسی قسم کا اندیشہ باقی نہ رہا تھا۔ اسی زمانے میں مشرق سے ایسی اندیشناک خبریں آئیں
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نواح میں روما کا اقتدار شہنشاہی معرض خطر میں آگیا ہے۔ سولا نے
فوراً محسوس کر لیا کہ فتح و نصرت حاصل کرنے کا یہی موقع ہے۔ اسلئے کانسلی اور اس کے ساتھ متھراڈیٹس
کے مقابلے میں سپہ سالار مقرر کئے جانے کے لیئے وہ روما کی طرف روانہ ہوا۔

توسیع حقوق شہریت

(۸۵۳) ان پر آشوب واقعات سابقہ کے واقعات کا باہمی تعلق
واضح کرنے کے لئے ہم نے ان کا ذکر بہ ترتیب سنین کیا ہے
لیکن حقیقی تاریخیں معلوم نہیں ہو سکتیں۔ اب ہم روما کے اندرونی واقعات کا ذکر کریں گے
یعنی وضع قوانین اور دیگر امور جن کا شرع سے تعلق ہے سب سے پہلے وہ تین
قوانین ہیں جن کا تعلق توسیع حقوق شہریت سے ہے۔ ایل کیا لیئس پیسو
کے قانون کیا سپرنیا[51] کی رو سے سپہ سالار اس امر کے مقتدر کئے گئے کہ
اپنے ماتحت سپاہیوں کو حق شہریت (کیوٹاس) عطا کریں۔ چونکہ مراعات
کا سلسلہ قانون جولیا سے شروع ہو چکا تھا اسلیئے جو حلفاء روما کی افواج میں
شریک تھے۔ مراعات مذکور کے یقیناً مستحق تھے۔ ایم پلاٹیس سلوانس اور سی پاپیریس کاربو
کے قانون پلاٹیا پاپیریا[52] کی رو سے حقوق شہریت روما کا تمام اہل اطالیہ کو ملنے کا امکان
تھا۔ ہر شخص روما کا شہری ہو سکتا تھا بشرطیکہ (الف) اسکے قبل ہی سے اسکا نام کسی ایسی سلطنت کے
باشندوں کے رجسٹر میں درج ہے جو کسی معاہدے کی رو سے روما سے متحد ہے۔ (ب) اس کی باقاعدہ

[51] سینیا ۲: اپیئر مام سین اسٹائٹس رخیست سوم ۱۳۵ لیبن صفحات ۶-۲۲۴۔
[52] سسرو پرو آرچیاے۔ مام سین اسٹائٹس رخیٹ سوم ۱۴۲-۱۷۹۔

باب ۴۳

سکونت (ڈامی کیلیم) اطالیہ میں ہے اور (ج) اس نے اپنی خواہش کا اظہار کسی پریٹر کے روبرو ساٹھ دن کے اندر کیا ہے۔ یہ سسرو کا بیان ہے۔ اس قانون کی کوئی نقل موجود نہیں ہے اور زمانہ مابعد میں اطالیوں کو حق شہریت دیئے جانے کا جو مختلف مقامات میں جو ذکر آیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس موقع پر تمام اطالیوں کو یہ حق نہیں عطا کیا گیا۔ یہ بھی خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ سامنی اور لیو کانی اس حق سے محروم رکھے گئے غالباً باقی سلطنتیں مستثنےٰ کردی گئی ہوں کیونکہ جو سلطنت روما سے برسرپرخاش ہو اس کو سلطنت متحدہ (کیو ٹیاس فیڈرٹا) کہنا بجا نہوگا۔ مگر دوستانہ تعلقات کے قائم ہوجانے کے بعد ایسی سلطنتوں کا ہر شخص اس قانون سے نفع اٹھا سکتا تھا۔ زمانہ سابق میں بغاوت کی پاداش میں عہدنامہ منسوخ ہوجاتا اور جدید عہدنامہ کیا جاتا جس کی شرائط سخت تر ہوتے مگر اب عہدنامے کی تجدید کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ حق شہریت روما کے حصول کی راہ طلبا کے لیئے کھل گئی تھی۔ مگر روما کے اہل تدبر ابھی تک جدید حکمت عملی پر عمل کرنے پر تیار نہ تھے۔ باغیوں کے باہمی اتحاد کو توڑ کر ان کو کم زور کردینا قرین مصلحت ضرور تھا۔ اگر اس قانون کے نفاذ اور باغی حلفا کے پہلے پہل اطاعت قبول کرنے کی تاریخیں معلوم ہوتیں تو دونوں کا باہمی تعلق معلوم ہوسکتا اور خصوصاً ۶۰ دن کے وقفے کی کوئی توضیح ہوسکتی۔ اہل مارسی کا اندرونی مناقشات کی وجہ سے اطاعت قبول کرلینے کا امکان ہے اور اس امر کو محض اتفاقی نہ خیال کرنا چاہیئے کہ روما کی پیش کردہ مراعات کی خبر کو اطالیہ کے ہر گوشے میں پہنچنے اور ان مراعات کو ان لوگوں کے قبول کرنے کے لیئے کافی وقت تھا جو جنگ سے اکتا گئے تھے۔ اگر ہم ان اقوام کی تعداد میں جو ختم سال تک برسرپرخاش تھے۔ ان اقوام کو بھی شریک کردیں جنھوں نے اطاعت قبول کرلی تھی مگر ساٹھ دن کی میعاد کے بعد جس کی وجہ سے ان کے افراد قانون پلاٹیا، پاپیریا سے نفع نہیں

---

[1] اپین یکم ۵۳ - ۲ -

باب ۱۳

اُٹھا سکتے تھے تو یہ جنگ اطالیہ کے ختم ہو جانے کے بعد بھی حصول حقوق شہریت کی جدوجہد کے جاری رہنے کی کافی وجہ ہے۔ مگر یہ ممکن نہ تھا کہ جن لوگوں نے اطاعت دیر میں قبول کی تھی وہ حقوق مذکورسے محروم رہنے پر ساکت رہتے۔ علاوہ ازیں ساٹھ دن کی میعاد رومنوں کی رائے میں بھی قابل اطمینان نہ تھی۔ لیکن اس قانون سے فوری ضروریات پوری ہوتی تھیں اس حد تک تو ہم نے اطالیہ ہی کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اطالیۂ خاص میں جو واقعات گزرے تھے ان کے لحاظ سے گال ماورائے آلپس کے معاملات کا بھی تصفیہ ضروری تھا جس کے لئے کانسل پامپئیس نے قانون پامپیا نافذ کرایا۔ اس ملک کے قدرتاً دو حصے تھے۔ پو ندی کے جنوب میں جو حصہ تھا اس میں بونونیا اور پلاسینیا کی لاطینی اور پارما اور میوٹنا کی شہری نوآبادیوں کے علاوہ اضلاع تھے جو رومن مستعمرین کے حوالے کر دیے گئے تھے اور بازار (فورا) اور مقامی مرکز (کونسیلیابولا) تھے جو ان کی سہولت کے لیئے قائم کیئے گئے تھے۔ یہ ضلع بہ لحاظ تمدن بالکل رومن ہو گیا تھا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے جو باشندے رومن نہیں تھے ان کو اسی زمانے میں حق شہریت روما مل گیا اور یہ ضلع جو سسن پاڈین گال کے نام سے مشہور تھا اطالیہ کا ایک جزو ہو گیا۔ گال ماورائے پو میں کریموتا اور ایکویلیا کی نوآبادیاں تھیں جن کو حق شہریت دوسری نوآبادیوں کے ساتھ مل گیا ہو گا لیکن اس ضلع بے حد کثیر گال آباد تھے۔ اس لیئے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ اس قوم کو اطالوی نظام کے تحت کر دیا جائے تاکہ یہ زرخیز خطہ جلد تر بلحاظ تمدن رومن ہو جائے۔ اس کے لیئے یہ تدبیر عمل میں لائی گئی کہ شہری مرکز قائم کیئے جائیں ہر شہر کے ساتھ وسیع علاقہ ہو اور ہر ایک کو لاطینی نوآبادیوں کے دستور اور حقوق عطا

سلہ۔ مارکوارٹ اسٹاٹس وروالٹنگ یکم ۱۴ - ۶۲۔

سلہ قانون جولیا سے یا اس کے منشا کی توسیع سے اگر قانون مذکور صرف اطالیۂ خاص میں نافذ تھا۔ گاربٹا واقع ہسپانیہ میں بھی ایک لاطینی نوآبادی تھی مگر اس کو شریک نہیں کیا گیا۔

باب ۱۱

سکے جائیں۔ جدید مستعمرین[۹۵] کے روانہ کرنے کی بھی ضرورت نہ ہوئی کیونکہ گال تمدن سے اس قدر آشنا ہو گئے تھے کہ حکومت مقامی کے اختیارات کو ایک مناسب حد تک استعمال میں لا سکتے تھے اور پھر ایسے وقت میں جب کہ ہر قابل کار آدمی کی اطالیہ اور مشرق میں ضرورت تھی مستعمرین کا ملنا بھی دشوار تھا۔ غیر متمدن گال اور کوہ آلپس کی وادیوں کے باشندے حلقوں میں تقسیم کر کے ان شہروں کے ماتحت اور باجگذار قرار دیئے گئے جن کے قرب وجوار میں وہ آباد تھے۔ اس طور پر بروقت گال ماسوائے آلپس کا یہ انتظام کر دیا گیا۔ اب صرف یہ بیان کرنا باقی رہ گیا ہے کہ مجلس عامہ کی خاص رائے سے ایسے اشخاص کو حقوق شہریت عطا کرنا جنھوں نے روما کے لیئے مفید خدمات انجام دی تھیں اس کا ان عام قوانین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ کوئی نئی بات تھی۔

عطائے حق شہریت پر کس طرح عمل ہوا

(۸۵۴) لیکن قوانین وضع کر کے حق شہریت عطا کرنے اور اس عطیئے کو سیاسی حیثیت سے بکار آمد بنانے میں بہت فرق ہے مجالس عامہ میں رائے دینے کے لیئے جدید شہریوں کا مندرج رجسٹر ہو جانا اشد ضروری تھا۔ اور ان کو اس مسئلے میں حد درجہ دلچسپی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ دور دراز مقامات میں سکونت رکھنے کی وجہ سے روما میں آ کر وہ اکثر رائے نہیں دے سکتے تھے لیکن گذشتہ چند سال کے واقعات سے اظہر من الشمس تھا کہ جب عوام کے جذبات برانگیختہ ہو جائیں تو ایسی صورتوں میں دور افتادہ رائے دہندوں کا بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ اور جن حلفا نے اطاعت قبول کر لی تھی وہ اہل روما کے حقوق حاصل کیئے بغیر اپنی مقامی آزادی سے دست بردار ہونے کے لیئے ہرگز تیار نہ تھے۔ روما کے نظام سیاسی میں کسی فرد واحد کی رائے کا شمار صرف اس جماعت قبیلہ یا سنتوری میں ہوتا تھا جس میں وہ شامل ہو

---

[۹۵] ایکو مینس صفحہ (۲۰)۔

باب ۱۳

اور قبیلہ یا سنتوری میں کسی شخص کو شامل کرنا سنسروں کا کام تھا۔ پرانے شہری جو کسی وجہ سے مردم شماری کے وقت اتفاقاً غیر حاضر ہوں مگر جن کا کسی نہ کسی جماعت سے تعلق رکھنا مسلم ہو ان کا خواہ کچھ ہی حشر ہوا ہو مگر جدید شہریوں کی حالت محض بے بسی کی تھی جب تک کہ ان کے لیے کسی مسلمہ تقسیم میں جگہ نہ نکل آئے لیکن گو جدید شہری جاننا چاہتے تھے کہ کس جماعت میں وہ رائے دے سکتے ہیں مگر پرانے شہری ہرگز یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ جدید شہریوں کی رائیں ان کی آرا سے تعداد میں بڑھ جائیں۔ ان کا یہ اندیشہ محض فرضی نہ تھا گو مبالغہ آمیز ضرور تھا اور علاوہ ازیں ان لوگوں کے خیال میں جنھوں نے اطالیوں کے واجبی دعووں کو بحالت حلیف ہونے کے رد کر دیا تھا۔ اطالیوں کا ان کا ہم رتبہ شہری ہو جانا ضرور ناگوار رہا ہوگا۔ حلفا کی تعداد کثیر کو جنھیں حقوق شہریت عطا کیے گئے تھے ان کو عملاً یہ حقوق دینے کے مسئلے پر ۹۰ قم میں زور و شور سے بحث رہی ہوگی مگر کمبخت مورخین سلف کی تصانیف میں اس کا کچھ ذکر نہیں کہ لوگوں کا دراصل کیا خیال تھا۔ اس سال کے دونوں سنسروں میں ایک تو ایل جولیس سیزر تھا جو ۹۰ قم میں کانسل تھا اور پی لیکی نیس کراسس جو اس سال کی معرکہ آرائی میں اس کا نائب تھا۔ ان دونوں کا بیکار نہ رہنا[۱] ان کی مختلف کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ انھوں نے ارکان سینٹ کی فہرست کی نظر ثانی کی، خانگی اخراجات کے کم کرنے کے لیے چند احکام نافذ کیے اور اپنی پنج سالہ میعاد (لسٹرم) کو حسب رواج ختم کیا اور سلطنت کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے کوہ کیپی ٹولین کی اراضی کے چند قیمتی قطعات جو اس وقت مذہبی جماعتوں کے قبضے میں تھے فروخت کر دیے۔ مگر انھوں نے مردم شماری کے اصل جزو کو ترک کر دیا یعنی شہریوں کی جملہ تعداد کو درج رجسٹر نہیں کیا۔[۲] ان کا تقرر یقیناً قانون جولیا کو عمل میں لانے کی غرض سے ہوا ہوگا کیونکہ ابھی ۹۲ قم کی مردم شماری

---

[۱] لینگ کی تاریخ روما جلد سوم ۱۱۳ میں حوالے موجود ہیں۔

[۲] سسرو پرو آرچیا دوم۔

باب ۱۲

کو پانچ سال نہیں ہوئے مگر سسرو صاف صاف کہتا ہے کہ شہریوں کا اندراج رجسٹر میں نہیں ہوا ؏

تصفیادِ شہادتیں اور ان کا اجماع

(۵۸۵) ویلیس[1] کا بیان ہے کہ اہل اطالیہ کو حقوق شہریت اس شرط پر عطا کیے گئے تھے کہ جدید شہری آٹھ قبائل میں بہ حیثیت ارکان قبیلہ (کانٹری بورنیٹور) تقسیم کر دیئے جائیں جس سے منشا یہ تھا کہ ان کی آرا کی تعداد پرانے شہریوں کی آراء سے زیادہ نہ ہونے پائے (شن) کو اس ذلت سے بچانا بھی مقصود تھا۔ اس کے اس بیان سے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کا مطلب ہے یہ آٹھ قبائل سابقہ ۳۵ قبائل میں سے تھے اپین کا بیان ہے کہ جدید شہری ۱۰ جدید قبائل میں شریک کیئے گئے جو خاص اسی غرض سے وجود میں لائے گئے تھے یہ جدید قبائل ان ۳۵ قبائل کے بعد رائے دیا کرتے تھے اور ان کی رائیں اکثر بیکار جاتی تھیں کیونکہ ۳۵ قبائل جو پہلے رائے دیا کرتے تھے ان کی تعداد نصف سے زیادہ تھی۔ ویلیس یہ نہیں کہتا کہ یہ انتظام قانون جولیا کی رو سے کیا گیا تھا نہ لفظ "شرط" جو اس نے استعمال کیا ہے اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں جو بالکل خلاف قیاس ہے۔ دونوں مصنفوں میں سے کوئی سیسرو کا ذکر نہیں کرتا ممکن ہے کہ دونوں نے فرض کر لیا ہو کہ عہدہ داران مذکور کو اس امر سے ضرور تعلق ہوگا۔ سسینیا کی تاریخ کے ایک ایک ٹکڑے میں جو غالباً سن ۹۰ سے متعلق ہے دو جدید قبیلوں کا ذکر ہے مگر یہیں اس کا اختتام ہو گیا ہے اور کچھ پتا نہیں چلتا کہ یہ تجویز کبھی عمل میں لائی بھی گئی یا نہیں۔ مبصرین ان ناقص شہادتوں سے کوئی معقول نتیجہ نکالنے سے عاجز رہ گئے ہیں اور اب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔ ذیل میں اس کے حل کی کچھ کوشش کی جائے گی۔ مگر اولاً یہ واضح رہے کہ اس وقت جو کچھ کیا گیا

[1] ویلیس دوم۔ ۲۔ ۲۔

باب ۱۰

اس پر عرصے تک عمل نہیں رہا اور یہ بھی کہ جو لاطینی روما میں موجود رہتے تھے ان کو ایک قبیلے میں رائے دینے کی اجازت دی جاتی تھی جن کا انتخاب قرعہ اندازی[۵] سے ہوا کرتا اور جملہ قبائل ایک ساتھ ہی رائے دیتے تھے مگر ان کی آراء کے اظہار کے سلسلے کا تعین قرعہ اندازی سے ہوتا اگر ۱۸ قبائل متفق الرائے ہوتے تو اظہار آراء بند کر دیا جاتا اس لیے ۱۸ کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ عرصے سے کثرت آراء کی تعداد ۱۸ تھی۔ فرض کرو کہ قبائل کے اظہار آراء کا تعین ہو چکا ہے اور جدید شہریوں کے متعلق جن کا نام کسی قبیلے کے رجسٹر میں درج نہیں ہوا ہے یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ آٹھ قبائل میں رائے دیں جن کا شمار سب سے آخر میں ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر قدیم شہریوں کے ۱۸ قبائل ایک ہی رائے دیں تو آٹھ مخلوط قبائل کی آراء بیکار ہوں گی کیونکہ ان کے اظہار کا موقع نہ آئے گا اور اگر قدیم شہری چاہیں تو ہر امر کا اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی جب کہ اختلاف آراء نہایت سخت ہو اور آخری قبیلے کی رائے فیصلہ کن ہو تو زیادہ سے زیادہ ۱۷ قدیم قبائل ایک طرف ہوں گے اور ۱۰ قدیم اور ۸ مخلوط قبائل دوسری طرف۔ اگر ۸ مخلوط قبائل سب کے سب غلبۂ آراء کی طرف رائے دیں تو فریق غالب میں بھی ان کی تعداد قلیل ہوگی یعنی ۱۸ میں ۸ اور قدیم شہریوں کے قبائل نصف سے زیادہ ہی رہیں گے۔ اب فرض کرو کہ ۳۵ میں اب ۲ جدید قبائل کا اضافہ ہوتا ہے اس سے صورت حال میں صرف یہی تغیر ہوگا کہ غلبۂ آراء کی تعداد اب حسب سابق ۱۸ نہ رہے گی۔ اگر ۱۸ پرانے قبائل ایک طرف ہوں اور ۹ قدیم ۸ مخلوط اور ۲ جدید (جملہ ۱۹) قبائل دوسری طرف ہوں تو وہ نہ صرف ۱۹ کی تعداد غالب میں شامل ہوں گے مگر اس تعداد غالب میں بھی ان کی تعداد غالب ہوگی۔ دونوں صورتوں میں اولاً فرق بہت کم نظر آئے گا مگر یہ واضح رہے کہ

---

[۵] لیوی ۲۵ ۳/ ۱۶-۵ ہم ۱۵، ۵ میں آزاد شدہ غلاموں کے متعلق جس انتظام کا ذکر ہے وہ مستقل ہے۔

باب ۱۲

چند مسائل ایسے در پیش تھے جن کی اہمیت کم نہ تھی مثلاً پوجا ریوں کا انتخاب[۱] جس کا تصفیہ صرف، اقبائل سے متعلق تھا۔ ۳۵ میں ۷ التعداد قلیل ہے اور اسی طرح ۷ا میں ۸ تعداد قلیل ہے۔ اگر ۳۵ میں ۲ کا اضافہ کر دیا جائے تو تعداد قلیل اس میں ۱۸ ہو گی یہ بالکل ممکن ہے کہ دونوں جدید قبیلے ان ۱۸ قبائل میں شامل ہوں جن کا انتخاب قرعہ اندازی سے کیا گیا ہو اور جو نئے شہری ان دونوں قبیلوں میں شامل نہ ہو سکے ہوں قرعہ اندازی کے ذریعے سے دوسرے ۸ قبائل میں شامل کر دیے گئے ہوں اسطرح۔ اقبائل کی آرا ان کے زیر اثر ہو جائیں گی اور یہ ۱۰ قبائل ۱۸ کی تعداد مجموعی میں تعداد غالب تھی یہ دعویٰ کرنا کہ اس زمانے کے مدبرین نے یہ انتظام پوجاریوں کے انتخاب کے لحاظ سے کیا تھا ذرا بعید از قیاس ہو گا مگر یہ کہنا کہ رومن اس قسم کے امور کا لحاظ رکھتے تھے بالکل صحیح ہو گا۔ اس مسئلے کے متعلق ہمارا یہ خیال ہے کہ چونکہ سنسروں نے جدید رائے دہندگان کے نام درج رجسٹر نہیں کیئے تھے اس لیئے حکام جن کے سپرد یہ انتظام تھا انھوں نے جدید شہریوں کو چند قبائل میں رائے دینے کی اجازت دی جن کی بلحاظ وجوہ مذکورہ بالا تعداد ۸ تھی علاوہ ازیں دو جدید قبیلے وجود میں لائے گئے غالباً چند خاص شہریوں کی جماعت کو شامل کرنے کے لیئے جو ممکن ہے کہ وہ سپاہی ہوں جن کو قانون کیا لی لی کی رو سے حقوق شہریت عطا ہوئے تھے۔ اور بالآخر ہمارا یہ خیال ہے کہ ایپین نے جدید شہریوں کے ان ۱۰ اقبائل کو غلطی سے ۱۰ جدید قبائل لکھدیا ہے حالانکہ جدید قبائل کی تعداد صرف ۲ تھی۔ اسی قسم کی غلطی اس نے دوسرے مقامات میں بھی کی ہے کیونکہ جمہوریۂ روما کے سیاسیات کا اسے کافی علم نہ تھا۔ اور یہ انتظام صرف چند روزہ تھا اسلیئے غلطی کا ہونا بھی ناگزیر تھا؛

حق لئے وہی

(۸۵۶) اس وقت تک میں نے صرف مجلس قبائل کے حق

---

[۱] دیکھو فقرہ ۲۹۷، ۱ سبق۔

باب ۱۲

رائے دہی کا ذکر کیا ہے۔ جماعتوں در سنتوریوں کا نظام جس میں مجلس عامہ میں رائے بہ لحاظ سنتوریوں کے دی جاتی بالکل سنسروں کے اقتدار خاص میں تھا ۔ حاکم صدر نشین کسی شخص کو ایک قبیلے یا دوسرے میں رائے دینے کی اجازت دے سکتا تھا مگر اس کی جماعت یا سنتوری کا تعین نہیں کر سکتا تھا اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہوگا کہ جبتک سنسران جدید شہریوں کے معاملے کا تصفیہ نہ کردیں یہ لوگ مجلس سنتوری میں رائے نہ دے سکتے تھے۔ وضع قوانین کی حد تک تو اس عدم شمول کی کوئی اہمیت نہ تھی کیونکہ یہ کام مجلس قبائل سے متعلق تھا۔ مگر کانسلوں اور پریٹروں کا انتخاب بھی ایک اہم معاملہ تھا۔ خدمات مذکورہ کے حصول کا جدید شہریوں کو بھی اسی قدر حق تھا جتنا کہ قدیم شہریوں کو اور اس کا انکو موقع اس وقت تک نہ مل سکتا تھا جب تک کہ جدید اور قدیم شہری ایک ساتھ رائے نہ دین۔ اس کے بعد جو شورش پیدا ہوئی وہ اسی حق کے نہ ملنے کی وجہ سے تھی جو جدید شہریوں کی جماعت کے اولوالعزم اور سرگرم اشخاص کو بالخصوص ناگوار تھی۔[۲]

جدید قانون جوری قرض اور سختی

(۸۵۷) اسی سال میں ٹری بیون پلاٹیس نے قانون بلا نیا جو ڈی کوا ریا[۱] ...

---

[۱] سنسر جملہ افراد قوم کو ان کی جائداد کے لحاظ سے جماعتوں میں تقسیم کرتا اور ہر قبیلے کی جماعتوں میں پھر ایک دوسری تقسیم (دیکھو فقرات ۸-۲۵) بہ لحاظ عمر سنتوریوں میں کی جاتی۔ تقسیم کا یہ اصول فوجی روایات پر مبنی تھا۔ سنسر کسی شخص کو حق رائے دہی عطا نہیں کرتا تھا مگر کسی سنتوری میں جگہ مل جانے سے کمیٹیا سینچوریاٹا میں رائے دینے کا حق خود بخود مل جاتا۔ جماعتوں اور سنتوریوں کے بنانے میں عرصہ لگتا تھا اور بغیر تحقیقات کے فوراً یہ کام نہیں ہو سکتا تھا اور یہ انتظام آیندہ مردم شماری تک قائم رہتا۔ دیکھو مام سین اسٹاٹس ریخٹ دوم ۳۹۹ ۴۰۰ سوم ۲۶۹۔

[۲] سسرو ایپروکارنیلیو ۲۹-۔ ایسکونیس ۶۷۔ دیکھو ماڈوگ ٹو فائننگ انڈ ورولٹنگ دوم ۲۲۲ گریغ رومن پبلک لائف ۲۸۵-۶۔ لینگ تاریخ روما سوم ۱۱۵۔

باب ۲

پیش کرے طبقۂ ایکوائٹ کے پنجے سے عدالت ہائے جوری کے نکالنے کی
کوشش کی۔ امراء اس کے طرفدار تھے کیونکہ ویریس کے کمیشن کی کارروائیاں
ان کو ناگوار تھیں اس زمانے میں کسی دوسری عدالت فوجداری کا اجلاس نہیں
ہو رہا تھا اور اس لیئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قانون کا اطلاق صرف
میجسٹاس (غداری) کے مقدمات پر تھا۔ اہل جوری کے تقرر کا ایک
نیا طریقہ اس قانون کی رو سے نافذ ہوا۔ ہر قبیلہ اپنی جماعت میں سے
۱۵ اشخاص کا انتخاب کرتا بلا لحاظ طبقہ یا حیثیت اور جن ۵۲۵ (۱۵ × ۳۵)
کا اس طرح انتخاب ہوتا وہ گویا اہل جوری ہوتے اور اس سال کی جوریوں
کے لیئے انھیں میں سے انتخاب ہوتا۔ اراکین سینٹ بھی اس فہرست میں شامل
ہو سکتے تھے اور شامل تھے۔ معمولی شہری بھی جن کا امتیازی طبقات سے
کوئی تعلق نہ تھا اس جوری میں شامل تھے مگر تعداد غالب طبقۂ ایکوائٹ
کی تھی۔ مگر یہ قانون عرصے تک نافذ نہیں رہا گو اس کے نفاذ سے ظاہر
ہوتا ہے کہ جس جماعت نے ڈروسس کو تباہ کیا اور خانہ جنگی کرا دی لوگ
اس سے بیزار ہو رہے تھے۔ ویریس پر خود اس کے ایجاد کردہ قانون کی رو سے
مقدمہ قائم ہوا اور سزا ہو گئی مگر اس کے کمیشن کا اس کے ساتھ خاتمہ نہیں ہوا
کیونکہ نے ایس پامپی ایس پر اس کی میعاد کے اختتام پر مقدمہ قائم کیا گیا
مگر وہ بری ہو گیا اسی سال میں قانون پاپی ریا لوناریا[1] کی رو سے سکہ آس میں
۳ بٹے کا وزن گھٹا کر صرف نصف اونس کر دیا گیا مگر یہ سکہ مستعمل نہ تھا۔
اور خورد سے کے لیئے اطالیہ میں سیمینکیا کا رواج تھا۔ اس زمانے میں سلطنت
سخت تنگدستی میں مبتلا تھی اور لین دین کے لیئے روپے کی کمیابی
کی وجہ سے سخت مشکل پیدا ہو گئی تھی۔ بہت سے لوگ مدیون تھے مگر جنگ کے
سبب سے کاروبار کے مندے پڑ جانے کی وجہ سے قرض ادا نہیں کر سکتے تھے
قرضخواہ عدالتہائے دیوانی کی طرف رجوع ہوئے مگر ان کے خلاف میں قرضداروں

[1] مارکوارٹ اسٹاٹس ورو الٹنگ دوم ۱۸۔

باب ۴۳

کی ایک پریٹر مسمی ایسیلیو[۱] نے حمایت شروع کردی اور سود خوری کے خلاف میں پرانے اور غیر نافذ قوانین کو از سر نو تازہ کرکے ادائی قرض میں مانع ہوا۔ برافروختہ ساہوکاروں نے بگڑ کر اس کو علانیہ قتل کرا دیا حالانکہ وہ اپنا سرکاری لباس پہنے ہوئے مذہبی خدمات میں مصروف تھا۔ اور لطف یہ ہے کہ اس قتل کی پاداش میں کسی کو سزا نہیں ہوئی۔ امن و امان کا روما میں اب یہ حال ہو گیا تھا مگر اس سے بھی بدتر زمانہ آرہا تھا۔

سولا کی کانسلی سلپی سیس

(۸۵۸) میں بیان کر چکا ہوں کہ سولا کانسلی کا امیدوار ہونے کے لئے روما واپس آیا۔ اس خدمت اور متھریڈٹیس کے مقابلے کے لئے جو افواج بھیجی جانے والی تھیں ان کی سپہ سالاری کے لئے اس کی شاندار فتوحات نے اس کے حقوق کو دوبالا کر دیا تھا مگر میریس کو بھی یہی آرزو تھی اور وہ روما میں کئی مہینے سے موجود تھا اور غالباً بیکار نہ رہا ہوگا مگر مورخین نے اس کے حرکات و سکنات کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے البتہ پلوٹارک نے کچھ ساعی واقعات بیان کر دیے ہیں جو ایسے مورخین سے نقل کیے گئے ہیں جو میریس کے مخالف تھے۔ پلوٹارک سے روایت ہے کہ میریس کیمپس مارٹیس میں ورزش کیا کرتا تھا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس پر ابھی پیرانہ سالی کا اثر نہیں ہوا ہے اور اس لئے وہ سپہ سالاری کی خدمات انجام دے سکتا ہے۔ مگر راوی کہتا ہے کہ پیرانہ سالی اور فربہی اور روجع مفاصل کے عارضے کی وجہ سے اس کی یہ کوششیں مضحکہ انگیز تھیں جن امرانے جنگ اطالیہ میں اسکی خدمات کو حقیر قرار دیا تھا ان سے تعجب نہیں اگر وہ اس وقت بھی اس کے متعلق بدگوئی سے کام لیتے ہوں اور پھر سولا نے اپنی سوانح میں میریس کے متعلق جس قدر فضیحت انگیز روایات تھیں ان کو نہایت زہر آلود طریقے پر درج کیا تھا۔ اس میں شک نہیں

---

[۱] یسوی خلاصہ ۷۴۔ اپین یکم ۵۴ ویلیریس میکسی مس نہم ۷، ۴۔

باب ۱۳

کہ میریس کاونسلی کا خواہشمند ضرور تھا مگر اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ ۱۸۹ یا ۱۸۸ء میں امیدوار ہوا تھا اور منتخب نہیں ہوا۔ ۱۸۹ء کے اختتام پر روما کے سیاسیات کی جو پر آشوب حالت تھی اس کا صرف ایک دھندلا سا خاکہ ہمارے پیش نظر ہے مگر غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تین حریف سیاسی جماعتیں تھیں یعنی (۱) ایکوائٹ ساہوکار (۲) اعتدال پسند امراء اور (۳) وہ امراء جو دوسروں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت پسند نہ کرتے تھے۔ ایکوائٹ تو اس وجہ سے برافروختہ تھے کہ قانون پلاٹیا کے نفاذ سے عدالتیں ان کے قابو سے نکل گئی تھیں دوسری جماعت اپنے بہترین افراد کے ماتم میں مبتلا تھی جو جلا وطن ہو گئی تھی البتہ تیسری جماعت کو پہلی دونوں جماعتوں کے نقصانات کی وجہ سے تقویت ہو گئی تھی جماعت اولیٰ کی طرح ویریس کے کمیشن سے انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا تھا اور جنگ اطالیہ کے کامیاب اختتام سے رعایت پسند امراء کمزور ہو گئے تھے اور ان کی قوت بڑھ گئی تھی۔ کانسلوں کے انتخاب سے بھی سیاسی حالت پر روشنی پڑتی ہے۔ سولا کانسل منتخب ہوا اور اس کے ساتھ کیویاپے ایس روفس جو اس کا ہم خیال تھا۔ مگر ان کی کامیابی کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ دوسری جماعتیں باہم متحد نہ تھیں اور اس کے علاوہ پی سلپیکیس روفس کے ٹریبیون منتخب ہونے سے سیاسی معاملات میں ایک جدید ناگوار عنصر داخل ہو گیا۔ یہ شخص جو ایک زبردست مقرر تھا ڈروسس[۱] کا دوست اور طرفدار تھا۔ اپنے پیش رو کیاپے ایس کی طرح جس کی ماتحتی میں اس نے ۸۹ء کی معرکہ آرائی میں نام آوری حاصل کی تھی اسکا بھی تعلق رعایت پسند امراء کی جماعت سے تھا ویریس کے کمیشن کی کارروائیوں سے غالباً وہ میدان جنگ میں ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اب وہ اپنی جماعت کا ایک سربرآوردہ رکن تھا اور جدید کانسلوں کے خیالات کا یعنی اطالیوں کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہونی چاہیئے اس کا سخت مخالف تھا کیویاپے ایس اس کا گہرا دوست[۲] تھا مگر اب بجائے دوستی کے دونوں ایک دوسرے سے

۱؎ سسرو بروٹس صفحہ ۳۰۳-۱۸۲-۲۰۳ ولکنس دیباچہ ڈی آراٹور۔

۲؎ سسرو لا ایلیس ۲۰۔

باب ۱۳

جانی دشمن ہو گئے۔ سسلیی کیس ایک قدیم پیٹریسین خاندان کا رکن تھا۔ مگر تعجب نہیں کہ خدمت ٹری ہیو نی کا مستحق ہونے کے لیے وہ پلی بین ہو گیا ہو۔ ابتدا ہی سے وہ اطالیوں کے ساتھ رعایت کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اس کے پرانے سپہ سالار نے ایس پامپے الیس پر حملہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے غالباً سلپی کیس کو امرا کی حکمراں جماعت سے اور بھی عناد پیدا ہو گیا ہو۔ اس کے لیے اپنی تدابیر کو کارگر بنانے کا کوئی اور ذریعہ سوائے اس کے نہ تھا کہ ایکوائٹ ساہوکاروں سے مل جائے جو کہ امرا کی انتہا پسند جماعت سے خالف اور ناراض ہونے کی وجہ سے اختلافات کو دور کرنے پر تیار تھے۔ ان مختلف جماعتوں کو جن میں بے شمار باہمی اختلافات تھے مجتمع کرنے کے لیے صرف ایک نمائشی سرغنہ کی ضرورت تھی جس کو میریس کے وجود نے پورا کر دیا۔[1]

انقلابی قوانین

(۸۵۹) ڈروسس کے پیرووں اور پھر میریس اور دیگر اشخاص کی حال ہی میں جلا وطنی کی وجہ سے ان دونوں جماعتوں کے افراد میں یہ فکر پیدا ہو گئی تھی کہ اپنے شرکاء کو کسی طرح واپس بلا لیا جائے۔ ۸۹ء کے اواخر میں ایک نئے ٹری بیون نے ایک قانون پیش کیا کہ وہ جلا وطن جن کے الزامات کی باقاعدہ سماعت نہیں ہوئی تھی واپس بلا لئے جائیں غالباً اس سے منشا ویریس اور اس کی جماعت کے اشخاص سے تھا سلپی کیس نے فوراً اس قانون کے نفاذ کو روک دیا۔ مگر میریس سے جو نامہ و پیام وہ کر رہا تھا اس کی وجہ سے اس کی روش بالکل بدل گئی۔ اس نامہ و پیام کی وجہ سے جو اجتماع وجود میں آیا اس کی اغراض غالباً یہ تھیں کہ دونوں جماعتوں کے جلا وطنوں کو واپس بلا لیا جائے جدید اور قدیم شہریوں میں مساوات قائم ہو اور مشرق

---

[1] اپیئنک ایڈ ہیریں دوم ۵۴۔ لیوی خلاصہ ۷۷۔ پلوٹارک میریس ۳۵
۸ ویلیس دوم ۱۸۔ ۲۔

کی سپہ سالاری میریس کے سپرد ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلپی کیس کا یہ فعل بالکل
خلاف اصول تھا۔ لیکن پھر ایک اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو اپنے اصول
سے ایک حد تک منحرف ہونا پڑتا ہے۔ اس جدید طرز عمل سے سلپی کیس
سے امرا کی تعداد کثیر سے سخت مخالفت ہو گئی جن کی ہمتیں اس وقت سولا کی
فوجی کامیابیوں سے بڑھ رہی تھیں۔ زمانۂ حال کی جملہ جمہوری تحریکوں کا مخالف
ہونے کی وجہ سے سولا ان کا چہیتا سرغنہ تھا اور پھر اس کی وجہ سے انکو میریس
کا دست نگر ہونے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے اُنھوں نے سولا کی فتوحات
سے پورا نفع اُٹھایا اور میریس کو مشورہ دیا کہ پیرانہ سالی کے عوارض کے دفع
کرنے کے لئے بالی ای اسے کے حماموں کی طرف رجوع ہو۔ مشرق کی
سپہ سالاری کا قرعہ سولا کے نام نکلا تھا جو اس کی خوش قسمتی کی ایک فرید
دلیل تھی اس کی فوج جس کو جنگ اطالیہ میں کافی تجربہ ہو گیا تھا، اور جو اس کی
ذات کے ساتھ وابستہ تھی تولا کے محاصرے میں مصروف تھی جب سلپی کیس
نے میریس کے ایما سے روما میں اپنی انقلابی کارروائیاں شروع کیں۔ سولا
اُس وقت وہاں موجود تھا۔ سلپی کیس کے قوانین جن کا منشا یہ تھا کہ جلاوطن
واپس بلائے جائیں اور جدید شہری اور آزاد شدہ غلام ۳۵ قبائل میں تقسیم
کر دیئے جائیں گذشتہ دو سالوں کے طرز عمل کے بالکل خلاف تھے اور
ان کے نفاذ سے گویا اس بغاوت کو کامیابی ہوئی جس کا حال ہی میں انسداد
ہوا تھا۔ قوانین مذکور کی مخالفت نہایت سختی کے ساتھ ہوئی مجالس عامہ میں
دھاندلی کا ہونا تو کوئی نئی بات نہ تھی اور سلپی کیس نے اپنی تجاویز کو جبریہ نافذ
کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اپنی ذات کی حفاظت کے لیئے طبقۂ ایکوائٹ کے ۶۰۰
نوجوانوں کا اس نے ایک دستہ تیار کر لیا اور ان کی اور دوسرے مسلح بدمعاشوں
کی مدد سے اس نے مخالفت کو دبا دیا۔ دونوں کانسل فورم میں تقریر کر رہے
تھے۔ بڑی بیوان اور اس کے بدمعاشوں نے مجلس کو درہم برہم
کر دیا اور کانسل اپنی جان بچانے کے لیئے بھاگ کھڑے ہوئے
کیو پامپے ایس تو بچ گیا مگر اس کا بیٹا مارا گیا۔

باب۴۳

سولا[1] نے میریس کے مکان میں پناہ لی جہاں اس کے موجود ہونے کا کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ روما میں قوانین کے نفاذ کا اب یہی طریقہ رہ گیا تھا۔ تجاویز مذکور پر رائے لینے کو روکنے کے لیے کانسلوں نے سلطنت کے جملہ کاروبار کو روک دینے کا (جسٹی ٹیم) اعلان کر دیا۔ اس قانونی مگر پریشان کن رکاوٹ کو رفع کرنا ضروری تھا سولا کیمپنیا کی طرف اپنی فوج میں چلا گیا اور سلپی کیس نے اپنے قوانین کو نافذ کرا کے مجلس عامہ کی رائے سے مشرق کی سپہ سالاری سولا سے میریس کو منتقل کر دی۔ یہ تمام کارروائی انقلابی تھی کیونکہ ہم ہرگز یہ خیال نہیں کر سکتے کہ اگر روما کے جلہ قبائل کی کسی دباؤ کے بغیر رائے لی جاتی تو وہ سولا کے تقرر کو منسوخ کر دیتے اس لیے کہ وہ کانسل تھا اور جو کچھ ہوا تھا سب باضابطہ تھا۔ اس کے مخالفین نے اپنی اس حرکت سے اسے نفع پہنچایا۔ سلپی کیس ممکن ہے کہ شوریدہ سر ہو اور واقعات مذکورہ کی وجہ سے جو اسے کرنا چاہیے تھا اس سے زیادہ کر گذرے۔ مگر میریس جدید افواج کی ماہیت سے خوب واقف تھا جن کو وہ خود وجود میں لایا تھا۔ اگر اس کا یہ خیال تھا کہ سولا سا آدمی روما کے چند بلوائیوں کے حکم سے اپنی امیدوں اور اپنی افواج کی خواہشوں سے دست کش ہو جائے گا تو یہ محض خواب و خیال تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ فوج سلطنت کے ماتحت نہ تھی بلکہ اپنے سپہ سالار کے میریس نے سیاسیات کی پیچیدگیوں پر کبھی عبور حاصل نہیں کیا تھا۔ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ اب سیاسیات میں اصل قوت فوج کی ہے اور یہ کہ روما کی قوت کا اصل مرکز اس وقت سولا کے خیمہ گاہ میں ہے۔ اس کا غالباً یہ خیال تھا کہ روما سے جو بے ضابطہ حکم تقرر اسے ملا تھا اس کی وجہ سے وہ ایسی فوج کا سپہ سالار ہو جائے گا جو اس کی نہ تھی گویا اس نے اس احترام پر تکیہ کیا تھا جو لوگوں کے دلوں میں روما کا بہ حیثیت شہریت اور حکومت کے مرکز ہونے کے تھا مگر

---

[1] پلوٹارک میریس ۳۵ سے مترشح ہوتا ہے کہ سولا نے اس واقعے کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کی تھی۔

باب ۱۳

اس احترام کا خاتمہ اس نے خود اپنے افعال سے کر دیا تھا۔

(۸۶۰) آیندہ پرآشوب زمانے کے آغاز کے قبل جو خفیف وقفہ تھا اس میں سِلپی کیئس نے چند اور تجاویز بھی نافذ کرائیں شمالی اطالیہ کی افواج کی سپہ سالاری جہاں اب تک سکون نہیں ہوا تھا نے الیس پاسیے الیس[1] کے سپرد ہوئی اور جدید کانسل کیوپامیے الیس جو سولا کا طرفدار تھا اسی طرح خارج کر دیا گیا جن ارکین سینٹ کی مالی حالت قابل اطمینان نہ تھی ان کے اس مجلس سے خارج کرنے کا بھی ایک قانون غالباً اس زمانے میں نافذ ہوا۔ مگر اس موقع کی اہمیت صرف یہ ہے۔ جو رائیں اس وقت لی گئیں وہ آخری تھیں جن میں جمہوریت روما نے بہ حیثیت ایک جماعت سیاسی اپنی رائے کا اظہار کیا اور یہ رائے خواہ سختی یا بے ایمانی پر مبنی ہو مگر فوجی دباؤ سے خواہ وہ ظاہری ہو یا مخفی بالکل آزاد تھی۔ اس زمانے کے بعد مدبرین خواہ بنائیں یا بگاڑیں، عوام بلوے کریں، مجالس رائے دیں اور ساہوکار اور امرا سازشیں کریں مگر اصلی اقتدار لیجنوں کے سپہ سالاروں کا تھا جب کبھی وہ اس کو استعمال میں لانا چاہیں۔ نیک دل اور برگزیدہ شہریوں کی قابلیتوں اور نیکوکاری سے یہ دکھاوے کا تماشا کبھی کبھی منور ہو جائے اور سیاسی زندگی کی سخت مخالفتوں سے علمی سرگرمی پیدا ہو اور اہل اطالیہ اپنا علمی رجحان معلوم کریں مگر اصلی حقیقت خواہ لوگوں کو معلوم ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ اس کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن اصل واقعہ یہ تھا کہ روما اب ایک آزاد جمہوریت کا زندہ مرکز نہ تھا بلکہ ایک شہنشاہیت کا دارالسلطنت جو شہنشاہ کے ورود کا منتظر تھا۔

سولا کا روما پر دھاوا

(۸۶۱) میریس نے تو سولا اور اس کی فوج کے دم خم سمجھنے میں غلطی کی تھی مگر سولا نے میریس اور اس کی افواج کی قوت کا کافی

---

[1] پلوٹارک سولا (۸) مگر دیکھو موئلڈین کی تنقید ہ۔

باب ۴۳

اندازہ کر لیا تھا۔ جب کمان سے معزولی کی خبر اس کو پہنچی اس نے اپنی فوج کو جمع کر کے ان کو اس واقعے کی اطلاع دی تاکہ وہ خود اس سے اپنے حسب دلخواہ نتائج نکال لیں۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے کہ میریس دوسرے سپاہیوں کو اپنے ساتھ مشرق میں لوٹ مار کرنے کے لیے لے جائے۔ سنتوریوں کے افسروں کو بھی یہ اندیشہ ہوا کہ سولا کی ماتحتی میں جو خدمات انھوں نے انجام دی تھیں ان کے صلے سے ان کو ہاتھ دھونا ہوگا۔ سولا کی خواہشوں کو معلوم کر کے اس کی متحدہ فوج نے اس سے درخواست کی کہ فوراً روما پر دھاوا کر دیا جائے۔ اسی وقت دو فوجی ٹربیون سلپیشیئنٹ کا یہ حکم لے آئے کہ فوج کو لیکر میریس کے پاس پہنچا دیں۔ سپاہیوں نے ان کو سنگسار کر دیا۔ سولا نے نولا کا محاصرہ چھوڑ کر چھ لیجن یعنی قریب ۳۵۰۰۰ سپاہی لیکر روما کی راہ لی۔ شہر کے حکام سولا کے شرکا کو قتل کرنے اور ان کی جائداد پر قبضہ کرنے میں مصروف تھے سولا جب قریب آگیا تو انھوں نے اس کے پاس سفارت بھیجی کہ شہر کے پانچ میل سے آگے نہ آئے۔ سپاہیوں نے سفیروں کی بری گت بنائی لیکن سولا احکام کو تسلیم کرنے کا بہانہ کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اس کے بڑے افسروں میں سے اکثر نے اس کی اس حرکت سے ڈر کر اس کا ساتھ چھوڑ دیا مگر دوسرے لوگ روما سے آکر اس سے مل گئے جس میں اس کا ہم عہدہ کیوپا سپے ایس بھی تھا اور دونوں رومن کانسل ایک نامہناد رومن لشکر لیکر روما میں داخل ہوئے جس کی حفاظت کا کوئی سامان نہ تھا۔ مکانوں کی چھتوں سے پتھر اور ڈھیکرے ان پر پھینکے گئے جس کے جواب میں انھوں نے مکانوں میں آگ لگا دی۔ میریس اور سلپیشیئس نے اپنے سپاہیوں سے کچھ ان کا مقابلہ کیا اور بالآخر غلاموں کو بغاوت پر آمادہ کرنا چاہا مگر کچھ پیش نہ گئی اور آخرکار شکست کھا کر مع اپنے سربرآوردہ شرکا کے جان بچانے کے لیے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شام ہوتے ہوتے روما پر سولا کا قبضہ ہو گیا

باب ۴

اور امن و امان قائم کرنے میں بھی اسے کچھ کامیابی ہوئی ہو۔

(۸۶۲) تین صورتیں سولا کے پیش نظر تھیں۔ یا تو وہ روما میں مقیم ہو کر سلطنت کا صدر علانیہ یا فی لفسہ ہو جائے مگر اس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ کیونکہ یہ نہایت نازک معاملہ تھا اور اس میں ناکامیابی اس کی تباہی کا باعث ہوتی۔ اس کی فوج مشرق میں لوٹ مار کرنے کے لئے بیتاب تھی اور یہ امید نہ ہو سکتی تھی کہ سپاہی روما اور اطالیہ میں اس کی سیادت کے قیام کا انتظار کر سکیں گے علاوہ ازیں روما کے مشرقی مقبوضات کو متھریڈاٹیس کے دست برد کے لیئے چھوڑ دینے سے اطالیہ میں بھی اس کی قوت مستحکم نہ ہو سکتی تھی۔ اس کا اصل فریضہ جو اس کے سپرد ہو چکا تھا یہ تھا کہ بہر دحالت میں اپنے ملک کے مفاد کی حفاظت کرے اور اگر وہ اس فریضے کی انجام دہی سے پہلو تہی کرے تو وہ محض ایک ڈاکو قرار دیا جاتا۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ وہ روما میں رہ جائے اور دوسرے سپہ سالار کو بھیجدے۔ لیکن اس میں اگر ناکامیابی ہوتی تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہوتا اور اگر کامیابی ہوتی تو ایک نیا رقیب پیدا ہو کر اس کی بیخ کنی کر دیتا جیسے کہ اس نے میریس کی بیخ کنی کی تھی۔ تیسری صورت یہ تھی کہ روما کے معاملات کو کسی صورت سے طے کر کے اپنے شرکاء کو برسر کار کرکے غیر ملکی دشمن کے خلاف ہیں روما کے اقتدار کو قائم کرے۔ اس میں جو کھم ضرور تھی کیونکہ جنگ اطالیہ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی اور اس کو یہ بھی اندیشہ تھا کہ اس کے شرکاء ان پیچیدگیوں پر غالب نہ آسکیں گے جو روما میں پیدا ہوں۔ مگر سولا نے جو اپنی خوش قسمتی کا معتقد تھا شگونوں اور خوابوں کی تعبیر سے ڈھارس باندھکر ان امور کو اپنی خوبی تقدیر پر چھوڑ دیا اور روانگی کا تہیہ کر کے روما میں فوراً تیاریاں شروع کر دیں ×

رجعت پسندی

(۸۶۳) سولا نے ایک مجمع عام میں تقریر کی اور بیان کیا کہ اس نے جو کچھ کیا تھا شدید ضروریات کی وجہ سے تھا۔ اس کے بعد اس نے ان تدابیر

باب ۱۳

شخصی و دستوری کو عمل میں لانا شروع کیا جن کے ذریعے سے اس کو امید تھی کہ اس کے غیاب میں سکون رہے گا۔ سب سے پہلے سلپی کیس اور میریس اور میریس کا بیٹا اور نو دیگر اشخاص سینیٹ کے حکم سے سلطنت کے دشمن قرار دیئے گئے اور حسب رواج قانون کی حفاظت سے بھی خارج کر دیئے گئے یعنی جو شخص چاہے ان کو بلا مواخذہ قتل کر سکتا تھا۔ ان لوگوں کی جب تلاش ہونے لگی تو سلپی کیس کے ایک بے وفا غلام نے اس کا پتا بتا دیا اور فوراً قتل ہو گیا۔ اہل روما کے اخلاقی اصول کے اثبات کے لیئے غلام کو آزاد کر کے قتل کر دیا گیا۔ ان حرکات سے اکثر لوگ بیزار اور خائف ہو گئے۔ یہانتک کہ سینیٹ میں بھی پیرانہ سال آگر اسکیو ولا نے میریس کے قانون کی حفاظت سے خارج کیئے جانے کی سخت مخالفت کی۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ سولا کا میریس کے قتل کے لیئے جس نے اس کی جان بچائی تھی انعام مقرر کر دینا عامہ قوم اور سینیٹ دونوں کی رائے میں سخت احسان فراموشی کا کام تھا۔ مگر سولا کو توہمات اور امور اخلاقی کا بہت کم پاس تھا اس وقت اس کے پیش نظر یہ تھا کہ جملہ رکاوٹوں کو رفع کرے اور اس نے غالباً یہ بھی خیال کر لیا تھا کہ آیندہ چل کر میریس اس کے ساتھ ترحم کا برتاؤ نہ کریگا اس کا دوسرا کام یہ تھا کہ دستور جمہوریہ میں کچھ ایسی ترمیمات کرے جس کی وجہ سے اس کی شکستہ حال عمارت کچھ روز تک اپنی اُکھڑی ہوئی بنیاد پر قائم رہ سکے اولاً اس نے سلپی کیس کے قوانین کو منسوخ کر دیا جو بے ضابطہ طور پر نافذ ہونیکی وجہ سے واجب التعمیل بھی نہ تھے۔ تین امر تھے جن کی طرف توجہ ضروری تھی یعنی (۱) عہدۂ ٹری بیونی و مجلس قبائل (۲) حکام جمہوری (مجسٹریٹ) اور (۳) سینیٹ۔ اس بارے میں ہماری معلومات کا ذریعہ صرف مصنف ایپین (یکم ۵۹) ہے مگر جن تجاویز کو اس کے ماخذ میں بیان کیا گیا ہے ان کو وہ خود اچھی طرح نہیں سمجھا ہے۔ سطور ذیل میں ہم کوشش کریں گے کہ اس کے پراگندہ بیان سے حقیقی واقعات کا انکشاف ہو۔ پہلی تجویز یہ تھی کہ آئندہ سے کوئی تجویز مجلس قبائل میں بغیر سینیٹ کی منظوری سابق کے پیش نہ ہو۔ یہ درحقیقت احیا تھا ایک دستوری قانون کا جو ۲۸۷ ق م تک نافذ تھا اور گراکی کے زمانے تک بھی

باب ۳۲ اس پر رواجاً عمل ہوتا رہا (گو حال میں سرابنوہ ٹری بیونوں نے اس کی خلاف ورزی کی تھی) اور اب بذریعۂ قانون کے دوبارہ نافذ ہوا۔ اگر مجلس سینٹ میں اپنے اقتدارات کو استعمال میں لانے کی قوت ہوتو اس تجویز سے مفسد سرگروہوں پر ایک زبردست روک تھی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خدمت ٹری بیونی دوسرے طریقوں سے بھی تضعیف کردی گئی مگر یہ معلوم نہیں کہ کس طرح۔ دوسرے قانون کا تعلق مجلس سنتوریہ سے تھا جس کی روسے اقتدار دولتمندوں کے ہاتھوں میں آگیا مگر باریک بین مبصرین بھی یہ نہیں بتا سکتے کہ کن تفصیلی تغیرات سے یہ نتیجہ برآمد ہوا اور آیا قبائل اور سنتوریوں کے موجودہ تعلقات میں کسی طرح دخل دیا گیا یا نہیں۔ ان تجاویز سے انقلاب پسند اشخاص کو خدمات کانسلی، پریٹری و سنسری کے ملنے کے مواقع بہت کم ہو گئے۔ ثالثاً صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ مجلس سینٹ کی تعداد چونکہ بہت گھٹ گئی تھی ۳۰۰ جدید اراکین جن کا انتخاب "بہترین اشخاص" (امرا) سے ہوا تھا وقت واحد میں اضافہ کیا گیا۔ اور ایک دوسرے قانون کی روسے اس کارروائی کو باضابطہ قرار دیا گیا۔ اس امر سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس موقع پر سولا چند اسی قماش کے دوسرے تغیرات بھی عمل میں لایا جن میں رجعت پسندی کی جھلک تھی کیونکہ ہم اپیین کے بیان کو بالکل ناقابل وثوق نہیں قرار دے سکتے۔ ان تغیرات کا چند سال کے بعد سولا کی سیادت کے زمانے میں وسعت کے ساتھ عمل میں لایا جانا اس امر کی دلیل نہیں ہوسکتی کہ اس وقت بھی وہ عمل میں لائے گئے تھے مگر یہ تغیرات اسی وقت کارگر ہو سکتے تھے اگر روما کے امرا میں اخلاقی قوت اور سرگرمی ہوتی جو اب ان میں بالکل ناپید تھیں۔ اسی لئے نہ تو ۸۸ق م کی جزوی ترمیمات اور نہ ۸۱ق م کی وسیع اصلاحات کارآمد ہوسکتی تھیں۔

سولا روما سے روانہ ہوتا ہے (۸۷ق م) سلپی کیس کا انقلاب غالباً جدید شہریوں کی تعداد کثیر کی امداد سے عمل میں آیا تھا جنھوں نے اطالیہ کی بربادی اور اس کی شورش کی وجہ

باب ۱۱

سے روما کا رخ کیا تھا۔ سولا کی ضرور یہ خواہش رہی ہوگی کہ اس عنصر کو دفع کر دے۔ لیوی[1] نے اس کی نو آبادیوں کے قیام کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ سولا نے ان لوگوں کو اپنے وطنوں کو واپس جانے پر مجبور کیا ہو۔ اس نے اپنی فوج کو کیپوا روانہ کر دیا اور خود امور سلطنت کے انصرام کی غرض سے روما میں مقیم رہا۔ مگر صرف حاکم اعلیٰ کی حیثیت سے عامۂ خلائق پر اسکی وہ دھاک قائم نہ رہی۔ دولتمند جلا وطنوں کے طرفداران کی واپسی کے لیئے شور کر رہے تھے، اراکین سینٹ بھی خوش نہ تھے اور عوام نے جن کو بجائے خوش کیئے جانے اور رشوت ملنے کے اب فوج کی سنگینوں کے نیچے رائے دینا پڑتا تھا علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار شروع کر دیا۔ کانسلوں کے انتخاب میں بھی سولا کے نامزد کردہ اشخاص کو کامیابی نہیں ہوئی اور اس کو صرف اس امر پر قانع ہونا پڑا کہ وہ ایک امیر سیمی نے ایس آکیٹویس ہو ایل کارنیلیس کنا کا ہم عہدہ مقرر کرادے جس کا تعلق مخالف جماعت سے تھا۔ سولا کو اس کے انتخاب پر سکوت اختیار کرنا پڑا اور بات بنانے کے لیئے یہ کہنا پڑا کہ عوام اس آزادی کے اعتراف کا اظہار کر رہے ہیں جو اس نے انھیں دلائی تھی۔ سولا کو اب معلوم ہو گیا کہ روما سے چلا جانا قرین مصلحت ہے اس لیئے اس نے کنا سے اپنے انتظامات پر کاربند ہونے کا حلف واثق لیا[2] گو اس کا یہ فعل محض مہمل تھا اور اپنی فوج کی کمان لینے کے لیئے چلا گیا اور اپنے شریک کوئنٹس پامپے ایس کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ سپلی کیس کے احکام کی تنسیخ سے وہ بھی مثل سولا کے اپنے فوجی منصب پر بحال ہو گیا تھا اور روما سے شمالی

---

[1] لیوی خلاصہ ۷۷۔ کین نے بھی اس سے یہی مطلب اخذ کیا ہے صفحات ۲۸۹-۲۹۰۔

[2] سولا کو اطالیہ سے نکالنے کے لیئے بیان کیا جاتا ہے کہ کنا نے ایک ٹریبیون کو اس پر مقدمہ چلانے پر آمادہ کیا تھا۔ اس حملے کی سولا نے کچھ پروا نہیں کی مگر یہ خود سولا کا بیان ہے۔ دیکھو پلوٹارک سولا ۱۰۔ ہم ڈائون کیسیس ۱۰۲، ۱۰۴ سو بروڈش ۹ے ۱۔

باب ۴۲

فوج[۱] کی کمان پرو کانسل لِئے الیس پاپیے الیس سے لینے کی غرض سے روانہ ہوا مگر سپاہیوں نے بغاوت کرکے اس کو قتل کر دیا اور پرو کانسل حسب سابق سپہ سالار ہو گیا۔

بغاوت کا خاتمہ

(۸۶۵) شہ کے آغاز میں سولا کی فوج کے علاوہ جو عازم یونان تھی اطالیہ میں تین فوجیں مصروف پیکار تھیں۔ ان میں سے ایک تو پیکینیم میں سے لئے الیس پاپیے الیس کی فوج تھی جو شمال میں امن وامان کے قیام میں مصروف تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ قبائل ڈیسٹنی وپیلگنی میں شورش اب تک باقی تھی اور ان کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کرنا ضروری تھا۔ کیمپینا کی فوج کا جس کا صدر مقام کیپوا تھا سپہ سالار اپیپیس کلا ڈیس تھا مگر نولا کے محاصرے میں بھی ایک زبردست فوج مصروف تھی۔ یہ معلوم نہیں کہ اس شہر کا محاصرہ کب ختم ہوا اپولیا میں ایمیلیس ماميرکس اور اس کے بعد کونٹس میٹی لس سرگرمی کے ساتھ معرکہ آرائی میں مصروف تھے۔ مگر اس امر میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ خاص رومن افواج کے بہترین سپاہی سولا کے ساتھ یونان چلے گئے تھے اور جو سپاہی اطالیہ کی فوجوں میں تھے وہ مختلف اقوام کے تھے۔ یہ بھی واضح ہے کہ روما کی موجودہ متزلزل حکومت کے ساتھ ان کے وفا شعار رہنے کی وجہ نہ تھی اور کوئی ایسا ہر دلعزیز سپہ سالار بھی نہ تھا جس کے سب زیر اثر ہوں۔ یہ سخت خطرناک امر تھا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ روما میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ جدید شہریوں کو جملہ قبائل میں شریک کرنا چاہیئے یا نہیں۔ سیاسی گروہ بندیوں کا اثر افواج کی خیمہ گاہوں تک پہنچ گیا اور سولا نے حال ہی میں روما پر قبضہ کرکے

[۱] لیوی خلاصہ ۷۷ ویلیس دوم ۲۰ - اسپین یکم ۶۳ (یہ کتاب ناقابل وثوق ہے)
[۲] دیکھو کیپن صفحات ۲۹۴ و ۲۹۵ - اس کا یہ خیال صحیح ہے کہ لیوی نے شہ کے اوائل کے واقعات شبہ میں شریک کر لیئے ہیں۔

باب ۴۲

رومن افواج کے لیے خانہ جنگی کی ایک نظیر قائم کر دی تھی۔ مگر حلفا کی جنگ یعنی
اہل اطالیہ کی بغاوت ختم ہو رہی تھی لیے سامینوں اور لوکانیوں نے ابھی تک
اطاعت قبول نہیں کی تھی۔ سامینم سے ۸۹ق۔م میں سولا کی واپسی کے بعد باغیوں
کے نظام میں ترمیم ہو گئی تھی۔ پامپائی ڈیس مارسی نے اپنی قوم کے ساتھ
روما کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب وہ سامینوں کی افواج کا
سپہ سالار مقرر کیا گیا اور اس کی سرکردگی میں باغیوں کو کچھ کامیابی بھی ہوئی۔
بیرونی امداد کی ضرورت شدید تھی اس لیے متھراڈ اٹیس کو اطالیہ بلانے کے لیے
ایک سفارت روانہ کی گئی مگر یہ حماقت ان کی انتہائی مایوسی کے باعث تھی۔
شہنشاہ پانٹس کے حلیف بن کر ان کو وہ آزادی حاصل ہو سکتی تھی جس کی انھیں
آرزو تھی اور فتح بھی شکست کی طرح ایک مصیبت ہو جاتی۔ مگر ان کی آنکھوں پر
پردہ پڑا ہوا تھا متھراڈاٹیس نے اپنا وقار قائم رکھنے کے لیے جواب دیا
کہ اس وقت تو میں ایشیا کے معاملات کے تصفیئے میں مصروف ہوں مگر فرصت
ملتے ہی اطالیہ پر حملہ آور ہوں گا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ امداد وقت پر نہ پہنچ
سکے گی اور چونکہ ایپولیا میں رومن افواج کو برابر کامیابی حاصل ہو رہی
تھی اس لیے سامینوں کی ہمت سرد ہونے لگی۔ ایک جنگ کا ذکر آیا ہے جس میں
میامیرکس نے پامپا ایڈلیس کو شکست دی اور میٹی لس سے بھی ایک
جنگ ہوئی جس میں اطالیہ کی آزادی کا یہ زبردست طرفدار (پامپا ایڈلیس)
خود مارا گیا اور اس کی موت کے ساتھ اس تحریک کا بھی خاتمہ ہو گیا۔
بیان کیا گیا ہے کہ چند اطالی سرغنوں نے بروٹیم پر حملہ کیا اور سسلی
پر بھی قبضہ کرنے کا قصد کیا تھا۔ مگر روما کی قوت کے آگے کچھ نہ پیش
گئی۔ سسلی کے صوبہ دار نے کچھ فوج جمع کر کے جب کہ وہ ریجنیم کے محاصرے
میں مصروف تھے ان کو ہزیمت دی۔ اطالی افواج اس وقت سے صفحۂ
ہستی سے غائب ہو گئیں۔ آئندہ سے سلطنت روما جن خطرات میں

سلہ ڈائوڈورس ۳۷ - ۲ - ۹ - ۱۴ -

باب ۱۲

مبتلا تھی وہ خود اس کے سیاسی معاملات کی تخریب اور بدنظمی کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اہل اطالیہ امن وامان وسکون کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہ تھے۔ روما کی مختلف سیاسی جماعتوں کے مناقشات سے عداوت کے جو شعلے نکلتے تھے انکی وجہ سے اس تباہ شدہ ملک کے باقی اشخاص کی آتش غیظ وغضب اور بھی مشتعل ہوتی تھی ؛

باب ۴۴

باب چہل و چہارم

میریس اور سِنّا[1]

۸۶ تا ۸۸ ق م

(۸۶۶) روما کے مورخین اور خصوصاً وہ جن کی تصانیف ہم تک پہنچی ہیں ان کا رجحان اب یہ ہوتا جاتا ہے کہ ایسے واقعات کو شد و مد سے بیان کریں جن کا تعلق کسی ممتاز شخص کے کارناموں سے ہو یا جن میں ناٹک کا چٹخارہ ہو۔ اس رجحان کی جھلک میریس کے کارناموں کے بیان میں بالخصوص ظاہر ہوتی ہے۔ سولا کے برسر اقتدار ہونے کے بعد جو اشخاص روما سے بھاگ نکلے ان میں سے اکثر کو انھیں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا جو میریس پر پڑیں اور سلپی کیس کا سر ۶ صلے تک فورم میں مقرروں کے چبوترے پر لٹکتا رہا مگر ان واقعات میں دلچسپ ترین کئی مرتبہ بال بال بچ کر نکلنا اس شخص کا ہے جو ایک زمانے میں

---

[1] اس باب کے لئے عام ماخذ حسب ذیل ہیں۔ لیوی خلاصہ ۷۹-۸۰ ولیس دوم ۱۹-۲۴۔ اپین یکم ۶۰-۷۶ ایضاً متھراڈائیٹس ۵۱۔ پلوٹارک میریس ۳۵-۴۶ سرٹوریس ۴-۶ پاپیے ایس ۴-۵ کراسس ۴۔ فلورس دوم ۹، ۳-۱۷۔ آروسیس پنجم ۱۹۔ یوٹروپیس پنجم ۷۔ آسبی کونیس ۸۵ وکٹر (devir illuster ۶۷-۶۹، ڈائوڈورس ۳۸، ۱۵۔ ڈائون کیسیس ۱۰۲، ۵-۱۲ لیکی نیا نس مطبوعہ بان صفحات ۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ سیسر وا دو ویلیریس میکسی مس کے حوالے حواشی میں دیئے گئے ہیں مگر دیکھو فلپک ہشتم De nat. Deor ۲ سوم ۸۰-۸۱-

باب ۱۲

روما کا نجات دہندہ تصور کیا جاتا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ واقعات ایک حد تک صحیح ہوں مگر زمانہ ما بعد کے مصنفین نے ان واقعات کو سبق آموز بنانے اور طرز بیان کو فصیح و بلیغ کرنے کی غرض سے ان میں رنگ آمیزی کردی ہو جس کی وجہ سے ان کے بیانات حقیقت سے دور پڑ گئے ہوں۔ روما کے مورخین اور شعرا دونوں بلاغت کے دلدادہ تھے اور میریس کی زندگی کے مختلف دور اور ان کا نمایاں فرق ان کی طبع آزمائی کے لیئے نہایت موزوں تھا۔ میریس کی زندگی کے اس دور کے چند دلچسپ واقعات حسب ذیل ہیں لاطینیم اور کیمپینیا کے سواحل کا اس نے بحری سفر کیا حالانکہ ہر طرف سے وہ خطرہ دل سے گھرا ہوا تھا، منٹرنے کی دلدلوں میں پناہ لی جہاں کی آب و ہوا نہایت خراب تھی، ان لوگوں کی متزلزل حالت جن کے ید قدرت میں وہ تھا نہ اس کو چھوڑ سکتے تھے اور نہ اس کے دشمنوں کے حوالے کر سکتے تھے، ایک جرمن یا گالی غلام کا بھی قصہ ہے جس کی میریس کو قتل کرنے کی ہمت نہ ہو سکی اور آخر کار وہ بھاگ کر افریقہ چلا گیا اور قرطاجنہ کے کھنڈروں میں جا کر بیٹھا یہ بھی کہ اس کو یقین کامل تھا کہ ساتویں مرتبہ پھر کانسل ہوگا۔ یہی واقعات ہیں جن سے ایک افسانہ بن گیا ہے۔ اور جو روما کے ادبیات کا ایک جزو ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے یہاں اس کا ذکر کیا ہے؛

کنّا فوج جمع کرتا ہے

(۶۶۷) سولا کے روانہ ہوتے ہی کنّا نے ان انتظامات کو تہ و بالا کرنا شروع کیا جن کو برقرار رکھنے کی اس نے قسم کھائی تھی۔ جدید شہریوں اور آزاد غلاموں کو جملہ (۳۵) قبائل میں تقسیم کیئے جانے اور ان لوگوں کو واپس بلانے کے لیئے جن کو سولا نے جلا وطن کر دیا تھا مجلس عامہ میں تجاویز پیش کی گئیں۔ دوسرے کانسل آکٹیوس نے چند ٹریبیونوں کی امداد سے ان تجاویز کی سخت مخالفت کی اس لیئے کنّا نے تہیہ کر لیا کہ حسب رواج ان قوانین کو جبراً نافذ کرا دے۔ جدید شہریوں سے وہ ساز و باز رکھتا تھا بلکہ یہ بھی مشہور تھا کہ ان کی حمایت کے لیئے اس نے بہت بڑی رشوت لی تھی اس لیئے جدید شہریوں کی تعداد کثیر اس کے بدمعاشوں کے انبوہ میں شریک ہو گئی۔

باب ۴۴

پرانے شہری تمام آکیٹوئیس کے ساتھ ہو گئے اور اس کے بعد جو لڑائی ہوئی
اس میں آکیٹوئیس نے ہوشیاری کی دشمن کو ہزیمت دیکر ان کو شہر سے نکال دیا
دونوں فریق خنجروں سے مسلح تھے اور خوب خونریزی ہوئی کنّا اور اس کے
شرکا بھاگ نکلے سینٹ نے اس کو دشمن قوم قرار دیکر شہریت سے خارج
کر دیا اس لیئے وہ خدمت کانسلی سے بھی الگ ہو گیا اور اس کی جگہ پر
ایل کارنلیس میرولا جو عطارد کا پجاری تھا منتخب ہوا۔ مگر کنّا کا ابھی خاتمہ نہیں
ہوا تھا اسے خوب معلوم تھا کہ اطالیہ میں جو سپاہی باقی رہ گئے ہیں وہ زیادہ تر
جدید شہری ہیں۔ اور اس کی تحریک سے ہمدردی رکھتے ہیں اس امید سے
وہ فوج کی تلاش میں نکلا اور پہلے اپی الیس کلاڈیس کی فوج پر ڈورے
ڈالنے کا قصد کیا جو بقول اپیین شہر کیپوا میں خیمہ زن تھی مگر ڈیلیس کا بیان
ہے کہ اس کا مستقر نولا میں تھا۔ اس سپہ سالار پر خود شبہات تھے کیونکہ اس کو
کمان سے سبکدوش کرنے کے لیئے مجلس[۱] عامہ کی رائے لی گئی تھی اور سپاہی بھی
سولا کے ساتھ مشرقی جنگ میں شریک ہونے کے لیئے نہ بھیجے جانے کے
سبب سے خفا تھے کنّا کو خوب معلوم تھا کہ ان لوگوں پر کس طرح سے اثر قائم
ہو سکتا ہے۔ انھوں نے فوراً اس کو کانسل تسلیم کر کے فوجی اطاعت کی قسم
کھائی۔ اس کے بعد اس نے متعدد حلیف شہروں کا دورہ کیا۔ جہاں جدید
شہریوں نے اس کا نہایت جوش سے خیر مقدم کیا کیونکہ اس نے ان کی
خدمت میں تکلیفیں اٹھائی تھیں۔ اس دورے میں اس کو اس قدر روپیہ اور
سپاہ مل گئی کہ اس نے روما پر تنیتس لیجیونس[۲] کی سرگردگی میں دھاوا کر دیا اور
بہت سے انقلاب جو شہر سے بھی آکر اس سے مل گئے۔

(۸۶۸) اس امر کے تعین کی ہمیں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں کہ
جنگ حلفا کس موقع پر ختم ہوتی ہے اور خانہ جنگی کب شروع ہوئی کیونکہ خانہ جنگی

---

[۱] سسرو ڈی ڈومو ۸۳۔
[۲] یہ تعداد قرین قیاس نہیں۔

باب ۱۲

جنگ حلفا کے سلسلے میں شروع ہوئی۔ کِنّا کے قوت پکڑنے کا سبب یہ تھا کہ وہ جدید شہریوں کا جو سابق میں حلیف تھے نمایندہ تھا اور یہ لوگ تلے ہوئے تھے کہ بغیر پورے حقوق حاصل کرنے کے چین نہ لیں۔ اس لیئے قدیم شہریوں کی اپنے خاص حقوق کے محفوظ رکھنے کی کوشش محض بے سود تھی جب تک کہ ان کا کوئی زبردست سرغنہ نہو اور ان کے جتھے کا سرگروہ یعنی سولا اس وقت بہت دور تھا۔ آکیٹویس اور میرولا نے روما کی فصیلوں اور دیگر ذرائع محافظت کو مستحکم کیا مگر ان کو اصل میں ضرورت تھی باقاعدہ فوج کی اس لیئے اُنھوں نے کوشش کی کہ گال این روسٹا آلپس اور ان اطالوی بستیوں میں جنھوں نے ابتک کنّا کی شرکت نہیں کی تھی سپاہی بھرتی کریں۔ مگر کِنا اور اس کے لشکرِ جرار کے مقابلے کے لیئے یہ تدابیر بھی کارگر نہ ہوسکتی تھیں اس لیئے وہ مجبوراً مٹیلیس پائیس سے مددگار کے طالب ہوئے جو شمال کی زبردست فوج کا سپہ سالار تھا۔ مگر اس شخص کا طرزِ عمل مشتبہ تھا کیونکہ اس نے نہ صرف اپنے نامزد شدہ جانشین کے قتل سے چشم پوشی کی تھی بلکہ ممکن ہے کہ یہ قتل اس کے ایما سے ہوا ہو امرا اور قدیم شہریوں سے جو شہر پر قابض تھے اسے زیادہ ہمدردی نہ تھی اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کا طرزِ عمل بالکل خود غرضانہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا اصل منشا یہ تھا کہ سنہ ۸۶ ق م کی کانسلی حاصل کرے اور چونکہ اس وقت اطالیہ میں ایک یہی باقاعدہ فوج تھی اور وہ اس کے زیرِ کمان تھی اس لیئے وہ اربابِ حکومت سے من مانے شرائط کر سکتا تھا۔ اس کی موجودہ حالت بھی بہت نازک تھی کیونکہ سولا کے طرفدار اس سے متنفر تھے جس کے کافی وجوہ موجود تھیں اور کنّا بھی اس کو اپنا رقیب خیال کرتا تھا کیونکہ ممکن تھا کہ جدید شہریوں پر اپنا اثر قائم کرے۔ روما کی طرف پیش قدمی کرنے میں اس نے جو دیر کی اس کے نتائج اندوہناک ہوئے کیونکہ کِنّا کو اپنے نوآموز سپاہیوں کو قابلِ کار بنانے اور میریس سے سازوباز کرنے کا موقع مل گیا جو اسی زمانے میں اطالیہ واپس آگیا تھا۔

میریس کی واپسی

(۸۶۹) سولا کی روانگی اور کنّا کی بغاوت کی خبریں سن کر میریس

باب ۴

نے چند سپاہیوں کو لیکر جنھیں اس نے افریقیہ میں بھرتی کیا تھا عازم اطالیہ ہوا۔
اس کے ساتھ چند اور جلاوطن اشخاص بھی تھے۔ ایٹروریا کے ساحل پر پہنچکر
اس نے جدید شہریوں کے حقوق کا حامی ہونے کا اعلان کیا۔ بہت لوگ
اس کے شریک ہوگئے اور مزارع کے غلاموں کو بھرتی کرکے اس نے بہت جلد
ایک خاصی فوج جمع کرلی کنا سے بھی معاملات طے کرنے میں دیر نہ ہوئی۔ کنا
کے طرفداروں میں شوریدہ سر نے الیس پاپیریس کاربو تھا اور کوئنٹس
سرٹوریس جو ایک لائق اور تجربہ کار فوجی افسر تھا۔ ان کے اتحاد میں تنزل
یا باہمی مخالفت کی گنجائش نہ تھی مگر سرٹوریس گو سولا کی جماعت کا سخت
مخالف تھا لیکن میریس سے اتحاد پیدا کرنا خلاف مصلحت خیال کرتا تھا۔
پیرانہ سال میریس پر اس کو شبہ تھا جو بالکل میلا کچیلا رہتا تھا اور جس کے
چین جبین سے ظاہر تھا کہ وہ سخت بدلا لینے پر تلا ہوا ہے۔ مگر کنا میریس کو
علیحدہ نہ کرسکتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت وہ کانسل تھا اور
میریس ایک معمولی شہری مگر شمالی وحشیوں کا مغلوب کرنے والا بہ لحاظ وقعت
ذاتی ان کی جماعت کا صدر تھا اور اسی کے سبب سے اس انقلابی تحریک کو
اہمیت حاصل ہوئی تھی چاروں سرغنوں نے اب روما پر دھاوا کیا۔ کنا اور کاربو
شہر کے مقابل میں تھے سرٹوریس نے شمال کی طرف سے پیش قدمی کی اور میریس
نے جس کے پاس کچھ جہاز تھے آسٹیا پر حملہ کردیا۔ سنے الیس پاسپے الیس نے
جو دروازۂ کالن کے پاس خیمہ زن تھا بہ سرگرمی سے آکٹیویس کی مدد کا قصد
کیا مگر اب وقت نکل چکا تھا اس کے سپاہیوں کو قدیم شہریوں کے ساتھ کوئی
ہمدردی نہ تھی اس لیئے اس کے لشکر میں شورش پھیل گئی۔ اس اثنا میں میریس
نے آسٹیا پر قبضہ کرکے لوٹ لیا جس کی وجہ سے روما میں غلے کا آنا بند ہوگیا۔
شہر میں جو فوج تھی ان لوگوں کے مقابلے کے لیئے بالکل ناکافی تھی سینٹ
نے ناامید ہوکر ان اطالیوں کو بھی حق شہریت دینے کا اعلان کیا جو جنگ میں
مغلوب ہوئے تھے اور جن کو اب تک توسیع حق شہریت[1] سے نفع اٹھانے کا

[1] دیکھو لیوی خلاصہ ۸۰۔ لیکی نیانس صفحہ ۲۷۔

موقع نہیں ملا تھا۔ مگر اس طبقے سے بھی کافی امداد ملنے سے مایوسی ہوگئی۔ میٹلس سامینوں کی نقل و حرکت پر نگرانی کرنے کے لیئے مامور تھا۔ جب اس کو ان احکام کی تعمیل کرنے اور سامینوں سے ان شرائط پر صلح کرکے روما کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا گیا تو سامینوں نے پوری مساوات کا دعویٰ کیا جس کو وہ قبول نہ کرسکتا تھا۔ مگر میریس کے شرکاء کے دماغ میں یہ خلل نہ تھا اور اس لیئے سامینی ان کے شریک ہوگئے۔ میٹلس سے کچھ بن نہ پڑا اور وہ اپنی فوج کا ایک دستہ لیکر روما کی طرف روانہ ہوا اور فوج کے بیشتر حصے کو اپنے ایک نائب کی ماتحتی میں چھوڑ دیا جس کا سامینوں نے خاتمہ کردیا۔ اطالیوں سے سینٹ کو صرف آٹھ ہزار سپاہی ملے۔ گال این مروے آلپس سے جو امدادی فوج آئی تھی اس کو کنّا کی ایک سپاہ نے روک دیا اور ریلاسینا جس پر اکیٹوئیس کا ایک افسر قابض تھا اُس پر بھی محاصرہ کرکے قبضہ کرلیا گیا۔

(۸۷۰) واقعات مابعد کے سلسلے اور ان کے تفصیلی حالات پر بالکل پردہ پڑا ہوا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ میریس غداروں کی امداد سے روما کے اس محلے میں گھس گیا جو ٹائبر کے اُس طرف واقع تھا مگر وہاں سے اکیٹیوئس اور پاپیے الیسؔ نے اسے بھگا دیا۔ مگر روما کے محافظین نے پاپیے الیسؔ کی انتہائی احتیاط کی وجہ سے اس کامیابی سے نفع نہیں اُٹھایا۔ اس شخص کا مشورہ ان کی تخریب کا باعث ہوا کیونکہ اسی کے ایما سے کنّا سے نامہ و پیام شروع ہوا جس کی بدعہدی کا عام شہرہ تھا اور جو غلاموں کو اپنی امداد کے لیئے آمادہ کررہا تھا۔ تعویق سے میریس کے طرفداروں کو نفع تھا کیونکہ شہر میں غلے کا ذخیرہ روز بروز گھٹتا جاتا تھا اور سپاہیوں کے فرار ہونے سے محافظ فوج کمزور ہوتی جاتی تھی۔ خود پاپیے الیسؔ کے چند سپاہیوں نے اس کو قتل کردینے کی سازش کی مگر اپنے بیٹے کی فراست سے وہ بچ گیا۔ اس کے کچھ سپاہی دشمن سے بھی جاکر مل گئے۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ اس کے لشکر میں کوئی وبا پھوٹ پڑی جس کا غالباً وہ خود بھی شکار ہوا۔ اعلان یہ کیا گیا کہ اس پر بجلی گری ہے مگر اس اعلان سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہ قتل کردیا گیا۔ ہر شخص کو اس سے نفرت

باب ۱۱

تھی اور عوام نے اس کے جنازے کے ساتھ بے ادبی بھی کی لیکن سینٹ کے سپہ سالاروں میں وہ سب سے بہتر تھا اور اس نقصان کی کوئی تلافی نہ ہوسکتی تھی آکیٹولیس پر سپاہیوں کو اعتماد نہ تھا۔ اور ایک عالی دماغ محب وطن تھا اور اپنی حد درجہ احتیاط، باریک بینی اور شائستگی کی وجہ سے ایسے نازک موقع پر اپنی جماعت کو قابو میں نہ رکھ سکتا تھا جبکہ افسر میں بالکل مختلف قسم کے خواص کی ضرورت ہے۔ اس نے غلاموں کو آزاد کرنے سے انکار کر دیا جس کا نتیجہ ہوا کہ وہ کنا کے دام فریب میں آکر اس کے شریک ہو گئے لیکن قانوناً وہ کانسل تھا سپاہیوں نے جب میٹلس سے کمان لینے کی استدعا کی تو اس نے زجر و توبیخ کر کے انھیں حکم دیا کہ کانسل کے احکام کی تعمیل کریں۔ سپاہی برافروختہ ہو کر دشمن سے جا ملے۔ سپاہیوں کے فرار ہونے اور قحط کے خوف سے شہر کی مزید محافظت بھی ناممکن ہو گئی کنا کا اصرار تھا کہ جب تک مجھے کانسل نہ تسلیم کیا جائے میں سینٹ سے گفت و شنید نہیں کر سکتا اس لیے میرولا کو خدمت کانسل سے معزول کرنا پڑا کنا نے یہ بھی حلف اٹھانے سے انکار کر دیا کہ وہ کسی کو قتل نہ کرے گا اس لیے اس کو صرف اس امر کا یقین دلانے پر روما میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی کہ وہ رحم کے ساتھ پیش آئے گا۔ ان شرائط کے ساتھ وہ شہر میں داخل ہوا اور فی الفور مجلس عامہ سے ان لوگوں کو واپس بلانے کا حکم حاصل کیا جن کو سولا نے خارج البلد کیا تھا۔ میریس نے بھی جب تک کہ اس کو باضابطہ طور سے بلایا نہ جائے واپس آنے سے انکار کر دیا اب وہ شہر میں داخل ہوا۔ آکیٹولیس کو مشورہ دیا گیا تھا کہ فرار ہو جائے مگر وہ اپنے مقام سے ہلا نہیں اور بصد شان مع اپنے نقیبوں کے قاتلوں کا انتظار کرتا رہا۔ میٹلس[1] نے کنا سے جو نامہ و پیام ہوتے تھے اس میں زیادہ حصہ لیا تھا اس لیے آکیٹولیس اس کو غدار خیال کرتا تھا۔ بہرکیف وہ بچ کر افریقہ پہنچ گیا اور کچھ عرصے کے بعد سولا کا طرفدار بن کر واپس آیا اور کانسل

---

[1] ڈائوڈورس ۳۸-۲ یہ میٹلس پائس کے نام سے مشہور تھا اور میٹلس نیومی ڈکس کا بیٹا تھا۔

باب ۳

قتل عام

کی طرح حماقت سے جان نہ دی ہو۔

(۸۷) اس کے بعد وہ قتل عام شروع ہوا جس کا پریشان حال شہریوں کو میریس کے چین جبین سے اندیشہ تھا۔ پیر مرد کے عرصے سے دبے ہوئے غصے کو روکنے کی کوئی صورت نہ تھی اور منٹرنے کی دلدلوں اور دیگر مقامات میں اس نے جو مصائب برداشت کیے تھے ان کا بدلہ اس نے ایسا سخت لیا کہ کبھی فراموش نہ ہوسکتا تھا۔ اس کا قدیم ہم عہدہ کیٹلس اور معزول شدہ میرولا دونوں مجلس عامہ کے اجلاس میں باز پرس کے لیے بلائے گئے۔ مگر قانون کی حفاظت سے خارج ہوکر قتل ہوجانے کے خوف سے انھوں نے خودکشی کرلی۔ میریس اپنے آزاد غلاموں کو لیکر شہر میں چکر لگایا کرتا تھا۔ ذرا سے اشارے پر یا محض سلام نہ کرنے پر ان بدمعاشوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ کسی راہرو کو قتل کردیں خصوصاً ایسے لوگوں کو جنھیں ان کا آقا پسند نہ کرتا تھا۔ سربریدہ لاشیں سڑکوں پر پڑی رہتی تھیں اور کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ انھیں دفن کردے۔ جن لوگوں کو قتل کرنا مقصود تھا ان کی تلاش ہوتی تھی اور پناہ گیروں کو خود انکے دوست یا مخبر حوالے کردیتے تھے جس کی وجہ سے کسی شخص کو دوسرے پر اعتماد باقی نہ رہا تھا۔ پانچ دن تک یہ قتل عام جاری رہا۔ سلپی کیس کے ساتھ جو سلوک ہوا تھا اس کے جواب میں ارکین سینٹ کے سر روسٹرا پر ٹانگ دیے گئے تھے۔ سربرآوردہ مقتولین میں سے خاندان ہائے سیزر وکراسس کے دو دو رکن تھے اور اہل روما کو سب سے زیادہ عبرت پیرانہ سال مقرر مارکس انٹونیس کے قتل سے ہوئی جو اس زمانے کے سربرآوردہ افراد میں سے تھا اور جس کو مخبر نے میریس کے پنجۂ ستم میں پھنسا دیا تھا لیکن اس خوفناک تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روما میں ابھی تک کسی شخص کو اس کی جائداد کے لالچ سے قتل کرادینے کا رواج نہیں ہوا تھا اور عوام نے بھی مقتولین

ملاحظہ ہو وبیس ۲-۴۰ ویلیریس میکسی مس چہارم ۳-۱۴۔ اپپین نے یکم ۷۳-۴ میں جو لکھا ہے اسلوان سے مقابلے میں ترجیح نہیں ہوسکتی۔

باب ۱۱

کے مکانوں کو لوٹنے سے احتراز کیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بعض اوقات غلام اپنے مالکوں کے ساتھ غداری[۵۱] نہیں بھی کرتے تھے چنانچہ ایک شخص کی جان اس کے غلاموں کی وفاداری اور ہوشیاری سے بچ گئی۔ مگر معلوم ہوتا تھا کہ میریس کے شیاطین کی لوٹ مار اور سخت گیری کا کبھی خاتمہ نہ ہوگا۔ سرٹوریس کو ان سے نفرت تھی اور کنا بھی بے ضرورت لوگوں کا قتل کیا جانا ناپسند نہیں کرتا تھا۔ اس لئے ان دونوں نے گالیوں کے ایک دستے کو لیکر ان شیاطین کا جب کہ وہ سو رہے تھے خاتمہ کردیا اور اس طرح شہر کو ان کی دارو گیر سے نجات مل گئی۔

میریس کی موت

(۸۷ء) سیاسی انقلابات کی طرف بھی فاتحین کی توجہ تھی سینیٹ یعنی اس کے باقی ماندہ اراکین نے جو قتل سے بچ گئے تھے حسب الحکم سولا کو دشمن قوم قرار دیا اور اس کے بعد اس کی جائداد ضبط کرلی گئی، اس کا مکان منہدم کردیا گیا اور اس کے قوانین منسوخ کردیئے گئے مگر سال غالباً اب ختم ہو رہا تھا اس لئے سال آئندہ کے لئے حکام کا انتخاب ضروری تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کنا نے اپنے اور میریس کے کانسل منتخب ہونے کا صرف اعلان کردیا۔ یہ غالباً مبالغہ ہے اصل واقعہ یہ ہوگا کہ سرسری طور پر انتخاب ہوگیا ہوگا۔ میریس اب اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا یعنی ساتویں مرتبہ کانسل ہوچکا تھا اس کے لڑکپن میں ایک عجیب واقعہ ہوا تھا جس کی ایک نجومی نے تعبیر[۵۲] کی تھی اور اسی تعبیر سے یہ ہوس اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی نجومیوں کا اعتبار اب تک باقی تھا کیونکہ قومی مذہب کے زوال سے اوہام پرستی میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی تھی بلکہ دیوتاؤں کے ساتھ بے اعتقادی پیدا ہوجانے سے خوش قسمتی کی پرستش زیادہ ہونے لگی تھی۔ لیکن لوگوں کو یہ بھی معلوم تھا[۵۳]

---

۵۱ پلوٹارک میریس ۴۳ اپین کیم ۷۳۔

۵۲ پلوٹارک میریس ۳۱ اپین کیم ۷۵۔

۵۳ پلوٹارک میریس ۴۲۔ سولا ۷۔ ڈائوڈورس ۳۸-۵۔

باب ۴۴

کہ نجومیوں کی پیشین گوئی پر احمقانہ بھروسہ کرنے سے آکیٹیویس نے جان کھوئی تھی اور سولا کا اپنی خوش قسمتی پر بھروسہ کرنا میریس کی خوش قسمتی کے لحاظ سے قابل تعجب ہے پیشین گوئیوں کے صحیح اور غلط ٹھیرنے سے متعلق غالباً ایسٹرویا کے ہوشیار نجومی ابلہ فریبی کی کچھ باتیں کرتے ہوں گے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ میریس کی آتش غضب ابھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی مگر خود اس کا انجام قریب تھا۔ ۱۳ جنوری کو اس نے انتقال کیا تھا۔ اس کی زندگی کے آخری ایام اور جانکنی کے متعلق بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ سولا کی طرفداروں کی روایت یہ ہے کہ اس کے آخری دن بیہوشی اور ہذیان میں گذرے جس میں کبھی تو وہ سولا کی واپسی سے ڈر جاتا اور کبھی متھریڈیٹیس کے ساتھ جنگ میں اپنے کو مصروف خیال کرتا جس کی اسے بہت آرزو بھی۔ مگر ایک دوسری روایت بھی ہے جو اس کے بالکل مخالف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطرناک اور مستقل مزاج بڈھا جو لڑکپن سے سختیوں کی برداشت کرنے کا عادی تھا مگر زمانہ حال کی تکلیفات اور اپنے غیظ و غضب سے بالکل خستہ ہو گیا تھا ذات الصدر کے عارضے کا شکار ہوا۔ اس کے پیرؤوں میں سے ایک بدمعاش سپاہی سی فلیوس فمبریا نے اس کے جنازہ اٹھنے کی یادگار میں سردار پجاری اسکیوولا کو قتل کرنے کی کوشش کی جو وہ زخمی ہو کر بچ نکلا مگر آخر کار کچھ دنوں بعد مارا گیا[۱]

مالی مشکلات

(۸۷ ۳) میریس کے انتقال سے قتل عام تو کچھ روز کے لئے بند ہو گیا۔ کنا کی خوبیاں گو زیادہ نہ تھیں مگر خودپسندی اور اولوالعزمی کی وجہ سے بہ نسبت گزشتہ معاملات کا بدلہ لینے کے آئندہ کی ترقی کا اسے زیادہ خیال تھا ایل ویلیریس فلاکس کو اپنا ہم عہدہ بنا کر اس نے سیاسی معاملات میں انقلاب پیدا کرنے کی طرف کچھ توجہ کی۔ اس کا رجحان یہ تھا کہ سلی کمیس کے طرز عمل کی کچھ تغیر کے ساتھ پابندی کرے۔ سولا کے قوانین چونکہ منسوخ ہو چکے

---

[۱] سسرو، پرو اوسکیوا میرینو ۳۳۔ ہیٹر سسر، ڈی یورم نیچر ۱ سوم ۸۰ ۔

باب ۷

تھے اور جدید حکومت سینٹ کی مخالف تھی اس لیئے غالباً طبقۂ ایکوائٹ نے قانون پلاٹیا کو منسوخ کرا کے عدالتوں کو پھر اپنے قبضے میں[۱] کر لیا جس سے کچھ روز کے بعد سولا نے انھیں پھر بیدخل کر دیا۔ زمانۂ حال کی مشکلات میں مالی مشکلات نہایت اہم تھیں۔ حال کے واقعات نے روما کے ساہوکاروں میں ابتری ڈال دی تھی، کسی ساہوکار کی ساکھ باقی نہ رہی تھی کیونکہ ہر شخص کو فکر تھی کہ ساہوکاروں کے پاس جو رقم ہو کسی نہ کسی طرح سے وصول کرے۔ زر نقد کی بہت مانگ تھی کیونکہ اس کو آسانی سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجا سکتے تھے اور چھپا سکتے تھے اس پر طرہ یہ ہوا کہ متھراڈاٹیس سے جنگ چھڑ جانے اور صوبۂ ایشیا سے رقوم کے بروقت نہ آنے سے ساہوکاروں کے رہے سہے حواس[۲] اڑ گئے۔ اس مشکل کو رفع کرنے کے لیئے کانسل فلاکس نے ایک قانون[۳] نافذ کرایا جس کا منشا یہ تھا کہ رقم واجب الادا کا صرف ایک ربع ادا کر دینے سے قرضہ پاک ہو سکتا تھا۔ ممکن ہے کہ اس قانون سے نفع اٹھا کر کچھ لوگ دیوالیئے ہونے سے بچ گئے ہوں مگر ایک ایسے علاج سے جو مرض کے مماثل ہو۔ عامۂ خلائق کو اعتماد نہ ہو سکتا تھا اور ساہوکارے میں حسب سابق زر نقد کی کمی باقی رہی جس کی وجہ سے اس زمانے میں اہل ملک کی پریشانیاں اور تکالیف اور بھی بڑھ گئیں۔ زر نقد کی ضرورت نہ صرف افراد قوم کو تھی بلکہ سلطنت کو بھی اور غالباً اسی کی احتیاج سے نوجوان نے ایس پامپیس[۴] پر مقدمہ چلایا گیا۔ الزام یہ تھا کہ اس کے والد نے ایسکولم پر قبضہ کر کے مال غنیمت کا حصہ کثیر خود لے لیا تھا اور خزانۂ سلطنت میں کبھی اس کا حساب نہیں پیش کیا اور بیٹے کو مجبور کیا جا رہا تھا کہ اس کے باپ نے جو کچھ روپیہ ہضم

---

[۱] سسرو ان ویریم کیم، ۳ – ۳۸ ویلیس دوم ۳۲، ۳۔

[۲] سسرو پرولیگے مینی لیا ۱۹ – ۱ پر دکالی کیتنا دوم۔

[۳] سسرو پرو فونٹ یٹو سیلسٹ کیٹلنس ۳۳ ویلیس دوم ۲۳، ۲ –

[۴] پلوٹارک پامپے الیس ۴ آر رسیس [illegible]

باب ۶

کر لیا تھا۔ اس کی تلافی کرے۔ اس نے اپنی صفائی میں یہ بیان کیا کہ یہ مال غنیمت اس کے مکان میں تھا مگر کینا کے سپاہی اس کو وہاں سے نکال لے گئے تھے۔ مگر اس کے حق میں زیادہ مفید یہ ہوا کہ اس نے اس پریٹر کو ہموار کر لیا جو عدالت کا صدر تھا اور اس کے وکلا میں نہ صرف مقرر کینو ہائیمن سیئس تھا بلکہ لِے الیس پالی الیس کا بوجھی تھا جو میسیلس کا طرفدار تھا[۵۱]۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اور چند روز کے بعد پریٹر مذکور کی بیٹی سے اس کی شادی ہو گئی۔ ان مشکلات کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سکہ رائجہ کی حالت بہت خراب تھی۔ جب سے ڈروسس نے سکوں میں آمیزش شروع کی تھی کھوٹے دینار بہت چلنے لگے تھے۔ کھوٹے سکوں کے چلن سے اچھے سکے معدوم ہو جاتے ہیں اس لئے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ لوگوں کو اس کی وجہ سے کس قدر پریشانی اور زحمت ہوئی ہوگی اور ہوشیار صرافوں اور ساہوکاروں نے اس سے کس قدر نفع اٹھایا ہوگا۔ سسرو[۵۲] کا بیان ہے کہ یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے پاس درحقیقت کس قدر روپیہ ہے۔ ان خرابیوں کو رفع کرنا ضروری تھا اس لئے ٹری بیونوں نے پریٹروں سے مشورہ کر کے ان کی اصلاح کے لیئے ایک مشترک اعلان شائع کرایا جس کی تفصیل سے ہم ناواقف ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا منشاء یہ تھا کہ سکوں کو پرکھنے کا انتظام کیا جائے اور کھوٹے سکوں کا چلن بند کر لیا جائے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ اس اصلاح کا بار کس پر پڑا۔ جس پریٹر نے اپنے دیگر شرکاء کے قبل اس تصفیے کا اعلان کیا ہر دلعزیز ہو گیا۔ اس واقعے سے ہم نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اصلاح مذکور کا بار خزانۂ سلطنت پر پڑا اگر یہ خیال صحیح ہے تو روما کی حکمراں جماعت کو زر نقد کی قلت سے اور بھی زحمت ہوئی ہوگی۔ بہرکیف سکوں کے پرکھنے سے سکہ ہائے قلب کا رواج موقوف ہو گیا اور

---

[۵۱] سسرو بروٹس ۲۳۰ – ویلیس میکسی مس پنجم ۳ – ۵۔

[۵۲] سسرو ڈی آفی کیس سوم ۸۰ – پلینی تاریخ ۳۳ – ۱۳۲ –

باب ۴۴

مردم شماری اور جدید شہری

بقول پلینی کھوٹے دینار قریب قریب معدوم ہو گئے۔

(۴۷۸) جدید شہریوں کا درج رجسٹر کرنا ایک ایسا امر تھا جس میں تساہل نہ کیا جا سکتا تھا۔ ۸۶-۸۵ ق م میں سنسر موجود تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو پنج سالہ کے ختم ہونے کے قبل ہی ان کا تقرر ہو گیا تھا۔ دونوں سنسروں ایل مارکیس فلپس (ڈروسس کا سابق مخالف) اور ایم پرپرنا نے رجسٹروں کی تکمیل کی مگر یہ معلوم نہیں کہ کس طریقے پر۔ غالباً کنا کے وعدے کے مطابق جملہ ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیئے گئے مگر ہم یہ قیاس نہیں کر سکتے کہ ہر قبیلے میں قریب قریب مساوی تعداد شریک کی گئی۔ غالباً بمقابلہ مساوات تعداد کے مقامی امور اور شخصی اثر کا زیادہ خیال کیا گیا ہو۔ لیکن تعداد مندرجہ[1] اگر صحیح ہے تو یہ مردم شماری نامکمل تھی۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے شہری اطالیہ سے باہر تھے مثلاً سولا کے سپاہی اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں نے جدید حقوق شہریت سے نفع نہ اُٹھایا ہو۔ سسرو کا بیان ہے کہ بعض پریٹروں نے جو ۸۹ء میں درخواستوں کے لینے کے مجاز تھے اپنی فہرستوں کو نہایت بے ترتیبی[2] کے ساتھ رکھا تھا لیکن یہ کام کسی نہ کسی طرح سے ختم ہو گیا۔ سسرو ایک دوسرے[3] مقام پر بیان کرتا ہے کہ بہت سے سربرآوردہ اشخاص اس زمانے میں کنا کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

یہ واقعہ اس لیئے قابل بیان ہے کہ بہت سے امرائے سینٹ بھاگ کر سولا کے[4]

---

[1] ۸۶-۸۵ء میں شہریوں کی تعداد صرف ۴۶۳۰۰۰ تھی یعنی ۱۱۵-۱۱۴ ق م کی آبادی یعنی ۳۹۴۳۳۶ پر اضافہ بہت کم ہوا۔ بیلوخ، بیفوکیرنگ صفحہ ۱۲۵-۶ میں ۸۶-۸۵ء کی مردم شماری کے اعداد کو قابل اصلاح خیال کرتا ہے۔ لینگ بھی اس مردم شماری کو نامکمل خیال کرتا ہے تاریخ روما سوم صفحہ ۱۳۵-۶۔

[2] سسرو پرو آرچیا ۹-۱۱۔

[3] سسرو ایڈ ایٹیکم ہشتم ۳-۶۔

[4] دلیبیں دوم ۳، ۲، ۲۔

باب ۴۷

پاس چلے گئے تھے تاکہ ان کی جان بچ جائے اور پھر سلامتی کے ساتھ واپس جائیں۔ سولا کی فتوحات کی خبریں رفتہ رفتہ روما پہنچنے لگیں اور اس کی واپسی کے خوف سے حکمراں جماعت ہراساں ہونے لگی کیونکہ ان میں سے کسی میں اس قدر اہلیت نہ تھی کہ سولا کا مقابلہ کر سکتا سرٹوریس بھی اس کا مدمقابل نہ تھا اور پھر کنا اور کاربو جو اپنے مشکل فرائض کو انجام دینے کی بالکل اہلیت نہ رکھتے تھے اس کو پشتی پر رکھنا چاہتے تھے۔ اراکین سینٹ مقیم روما میں خواہ کیسی ہی قابلیت ہو مگر زمانہ ان مشترکہ تدابیر کے موافق نہ تھا جو بحث ومباحثہ سے پیدا ہوں۔ اصل ضرورت تھی ایک مرد میدان کی اور کوئی مرد میدان اس جماعت میں نہ تھا۔ فلاکس سے اس کام کے لینے کی تجویز کی گئی مگر وہ جوہر سپہگری نہ رکھتا تھا اور بد اطوار بھی تھا۔ کنا نے یہ بڑی غلطی کی کہ اس کو ایک فوج کے ساتھ اس غرض سے روانہ کیا کہ متھریڈاٹیس کے مقابلے کے لیے جو افواج بھیجی گئی تھیں ان کی کمان سولا سے لے لے۔ فلاکس کی ذاتی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اس کے ہمرکاب فمبریا بطور نائب کے بھیجا گیا جو آزمودہ کار سپاہی بھی تھا مگر یہ محض خواب وخیال تھا کہ یہ نالائق اور ناعاقبت اندیش نائب نااہل بداطوار کانسل (فلاکس) کو اس زمانے کے بہترین سپہ سالار سے اس کے وفاشعار سپاہیوں کو جو علحدہ کر دینے کا باعث ہو سکے گا۔ اس احمقانہ تدبیر سے جس میں کسی اہم امر کا لحاظ نہیں کیا گیا تھا۔ کنا کی نااہلیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ فمبریا نے پہلے فلاکس کا خاتمہ کیا اور پھر اپنا بھی کام تمام کر لیا مگر اس کا ذکر آگے آئے گا۔ اس اثنا میں میریس کے طرفداروں یعنی جدید شہریوں کی اطالیہ میں حکومت تھی اور انھوں نے اپنے ہم خیال اشخاص کو مختلف صوبوں کا حاکم مقرر کیا۔ بیان کیا جاتا ہے[1] کہ کنا اور کاربو نے دو سال کے لیے اپنے کانسل ہونے کا اعلان کر دیا تھا جو بہ حیثیت

---

[1] اسٹرافاں۔ ڈیوڈسن نے اسپین (۸۷-۸۴) کی تشریح کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ انتخاب کسی صورت سے ہوا مگر مجھے شک ہے۔ جملہ کارروائی انقلابی تھی۔

باب ۴۶

ایک جمہوری تحریک کے سرخیل ہونے کے ان کے مناسب نہیں تھا۔ اس خلاف ضابطہ طرز کارروائی پر عمل کرنے کی غالباً یہ وجہ رہی ہو گی کہ وہ مجلس سنتوریہ پر بھروسہ نہ کر سکتے تھے۔ اگر سنہ ۸۶ء کے اختتام تک جماعتوں اور سنتوریوں میں جدید شہریوں کی تعداد کثیر کو شریک نہ کر سکے ہوں تو سنتوریوں میں قدیم شہریوں کی تعداد غالب رہی ہو گی۔ انتخاب عمل میں لانے اور سنتوریوں کو بزور شمشیر حسب خواہش رائے دینے پر مجبور کرنے میں بھی جبر کا عنصر اتنا ہی تھا جتنا کہ اس طرز عمل میں جس کو کہ انھوں نے اختیار کیا تھا اور پھر اس میں خانہ جنگی کے پیدا ہونے کا زیادہ اندیشہ تھا جو انکے مفاد کے لیئے مضر تھی۔ اپیئن[۵۱] کا یہ بیان کہ سولا کی روانگی اور واپسی کے درمیان جو وقفہ ہے اس میں دستوری حکومت معرض تعطل میں تھی صحت سے دور نہیں کیونکہ بہتری کی امید اس وقت تک نہ ہو سکتی تھی جبتک کہ جمہوریہ ایسے اشخاص کے پنجۂ ستم میں تھی جنھیں سوا ذاتی نفع کے اور کسی چیز کا خیال نہ تھا اور جن میں نہ عاقبت اندیشی تھی نہ فراست نہ سرگرمی۔ سولا کی واپسی سے ہراساں ہو کر انھوں نے اس سے نامہ و پیام شروع کیئے اور پھر اس سے مقابلے کی بے سود تیاری کرنے لگے اس کے بعد کِنا قتل کیا گیا اور کاربو اور میریس ثانی برسر حکومت ہوئے لیکن کچھ روز کے بعد میریس کی جماعت زیر و زبر ہو گئی۔ لیکن ان سب معاملات کا ذکر سولا کے حالات کے ضمن میں ہو گا جو چند سال کے لیئے روما کی سیاسی زندگی کا مرکز ہو گا۔

---

[۵۱] اپیئن سِول وار ۱، ۷۶۔

باب ۴۵

باب چہل و پنجم

سولا دیار مشرق میں[1]

۸۷ تا ۸۴ ق م

(۸۷۵) باب چہل و یکم (فقرہ ۸۰۸) میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ روما سے جو احکام سولا کے توسط سے بھیجے گئے تھے ان کو متھراڈاٹیس نے تسلیم کر لیا اور آریوبارزانس کے ملک کاپاڈوشیا میں اپنی حکومت دوبارہ قائم کرنے میں مزاحم نہ ہوا۔ یہ واقعہ ۹۲ء کا ہے مگر وہ اپنے موقع کا منتظر تھا۔ روما کے اطالی حلفا کی شورش کا حال غالباً اسے خوب معلوم تھا اور چونکہ اس شورش

---

[1] اس باب کے مآخذ بہت سے ہیں جن میں تفصیلی حالات درج ہیں۔ اہم مآخذ کے نام حسب ذیل ہیں۔ ایپین متھراڈاٹیس ۱۰-۳۶ پلوٹارک سولا دوم ۲۷ یوکلس ۱-۴- لیوی خلاصہ ۷۴-۷۶ تا ۸۱، ۸۷ تا ۸۴ میمنن کے اوراق دقطعات تاریخ یونان سوم صفحات ۴۰-۴۵، پوسی ڈونیس (ق۔ت۔ ۷ سوم صفحات ۲۶۵، لیکی نیانس (مطبوعۂ بان) صفحات ۳۲-۳۵-۲۷ ان کے علاوہ دیکھو ویلیس دوم ۲۳-۲۴- ڈائوڈورس ۳۷، ۲۲ و ۲۶-۸ ۳۸، ۸۰۶ ڈائون کیسیس ۹۹-۱۰۱-۳-۹۰ تا ۱۰۵ ویلیریس میکسی مس پنجم ۲۰۲ جسٹن ۳۸، ۳-۷ فلورس یکم ۴۰، ۶-۴ اے آروسیس ششم ۲، ۱-۱۲ یوٹروپیس پنجم ۵-۷ آپسی کونیس ۶۵ دکٹرڈ Devir Mustr ۷۶، ۷۴-۷۶ زوناراس دہم اسپلٹ تاریخ چہارم ۶۹-۱۲ (دوم) ایپین یکم ۷۵-۸۰ اور سسرو، اسٹرابو اور پاسانیس کی فہرستیں۔

سے اہل روما کے ہاتھ بندھ گئے تھے اس لیئے اس کو دوبارہ جارحانہ کارروائی کا بھی خوب موقع مل گیا۔ مشرق میں بھی کوئی سلطنت ایسی نہ تھی جو اس کے مقابلے کی تاب لا سکتی۔ مصر شام کا تو اپنی حدود کے باہر کوئی اثر نہ تھا کیونکہ مصر کا خاندان لاگیڈ بالکل ضعیف ہو چلا تھا اور شام میں خاندان سیلیوکس کے افراد اس عظیم الشان سلطنت کے باقی حصوں کے لیئے آپس میں لڑ رہے تھے۔ آرمینیا میں ٹیگرانیس اپنی قوت کو مستحکم کرنے میں مصروف تھا اور اس کے علاوہ شاہ پانٹس کا وہ حلیف بھی تھا۔ کاپاڈوشیا کا شیرازہ بالکل بکھرا ہوا تھا اس لیئے جو قوت کہ ایشیائے کوچک میں زور پکڑتی اسکے زیر نگیں اس ملک کا آجانا لازمی تھا۔ جنگجو گلا لی قبائل اور اضلاع میں منقسم تھے اور ان میں کسی زبردست مرکزی قوت کے نہ ہونے اور خود ان کے متلون المزاج ہونے کی وجہ سے اپنی حکومت قائم نہ رکھ سکتے تھے بلکہ اپنے ہمسایوں کی افواج میں شریک ہو کے ان کو قوی کر سکتے تھے۔ بتھینیا کا بادشاہ نیکومیڈیس ثالث سخت کمینہ اور ظالم تھا، اس کا ایک بھائی مسمی سقراط جو کچھ روز تک پافلاگونیا کا حاکم رہ چکا تھا بتھینیا کے تخت کی فکر میں تھا۔ جس پر نیکومیڈیس صرف روما کی امداد سے قائم تھا۔ ایشیا کے مغربی حصے یا تو روما کے زیر حفاظت تھے مثلاً فریجیا اور دیگر اضلاع اور شہر یا روما کے صوبۂ ایشیا میں شامل تھے۔ اس صوبے میں رومن اور اطالی بھرے ہوئے تھے جن میں سے بعض محاصل وصول کرتے تھے۔ بعض ساہوکار تھے جنھوں نے لوگوں کو روپیہ قرض دیا تھا اور اپنے مفاد کی نگرانی کرتے تھے اور بعض تاجر تھے جو نفع کی غرض سے مقیم تھے۔ ان کے علاوہ ان کے غلام اور موالی بھی تھے۔ مگر ان جملہ تجارتی اولوالعزمیوں کا مرکز روما تھا۔ صوبے کے حکام یہانتک کہ صوبہ دار بھی محصلوں کی زیادتیوں اور ان کے استحصال بالجبر کو روکنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے اگر وہ کبھی صوبے کے مظلوم باشندوں کو رومن ساہوکاروں کے مظالم سے بچانے کی جرأت بھی کرتے تو ان کا بھی وہی حشر ہوتا جو رٹلیس کا ہوا تھا جو اس وقت سمرنا میں جلاوطن

باب۵۴

تھا (نقرہ ۸۲۵) اور ان کو معلوم ہو جاتا کہ ایشیا میں ایمانداری برتکر روما کی تجارتی کمپنیوں کے منافع گھٹانے کی کیا پاداش ہے۔ اس طرح پر استحصال بالجبر سود خوری اور فریب سے مقامی صنعتوں کو مضرت پہنچائی جاتی تھی اور وہ معدوم ہو رہی تھیں۔ صوبۂ مذکور کے بدنصیب باشندے چونکہ بذات خود ان مظالم سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکتے تھے اس لیئے وہ ایک نجات دہندہ کے منتظر تھے کیونکہ اگر ایک فرد واحد ان پر حکمران ہو جاتا تو اس کی حکومت بمقابلہ اس تکلیف دہ نظام کے ان کے لیئے بہتر تھی۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ انکو تباہ و برباد کر کے روما کا نظام تمدن قائم تھا۔

ممالک مشرق کے حالات

(۸۲۶) پانٹس کی سلطنت میں متھراڈاٹیس نے اپنے قدم خوب جمائیے تھے اس کے علاوہ اس نے آرمینیا کوچک اور پافلاگونیا کے مشرقی اضلاع کو اپنی سلطنت سے ملحق کر لیا تھا۔ کالکس کے قبائل اس کو اپنا سردار تسلیم کرتے تھے اور گلاٹیا میں بھی اس کا خاص اثر تھا۔ ٹارک کرسونیز (کریمیا) کے یونانیوں نے تو اسے اپنا نجات دہندہ تصور کر کے اس کا خیر مقدم کیا۔ اس کا خزانہ معمور تھا، سپاہ تربیت یافتہ تھی اور بیڑہ بھی زبردست تھا۔ فوجی اور ملکی عہدوں پر قابل یونانی مامور تھے اور جب اطالیہ کی جنگ کی خبر اس کو ملی تو وہ روما کی قوت کے ٹوٹ جانے سے نفع اُٹھانے کے لیئے بالکل تیار تھا۔ اس کا فوری مقصد یہ تھا بتھینیا اور رومن صوبے پر قبضہ کرے۔ اس لیئے ایک فوج تو اس نے سقراط کے سپرد کی جو نیکومیڈیس کو بھگا کر بتھینیا کا بادشاہ بن گیا۔ دوسری فوج اس نے کاپاڈوشیا بھیجی۔ اریوبارزانس کو پھر بھاگنا پڑا اور متھراڈاٹیس کا بیٹا ایریاتھیس اس کی جگہ پھر بادشاہ ہو گیا۔ خارج شدہ بادشاہ روما سے فریادی ہوئے اور سینیٹ نے ان کی بحالی کا حکم دیا۔ اس حکم کی تعمیل کے لیئے اُنھوں نے ایشیا کو ایک سفارت روانہ کی اور صوبۂ مذکور کے حاکم کو جس کے پاس ایک چھوٹی سی فوج تھی حکم دیا کہ وہ سفرا کی امداد کرے۔ یہ معاملہ نہایت نازک تھا کیونکہ اہل روما اپنے احکام کی تعمیل کے لیئے زبردست فوج اطالیہ سے نہیں بھیج سکتے تھے اس لیئے

باب ۴۵

حالانکہ وہ جو جانتے تھے کہ ان سب کارروائیوں کا بانی متھراڈاٹس ہے مگر انھوں نے اس سے بھی درخواست کی کہ غاصبوں کو خارج کرنے میں مدد دے۔ امداد دے تو اس نے انکار کر دیا مگر چونکہ وہ علانیہ جنگ سے ابھی گریز کرتا تھا اس لیئے دونوں معزول بادشاہوں کو اس نے بحال کرا دیا۔ مگر روما کی سفارت کا صدر ایم ایک وی لیس ایک حریص آدمی تھا جیسا کہ اطالیہ میں اس کی حرکات سے ثابت ہوا تھا (فقرہ ۸۰۲) اور واقعات مابعد بھی غالباً اسی کی حرص کی وجہ سے وقوع میں آئے۔ سفرا اور سپہ سالاروں نے بحال شدہ بادشاہوں سے رقوم کثیر بطور نذرانہ حاصل کی تھیں جو انھوں نے مجبوراً رومن ساہوکاروں سے بہت زیادہ سود پر قرض لی تھیں۔ رومنوں نے انھیں اب یہ سمجھایا کہ اگر متھراڈاٹیس کے مقبوضات پر حملہ کر دیا جائے تو حکام روما کو ناگوار نہ ہوگا دونوں بادشاہوں کو متھراڈاٹیس کی قوت کا خوب اندازہ تھا اور وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ روما سے فوری امداد ملنی دشوار ہے اس لیئے وہ اس مشورے پر عمل کرنے سے گریز کرتے رہے مگر نیکومیڈیس رومنوں کے پنجے میں تھا اور اپنے قرضخواہوں کو خوش رکھنے کے لیئے پافلاگونیا کے اس حصے پر حملہ کر دیا جو شاہ پانٹس کے قبضے میں تھا اور خوب لوٹ مار کی متھراڈاٹیس نے مطلق مقابلہ نہ کیا مگر اس دست درازی سے اس کو اعلان جنگ کا موقع مل گیا جس کا وہ منتظر تھا۔

اس نے ایک یونانی سفیر رومنوں کے پاس اس طرز عمل کی شکایت کرنے کے لیئے بھیجا۔ مگر اکیولیس اور اس کے ساتھیوں نے نیکومیڈیس کے ساتھ رہنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ متھراڈاٹیس نے کاپاڈوشیا پر قبضہ کر کے پھر اپنا سفیر روانہ کیا جس نے الزام بالکل رومن سفیروں پر ڈال دیا اور استدعا کی کہ اس نزاع کا تصفیہ روما میں کرایا جائے۔ رومن سفیروں نے اس سے انکار کر دیا اور اپنے احکام کے تسلیم کیئے جانے پر مصر رہے۔ بالآخر کوئی باہمی تصفیہ نہ ہوسکا اور ۸۹ق م کے آواخر میں باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔

متھراڈاٹس کی کامیابیاں

(۸۰۷) اکیولیس اور اس کے شرکا نے متھراڈاٹیس کی قوت کا صحیح اندازہ نہیں کیا تھا۔ علاوہ جہازوں کے بیڑے اور اس کی وحشی حلفا کی

جنگجو امدادی افواج کے اس کی فوج میں خود تین لاکھ تربیت یافتہ سپاہی تھے ۔ رومنوں کے پاس اطالی سپاہی بہت کم تھے اس لئے انھوں نے ایشیائیوں کی ایک فوج مرتب کی جس میں کلائی ٹھی بھی تھے اور اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ سلیسیا کا صوبہ دار ایک حصہ فوج کو لیکر کاپاڈوشیا کی طرف روانہ ہوا دوسرے دونوں حصے ایکوبلیس اور صوبہ دار ایشیا کے زیر کمان نیکومیڈیس کی فوج کے شریک ہو گئے۔ فوج کے تینوں حصوں میں سے کوئی بھی قابل کار نہ تھا اس کے علاوہ ان کے عقب میں صوبۂ ایشیا تھا جس کے باشندے ان سے خوش نہ تھے اور اگر شکست ہوتی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ تھا۔ شاہ پانٹس کے یونانی گرگے بھی صوبے کے مختلف شہروں میں ان کے خلاف سازش کر رہے تھے سمندر کے کنارے کی جمہوری سلطنتیں مثلاً روڈز بائی زینٹیم سیزیکس اور ہیراکلیا پانٹکا البتہ روما کی طرفدار تھیں مگر رومنوں کا جو بیڑہ بحیرہ اسود کے دہانے کی حفاظت کے لیے بائی زینٹیم میں موجود تھا۔ متھراڈاٹیس کے بیڑے کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے دشمنوں کا جلد قلع قمع کر دیا۔ اور ان کی فوجوں کو ہزیمت دیکر منتشر کر دیا اور بتھی نیا پر قبضہ کر لیا۔ ایشیا کے اکثر شہروں نے بھی روما کا ساتھ چھوڑ کر متھراڈاٹیس کی شرکت اختیار کر لی۔ ایکویلیس اور آپیس (صوبہ دار اسلیشیا) قید ہو کر اس کے اسیر ہو گئے مگر کیسیس صوبہ دار ایشیا بھاگ کر روڈز چلا گیا۔ متھراڈاٹیس نے فاتحانہ تزک و احتشام کے ساتھ رومن مقبوضات کا دورہ کیا۔ بدنصیب ایکویلیس بھی ایک گدھے پر بندھا ہوا اس کے ساتھ ساتھ رہتا۔ پرگامم پہنچکر اس نے ایکولیس کو گلایا ہوا سونا پلا دیا اور اس طرح اس مشرقی بادشاہ کے ہاتھ اس حریص رومن مدبر کا خاتمہ ہوا۔ خشکی پر اس نے جو کامیابی حاصل کی تھی اس کا اثر بحری مقامات میں بھی پڑا۔ بہت سے جزائر اس کے شریک ہو گئے۔ باسفورس میں جو رومن بیڑہ

سلہ بائی زینٹیم کی خدمات کے لئے دیکھو ٹیسی ٹس تاریخ دوازدہم ۶۲۔

باب ۴۵

تھا اس کے جہاز یا تو منتشر ہوگئے یا اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہوئے اور اس کی بحری فوج کا بحیرۂ یونان میں دورِ دورہ ہوگیا۔ ان واقعات کی اطلاع روما میں ۸۹ ق م میں پہنچی۔ متھراڈاٹیس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا مگر فوری کارروائی ممکن نہ تھی کیونکہ اول تو کوئی فوج ایسی نہ تھی جو کسی دوسری معرکہ آرائی میں مصروف نہ ہو اور پھر سپہ سالاری کا جھگڑا تھا جس کا ذکر گزشتہ باب میں آچکا ہے۔

اطالیوں کا قتل عام روڈز

(۸۸ ۸۷) متھراڈاٹیس نے اس اثنا میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ اطالیوں کو ایشیا سے قطعاً خارج کر دینا اور سمندر پر پوری طور پر اقتدار حاصل کر لینا اسکے لئے ضروری ہے۔ پہلے مقصد کے حصول کے لئے اس نے حکم دیا کہ تمام رومن اور اطالوی جو صوبے کے شہروں میں مقیم ہوں قتل کر دیئے جائیں۔ اس کے حکم سے قریب قریب اسی ہزار اطالی قتل کر دیئے گئے صرف ایک آدھ آدمی مثلاً روٹی لیس[1] بچ گیا اور اس طرح باشندگان صوبۂ مذکور اپنے اس فعل سے متھراڈاٹیس کی ذات کے ساتھ ہمیشہ کے لیے وابستہ ہوگئے اور اس کو اس امر کی ضرورت باقی نہ رہی کہ ہر امر میں ان سے مشورہ کرے۔ رومن حکومت سے جو مالی باران پر پڑتا تھا اس نے ان کو سبکدوش کر دیا تھا اور جو ایشیائی اس کے اسیر ہوتے ان کے ساتھ اس نے اچھا سلوک کیا۔ اسکی وجہ سے اس کی شہرت بھی ہوئی اور وہ ہر دلعزیز بھی ہوگیا۔ سمندر پر اقتدار حاصل کرنیکے لیے روڈز کی اطاعت گزینی ضروری تھی مگر اس جزیرے کے ہوشیار اور بہادر باشندوں نے باوجود اپنی قلت تعداد کے پھر اسے ہزیمت دیکر واپسی پر مجبور کیا کیونکہ نہ بحری جنگ سے نہ محاصرے سے وہ ان کی مقاومت کو توڑ سکا اور آخر کار دوسرے ضروری امور کے لحاظ سے وہ اپنا وقت اور روپیہ ضائع کر کے وہاں سے واپس ہوا۔ لیکن بحیرۂ یونان میں اب تک اس کا دور دورہ

---

[1] مسئی لین سے اس کے بھاگ نکلنے کے متعلق دیکھو سسرو کی پرو ربیریو ۲۷۔

تھا اور چونکہ اس سمندر میں کوئی رومن بیڑہ موجود نہ تھا اس لیئے اسے جرأت ہوئی کہ یونان پر بھی دست درازی کرے۔ اہل ایتھنز کے یہ انحطاط کا زمانہ تھا مگر ان کو اپنی گزشتہ عظمت کا ابھی تک خیال تھا، فلسفہ کا بہت چرچا تھا اور اہل روما کا بھی سلوک ان کے ساتھ اچھا تھا۔ بیکاری اور حکام کی قدر و منزلت کے سبب سے اہل ایتھنز کو سوائکو اس کے کوئی مشغلہ باقی نہ تھا اور دنیا کے معاملات سے انھیں کوئی تعلق نہ تھا مگر بے سود امنگیں ان میں اب تک باقی تھیں متھراڈاٹیس یونانیوں کا مربی تھا اور ایتھنز کے ساتھ عرصہ دراز سے اس کے دوستانہ تعلقات تھے اس کی کامیابیوں کی خبروں سے اہل ایتھنز میں نئی امنگیں پیدا ہونے لگیں اور انھیں خیال پیدا ہو گیا کہ ان کا شہر محض ایک درسگاہ اور اساتذہ اور طلبہ کا مسکن نہ رہے گا بلکہ اس کی گزشتہ عظمت عود کرے گی۔ ایک مخلوط النسل شخص ایرس ٹین[۱] جو ایتھنز کا شہری بھی تھا مدرسۂ ارسطاطالیسی میں مدرس تھا اہل ایتھنز کے موجودہ جوش و خروش سے نفع اٹھا کر اس نے اپنے کو متھراڈاٹیس کے دربار میں ان کا سفیر مقرر کرا لیا۔ بادشاہ اس سے بہت اعزاز سے پیش آیا اور اس نے اپنے خطوں میں ان کو بادشاہ کی داد و دہش اور وسیع سیاسی حقوق کی امید دلائی جو ان کو جمہوریۂ ایتھنز کے اقبال کے زمانے میں حاصل تھے۔ ناعاقبت اندیش اہل ایتھنز نے خیال کر لیا کہ روما کی قوت کا خاتمہ ہو گیا ہے اور بادشاہ کے دربار سے واپسی کے بعد ایرس ٹین کا فاتحانہ جلوس کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ اب وہ بالکل مالک اور مختار ہو گیا تھا۔ جمہوری حکومت کو برائے نام زندہ کیا گیا مگر دراصل ایرس ٹین بذات خود ایتھنز اور ایٹی کا کا حاکم مطلق بن گیا اور اس نے دس سپہ سالاروں کی ایک مجلس بھی مقرر کر لی جن کو اس نے خود نامزد کیا اور منتخب کرا دیا۔ اس قسم کے انقلاب یونان کے شہروں

---

[۱] یہ بیان پوسی ڈونیس (۱۴۱) کا ہے جس کی میں بہ اتفاق ہومیم پیروی کرتا ہوں۔ اپیین (متھراڈاٹیس ۲۸) میں اس کو ایپی کیورین کہتا ہے اور ماسین کو اس سے اتفاق ہے۔

میں اکثر ہوا کرتے تھے اور یہاں بھی وہی ہوا۔ پہلا کام اُس کا یہ تھا کہ اہل دولت کو لوٹ کر روپیہ جمع کرے۔ دوسرے مقامات کی طرح صاحب جائداد اشخاص کا رجحان روما کی طرف تھا۔ ایٹی کا میں اس کے گرگے ہر طرف موجود تھے اور ان لوگوں کو گرفتار کر رہے تھے جو بھاگنے کی فکر میں تھے قتل اور جبر و تشدد سے اس نے اپنا خزانہ بھر لیا۔ اس نے سکے بھی مسکوک کیے جن پر شاہ پانٹس کا نشان تھا۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ شاہ پانٹس ان کا معاون ہے اور رومنوں سے جو تعلقات تھے وہ منقطع ہو گئے ہیں۔ ڈیلوس کے مندر کے خزانوں پر بھی وہ تاک لگائے ہوئے تھا لیکن خزانوں پر قبضہ کرنے کے لیے جو جمعیت روانہ کی گئی تھی اس کو کامیابی نہ ہوئی۔ اس مقام پر اطالی بردہ فروشوں تاجروں اور دیگر اشخاص کی ایک جماعت کثیر مقیم تھی اور ان کی حفاظت کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا اسی اثنا میں متھراڈاٹیس کا بیڑہ زیر کمان آرخیلاؤس ایتھنز جاتا ہوا ڈیلوس پہنچا۔ جزیرے پر فوراً قبضہ ہو گیا اور اطالی بالکل نیست و نابود کر دئے گئے۔ ان کے مرد سب مار ڈالے گئے اور عورتیں اور بچے فروخت کر دیئے گئے۔ ڈیلوس اور دیگر جزائر میں جن پر ایتھنز کا دعویٰ تھا قریب بیس ہزار آدمی قتل ہوئے۔ ڈیلوس کا خزانہ ایتھنز روانہ کیا گیا اور پانٹس کی فوج کا ایک دستہ وہاں چھوڑ دیا گیا۔ پائریس (ایتھنز کا بندرگاہ) میں بھی ایک فوج ڈال دی گئی۔ متھراڈاٹیس نے یونان میں جارحانہ کارروائی کرنے کا پورا قصد کر لیا تھا اور آرخیلاؤس نے یونان کی ریاستوں کو باستثنائے معدودے چند اپنے آقا کی معاونت پر آمادہ کر لیا۔

سولا یونان میں۔

(۸۷۹) ہم بیان کر چکے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ۸۸ق م میں جنگ اطالیہ ختم ہو رہی تھی مگر اندرونی مناقشات کی وجہ سے اہل روما اپنی سیادت کو روما میں دوبارہ قائم نہیں کر سکتے تھے اور یہ کہ ۸۷ق م میں روما کے اندرونی معاملات کو طے کر کے سولا عازم یونان ہوا۔ وہاں جو صورت حال اس کے سامنے تھی قابل لحاظ ہے۔ آرکیلاؤس کا سمندر پر قبضہ تھا مگر اس کی فوج اپنے مرکز سے بہت دور تھی اور اس قدر قوی نہ تھی کہ بغیر کسی امداد کے

باب ۱۴

خشکی پر ٹھہر سکے۔ یونان قدیم کی سلطنتیں اپنے لیئے بطور خود کچھ نہ کر سکی تھیں بلکہ اتنا بھی نہیں جتنا کہ انطاکس کے زمانے میں۔ اسی وجہ سے متھرا ڈائٹس نے ایک دوسرا بیڑا میٹرو فانیس کے زیر کمان روانہ کیا جس نے یوبے آیا اور تھسلی کے ساحل میگنیشیا پر اتر کر خوب لوٹ مار کی لیکن ایک رومن افسر اتفاقاً اس کے مقابلے پر تیار ہو گیا۔ یہ شخص پروپریٹر سی سینٹیئس مقدونیہ کا رومن صوبہ دار تھا اور اس عہدے پر عرصے سے قائم تھا۔ اس کی اصل وجہ تو معلوم نہیں مگر چونکہ اس صوبہ داری سے مالی نفع زیادہ نہ تھا[۱] اور فرائض منصبی سخت تھے اس لیئے غالباً اس کا کوئی خواہاں نہ تھا۔ سینٹیئس دیانتدار اور قابل آدمی تھا۔ حال ہی میں اس نے مقدونیہ میں ایک بغاوت فرو کی تھی اور تھریسی حملہ آوروں کو پسپا کر دیا تھا۔ صوبۂ مقدونیہ کے مشرقی اور شمالی سرحدوں پر جنگجو قبائل آباد تھے جن کی یورشوں کا ہمیشہ اندیشہ رہتا تھا۔ سینٹیئس نے اپنے نائب بروٹیس سورا کو ایک فوج کے ساتھ متھرا ڈائٹس کے سپہ سالاروں کو روکنے کی غرض سے روانہ کیا۔ سورا نے میٹرو فانیس کو ایک چھوٹی سی بحری لڑائی میں ہزیمت دی اور اسکے بعد پانٹس کی افواج کے مقابلے کے لیئے بےاوشیا کی طرف بڑھا اور ان کو جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ اس جنگ کے نتائج مختلف طور پر بیان کیئے گئے ہیں مگر بہرکیف اس نے ان کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ اسی اثناء میں سولا بھی مع اپنی فوج کے پہونچ گیا اور سورا غالباً اس کے حکم سے مقدونیہ واپس چلا گیا۔ دشمن کو بھی پسپا ہونا پڑا، آرکیلائوس پائرئیس کی طرف اور ایرس ٹین ایتھنز کو۔ چونکہ مشہور فصیلیں اب باقی نہ تھیں اس لیئے دونوں شہر گویا علیحدہ قلعے تھے۔ دونوں نہایت مضبوط تھے لیکن صرف پائرئیس کو بصورت محاصرہ سمندر کی راہ سے رسد پہنچ سکتی تھی۔ سولا نے ایٹی کا کی طرف بڑھکر دونوں شہروں کا محاصرہ شروع کر دیا۔ سولا کو بیڑے کی سخت ضرورت

---

[۱] سسرو (ان ویریس دوم ۳، ۷، ۱۲) میں بیان کرتا ہے کہ اس شخص نے بھی جب غلہ گراں ہوا تو بجائے غلے کے روپیہ لیا تھا اور اس طرح کچھ روپیہ جمع کر لیا۔

تھی اس لیے اس نے اپنے ہوشیار نائب ایل۔ لیکی نیس لیوکلس[1] کو جہاز فراہم کرنے کے لیے روانہ کیا۔ اس خاص ضرورت سے لیوکلس کو بحیرۂ روما کے مشرقی سواحل کی سیرین سے روڈز تک خاک چھاننی پڑی۔ جہاز اس کو دشواری سے ملے کیونکہ مصر کے حکمران بطلیموس نے خوف کھا کر جہاز نہ بھیجے اور لیوکلس ان شہروں سے بھی امداد کا خواستگار نہ ہو سکتا تھا جن پر بحری قزاق قابض تھے۔ سخت دشواریوں اور نقصانات کے بعد اسے ایک خاصا بیڑہ تیار کرنے میں کامیابی ہوئی مگر بحیرۂ یونان میں سال آئندہ کے موسم سرما تک وہ کام شروع نہ کر سکا۔ متھراڈاٹیس اس اثناء میں پرگامم میں شہنشاہی کر رہا تھا کسی کو سزا دیتا کسی کو انعام اور اپنے صوبہ داروں کو ہدایتیں کرتا۔ اس نے ایک نوجوان یونانی عورت کو بھی اپنے حرم میں داخل کر لیا تھا۔ ان مشاغل میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ اس امر کا اندازہ نہ کر سکا کہ سولا کے یونان میں وارد ہونے کی وجہ سے صورت حال بالکل متغیر ہو گئی تھی۔ پیرکلیس کی بنائی ہوئی مضبوط فصیلوں پر اس نے ایک دفعہ حملہ کیا مگر اس میں ناکامی ہوئی اس لیے دوسرے حملے کی تیاری کو پورا کرنے کے لیے وہ کچھ روز کے لیے الیئوسس میں جا کر مقیم ہوا۔ ۸۷۔۸۶ ق م کے موسم سرما میں اس نے باقاعدہ حملہ شروع کر دیا یعنی ٹھیک اسی زمانے میں جب کہ روما سیرلیس کے طرفداروں کے قبضے میں تھا اور وہ سپہ سالاری سے معزول کیا جا رہا تھا۔ آرکیلائوس کو کمک پہنچ گئی تھی اور پائریس کو اس نے خوب محفوظ کر لیا تھا۔ پانٹس کی ایک دوسری اور زبردست فوج تھریس اور مقدونیہ ہو کر آ رہی تھی یہ امر بھی یقینی تھا کہ کنا کی جماعت معزول شدہ پیرو کانسل کو بلا مزاحمت اس جنگ

---

[1] اسٹرابو (۹) بیان کرتا ہے کہ لیوکلس کو خاص طور پر سیرین کی یہودی نوآبادی میں بھیجا گیا تھا۔ روما سے یہودیوں کے دوستانہ تعلقات خاندان مکابی کی بغاوت سے قائم تھے۔ جوزیفس (تاریخ یہود چہار دہم ۷۔ ۲) اسٹرابو کے الفاظ کی نقل کرتا ہے۔

باب ۱۵

کو ختم نہ کر دے گی۔ مگر سولا نے عزم بالجزم کر لیا تھا اور نہایت سرگرمی کے ساتھ اس نے دونوں شہروں کا محاصرہ ایک ساتھ شروع کر دیا۔ سولا کا جو اپنی فوج کو پوری طور سے اپنے قابو میں رکھتا تھا بوقت واحد دشمن اور حکام روما دونوں کے مقابلے کے لیئے تیار ہو جانا اس کی زبردست اخلاقی قوت اور فوجی قابلیت کا ثبوت تھا لیکن یہ قوت خود اس امر کی دلیل تھی کہ جمہوریت روما کا زوال قریب ہی۔ ایمیلیس پالس کے زمانے پر اگر غور کیا جائے تو تاریخ روما کے پڑھنے والے کو معلوم ہوگا کہ اس زمانے اور سپہ سالار مذکور کے زمانے میں بُعد عظیم ہے"۔

ایتھنز اور پائریس کا سقوط اور جنگ گیر وتیا

(۸۰) اہل ایتھنز کو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کرنے کے لیئے اس شہر کی ناکہ بندی کر دی گئی تاکہ رسد نہ پہنچ سکے پائریس کے فتح کے لیئے سولا نے فن سپہگری کے جملہ ذرائع کو ختم کر دیا مگر محافظین نے بھی حد درجہ دانشمندی اور استقلال سے اپنا فرض انجام دیا۔ لکڑی کے لیئے سولا نے ان مشہور باغوں کے درختوں کو کٹوا ڈالا جن کے زیر سایہ فلسفہ کی تعلیم ہوتی تھی اور روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے اس نے مندروں میں اپنے آدمیوں کو بھیجکر یونانی مندروں کے خزانوں پر قبضہ کر لیا قحط نے آخرکار اہل ایتھنز کا بُرا حال کر دیا اور یکم مارچ کو فصیلوں میں دشمنوں کو ایک غیر مستحکم مقام مل گیا جس میں سے وہ شہر میں گھس پڑے۔ قتل و غارتگری کا بازار گرم ہو گیا مگر روما کے اراکین سینٹ اور ایتھنز کے جلا وطنوں کی منت سماجت سے قتل عام روک دیا گیا اور شہر جلایا نہیں گیا۔ قلعہ شہر بھی فتح ہو گیا اور ایرسٹین مع اپنی محافظ فوج کے تہ تیغ کر دیا گیا۔ سولا کو اب موقع مل گیا کہ پائریس کے فتح پر اپنا پورا زور لگا دے اور بالآخر اس کی بیرونی فصیلوں پر ان کا گزر ہو گیا لیکن شہر مذکور کے قلعہ میں کیا پر آرکیلاؤس اب تک قابض تھا اور ایک چھوٹے سے بندرگاہ کے ذریعے سے اپنے بیڑے کے ساتھ اس کے تعلقات قائم تھے۔ اس اثناء میں شمال سے جو فوج ٹیکسٹیلیس کے زیر کمان آرہی تھی اس نے

مقدونیہ کی کمزور رومن فوج کو پسپا کر دیا تھا اور ایشیائے کوچک سے جو مختلف
اقوام اس میں شریک ہو کر آئی تھیں ان میں کثیر التعداد تھریسیون کا بھی
اضافہ ہو چکا تھا۔ بقول ایپین اس فوج میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے۔
سولا ایل ہارٹینیس [۵۱] کے آنے کا منتظر تھا جو اطالیہ سے امدادی فوج لا رہا
تھا۔ سولا کو خطرہ تھا کہ یہ مختصر فوج جس میں صرف چھ ہزار آدمی تھے کہیں دشمن کے
پنجے میں گرفتار نہ ہو جائے۔ اب موقع جنگ مغربی بے اوشیا کی طرف
منتقل ہوتا ہے۔ آرکیلاؤس تھیسیلیس سے جا ملا۔ انھوں نے غالباً اپنی
فوج میں سے ایک حصے کو علیحدہ کر کے یوبیہ پر قبضہ قائم رکھنے کے لیئے بھیج دیا
جو متھنی کیا کو چھوڑ دینے کے بعد سواحل یونان پر ان کا بحری مرکز تھا اور آبنا
پران کے بیڑے کا قبضہ تھا۔ جب ان کی بری فوج کا سولا سے کیرونیا کے قریب
مقابلہ ہوا اس کی تعداد سولا کی فوج سے بہت زیادہ تھی میمنن کا بیان ہے کہ
ان کی فوج کی تعداد ساٹھ ہزار تھی مگر دوسرے مصنفین کا خیال ہے کہ اس سے
بھی زیادہ تھی سولا کے ساتھ بقول پلوٹارک صرف ½۱۶ ہزار سپاہی تھے۔ اس
فوج جرار کے خور دنوش کے سامان کا انتظام کرنا نہایت دشوار تھا اور بالآخر
رسد کی بہم رسانی کے لیئے ضبط فوجی میں ڈھیل دینا پڑا۔ جھیل کوپا اس کے
مغرب کے مقابلتہً ہموار ملک میں خیمہ زن ہونے سے ان کو اپنے سواروں اور
رتھوں سے کام لینے کا زیادہ موقع مل گیا مگر اب ان کے اپنے بیڑے سے
تعلقات منقطع ہو گئے جس کے ذریعے سے المِثنی پوُلیس کے بندرگاہ کے
راستے سے ان کو مقدونیہ سے رسد ملتی تھی۔ برخلاف اس کے سولا
کی فوج زیادہ نہ تھی اور ایٹی کا کے مفلس ملک سے بے اوشیا [۵۲] کو

---

۵۱ غالباً یہ شخص مشہور مقرر کا بھائی تھا لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ اطالیہ کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے
کس طرح اس نے اس فوج کو بھرتی کیا اور سولا کے پاس لے گیا۔ دیکھو پلوٹارک سولا ۱۵۔ ۳
ایپین متھراڈاٹس میمنن قطعات تاریخ یونان سوم ۵۴۲۔
۵۲ اہل بے اوشیا کی آزادی غیر متزلزل نہ تھی جیسا کہ انطاکس کی جنگ میں ہوا تھا اور

باشندے

منتقل ہو جانے سے رسد کے متعلق جو کچھ مشکلات تھیں ان سے عافیت مل گئی مگر وہ لیست ولعل میں زیادہ وقت نہیں گزار سکتا تھا کیونکہ اس وقت تک اسے خوب اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کوئی دوسرا شخص اس کو معزول کرنے کے لیے بھیجا جائے گا۔ اس لیے اس کے لیے ضروری تھا کہ اپنے رومن حریف کا مقابلہ کرنے کے قبل پانٹس کی فوج کا قلع قمع کر دے۔ اس کے بعد جو جنگ ہوئی اس کا تصفیہ رومنوں کے اس تفوق سے ہوا جو ان کو دشمن پر فوجی کامیابی کے ہر جزو میں حاصل تھا یعنی ان کا سپہ سالار مستقل مزاج اور اولوالعزم تھا، افسر ہر کام کے لیے تیار اور کسی مشکل سے گھبرانے نہ تھے، اور سپاہ میں اصلی فوجی ضبط موجود تھا۔ آرکیلائوس صرف دس ہزار آدمیوں کو لیکر میدان جنگ سے بھاگ نکلا اور کیالکس میں جا کر پناہ لی۔

کیئوس

(۱۸۱) اس عظیم الشان ہزیمت کی خبر سن کر متھراڈائیس سخت غضبناک ہوا۔ ایشیا کے یونانی اس کی مطلق العنان حکومت کا مزا چکھ چکے تھے اس لیے اُن میں اس کی ہر دلعزیزی باقی نہ رہی تھی۔ اسی وجہ سے یا بلا وجہ اس کے دل میں شبہ پیدا ہو گیا کہ اس کی جدید رعایا اس کے خلاف سر اٹھانا چاہتی ہے اور بغاوت سے انسداد کے لیے اس نے کسی کو قتل کر دیا، کسی کی جائداد ضبط کر لی، کسی پر جرمانہ کیا، کچھ لوگوں کو غلام بنا لیا۔ گلاٹیا کے چند سرداروں کو اس نے غداری سے قتل کر دیا اور اس کے بعد کیوس کی طرف متوجہ ہوا۔ سال ماسبق میں روڈز کے قریب جو بحری جنگ ہوئی تھی اس میں کیوس کے بیڑے نے اپنے فرائض کو کما حقہ انجام نہیں دیا تھا جس کی وجہ سے متھراڈائیس اُن سے ناراض تھا۔ اس لیے اس نے قصد کر لیا کہ اس جزیرے کے باشندوں کو ایسی سزا دے کہ دوسروں کو عبرت ہو۔ اس نے ان کو مجبور کیا کہ رعایت پر رعایت کریں یہانتک کہ ان کے پاس نہ ہتھیار رہے نہ روپیہ اور وہ پانٹس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ اس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑا۔ سولا نے جو سختیاں ان پر کیں اس کے متعلق دیکھو اپین متھراڈائیس ۵۴، پاسانیس نہم ۷، ۴-۶۔

باب ۴۵

سپہ سالار کے ہاتھوں میں بالکل بے دست و پا رہ گئے۔ اس کے بعد وہ قید کر لیے گئے اور جہازوں پر بٹھا کے کالکس کی طرف روانہ کر دیئے گئے۔ ایک روایت[1] یہ بھی ہے کہ انھیں کے غلام ان کی نگرانی کے لیے مقرر کیے گئے تھے لیکن پانٹک ہیراکلیا کا مورخ بیان[2] کرتا ہے کہ جب یہ بیڑا اس جمہوریہ کے سواحل کے قریب پہنچا تو وہاں کے ملاحوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور اہل کیوس کو غلامی سے آزاد کرا کے کچھ روز کے بعد ان کے وطن کو پہنچا دیا۔ اہل کیوس کی سرکوبی کے لیے جو بیڑا آگیا تھا اس واقعے کے بعد ایفی سس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس مقام کے باشندوں نے دیکھ لیا تھا کہ اہل کیوس نے اطاعت قبول کر کے کیا مزا چکھا تھا اس لیے اُنھوں نے کر ہمت چست کی، شاہ پانٹس کے سپہ سالار کو قتل کر دیا اور اپنے شہر کی فصیلوں کو مستحکم کر کے روما کے حلیف ہونے کا اعلان کر دیا۔ ٹرالیس اور چند دوسرے شہروں نے بھی یہی کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متھرا ڈاٹیس کو ان باغیوں کی سرکوبی کے لیے اپنا لشکر روانہ کرنا پڑا۔ جہاں جہاں اسے کامیابی ہوئی اس نے باغیوں کو دہشت ناک و وحشت انگیز سزائیں دیں۔ مگر اس کی خواہش تھی کہ ہر شہر میں ایک زبردست جماعت کو اپنا ہوا خواہ بنالے اس غرض کے حصول کے لیے اس نے قرضوں کی منسوخی کا عام حکم جاری کر دیا جس کی وجہ سے مفلس اور قلاش لوگ اہل دولت کے دشمن ہو گئے جو روما کی حکومت کو ترجیح دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے غیر ملکیوں کو جو مختلف شہروں میں آباد تھے حقوق شہریت عطا کیے جو یونانیوں کے قدیم تخیلات کے بالکل خلاف تھا اور غلاموں کو بھی آزاد کرا دیا جس کی غایت درحقیقت یہ نہ تھی کہ غلاموں کو آزادی حاصل ہو بلکہ احرار غلام بنجائیں۔ اہل دولت کے غیظ و غضب سے سازشیں ہونے لگیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مخبریاں ہونے لگیں، جاسوسی کا بازار گرم ہوا، جرائم کے اقبال کے لیے لوگوں کو سخت

---

[1] پوسی ڈونیس ۳۹ (قطعات تاریخ یونان سوم ۲۶۵)
[2] میمنن ۳۳ (قطعات تاریخ یونان سوم ۵۴۳)

باب ۵۸

جسمانی ایذا پہنچائی گئی اور کچھ لوگ قتل بھی کیئے گئے۔ مگر متھراڈاٹیس کے لیے اب ضروری تھا کہ اہل روما کو یورپ میں مشغول رکھے کیونکہ اگر ایشیا میں ان کی افواج وارد ہوتیں تو اس جنگ میں جس کا رخ اب بھی اس کے خلاف تھا ہزیمت کا اندیشہ تھا۔ اس لیئے اس نے اسی ہزار سپاہیوں کی ایک فوج تیار کی اور اس کو اپنے سپہ سالار ڈوری لاؤس کی سرکردگی میں یونان روانہ کیا۔

جنگ آرکومینس

(۸۸۲) ڈوری لاؤس کے ورود کے قبل ہی فلاکس اور قمبریا یونان پہنچ گئے اور سولا ان کا مقابلہ کرنے کے لیئے شمال کی طرف بڑھا۔ ان کی فوج کی تعداد زیادہ نہ تھی اور سپاہیوں کو اس بے سود خانہ جنگی سے کچھ دلچسپی نہ تھی۔ فلاکس سے انھیں سخت نفرت تھی اور قمبریا بھی ان کو بمشکل قابو میں رکھ سکتا تھا۔ ان کی فوج کے اگلے دستے کے سپاہی سولا سے جا ملے اس لیئے انھوں نے باقی فوج کو شمالی مشرقی ساحل سے ایشیا کو لیجانے کی فکر کی۔ سولا کو ڈوری لاؤس کے آنے کی خبر مل گئی تھی اس لیئے اس نے ان کا تعاقب نہیں کیا کیونکہ پہلے دشمن سے نپٹ لینا ضروری تھا جو بالکل اس کے عقب میں تھا۔ دونوں فوجوں کا آرکومینوس میں مقابلہ ہوا جس کی ہموار زمین کے سبب سے پانٹس کے سواروں کو اپنا جوہر دکھانے کا کافی موقع تھا۔ مگر آرکیلا ئوس کا خیمہ گاہ جو اب بھی سپہ سالار تھا کوپائس جھیل کے دلدلوں کے قریب تھا۔ سولا نے سواروں کی نقل و حرکت کو روکنے کی غرض سے خندقیں کھودیں مگر باوجود انتہائی کوششوں کے بھی دشمن کی کثیر التعداد فوج کو ہزیمت دینا بہت دشوار تھا۔ تاہم اس نے ان کو پسپا کرکے اپنے خیمہ گاہ کی طرف بھگا دیا اور اس کے بعد خندقیں کھود کر پھر دھاوا کیا اور دشمن کے خیمہ گاہ پر قبضہ کر لیا۔ دشمن کے کثیر التعداد سپاہی یا تو قتل کر دیئے گئے یا دلدل میں پھنس کر مر گئے۔ مگر آرکیلا ئوس بچ نکلا اور اس نے اپنے باقی سپاہیوں کو کیا لسس میں جمع کیا۔ یہ فتح غالباً ۸۵ ق م کے اوائل میں حاصل ہوئی ہوگی کیونکہ اس کے بعد کی معرکہ آرائیوں میں سولا کو ایک وسیع خطۂ ملک طے کرنا پڑا جس میں کئی مہینے صرف ہوئے ہوں گے اس اثناء میں فلاکس اور قمبریا بڑی مشکل سے اپنی راہ طے کر رہے تھے۔

باب ۴۵

ایشیائے کوچک میں جب وہ پہنچے تو دونوں میں ناچاقی ہو گئی فمبریا نے فلاکس کو قتل کر کے فوج کی کمان خود لے لی۔ فمبریا ایک جری سپاہی تھا اس نے متھراڈائیس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی اور پرگامم میں پناہ لینے پر مجبور کیا۔ مگر اس شہر میں بند رہنا متھراڈائیس نے خلاف مصلحت خیال کیا اور بھاگ کر پیٹانے کی بندرگاہ کو چلا گیا مگر بحری راستے رومن جہازوں کی وجہ سے اب محفوظ نہ تھے۔ لیوکلس نے بہت کوشش کر کے ایک بیڑہ جمع کر لیا تھا اور اس وقت بحیرہ یونان میں موجود تھا۔ اس نے نیڈوس، کوس، کولوفون اور کیوس پر روما کا قبضہ قائم کرا دیا تھا۔ فمبریا کو جب یہ حالات معلوم ہوئے اس نے لیوکلس سے پیٹانے کی ناکہ بندی کرنے کی درخواست کی تاکہ متھراڈائیس جو روما کا اصل دشمن تھا گرفتار ہو جائے اور اس کی گرفتاری میں لیوکلس بھی شریک رہے۔ مگر غالباً سولا کے خیال سے یا فمبریا سے نفرت رکھنے کی وجہ سے یا کسی دوسرے سبب سے اس نے انکار کر دیا اور متھراڈائیس بچ کر مٹی لین چلا گیا۔ لیوکلس نے شمال کی راہ اختیار کی اور ٹینیڈوس کے قریب متھراڈائیس کے بڑے بیڑے پر فتح حاصل کی جو نیوپٹولیموس کے زیر کمان تھا۔ یونانیوں کو حسب سابق بحری امور میں تفوق حاصل تھا اور لیوکلس کو کامیابی زیادہ تر اہل رودس کی مہارت فن سے حاصل ہوئی تھی۔

نامہ و پیام صلح

(۸۴ ق م) باوجود اس کے کہ اطالیہ میں نزاعات کا سلسلہ قائم تھا اور بیرونجات میں روما کی جو افواج تھیں ان میں یکجہتی نہ تھی مگر جنگ کا رخ اب روما کے موافق تھا۔ اسی زمانے میں سولا کی چوتھی بیوی مٹیلا میریس کے طرفداروں کے پنجے سے نکل کر یونان میں اس کے پاس پہنچی اور اس سے اطالیہ واپس جانے اور اپنے دوستوں کی مدد کرنے کے لیئے اصرار کیا۔ مگر سولا کو ابھی دوسرا کام کرنا تھا۔ آرکیلائوس نے غالباً اپنے شکستہ خاطر آقا (متھراڈائیس) کے حکم سے سولا کے پاس جانے کی جرأت کی اور صلح کی درخواست کی۔ سولا نے اطالی مخالفین کے خلاف امداد دینے کا وعدہ کر کے

باب ۱۵

اس نے مناسب شرائط صلح طے کرنے کی کوشش کی سولا نے یہ جواب دیا کہ بہتر ہوگا کہ تم متھراڈاٹیس کا ساتھ چھوڑ دو اور مع اپنے بیڑے کے روما کے شریک ہو جاؤ۔ اس میں شک نہیں کہ اس روایت کا سوا سولا کی سوانح عمری کے کہیں ذکر نہیں آیا ہے مگر ممکن ہے کہ صحیح بھی ہو کیونکہ ان دونوں کی حالت دو پہلوانوں کی تھی جو اپنے مخالف پر گرفت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مگر معاملہ جلد طے ہو گیا سولا نے حسب ذیل شرائط پیش کیں۔ متھراڈاٹیس آرکیلاؤس کا بیڑہ روما کے سپرد کر دے جملہ رومن افسروں[1]، اسیران جنگ، فرار شدہ سپاہیوں اور غلاموں کو حوالہ کر دے جن اقوام کو اس نے اپنے مساکن سے علیحدہ کر دیا تھا ان کو واپس جانے کی اجازت دے۔ صوبجات ایشیا، بتھینیا، پافلاگونیا، گلاٹیا اور کپاڈوشیا کا تخلیہ کر دے اور اپنی آبائی سلطنت پر قانع رہے اور بیس ہزار ٹیلنٹ[2] مساوی ۴ ½ لاکھ پونڈ بطور تاوان ادا کرے۔ شرائط میں اُن مقدونیوں کے متعلق بھی ایک دفعہ تھا جن کو روما کے ساتھ وفادار رہنے کی پاداش میں متھراڈاٹیس کے ملازمین نے قید کر دیا تھا۔ تاوان کی تعداد کا کم ہونا اس امر کی بین دلیل ہے کہ سولا اس جنگ کو بہ عجلت ختم کرنے کا خواہش مند تھا تاکہ وہ اطالیہ کی طرف متوجہ ہو سکے۔ مگر متھراڈاٹیس کو صلح کی اور بھی شدید ضرورت تھی۔ سولا نے اس سے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ اہل روما سے اس کی گزشتہ زیادتیوں کو معاف کرا دے گا اور حلفا میں اس کا پھر شمار ہو جائے گا مگر قانوناً اس کو اس قسم کا وعدہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ متھراڈاٹیس نے شرائط فوراً منظور نہ کیں، پافلاگونیا سے دست بردار ہونا اسے خصوصاً ناگوار تھا۔ سولا نے سکوت اختیار کیا تاکہ متھراڈاٹیس شرائط پر خوب غور و خوض کرے۔ سولا نے اس

---

[1] بقول لیکی نیائس صفحہ ۲۳۱ (طبع بان) آپیس اور ایکوبلیس کا نام بھی اس میں درج تھا مگر ایکوبلیس مر چکا تھا۔

[2] میمنن (قطعات تاریخ یونان سوم ۵۴۴) صلح کی سلسلہ جنبانی اولاً سولا کی طرف سے ہوئی۔

باب ۴۵

اثنار میں اپنی حالت کو اور مضبوط کرنا شروع کر دیا۔ ایشیا میں فمبریا کے حملوں سے اسے تقویت پہنچ رہی تھی۔ سولا نے شمال کی طرف رخ کیا اور آرکیلاوس کو بھی اپنے ساتھ لے لیا جس نے اپنی فوجوں کو ہٹا لیا تھا اور جس کے ساتھ خاص مراعات ملحوظ تھیں۔ سولا نے اس کو اس قدر انعام و اکرام سے سرفراز کیا کہ اس پر شبہ ہونے لگا کہ اس نے یونان کی معرکہ آرائیوں میں اپنے آقا کے ساتھ نمک حرامی کی تھی مگر یہ شبہ غالباً بے بنیاد ہے۔ متھراڈاٹیس نے جب بالآخر شرائط کو سخت ہونے کی وجہ سے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آرکیلاوس پھر بہ طیب خاطر سلسلہ گفت و شنید کی تجدید کے لیے گیا اور سولا مقدونیہ کی طرف روانہ ہو گیا جہاں اس نے شمالی قبائل پر حملہ کر کے سرحدی ممالک میں امن و امان قائم کیا۔ اس کامیابی سے متھراڈاٹیس کی رہی سہی امیدوں کا بھی خاتمہ ہو گیا اور روما کی فوج جس کے تعلقات اب لیوکلس کے بیڑے سے پھر قائم ہو گئے تھے ساحل کے رستے سے بحفاظت تمام ایشیا میں پہنچ گئی۔ متھراڈاٹیس نے جو فمبریا سے نامہ و پیام کرنے کی دھمکی دے رہا تھا بالآخر ہر طرف سے مایوس ہو کر سولا سے ملنے کی درخواست کی۔ یہ ملاقات ڈارڈانس واقع ٹروڈ میں ہوئی جو ایلیم یعنی قدیم ٹرائے کے کھنڈروں کے قریب ہے جس کو فمبریا نے سخت بیدردی سے تباہ کر دیا تھا۔

صلح ڈارڈانس

(۸۴) متھراڈاٹیس، سولا کے پیش کردہ شرائط کو قبول کرنے سے پہلو تہی کر رہا تھا مگر کچھ قیل و قال کے بعد آخر کار اس نے شرائط مذکور کو منظور کر لیا۔ میمنن کا بیان ہے کہ تاوان جنگ اب بڑھ کر تین ہزار ٹیلینٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ ابتدائی گفت و شنید کے بعد سولا کو مزید مصارف برداشت کرنے پڑے تھے۔ مورخ مذکور کا یہ بھی بیان ہے کہ ایک شرط یہ بھی تھی کہ ایشیا کے جن یونانیوں نے متھراڈاٹیس کی سیادت قبول کی تھی ان سے کسی قسم کا تعارض نہ کیا جائے مگر اس شرط کی پابندی نہ ہوئی۔ سولا نے اس کے بعد فمبریا کی طرف توجہ کی مگر سولا کے بڑھتے ہی فمبریا کے سپاہی اس کا ساتھ چھوڑنے لگے اور اس نے مایوس ہو کر خود اپنا کام تمام کر لیا۔ سولا کی کامیابی میں اب کوئی کسر باقی نہ رہی تھی کیونکہ

باب ۵

اس کے موجودہ مقاصد حاصل ہو چکے تھے۔ لیکن سلطنت پانٹس کا وجود ابھی باقی تھا متھراڈاٹیس انتقام کے خیالات اپنے دل میں لیئے ہوئے اپنی آبائی سلطنت کو واپس ہوا اور اپنے اقتدار کو دوبارہ قائم کر کے آئندہ جنگ کے لیے تہیہ کرنے لگا۔ سولا نے اب ایشیا کی عنان حکومت[1] اپنے ہاتھوں میں لی جن لوگوں نے روما کی مدد کی تھی یا اس کی حمایت میں مصائب برداشت کیئے تھے ان کو اس نے انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور جن لوگوں نے بے وفائی کی تھی ان کو اس نے سخت سزا دی اس کے اعلانات کی وجہ سے بعض مقامات میں بغاوت بھی ہوئی جس کو اس نے سخت خونریزی کے ساتھ فرو کیا۔ صوبہ مذکور کے باشندوں کو اس نے حکم دیا کہ بیس[2] ہزار ٹیلینٹ بطور محاصل پنج سالہ فوراً ادا کریں اور اگر اپئین کا بیان صحیح ہے تو اس رقم کے علاوہ ان پر تاوان جنگ بھی عائد کیا گیا۔ صوبے کے بدنصیب باشندوں کے لیئے اس رقم خطیر کا ادا کرنا بغیر قرض لیئے ناممکن تھا اس لیے انھوں نے مجبوراً اپنے شہروں کی مشترک جائدادیں رہن کردیں رومن ساہوکار سولا کی فتح یابی کی خبر سن کر جوق جوق آرہے تھے اور اس موقعے سے انھوں نے خوب نفع اٹھایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برسوں تک یہ غریب علاوہ حکام کے ظلم و ستم و استحصال بالجبر کے ساہوکاروں کے پھندے میں پھنسے رہے حالانکہ ان کا ملک نہایت زرخیز تھا۔ ان مصائب کے علاوہ ان پر ایک جدید قہر اور بھی نازل ہوا۔ سولا کے سپاہی صلح ہو جانے سے ناراض تھے اور انھیں شکایت تھی کہ متھراڈاٹیس کے ساتھ بہت رعایت کی گئی ہے۔ ان کی ناراضی کی وجہ

اہل ایشیا کے مصائب

---

[1] جلاوطن رومی ٹلیس سے اس کی ملاقات کا ذکر فقرہ ۵۴۷ میں آچکا ہے اس کے علاوہ دیکھو پلوٹارک و پامپیئس ۷، ۳، اپیین متھراڈاٹیس ۶۰۔ اہل تھرنا کی وفاداری کے متعلق دیکھو ٹیسی ٹس تاریخ چہارم ۵۶۔

[2] سولا کے انتظامات ایشیا کے متعلق دیکھو مارکوارٹ اور اسٹائنس ورو الٹنگ یکم ۳۴۷ ، اس کا خیال ہے کہ تاوان جنگ کی رقم بھی بیس ہزار ٹیلینٹ میں شامل تھی لینگ (تاریخ روما سوم ۱۴۰) کا خیال ہے کہ یہ رقم صرف تاوان کی تھی۔

باب ۵

غالباً یہ بھی کہ لوٹ مار کا انھیں کافی موقع نہ ملا تھا کیونکہ متھراڈاٹیس نے پہلے ہی تمام ملک کی دولت کا صفایا کر دیا تھا۔ اس لیے بطور ان کی خدمات کے صلہ کے اور ان کو آئندہ خانہ جنگی میں اپنا ساتھ دینے پر آمادہ کرنے کے لیے اس نے صوبے کے شہروں میں ان کے آرام اور آسائش کا انتظام کیا اور غالباً اس ناخوشگوار بار کے لیے وہی شہر منتخب کیے گئے ہوں گے جنھوں نے روما کے ساتھ بدعہدی کی۔ ان سپاہیوں کو تنخواہ ہر شہر کے خزانے سے ملتی تھی جو معمولی فوجی تنخواہ کی چوگنی تھی۔ معمولی سپاہیوں کو ہر روز ۱۶ درہم یعنی قریب ۳ اشلنگ ملتے تھے اور جس شہری کے مکان میں سپاہی رہتے تھے اس کو ان سپاہیوں اور ان کے مہمانوں کو کھانا بھی کھلانا پڑتا تھا اور جو بدسلوکی یہ سپاہی ان کے خاندان کے ساتھ کریں اس کے علاوہ تھی۔ اکثروں کو فاقہ کشی کی نوبت آگئی اور ۸۴-۸۵ ق م کا موسم سرما ایشیا کے باشندوں کے لیے انتہا کی مصیبت کا تھا لیکن ان مصائب سے کوئی مفر نہ تھا کیونکہ جب تک کہ جمہوریہ روما باقی تھی مختلف افراد کے مالی مفاد ان کی دردناک حالت کی اصلاح میں مانع تھے۔ سولا کے سیاسی انتظامات صدیوں تک قائم رہے۔ محصول عشر غلے کی شکل میں وصول کیا جاتا تھا مگر اس کے وصول کرنے میں بہت سختی ہوتی تھی اور آخرکار جولیس سیزر نے اپنی دانشمندی سے اس طریقے کو موقوف کر کے نقد محاصل مقرر کرا دیے ہیں۔

اسطو کی تصانیف

(۸۸۵) سولا کے قبضے میں اب بہت سے جہاز تھے اس لیے واپسی میں وہ اپنی فوج کو پائریس تک سمندر سے لیگیا۔ فلاکس اور فمبریا کی افواج ایشیا میں ایل لیکی نیس مورینا کے زیر کمان چھوڑ دی گئیں اور ریوکلس ان کا کوسیٹر مقرر کیا گیا۔ لیکن جنگ کی ابتریوں کی وجہ سے بحری قزاقوں کا زور بہت بڑھ گیا اور ان کے بیڑے بحیرہ یونان کے جزائر اور ایشیا کے ساحلی شہروں پر یورش کرتے تھے۔ مگر چونکہ قزاقوں کی دار و گیر سے صرف ایشیائی یونانیوں کا نقصان تھا اس لیے سولا نے اس طرف توجہ نہ کی اور موسم سرما یونان میں بسر کیا جہاں اسے مقامی معاملات کے طے کرنے کے علاوہ آئندہ موسم بہار میں اطالیہ پر حملہ کرنے کی تیاری کرتا تھا۔ ایتھنز میں اس کے قیام کے متعلق ایک

باب ۲۵

مشہور قصہ[۵۱] ہے جس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ارسطو نے اپنا کتب خانہ تھیو فراسطوس کو عطا کیا تھا جس نے اس کو نیلیوس ساکن سکپسس واقع ٹرواڈ کے حوالے کیا اور کتب خانہ اب اسی مقام میں تھا۔ پرگامم کے اٹالی بادشاہوں کو کتابوں کا بہت شوق تھا اس لیے ان کے خوف سے کتابوں کو ایک تہ خانے میں چھپا دیا گیا مگر نیلیوس کے ورثہ کی غفلت سے کتابیں خراب ہوگئی تھیں۔ کتب خانۂ مذکور میں علاوہ تھیوفراسطوس کی تصانیف کے ارسطو کی دشوار اور دقیق کتابیں بھی تھیں کیونکہ اس کے شاگردوں کو اس کی دشوار کتابوں پر عبور نہ تھا اور معمولی درجے کی کتابوں اور روایات پر ان کا دارمدار تھا۔ ایتھنز کے ارسطاطالیسی مدرسے میں ایک شخص مسمی اپی لیکون[۵۲] ساکن ٹیوس تھا جو فلسفی تو نہ تھا مگر آثار سلف اور پرانی کتابوں کا شوق رکھتا تھا اور ایتھنز اور دیگر مقامات کے دفاتر سے کاغذات بھی چرا لیا کرتا تھا۔ اس شخص کو اسکیپسس کے نادر علمی خزانے کا علم ہوا اور اس نے وہاں جا کر اس قیمتی مجموعے کو رقم کثیر دیکر حاصل کر لیا۔ نمی اور کیڑوں کے دستبرد سے جہاں کتابیں خراب ہوگئی تھیں وہاں اس نے اپنے قیاس سے نقل کرنے میں کام لیا۔ اس لیے محل تعجب نہیں کہ نقلوں میں غلطیاں باقی رہ گئیں اور بار بار نقل کرنے سے غلطیاں بڑھتی گئیں اپی لیکون کا اسی زمانے میں انتقال ہوگیا اور سولا نے کتب مذکور کو روما منتقل کر دیا جہاں یونانی اہل علم نے نقل کے سلسلے کو پھر جاری کر دیا۔ اس طرح بے پروائی کے ساتھ بغیر اصل کے ساتھ پورے طور پر مقابلہ کرنے کے نقلیں ہوتی رہیں اور تمام مہذب ممالک[۵۳] میں ان غلط نقلوں

---

[۵۱] دیکھو اسٹرابو ۱۳۔۱۔۵۴ صفحہ ۶۰۹ پلوٹارک سولا ۲۶۔ پوسی ڈونیس ۴۱ (قطعات تاریخ یونان سوم ۲۶۹) مسٹر نیومن نے ارسطو کے سیاسیات جلد دوم صفحات ۴۳ پر اس پر بحث کی ہے۔

[۵۲] یہ شخص ایریس ٹین کے دوستوں میں تھا۔

[۵۳] وارو اپنی کتاب ڈی ری رسٹکا دوم ۵۔۱۳ میں ارسطو کے پڑھنے والوں کا ذکر کرتا ہے غالباً اس کا منشا ارسطو کی ایک کتاب سے ہے جو افزائش نسل مویشی کے متعلق ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ

باب ۱۵

کی اشاعت ہونے لگی۔ اس پر لطف اور عجیب و غریب قصے میں کچھ صحت ضرور ہو گی مگر بعض امور کے متعلق اطمینان نہیں ہو سکتا۔ اس قصے سے ہمیں سروکار صرف اسی قدر ہے کہ اس نادر علمی خزانے کے حاصل کرنے میں سولا نے شوق ظاہر کیا جو اس کے زمانے کے علمی شوق اور اس کے ذاتی خصائل کے مطابق ہے۔ یونان میں اس نے تماشا کرنے والوں اور موسیقی دانوں سے زیادہ ارتباط رکھا اور ایلیوسس کی مخفی مذہبی رسوم میں بھی دخل حاصل کیا۔ سولا گو بہت مصروف تھا مگر دوسرے تربیت یافتہ رومنوں کی طرح اسے بھی وہاں کا قیام پسند آیا۔ اسی مقام پر اس سے ایک نوجوان رومن ایکوائٹ سے ملاقات ہوئی جس کا نام ٹی پامپونیس اٹی کس تھا۔ اس پر آشوب زمانے میں ایسے صلح کل اشخاص شاذ و نادر تھے۔ کسی فریق کی اس نے کبھی طرفداری نہ کی بلکہ ہر ایک جماعت کے افراد کے ساتھ سلوک روا رکھتا تھا۔ میریس ثانی جب سولا کے خوف سے بھاگنے لگا تو اس نے روپیے سے اس کی مدد کی مگر کنا کے عہد حکومت میں روما میں اس کا قیام مناسب نہ تھا اس لیے وہ اطالیہ سے بھاگ نکلا اور ایتھنز چلا آیا۔ سولا کے مزاج میں اس نے بہت رسوخ حاصل کر لیا اور بد قسمت اہل ایتھنز کی وکالت کرتا رہا[۱]۔ سلطنت ایتھنز کو روپے کی سخت ضرورت تھی اور سود خوار ساہوکاروں سے روپیہ بغیر زیادہ سود کے ملنا دشوار تھا۔ دولتمند اٹی کس نے مناسب سود پر ان کو روپیہ دیا مگر چونکہ وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یہ کتاب بھی غالباً ان کتابوں میں سے ہو گی جو اس زمانے میں حاصل ہوئیں سمرو سکے حوالے بھی غالباً انھیں کتابوں سے متعلق ہیں۔ مگر ڈی اوڈین ٹیوئی میں جن کتابوں کا ذکر ہے وہ غالباً ماقبل کی ہیں کیونکہ یہ اس نے سولا کے عتاب میں لکھا تھا دیکھو ولکنس ڈی آر یوٹر صفحہ ۵۶۔

[۱] بیان کیا جاتا ہے کہ سولا نے ایتھنز کے دستور کو اس کی سابقہ حالت پر بحال کر دیا یعنی جیسا کہ وہ ایرس ٹین کے انقلاب کے قبل تھا یعنی حقوق شہریت بلحاظ جائداد محدود کر دیے گئے دیکھو ایپین متھرا ڈائٹس ۳۹ پلوٹارک سولا ۱۴۔

باب ۴

وہ اہل ایتھنز روش سے خوب واقف تھا اس لیئے جس روز کہ قسط واجب الوصول ہوتی اسی روز وصول کر لیا کرتا۔ اپنی سخاوت اور مروت کی وجہ سے اہل ایتھنز اس کے دلدادہ ہو گئے مگر اس نے ہر قسم کے اعزاز قبول کرنے سے انکار کیا ایپی کیورس کا وہ پیرو تھا جیسے کہ اور بہت سے تعلیم یافتہ رومن تھے۔ سولا نے چاہا کہ آٹی کس اس کے ساتھ اطالیہ کو واپس چلے مگر اس نے یہ عذر کیا کہ چونکہ میں میریس کے طرفدارو کا شریک نہ ہوا تھا اس لیئے اب ان کے خلاف لڑنا بھی نہیں چاہتا۔ اس لیئے اس نے روما کے سیاسی جھگڑوں سے دور ہی رہنا پسند کیا اور ایتھنز میں بیس سال تک مقیم رہا۔

سولا کی واپسی

(۶۸۸) ۸۳ ق م کے اوائل میں پانچ لیجنوں (لشکروں) چھ ہزار سواروں اور کچھ یونانی معاون سپاہیوں کو ساتھ لیکر جن کی مجموعی تعداد قریب چالیس ہزار[۱] تھی سمندر کی راہ سے سولا عازم اطالیہ ہوا اور بسلامتی برنڈوسیم میں لنگر انداز ہوا جہاں اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس کے سپاہی اب تک اس پر جان و مال کو تیار رہتے حالانکہ انھیں معلوم تھا کہ اطالیہ میں جہاں فریق مخالف چار سال سے برسر حکومت تھا انھیں زبردست افواج سے مقابلہ کرنا ہو گا۔ مگر ان جنگ آزما اور پختہ کار سپاہیوں کو معلوم تھا کہ فوجی قوت کا مدار صرف کثرت تعداد پر نہیں ہے اور انھوں نے بطیب خاطر اپنے خوش قسمت اور دانشور سپہ سالار کا ساتھ دینے کا حلف اٹھایا۔ سپاہیوں کی اوہام پرستی مشہور ہے اور سولا کی خوش قسمتی سے بہت سے نیک شگون بھی ظاہر ہونے لگے جس سے اسکی فتح یقینی ہو گئی۔ سولا کے استقلال اور عزم بالجزم میں کوئی کمی نہ ہوئی تھی۔ ۸۵ء میں اس نے ایک تحریر سینیٹ کو بھیجی جس میں اپنی خدمات کا اعادہ کر کے اس نے دھمکی دی کہ جو سلوک اس کے اور اس کے طرفداروں کے ساتھ کیا گیا تھا اس کی پاداش میں بعد واپسی کے وہ اپنے دشمنوں کو سخت سزا دے گا۔ ایشیا سے اس نے اپنی فتوحات کی اطلاع بھی دی تھی حالانکہ اس وقت وہ قانون کی حفاظت سے خارج تھا اور روما

---

[۱] یہ اپئین کا بیان ہے مگر ویلیئس کہتا ہے کہ تعداد تیس ہزار سے زیادہ نہ تھی۔

باب ۴۵

کی نیابت کا دعویٰ نہ کرسکتا تھا۔ اس نے یہ بھی اعلان کردیا کہ جدید شہریوں سے وہ متعرض نہ ہوگا جس کا غالباً یہ مطلب تھا کہ ۸۶ء کے سنسروں نے فریق میرین کے سرخیلوں کے زیر ہدایت مسئلہ شہریت کا جو تصفیہ کیا تھا اس کو تہ و بالا نہ کرے گا۔ اس وعدے[1] کا جس سے اہل اطالیہ کو اطمینان دلانا اور ان کی مخاصمت کو رفع کرنا مقصود تھا اس نے پھر کچھ دنوں کا بعد حلفاً اعادہ کیا۔ اب ہم بیان کریں گے کہ اطالیہ کی سیاسی حالت کیا تھی، فریق میرین نے اپنی حفاظت کے لیے کیا تدابیر اختیار کیں اور خانہ جنگی کس طور پر ہوئی؟

---

[1] دیکھو لیوی خلاصہ ۸۶ اور ایپین یکم ۷۷-۲۔

باب ۴۶

باب چہل و ششم

خانہ جنگی

کنا، کاربو، سولا[1]

۸۵ تا ۸۲ ق م

(۸۷) اطالیہ میں ۸۵ء نہایت بےچینی کا زمانہ تھا۔ فریق میرین زیر سرکردگی کنا و کاربو برسر اقتدار تھا مگر انھیں صرف اپنی حکومت کی بقا کی فکر تھی اور ایسے حکام کے تحت میں اطالیہ کے پریشان حال باشندوں کو امن ملنا دشوار تھا معززاشخاص بیزار ہو کر ہجرت کرنے لگے تھے اور ان میں سے اکثر سولا کے پاس یونان پہنچ گئے تھے۔ مثلاً میٹی لس افریقہ میں فریق میرین پر حملے کی تیاری میں مصروف تھا اور نوجوان کراسس ہسپانیہ میں ایک غار میں چھپا ہوا تھا۔ روما میں جو اراکین سینٹ باقی

---

[1] اس باب کے ماخذ حسب ذیل ہیں۔ ایپین یکم ۷۶-۹۴، پلوٹارک سولا ۲۷-۳۴ سرٹوریس ۶ کراسس ۶ پامپی ۵-۸، لیوی خلاصہ ۸۳-۸۸، ویلیس دوم ۲۴-۲۹ ڈایوڈورس ۳۸، ۹/۶-۲۰، ڈائون کیسیس ۱۰۷-۱۰۹، فلورس دوم ۹=۱۸-۲۴، یوٹروپیس پنجم ۷-۸ یوکزوپیلا نیٹس ۴-۵-۸ (یہ شخص متاخرین میں سے ہے غالباً پانچویں صدی عیسوی کے اوائل کا جس نے سیلیسٹ کی گم شدہ تاریخ سے استفادہ کیا ہے مگر بیانات میں الجھاؤ اور تاریخیں صحت کے ساتھ درج نہیں سیلیسٹ کی تاریخ کے ٹکڑوں میں اس عہد کے متعلق کئی فقرے ہیں مگر ان کے حوالوں کے لیے دوسری کتب تاریخ کی محتاجی ہے۔

رہ گئے تھے ان میں سے بعض مثلاً سردار پجاری اسکیوڈولا علانیہ حکام وقت کے مخالف تھے اور دوسرے لوگ بھی ان کے خیر خواہ نہ تھے۔ کنّا اطالیہ کے جدید شہریوں پر بھی اعتماد نہ کر سکتا تھا جو تمام ملک میں پھیلے ہوئے تھے اور اس بارے میں اس کے جانشین کاربو نے جو کارروائی کی اس سے اس امر کا ثبوت بھی مل گیا۔ سامنیم اور لیوکانیا میں مسلح اشخاص کی تعداد کثیر موجود تھی جو افواج میں مجتمع تھے یا فوری اطلاع پر افواج میں شریک ہو سکتے تھے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ مسلح قوت کے علاوہ اس زمانے میں کوئی قوت نہ تھی اور اس قوت نے ابتک کوئی استوار طریق حکومت قائم نہیں کیا تھا جس پر سب کو اعتماد ہوتا اور جس کے آگے مخالفین بھی کچھ دن کے بعد سر تسلیم خم کرتے۔ کاربو اور کنّا نے آنے والی خانہ جنگی کے لیے تیاری شروع کر دی اور اس غرض سے انھوں نے فوجیں روپیہ ذخائر حرب جمع کرنے شروع کر دیے ساحلی مقامات میں محافظ افواج مقرر کر دیں۔ جہازوں کا بیڑہ تیار کرنا شروع کر دیا اور کوشش کی کہ ملک کے جملہ سربرآوردہ اشخاص کو اپنا ہم آہنگ کرلیں۔ سولا نے جو تحریر سینیٹ کو بھیجی تھی اس سے مجلس مذکور کو یہ ہمت ہوگئی کہ خانہ جنگی کو روکنے کی غرض سے سولا سے سلسلۂ گفت و شنید شروع کرے۔ یہ معلوم نہیں کہ لما نے انھیں کیوں اس نامہ و پیام کی اجازت دی ممکن ہے کہ وہ اپنی قوت کو اس قدر مستحکم نہ خیال کرتا ہو کہ انھیں ممانعت کرسکتا یا اس نے خیال کیا ہے کہ سولا سینٹ کی پیش کردہ شرائط سے انکار کر دے جیسا کہ خیال تھا اور اس طرح عامہ قوم اس کو اپنا دشمن خیال کرنے لگے اور لوگوں کو خوف پیدا ہو جائے کہ بعد واپسی وہ سخت بدلہ لینا چاہتا ہے۔ اس لیے جواب کے آنے تک چونکہ جنگ کی تیاریوں سے اشتعال کا اندیشہ تھا اس لیے سینٹ نے کانسلوں کو حکم دیا کہ ان تیاریوں کو موقوف کر دیں۔ انھوں نے زبان سے تو اقرار کر لیا مگر چونکہ آئندہ خطرہ اچھی طرح اُن کے پیش نظر تھا اس لیے اس وعدے کی انھوں نے پابندی نہ کی۔ فوج کی بھرتی جاری رہی اور الیریا کے سواحل کی طرف فوج کے دستے روانہ ہونے لگے کانسلوں کی تدبیر یہ تھی کہ دشمن کو پہلے حملہ کرنے کا موقع نہ دیں اور ایک حد تک ان کا یہ خیال

باب ۴۶

ٹھیک بھی تھا مگر کامیابی کے لیئے فوج کی وفاداری اور قناعت بھی ضروری ہے سولا پر حملہ کرنے کے لیئے ایک دور دراز کوہستانی خطہ ملک کا طے کرنا ضروری تھا اور چونکہ لوٹ مار کا موقع نہ تھا اس لیئے سپاہی ان صعوبتوں کے برداشت کرنے پر آمادہ نہ تھے اور جارحانہ کارروائی سے جو نفع تھا اس سے انھیں کوئی سروکار نہ تھا خانہ جنگی کو وہ بہت برا خیال کرتے تھے اور صرف ناگزیر حالت میں اپنے ہمقوموں سے لڑنے پر وہ تیار ہو سکتے تھے۔ اپنے سرخیلوں کے اقتدار کی بقا سے ان کو سروکار نہ تھا اور چونکہ یہ سپاہی حال ہی میں بھرتی کیئے گئے تھے اس لیئے ان میں وہ یک جہتی بھی نہ تھی جو نبرد آزما سپاہیوں میں ہوتی ہے نہ اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ ان کو وہ محبت تھی جو مرور زمانہ اور مسلسل فتوحات سے پیدا ہوتی ہے کنا ہر دلعزیز بھی نہ تھا۔ بحیرۂ ایڈریاٹک کے ایک طوفان میں باربرداری کے جہازوں کے دوسرے بیڑے کے غرقاب ہو جانے سے اینکونا کی فوج میں بغاوت ہو گئی اور یہ شور مچ گیا کہ کنا نے نوجوان پامپی کو قتل کر دیا ہے جو غائب تھا حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ کنا کے خوف سے وہ خود روپوش ہو گیا تھا اس کے بعد بلوہ ہو گیا اور اس میں کنا مارا گیا۔

کنا کی موت
کاربو

(۸۸۸) کنا ۸۴ء کے آغاز میں قتل ہوا اب کاربو تنہا کانسل رہ گیا کاربو اس وقت سمندر پار معرکوں کا خیال چھوڑ کر اینکونا میں افواج جمع کرنے اور ان کو ترتیب دینے میں معروف تھا عہدہ کانسلی میں کسی دوسرے کو شریک کرنا غالباً اس کو پسند نہ تھا اور اس نے ٹری بیونوں کی اس درخواست کا بھی خیال نہ کیا کہ روما میں آکر دوسرے کانسل کا انتخاب کرائے۔ ٹری بیونوں نے آخر کار اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ اپنی خدمت سے معزول کر دیا جائے گا۔ مگر بدشگونیوں کی وجہ سے مجلس عامہ کا اجلاس دو مرتبہ ملتوی کر دیا گیا اور آخر کار دوسرے کانسل کے انتخاب کی تجویز رہ گئی کاربو شورش پسند اور اولوالعزم تھا مگر سسرو[1] کا بیان ہے کہ پورا بدمعاش بھی تھا اور اس میں شک نہیں کہ خطرے

[1] سسرو ایڈ فیم نہم ۲۱۔۱۴ اور فہرست۔

کی حالت میں سلطنت کی صدارت کا اہل نہ تھا کیونکہ اس کے خود حواس باختہ تھے اصل باب ۱۲
واقعہ یہ ہے کہ ہم اس امر کا کافی اندازہ نہیں کر سکتے کہ اطالیہ کی سلطنت اس وقت
کس درجہ کمزور تھی۔ سینیٹ میں رجعت پسند بہرزور پکڑ رہے تھے مگر انھیں خوف تھا کہ
اگر انھوں نے زیادہ ہاتھ پاؤں ہلائے تو میریس کا سا قتل عام کہیں پھر نہ ہو جائے
کانسل کی یہ حالت تھی کہ وہ جلد باز اور نااہل تھا اور گھبراہٹ کی حالت میں سولا
کے مقابلے کی تیاری کر رہا تھا۔ مجلس عامہ جو زیادہ تر عوام شہر پر مشتمل تھی جن کو سوا ئے
کھانے اور تماشے کے کسی چیز سے سروکار نہ تھا اور گزشتہ چار سال کے خونریز
انقلابات سے انھیں خوب معلوم ہو گیا تھا کہ اب وہ کسی شمار میں نہیں۔ باقی رہے
اطالیہ کے قدیم اور جدید شہری یا تو روما کے موجودہ حکام پر اعتماد نہ رکھتے تھے اور
ان کی حکومت کی استواری میں انھیں شک تھا۔ سولا کی واپسی سے رجعت پسندوں
کا دور دورہ ہونے کا ہر شخص کو اندیشہ تھا مگر کسی زبردست اور معتمد علیہ سرگروہ کے
نہ ہونے سے لوگوں کے اس خیال سے کام نکالنا ناممکن تھا۔ اطالیہ کی یہ حالت
تھی جب کہ سولا کا جواب وصول ہوا سینیٹ نے اس کو لکھا تھا کہ مصالحت کرا دیجائیگی
اور اگر بعد واپسی وہ اپنے اقتدارات سے دست کش ہو جائے تو وہ اس کی ذاتی حفاظت
کی ذمہ دار ہو گی سولا نے جواب دیا کہ ان امور کا فیصلہ اس پر اور اس کی فوج پر
منحصر ہے جس سے اس کا منشا یہ تھا کہ اطالیہ میں وارد ہونے کے بعد وہ اپنی
فوج کو منتشر نہ کرے گا بلکہ اپنے مفاد کے لیے اس کو استعمال کرے گا۔ فریق میرین کے
سرغنوں کے ساتھ مصالحت کرنے سے بھی اس نے انکار کر دیا کہ انھوں نے اسے
سخت ایذا پہنچائی تھی ہاں اگر سلطنت ان کی جان بخشی کرے تو وہ مانع نہ ہو گا اس نے
یہ بھی مطالبہ کیا کہ نہ صرف اس کے بلکہ ان تمام معززین کی جنھوں نے اس کے ساتھ
جا کر پناہ لی تھی جائدادیں واپس کر دی جائیں اور وہ اپنے مناصب و اعزاز سابقہ
پر بحال کیے جائیں۔ اگر اس کی شرائط منظور کر لی جائیں تو وہ حسب سابق اس کا
خادم ہے ورنہ نہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ان کا آقا بن کر آئے گا۔ اس پیام کا ہر شخص
پر اثر ہوا جو سولا کے خصائل سے واقف تھا اور سب لوگ اس فکر میں ہو گئے
کہ اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق تصفیہ کر لیں کیونکہ اب تعویق اور لیت و لعل

کے لیے وقت باقی نہ تھا۔

(۸۸۹) اراکین سینٹ کا شرائط پیش کردہ کے قبول کرنے پر رجحان زیادہ تھا مگر کاربو اور اس کے شرکا نے دھمکیاں دے دیکر ان کو باز رکھا اور اس طور پر خانہ جنگی کو رفع کرنے کی آخری امید بھی جاتی رہی کاربو اور اراکین سینٹ میں اب بالکل اتفاق باقی نہ تھا۔ کاربو کی خواہش تھی کہ اطالیہ کے جملہ شہروں سے کفیل لیکر فریق میرین کا پابند کر لیا جائے مگر سینٹ نے ان کو یہ اختیار دینے سے انکار کر دیا۔ اور بقول لیوی (خلاصہ ۸۴) جدید شہریوں کو حق شہریت عطا کیا جس کا منشا یہ ہو گا کہ ان کو ۳۵ قبائل میں سے کسی میں رائے دینے کا حق عطا کیا گیا۔ لیوی کا یہ بھی بیان ہے کہ آزاد غلام بھی ۳۵ قبائل میں تقسیم کر دیئے گئے۔ ان تدابیر سے سلپی کیس اور میرین کے طرز عمل کا احیاء مقصود تھا۔ تفصیلی حالات کا ہمیں علم نہیں مگر سینٹ کے جدید شہریوں کو حق رائے دہندگی عطا کرنے کا اقتدار رکھنے کے سبب سے اس بیان کی صحت میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ اس موقع پر غالباً جدید شہریوں کی اشک شوئی کی ضرور کوئی کوشش کی گئی ہو گی اور ممکن ہے کہ اس غرض سے کاربو نے کوئی خاص قانون نافذ کرایا ہو جیسا کہ لینگ کا خیال ہے (تاریخ روما سوم ۱۴۱)۔ سولا نے اپنے اعلان میں یہ وعدہ کیا تھا کہ جدید اور قدیم شہریوں سے وہ کسی قسم کا تعارض نہ کرے گا۔ اس اعلان کا شہرہ ہو گیا اور اسی لیے کاربو غالباً یہ جوابی کارروائی عمل میں لایا۔ اس کا اثر بھی ہوا جو سولا کی مابعد کی کارروائی سے ظاہر ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کاربو اور فریق میرین کے دباؤ سے جملہ افواج کے منتشر کرنے کا بھی حکم نافذ کیا گیا۔ اس حکم کے نفاذ سے غالباً مقصود یہ تھا کہ سولا کا تمرد بالکل آشکارا ہو جائے۔ انھیں خوب معلوم تھا کہ وہ اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا اس لیے انھوں نے اپنی تیاریوں کو بھی جاری رکھا۔ ۸۳ ق م کے دونوں کانسل ایل کارنیلیس سیپو ایشیاٹکس اور سی جونیس ناربانس فریق میرین کے طرفدار تھے اور اولوالعزم بھی تھے۔ کاربو گال ایس روٹے آلپس کو بطور پرو کانسل گیا تاکہ وہاں سپاہی بھرتی کرے

باب ۴۷

اور شمالی اطالیہ کے باشندوں کو اپنا ہوا خواہ کرے۔ ایک جگہ ذکر ہے کہ اس نے پلاسینٹیا میں جاکر کیفل[1] لیئے۔ کاربو کے چالاک نوسیٹرسی ویریس کے رویئے سے اس زمانے کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ اس بدمعاش نے فریق میرین کی تباہی کے آثار دیکھکر فوجی خزانے[2] کو اپنے قابو میں کرلیا اور بھاگ کر سولا سے جاملا۔ ۷۰۳ء کے آخر میں جدید ٹری بیون ایم جونیس بروٹس نے جس کو سولا نے ۶۶۶ء میں قانون کی حفاظت سے خارج قرار دیا تھا کیپوا میں ایک نو آبادی کے قیام کے لیئے قانون[3] نافذ کرایا جس کو آیندہ معرکہ آرائیوں کے لیئے ایک مرکز بنانا مقصود تھا ۔

فریق میرین کی بے خبری

(۸۹۰) سولا جب برنڈ وسیم میں لنگر انداز ہوا فریق میرین کی کئی افواج میدانِ جنگ میں موجود تھیں ایک فوج ناربا کنس کے زیر کمان ایپولیا میں تھی اور دوسری سیپیو کے زیر کمان شمالی کیمپینیا میں۔ اپین کا بیان ہے کہ "جو لوگ شہر میں تھے" سولا کے ارادوں سے خائف تھے کیونکہ انھیں خوب معلوم تھا کہ اس کے ساتھ جو بدسلوکیاں ہوئی ہیں ان کی وجہ سے وہ سخت خشمناک ہوگیا ہے اور عفو و ترحم سے وہ بالکل ناآشنا ہے۔ اس لیئے یا تو انھیں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے ورنہ ان کی نکبت و بربادی میں کوئی شک نہ تھا۔ شہریوں کی مراد غالباً طبقۂ ایکوائٹ سے ہے جن میں میریس کے طرفداروں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے یہ طبقہ انقلابات کو بالطبع ناپسند کرتا تھا۔ چونکہ ہر طرف سے خطرات کا ہجوم تھا اس لیئے آیندہ مصائب کے متعلق جتنی پرانی پیشین گوئیاں تھیں ان کا اعادہ ہونے لگا جس کی وجہ سے تمام ملک میں عام انتشار پھیل گیا۔ سولا بھی اوہام پرست تھا مگر وہ ہر واقعے سے اپنے لیئے فالِ نیک نکال لینے میں مشاق تھا اور خوش قسمتی سے اطالیہ

---

[1] ویلریس میکسی مس ششم ۲-۱۰-
[2] سسرو ان ویریس۔ یکم ۲- دوم ۱- ۳۴-
[3] سسرو ڈی لیگے اگراریا دوم ۸۹- ۹۹-

باب ۱۱

پہنچتے ہی ایسے واقعات پیش آنے لگے جن سے اسے معلوم ہوگیا کہ اس کی قسمت کا ستارہ ابھی غروب نہیں ہوا ہے۔ میٹلس فریق میرین پر افریقہ میں حملہ کرنے کی غرض سے گیا مگر وہاں کے صوبہ دار نے اسے شکست دی لیکن وہ اپنی فوج کا بڑا حصہ لیکر بچ نکلا اور سولا سے برنڈیسیم میں آملا۔ اس کے بعد ہی شمال سے اس سے بھی زیادہ خوشگوار خبریں آنے لگیں یعنی نوجوان پامپے بھی اس کا ساتھ دینے پر آمادہ ہوگیا۔ پیکینم میں جہاں اس کے باپ نے ہر دلعزیزی حاصل کی تھی اس کی جائداد تھی اور وسیع تعلقات تھے۔ اس نے وہاں ایک لیجن جمع کرلیا اور اس کو سولا کے پاس پہنچا دیا اور اس کے بعد دو اور لیجن اس نے تیار کردیئے۔ اس طرح سے نہ صرف تازہ دم حلفا کی شرکت سے حملہ آور فوج کو تقویت ہوئی بلکہ ہوشیار اور کارکردہ سپہ سالاروں کی شرکت سے بھی۔ اس کے علاوہ سولا کو اپنے شرکا سے کام لینے کا ڈھنگ بھی خوب معلوم تھا۔ خودپسند پامپے کی خوشامد کرنے میں اسے مطلق تامل نہ تھا برخلاف اس کے فریق میرین نے سرٹوریس ایسے قابل سپہ سالار کو کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ دیا تھا۔ یہ امر بالخصوص قابل لحاظ ہے کیونکہ روبہ انحطاط جمہوریہ میں آئندہ چالیس سال میں عام رجحان سولا کی رجعت پسندی کے خلاف تھا۔ اس کی حالیہ کامیابی کا راز صرف یہ تھا کہ وہ اور اس کے نائب اور سپاہی اپنے ناعاقبت بیں اور نیم مردہ مخالفین سے ہر صورت میں بہتر تھے۔ سولا نے ایپولیا کی طرف بڑھ کر ناربانس کو کانوسیم کے قریب شکست دی جس کی وجہ سے اس کو وہ اپی نائن طے کرکے کیپوا میں پناہ لینی پڑی اس کے بعد وہ سیپیو کی طرف متوجہ ہوا۔ سولا کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شیردل اور روباہ صفت تھا اور اس کی روباہ صفتی اس کی بہادری سے زیادہ خطرناک تھی۔ اس موقع پر اس نے اپنی روباہ صفتی سے کام لیا۔ سیپیو کے سپاہی خستہ حال اور لڑنے کے لیئے تیار نہ تھے۔ سولا نے مصالحت کے لیئے گفتگو کرنے کا بہانہ کیا اور سیپیو باوجود سرٹوریس کے متنبہ کرنے کے ملاقات پر آمادہ ہوگیا۔ یہ ملاقات کالیس اور ٹیانم کے درمیان ہوئی۔ [۱] مسٹر د کا بیان ہے کہ دونوں نے

---

[۱] فلپ ۱۲، ۲۲، ۳، ۲

باب ۴۶

حقوق شہریت اور رائے دہندگی کے مسائل اور دستور سلطنت میں سینٹ کی حیثیت پر گفتگو کی۔ درحقیقت سولا نے فریق میریس کے سیاسی نظام کے متعلق جملہ معلومات حاصل کریں جو اسے خود اپنا طرز عمل قائم کرنے میں مفید ثابت ہوئیں۔ اس اثناء میں اہل کام سیپیو کے پیٹھ پیچھے ہو رہا تھا۔ سیپیو نے سرٹوریس کے ایک بہادرانہ فعل سے اپنی ناخوشی ظاہر کی تھی جس کی وجہ اس کے سپاہی ناراض ہو گئے تھے اور سولا کے سپاہیوں کے کہنے میں آ گئے جو اس کام میں خوب مشاق تھے نتیجہ یہ ہوا کہ سیپیو کی تمام فوج اس سے برگشتہ ہو گئی اور سولا کو بغیر تلوار نیام سے نکالے ایک ایسی فوج مل گئی جو تعداد میں اس کی فوج کی دونی تھی سیپیو اور اس کے بیٹے نے باوجود بے یار و مددگار ہو جانے کے سر تسلیم خم نہ کیا مگر سولا نے انھیں چھوڑ دیا۔ فریق مخالف کی ہمتوں کو سرد کرنے کے لیے یہ واقعہ کافی تھا اور بے موقع ترحم اس کے خلاف مزاج نہ تھا۔ اس کے بعد ناربانس نے سفیروں سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے پھر وہی تلخ نتائج مترتب ہوتے۔ سرٹوریس جو اس کے قبل ہی ہسپانیہ میں صوبہ دار مقرر ہو چکا تھا مگر جنگ کے سبب سے اطالیہ میں رکا ہوا تھا اس زمانے میں اپنے صوبے کو روانہ ہو گیا کیونکہ اب وہ اپنے بالادستوں کی غلطیوں سے عاجز آ گیا تھا خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ ان کو روک نہیں سکتا تھا۔ روما کے جنوب میں بجائے باقاعدہ جنگ کے دونوں فریق ایک دوسرے کی اراضی پر یورش کر کے ویران کرنے لگے؛

سولا کا سمجھوتہ اہل اطالیہ سے

(۹۱) ابتدائی معرکہ آرائیوں کے نتائج سولا کے موافق تھے۔ کاربو افتاں و خیزاں روما گیا اور سینٹ سے سولا اور اس کے شرکا کا دشمن قوم ہونے کا "آخری حکم" نافذ کرا دیا۔ مگر یہ پیش بندیاں سب بے سود تھیں۔ سولا کے ساتھ متعدد اراکین سینٹ آ ملے تھے جن میں سے اکثر کام کے لوگ تھے انھیں امید تھی کہ اگر سولا کو کامیابی ہوگی تو وہ اپنے مناصب پر پھر بحال ہو جائیں گے اطالیہ پہنچنے کے بعد جو لوگ آ کر اس کے شریک ہوئے ان میں بی کارنیلیس سیتھیگس ایک ہوشیار اور چالاک آدمی تھا جس کی شہرت ابھی نہ ہوئی تھی اولاً وہ سولا کا سخت مخالف تھا اور رشتہ میں افریقہ میں بڈھے میریس کا شریک تھا اور اسی کے ساتھ واپس

باب ۴

آیا تھا۔ مگر سلتہ میں اپنی جماعت کے زوال کے آثار دیکھ کر سولا کے پاس پہنچا جس نے اسے معاف کر دیا۔ کیتھیگس نے بہت اثر پیدا[1] کر لیا اور اس کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روما کے سیاسی حالات کی سطح کے نیچے کس قسم کے اثرات مصروف بہ کار تھے۔ اس کا اندازہ غلط نہ تھا مگر فریق میرین کے افواج کی تعداد اب بھی سولا کی فوج سے زیادہ تھی۔ ان کی کئی فوجیں میدان جنگ میں موجود تھیں اور جدید شہری بھی اس خوف سے ان کے ساتھ تھے کہ سولا ان کے حقوق کو بحال نہ رکھے گا۔ کاربو نے ان کے اس خوف سے نفع اٹھا کر ایٹرریا اور گال ایں روسے الپس میں زبردست فوجیں جمع کر لی تھیں۔ روما میں اسی زمانے میں جوپیٹر دیوتا کے مندر میں جو کیپی ٹول پر واقع تھا آگ لگی جس سے لوگوں کو اندیشہ ہو گیا کہ کوئی سخت مصیبت ان پر نازل ہونے والی ہے۔ یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ آگ کس نے لگائی سولا[2] اور کاربو کے آدمیوں پر شبہ تھا مگر جلانے کی علت غائی کیا تھی اسکا بھی کسی کو علم نہ تھا۔ سلتہ کی معرکہ آرائی کے آغاز میں بھی سولا کی حالت ایک حملہ آور کی تھی اور اس کے مخالفین کے ذرائع میں کوئی کمی نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے اس سال کے آغاز میں اس نے ان اطالی بستیوں سے گفت و شنید شروع کی جو اس سے قریب اور مصالحت پر آمادہ تھیں خوشامد اور دھمکیوں سے بلکہ بعض اوقات رشوت بھی دے کر اس نے ان میں سے بعض کو بقول لیوی (خلاصہ ۸۶) اپنے ساتھ معاہدہ (فیڈرس) کرنے پر آمادہ کیا اور اپنی طرف سے ان کی سیاسی حقوق کو بحال رکھنے کا وعدہ کیا۔ ان بستیوں نے غالباً وعدہ کیا ہوگا کہ اگر وہ اس کی امداد نہ کریں تو کم از کم غیر جانب دار رہیں گے مگر یہ نہیں بیان کیا گیا کہ کون سی بستیاں اس معاہدے میں شریک تھیں۔ واقعات مابعد سے ظاہر ہے کہ سامنی اور اہل ایٹرریا سے مراد نہیں ہے

[1] دیکھو اپیین خانہ جنگی ۸۰-۱ پلوٹارک لوکلس ۵، ۶ سیلسٹ ٹائیکم ۷۷-۷۴ سسرو نبر ولیس ۸ ۱۷۰ پر دکلو انیٹیلیو ۴۸، ۵۸ پارا ڈاکس ۔ ۴

[2] پلینی (تاریخ ۴۳، ۳۳، ۱۶) اشارہ کرتا ہے کہ میریس ثانی اس میں شریک تھا یا کم از کم اس مندر اور دوسرے مندروں کے خزانوں کو اس نے لوٹ لیا۔

باب 46
جنگ ساکری پورٹس۔ سولا کا شہر روما پر قبضہ۔ پری نیسٹی کا محاصرہ

غالباً اہل مارسی[1] اور وسطا طالیہ کی اقوام سے مراد ہوگی۔

(۹۲) ۸۲ء کی معرکہ آرائیوں میں کئی اہم لڑائیاں شامل تھیں۔ سولا روما کی طرف بڑھ رہا تھا کانسل میریس ثانی اس کے مقابلے پر آگیا اور دونوں میں سگنیا کے قریب ساکری پورٹس میں جنگ ہوئی۔ سولا نے نبرد آزما سپاہیوں کے استقلال اور میریس کے سپاہیوں کے ایک نازک موقع پر اس کا ساتھ چھوڑ دینے سے اس کو سخت شکست ہوئی اور اپنی فوج کے قلیل باقی ماندہ حصے کے ساتھ اس نے پری نیسٹی میں پناہ لی۔ سولا سرگرم تعاقب ہوا اور میریس کے بہت سے سپاہیوں کو اس نے قید بھی کر دیا۔ سامنی جتنے ملے سب قتل کر دیے گئے۔ سولا کسی مستحکم شہر کی محاصرے میں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس نے اپنے ایک نائب کیوکریشیس اوفیلا کو پری نیسٹی کا محاصرہ جاری رکھنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود روما کی طرف روانہ ہوا جہاں کہ قتل عام شروع ہو رہا تھا۔ محاصرے کے شروع ہونے کے قبل میریس نے جس نے اپنے باپ کی خونخواری ورثے میں پائی تھی حاکم شہر ایل جونیس بروٹس ڈاماسیپس کو حکم دیا کہ ان امرا کو قتل کر دے جو سولا کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ اس نے بہانہ کر کے سینٹ کا ایک اجلاس منعقد کرایا مسلح بدمعاش موجود تھے جنھوں نے نشانزدہ اشخاص کو وہیں قتل کر دیا اور جو بھاگے وہ باہر قتل کر دیے گئے۔ مقتولین میں سردار پجاری اسکیوولا بھی تھا جو اب تک باوجود فریق میرین کی سخت مخالفت کے اپنے فرائض کو انجام دے رہا تھا۔ مگر جن لوگوں کو ڈاماسیپس نے چھوڑ دیا تھا ان کا خاتمہ سولا کے ہاتھوں ہونا ضروری تھا۔ سولا کے روما میں وارد ہوتے ہی فریق میرین کے جملہ اکابر فرار ہو گئے۔ مگر صرف روما پر قابض ہو جانا زیادہ نفع بخش نہ تھا۔ اس لیے وہ روما میں ٹھہر نہ سکتا تھا اور عارضی انتظامات کر کے اور عوام کو اطمینان دلا کے اٹیروریا کی طرف روانہ ہوا جو اب اصل مرکز جنگ تھا۔ امبریا اور سِکیفیم

---

[1] کراسس اہل مارسی کے ملک میں بھرتی کرنے کی غرض سے گیا تھا جس سے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے (پلوٹارک کراسس ۶)۔

باب ۱۲

میں میٹی لس اور پامے (سولا کے سپہ سالار) فریق میرین کے مختلف سرغنوں سے برسرپیکار رہے جن کو اکثر نہ میسر ہوتی تھی اور کاربو کو گال سے تازہ دم افواج لانے کی ضرورت ہوئی۔ یا یہ مانند خیر فضل ہیں مگر جہاں تک معلوم ہوتا ہے سولا کے سپہ سالاروں کا اشتراک عمل بہ نسبت ان کے مخالفین کے زیادہ کارگر تھا۔ کاربو نے جب ایی نائن کے سلسلے کو ہی کو طے کیا تو سولا سے ایک زبردست جنگ ہوئی جس میں کسی فریق کو غلبہ نہیں ہوا مگر سولا نفع میں رہا جس کو دوسری نواح میں بھی کامیابیاں حاصل ہو رہی تھیں میٹی لس نے کوہ گال این روے آلپ پر حملہ کر کے راوینا کے قریب نشیبی ملک پر قبضہ کر لیا۔ جنوب میں سولا کی فوج نے شہر نیا پولیس پر شبخون مار کر وہاں کی محافظ فوج کو تہ تیغ کر دیا اور اس شہر کے بیڑے پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس اثنا میں شہر پری نسٹی میں رسد روز بروز کم ہوتی جاتی تھی اسلئے اس شہر کا محاصرہ اٹھانا فریق میرین کا فرض اولین ہو گیا خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ اس کے سقوط سے ان کی کمزوری آشکارا ہو جاتی۔ کاربو نے ایک فوج محاصرہ اٹھانے کی غرض سے روانہ کی مگر وہ کمین گاہ میں پھنس گئی۔ اکثر سپاہی کام آئے اور جو بچ گئے اپنے سرغنوں کی نالائقی سے ناراض ہو کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس کے بعد دوسری جانب سے سامینوں اور لوکانیوں کی ایک زبردست فوج نے محاصرہ اٹھانے کی کوشش کی مگر سولا ان کا سد راہ تھا اور وہ میریس سے بھی نہیں مل سکتے تھے جو باوجود اپنی پیہم کوششوں کے محاصرین کی صفوں کو چیر کر شہر سے نکل نہ سکتا تھا۔ ڈماسیپس نے بھی اس کے بعد کاربو کے احکام سے کوشش کی جو بے سود ثابت ہوئی۔

فریق میرین کی کمزوری سامینوں کا روما پر حملہ

(۳۴۹) شمال میں بھی فریق میرین ضعیف پڑتا جاتا تھا۔ بدانتظامی کا نتیجہ بے اعتمادی ہے۔ کاربو اور نار بانس نے بے سوچے سمجھے میٹی لس پر گال این روے آلپس میں حملہ کر دیا جس کا نتیجہ خود ان کے لیے سخت مضر ہوا۔ ایشیئین (کیم ۹۱) کا بیان ہے کہ ان کے دس ہزار آدمی مارے گئے چھ ہزار دشمن سے مل گئے اور ایک ہزار صف بندی کے ساتھ آریشیم کی طرف واپس گئے اور باقی ... سے جو ... رومیوں کا ایک سپاہ (لشکر) ان کی

باب ۱۲

امداد کے لئے جا رہا تھا مگر ان کی شکست کا حال معلوم کر کے سولا کے سپہ سالار سے جا ملا خود ان کا سپہ سالار پہلے تو ان سے ناراض ہوا مگر کچھ دن کے بعد خود بھی وفاداری سے منحرف ہو گیا۔ سولا نے پوشیدہ طور پر اس نے یہ وعدہ لے لیا کہ اگر وہ کوئی کارنمایاں کرے تو اس کی جان بخشی ہو گی۔ اس لئے اس نے ناربانس اور دوسرے میریئن سرغنوں کو دعوت دی۔ جن لوگوں نے اس کی دعوت قبول کی ان کو اس نے قتل کر دیا اور اس کارنمایاں کے بعد سولا کے لشکر میں چلا گیا۔ ناربانس اتفاق سے اس دعوت میں شریک نہ تھا۔ مگر اسے اب معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی جماعت کا خاتمہ ہونے کو ہے کیونکہ افواج اور شہر یکے بعد دیگرے دشمن سے ملتے جاتے تھے اور کوئی یار وفادار ایسا نہ تھا جس پر وہ اعتماد کر سکتا اس لیے جہاز میں بیٹھکر وہ راہی روڈز ہوا۔ سولا کو جب اقتدار حاصل ہوا اس نے ناربانس کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا مگر قبل اس کے کہ اہل روڈز سولا کو کوئی جواب دیں ناربانس نے ناامید ہو کر خودکشی کر لی سولا کی افواج کو ایک دوسری فتح پلاسینیٹا کے قریب حاصل ہوئی جس کی وجہ سے کوہ گال این روے آلپ کے باشندوں نے اسکی قوت کا احساس کر کے اطاعت قبول کر لی۔ مگر کاربو کی ابھی ایک زبردست فوج اٹروریا میں موجود تھی اور اس کے سامنے حلفا اپنی جماعت کی کامیابی کے لیئے سرگرمی سے کوشاں تھے مگر اس نے عین اسی وقت ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے چند دوستوں کو لیکر افریقہ بھاگ گیا۔ اس کے انجام کا ہم پھر ذکر کریں گے۔ اس کی بے سری فوج کو پامپی نے کلوسیئم کے قریب سخت نقصان کے ساتھ شکست دی باقی ماندہ سپاہیوں میں سے بہت سے منتشر ہو گئے اور بعض تین دلاور میریئن سرداروں کے ساتھ سامینوں کی فوج میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ ہو گئے جو اس وقت سخت خطرناک حالت میں تھی کیونکہ سولا پرینسیٹ کا راستہ روکے ہوئے تھا اور پامپی کو موقع تھا کہ وہاں پہنچکر انکی تباہی کو پورا کر دے ان کے سردار بہادر اشخاص تھے جو آخری وقت تک لڑنے پر تلے ہوئے تھے۔ ان میں ایک پانٹیئس ٹیلی سینیس بھی تھا جو غالباً اپنے ہمنام فاتح کلاڈین فارکس کی اولاد سے تھا ہلاکت کا انتظار کرنے کے بجائے ان لوگوں نے

باب ۴۶

قصد کر لیا کہ اب جان پر کھیل جانے ہی میں نفع ہے۔ اس لیے رات ہی کو انھوں نے سفر کا تہیہ کر کے روما پر دھاوا کر دیا۔ وُلییُس کا بیان ہے کہ ان کی تعداد اسی ہزار تھی اور اس میں سامنی، لوکانی اور فریق میرین کے باقی ماندہ افراد شامل تھے ان میں سے ہر فرد سپاہی کہے جانے کا مستحق تھا۔ اس واقعے کو زمانۂ ما بعد میں بہت شہرت ہوئی پانٹیئس نے اپنی افواج کو مخاطب کر کے کہا کہ روما کی بھیڑوں کا گلہ تباہ کر کے اطالیہ کو آزاد کرانے کا آج ہی موقع ہے۔ مگر سولا بھی اپنی جانفشانی سے موقع کارزار پر پہنچ گیا۔ دونوں فریقوں میں روما کی فصیلوں کے باہر کالین دروازے کے قریب نہایت گھمسان لڑائی ہوئی جس سے فریق میرین کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہوگیا۔ سولا کو فتح کا حال آدھی رات تک معلوم نہ ہوا کیونکہ خود اس کے زیر کمان حصۂ فوج کو ہزیمت ہوئی تھی۔ جانبین کے اس جنگ میں پچاس ہزار آدمی کام آئے۔

فریق میرین کی تباہی

(۴۹۴) اب مخالفین کی تالیف قلوب یا مذبذب اشخاص کو ہموار کرنے کے لیے اظہار ترحم کی ضرورت نہ تھی۔ سولا کو فتح بہ آسانی حاصل ہوگئی تھی اور اس کے خیال میں ترحم کا زمانہ گزر چکا تھا کیونکہ اسے یقین کامل تھا کہ دشمن کا اطاعت قبول کر لینا کافی نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لیے کچل ڈالا جائے کیونکہ مردہ بغاوت نہیں کر سکتا۔ شکست خوردہ سپاہیوں میں سے بعض سے اس نے اس شرط پر جاں بخشی کا وعدہ کیا کہ وہ دوسروں کو مار ڈالیں جب وہ اس حکم کو بجا لائے تو اس نے ان کو بھی قتل کر دیا۔ چھ ہزار بلکہ بقول اپیَین آٹھ ہزار ایک ہی روز میں قتل کر دیے گئے یہاں تک کہ اہل سینیٹ جو اپنے کام میں مشغول تھے مقتولین کی چیخوں سے گھبرا اٹھے۔ سولا نے اراکین سے کہا کہ یہ ایک محض معمولی سزا ہے جس سے آپ لوگوں کو پریشان نہ ہونا چاہیے۔ گرفتار شدہ میرین سرداروں کے سر پری نیسٹی روانہ کیے گئے اور محصور افواج کو دکھائے گئے اور آخر کار یہ مقام فتح ہو گیا۔ میریئس نے کوشش کی کہ ایک نہری یا زمین دوز راستے سے نکل جائے مگر ناکام رہا اور آخر کار خودکشی کر لی۔ تمام سردار قتل کر دیے گئے معمولی سپاہیوں میں سے صرف رومن چھوڑ دیے گئے اور اہل پرینسٹی اور سامنی جانوروں کی طرح مار ڈالے گئے۔ ناربا پر بھی میرین کچھ دن قابض رہے

باب ۴

مگر بعض غداروں نے سولا کی فوج کو شہر میں داخل کر لیا اور محافظین نے حملہ آوروں کی انسانیت اور ترحم سے مایوس ہو کر اپنے مکانات کو جلا کر خود ایک دوسرے کا کام تمام کر دیا۔ اس طور پر اطالیہ کی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوا۔ مگر بعض صوبجات میں ابھی تک بغاوت کے شعلے باقی تھے اس وجہ سے ہمیں اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ روما صرف ایک اطالوی سلطنت نہ تھی اور سلطنت روما کی کوئی تنظیم جدید بار آور نہ ہو سکتی تھی جب تک کہ اس کی شہنشاہی حیثیت کا کافی لحاظ نہ رکھا جائے۔ اس وقت تو صرف ایک امر واضح تھا یعنی فریق میرین جس کے تعلقات جمہور سے تھے اور جو جدید شہریوں کے حقوق کا طرفدار تھا ہمیشہ کے لیے پامال ہو چکا ہے۔ معاصرین کو کبھی یہ خیال نہ آسکتا تھا کہ یہ فریق پھر کبھی سنبھلے گا یا اور جمہوریت پسندوں کا اہل دولت پر غالب آنا اور سولا سے ایک زیادہ زبردست شخص کا برسر اقتدار کرنا تو کبھی ان کے خواب و خیال میں بھی نہ آیا ہوگا مگر اس امر میں شک نہیں کہ قدیم اور جدید شہریوں کی تعداد غالب در پردہ اسی فریق کی طرفدار تھی جس نے جمہوریت کی روایات کو تازہ رکھا تھا اور جو اس تحریک کا حامی تھا خواہ وہ کیسی ہی بے ڈھنگی اور خونریز ہو جس نے اطالیہ کو روما میں شامل کر دیا تھا۔

جنگ سے سبوں

(۸۹۵) فریق میرین کا عاجلانہ زوال ان کے مخالفین کی فوجی ہنرمندی سے ہوا مگر یہ اصلی سبب نہیں ہے۔ دراصل ان میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو دوسروں پر فوقیت رکھنے کے سبب سے اپنا طرز عمل قائم کر کے وفا شعار تابعین کے ذریعے سے اس کو عمل میں لاتا۔ ان کا ہر ایک کام بیجا تعویق تذبذب کاہلی اور ناکاری کے سبب سے بگڑ جاتا تھا خود پسندی اور جلب منفعت کا خیال ان میں بہت تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی افراد کی قابلیت سے نہ پورا نفع اٹھا سکتے تھے نہ ان میں کوئی ذی اقتدار سرگردہ ہو سکتا تھا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مرکزی نگرانی اور ذرائع موجودہ کے بہترین استعمال کی اشد ضرورت تھی۔ سولا کے مقابل میں فریق میرین کو کامیابی کی کوئی امید نہ ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے ذاتی تفوق کی وجہ سے اس کی جماعت کا طرز عمل ہمیشہ یکساں رہتا،

بابنیم

اعلیٰ خدمات پر اس کے یہاں صرف قابل اشخاص فائز ہوتے اور پھر اس کا ہر ایک ماتحت بندۂ بے درم تھا امرا کی حکمراں جماعت کے بہترین افراد اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے مثلاً میٹی لس، پامپیے اور کراسس نے باوجود عظیم الشان خطرات کے اس کا ساتھ دیا تھا اور بعض بدمعاش بھی مثلاً کیتھی لینیس اور را دفیلا جنگ کا رخ دیکھکر اس کے شریک ہوگئے تھے فریق ماریز کی طرف سے جنگ میں سپاہیوں کا فرار ہو جانا اور سرداروں کا غداری کرنا یا اپنے سپاہیوں کو چھوڑ دینا معمولی باتیں تھیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی سیاسی حالت بہت خراب تھی۔ سامنیوں کی وفاداری بھی دراصل سُلا کی مخالفت پر مبنی تھی اور انھوں نے اپنی سرگرمی بہت سی میں دکھائی جس سے کوئی نفع نہیں ہوسکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہل اطالیہ روما کو نیچا نہیں دکھا سکے بلکہ روما کی شہری سلطنت نے اطالیہ کو جذب کرلیا۔ مگر اطالیہ کو جذب کرلینے سے جمہوریہ روما بحیثیت ایک سلطنت کے اور بھی ناکارہ ہوگئی۔ خانہ جنگی کے اختتام پر جس کو جنگ اطالیہ کا ضمیمہ کہنا چاہیے روما اور روما کے تمام مقبوضات ایک فرد واحد کے زیر نگیں ہوگئے اہل روما کی عادت تھی کہ دل خوش کن فقروں اور الفاظ سے وہ اصلیت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے مگر اب حقیقت آشکارا ہوچکی تھی۔ بادشاہ کی حکومت باقی رہے یا نہ رہے مگر ملکیت کے اصول کی فتح یقینی تھی ؎

باب ۴۷

باب چہل و ہفتم

سولا

۸۲ تا ۷۸ قم

(۶۹۸) جمہوریت کے آخری زمانے کی تاریخ نویسوں کا عام رجحان چند ممتاز افراد کے کارناموں کے قلمبند کرنے کی طرف تھا اور جس زمانے میں کہ سولا کو تفوق حاصل ہوا مورخین کا خصوصاً اس طرف رجحان تھا۔ تاریخوں کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شے میں اُسے امتیاز حاصل تھا۔ اس کے مذاق مشاغل اور مزاج میں عجب اختلافات تھے یعنی انتہائی سرگرمی کے ساتھ تن آسانی اور عیاشی کی طرف بھی مائل تھا، انسانی عقائد اور تخیلات کو حقارت سے دیکھتا مگر اوہام پرستی سے بری نہ تھا، بعض امور میں نہایت احتیاط کرتا مگر بعض میں بالکل اخلاق کو بالائے طاق رکھ دیتا، اور گو اس کی طبیعت ظلم پسند تھی مگر بعض وقت رعایت بھی کر جاتا۔ زمانۂ قدیم کی عظیم ترین سلطنت کے قوی ترین شخص کے مزاج میں ایسی متضاد صفات کا جمع ہونا اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ یہ شخص عجیب و غریب تھا اور جس زمانے میں وہ برسرکار تھا وہ زمانہ بھی عجیب تھا۔ حکومت سیاسی کے زوال اور فوجی عنصر کے غالب آجانے اور سپاہیوں اور رعایا کے خلائق میں تفریق پیدا ہوجانے سے ایک مطلق العنان حاکم کا وجود میں آنا نہ صرف ممکن بلکہ ناگزیر ہوگیا تھا مگر جو افعال سولا سے سرزد ہوئے انکو ایک مطلق العنان حاکم سے بھی منسوب کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ بالمختصر سولا کا برسر اقتدار ہونا نہ صرف صورت حالات

باب ۴۷ کی وجہ سے تھا بلکہ یہ حالات بھی سولا کے سبب سے وجود میں آئے تھے۔ اس لیے اس کے اخلاق و عادات کے جو تذکرے پلوٹارک اور دیگر مورخین نے قلمبند کیے ہیں نہایت اہم ہیں کیونکہ انھیں کو ہم اس کے ذاتی خصائل اور سیاسی افعال کا اندازہ کرنے کا ذریعہ قرار دے سکتے ہیں[۱]۔

(۷۹۸) سولا کے متعلق جو رائیں ظاہر کی گئیں ہیں ان میں سے صرف ایک قابل لحاظ ہے متقدمین[۲] میں سے بعض کا بیان ہے کہ تفوق حاصل کرنے کے بعد اس کے اخلاق و عادات میں ایک بیّن تغیر واقع ہوا۔ اس نے ممالک غیر میں روما کے جاہ و جلال کو دوبارہ قائم کر دیا تھا اور سرزمین اطالیہ میں فریق میرین کی غاصبانہ حکومت کا استیصال کر دیا تھا یعنی بالفاظ دیگر اسنے حکومت جمہوری کو زندہ کر دیا۔ یہاں تک تو غنیمت تھا مگر اس کے بعد اس نے ایک ایسی غاصبانہ حکومت قائم کی جس کے مظالم فریق میرین کے مظالم سے کہیں زیادہ سخت تھے۔ اگر فریق مذکور نے متفرق طور پر مظالم کیے تو اس نے قتل اور ضبطیوں کا ایک باضابطہ سلسلہ قائم کر دیا جس سے کوئی مفر نہ تھا اور ان کی حکومت سے روما کو آزاد کرنے کا نتیجہ صرف یہی ہوا کہ اہل روما اس کے ظلم و ستم کے تختۂ مشق بنیں یہ حالات نہایت درد انگیز ہیں۔ مگر ان سے سولا کے عادات میں کسی تغیر کا پتہ نہیں چلتا۔ ابتدا سے انتہا تک عیاشی کا شوق اس سے نہ چھوٹا جوانی میں اسے زیادہ تر تماشا گر مردوں اور عورتوں ناچنے گانے والوں اور مسخروں سے صحبت رہا کرتی تھی ادنیٰ درجے کے اوباشوں کی خرمستی اور

---

[۱] اس باب کے ماخذ حسب ذیل ہیں۔ اپئین یکم ۸۰ ، ۹۵ - ۱۰۶ ایپوی خلاصہ ۸۸ - ۹۰ ویلیس دوم ۲۸ ، ۳۰ - ۳۴ ، ۲۲ - ۳۴ ، ۴۱ - ۴۳ پلوٹارک سولا ۳۰ - ۳۸ - کراسس ۶ پاپیے ۹ - ۱۵ سیزر ۱ - ۳ کیٹو ثانی ۳ سسرو ۳ - ۴ سیلسٹ کیٹی لین ۵ ، ۶ ، ۱۱ ، ۱۶ ، ۴۲ ، ۲۱ - ۲۴ ، ۳۷ ، ۶ ، ۴۳ - ۵۱ ، ۲ - ۳۲ ، جگرتھا ۹۵ ، فلورس دوم ۹ ، ۲۵ - ۸ یوٹروپیس پنجم ۹ - ویرسیس پنجم ۲۰ - ۲۲ ڈائیون کیسیس ۱۰۸ - ۱۱۰ ڈائیوڈورس ۳۸ ، ۱۹ - ۲۰

[۲] پلوٹارک سولا ۳۰ - ڈائیون کیسیس ۱۰۹ ویلیس دوم ۲۵ - ۳ -

باب ۱۲

اس کی رنگ رلیوں میں فرق صرف یہ تھا کہ ان صحبتوں میں کچھ علمی تذکرے بھی ہوا کرتے اور انھیں رنگ رلیوں کے لیے اس نے اپنی زندگی کے آخری کے زمانے میں حکومت اور اس کے جاہ و جلال کو خیر باد کہا۔ عزم اس کا کس حد تک تھا اس کا فیصلہ ذرا دشوار ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جس جوش کے ساتھ وہ گوناگوں عیاشیوں میں مصروف رہتا وہی اس کے افلاس اور ماتحتی کی زنجیروں کے توڑنے کا باعث ہوا جب وطن کا جذبہ بھی اس میں ایک حد تک تھا اور روما کی اس نے خدمت بھی خاصی کی مگر اسے زمانے کی سیاسی حالات کے متعلق اسے کوئی لحاظ نہی نہ تھی۔ میریس سے اس نے فن حرب کے متعلق کارآمد معلومات حاصل کیں اور اسی سے یہ سبق بھی سیکھا کہ فوج اب سلطنت کے ماتحت نہ تھی بلکہ بقدر سپہ سالار کے قبضے میں تھی۔ نظام جمہوری میں مسابقت لازمی ہے مگر یہ مسابقت اب حکام جمہوری کے درمیان نہیں تھی جو فوجی افسر ہوں یا نہوں بلکہ افواج کے سپہ سالاروں کے درمیان تھی جن کے لیے حکام جمہوری میں شامل ہونا ضروری نہ تھا اور یہ امر اس وقت پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا جبکہ ۸۸ء میں ممالک مشرق کی فوج کی کمان سولا سے میریس کو منتقل کر دی گئی۔ سولا اور دوسروں کے درمیان سلسلۂ مسابقت شروع ہو جانے کے بعد اس زمانے کے حالات کے مطابق کوئی چارہ سوا اس کے نہ تھا کہ قطعی فیصلے تک لڑائی جاری رہے۔ ہر قدم پر وہ کچھ نہ کچھ آگے بڑھتا تھا اس لیے جس قدر عروج اسے حاصل ہوتا اتنا ہی اگر وہ اپنے دشمنوں کے قابو میں آجاتا تو ان کے ہاتھوں سے بچنا مشکل ہوتا جاتا۔ انتہا کی قوت حاصل کر لینے کے بعد اپنی ذاتی حفاظت اور دوبارہ عیش پرستی میں مشغول ہونے کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کو بالکل تباہ کردے اس لیے اس نے اپنے دشمنوں کا پورا استیصال کر دیا اور اس کے بعد عیش پرستی میں مشغول ہو گیا سیاسیات میں بغیر انتہائی تغیرات عمل میں لانے کے اسے کوئی چارہ نظر نہیں آیا اس لیے سلطنت کے شیرازے کو اس نے خون سے رنگ دیا اور ایک رجعت پسند حکومت قائم کر کے علیحدہ ہو گیا سیاسی صلاحات میں اس کی ناکامی کا باعث اس کی کاہلی تھی یا عدم واقفیت اس کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے

باب ۱۰

اور یہ امر اہم بھی نہیں ہے کیونکہ دستور سلطنت کی اصلاح جمہوری طرز پر اب بالکل ناممکن ہوگئی تھی اپنی ذاتی حفاظت کا جو اس نے کافی انتظام کر لیا تھا اس سے ظاہر تھا کہ بجائے اوہام کے وہ حقیقت کا دلدادہ تھا اور عدالتوں کی اس نے جو اصلاح کی وہ حقیقی تھی۔ سولا کسی کام کو ادھورا نہ چھوڑتا خواہ وہ فرض منصبی ہو یا عیاشی۔ جو کام اس نے کیا اچھا یا برا اس میں اس نے اپنا پورا زور لگا دیا۔ اس نے اپنے مرقد کا کتبہ بھی خود ہی لکھا تھا جس میں اس نے لکھا ہے کہ کسی نے مجھ سے برائی کی ہو یا بھلائی میں نے اس کو اس کا پورا صلہ دیدیا ہے۔ بہ حیثیت حاکم مطلق انسان یا قانون کی حفاظت سے خارج ہونے کی حالت میں اسے خوب معلوم رہتا تھا کہ اس کا اصلی مقصد کیا ہے اور اس کے حصول میں جو موانع ہوتے انسانی یا دستوری ان کو بے دریغ اپنی راہ سے ہٹا دیا کرتا تھا اس طرز عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے جو افعال اس سے سرزد ہوئے نہایت ہولناک ہیں خصوصاً اس وجہ سے کہ اس نے یہ افعال بالقصد کیئے تھے۔ مگر ہمیں یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ جن حالات میں سولا کی زندگی گزری کوئی شریف النفس آدمی اس سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکتا اور اپنی موت سے مرتا۔ اس کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ وہ سولا تھا نہ کہ سیزر

سولا کے مظالم اور اُن کے نتائج

(۸۹۸) فریق میرین کے گرفتار شدہ سرغنوں اور سامنی قیدیوں کے فوری قتل سے شہریان روما ہیبت زدہ ہو گئے۔ سولا نے ایک مجمع عام میں اعلان کیا کہ میں نفع عام کی غرض سے اصلاحات عمل میں لاؤں گا مگر اسکے ساتھ ہی اپنے دشمنوں سے سخت بدلہ لینے کی دھمکی بھی دی۔ اس کے آگے سرِاطاعت خم کرنا کافی معلوم نہ ہوتا تھا اور یہ سوال پیدا ہو رہا تھا کہ اقتدار کلی حاصل کرنے کے بعد بھی وہ اپنے ہم وطنوں کی جاں بخشی کرے گا یا نہیں۔ قتل کرنے کا سلسلہ جاری تھا اور لوگوں کو یہ خوب معلوم تھا کہ یہ قتل سولا کے ایما سے ہو رہے ہیں۔ آخر کار خود اس کے شرکا میں سے ایک شخص نے اس سے سینٹ میں سوال کیا کہ آخر تمھارے ارادے کیا ہیں اور لوگوں کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ تمھارے دوست ہیں یا دشمن۔ اس تذبذب کو رفع کرنے کے لیئے سولا نے فہرستیں شائع

باب ۱۰

کرنی شروع کردیں جن میں ان اشخاص کے نام مندرج ہوتے تھے جنھیں وہ سزائے موت دینا چاہتا تھا اور ہر روز تختۂ اعلان پر یہ فہرستیں چسپاں کی جانے لگیں۔ ان اشخاص کے گرفتار کرانے یا قتل کرنے کے لیئے انعام بھی مقرر کیئے گئے اور وہ لوگ مستلزم سزا قرار دیئے گئے جو انھیں پناہ یا مدد دیں۔ ان بدنصیبوں کی جائداد بھی قابل ضبطی قرار دی گئی اور ان کے بیٹے اور پوتے سرکاری عہدوں اور ریسنیٹ کی رکنیت سے محروم کیئے گئے۔ گو یہ ظالمانہ طرز عمل ایک خاص اصول پر مبنی تھا مگر حالت امید و بیم جو قائم ہو گئی تھی اس سے دفع نہیں ہوئی کیونکہ اگر کسی شخص کا نام پہلی فہرست میں نہ ہو تو ممکن تھا کہ دوسری میں ہو یا تیسری میں کیونکہ مہینوں تک وقتاً فوقتاً یہ فہرستیں شائع ہوتی رہیں تا کہ کوئی شخص چھوٹ نہ جائے جن لوگوں کا خون سولا کی گردن پر ہے ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں البتہ ویلیریس میکیسی مس کہتا ہے کہ فہرستوں میں ۴۷۰۰ اشخاص کے نام درج تھے۔ سولا کے مظالم کی جو دردناک تصویریں[۵۱] مصنفین نے کھینچی ہیں ان کو مبالغہ آمیز خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے مسلسل تخویف اور مختلف اقسام کی طمع کی وجہ سے اہل روما کی اخلاقی حالت نہایت پست ہو گئی تھی اپنی جان بچانے کی کوشش میں لوگ اپنے قریب ترین عزیزوں اور عزیز ترین دوستوں کو گرفتار کرا دیتے کسی شخص کا نام فہرست میں داخل ہوتے ہی یہ سوال پیدا ہو جاتا تھا کہ اس کے قتل سے کس کو نفع یا نقصان ہو گا۔ مخبروں کے موجود ہونے کی وجہ سے ہر شخص دوسرے سے خائف رہتا۔ پھر حق دوستی ادا کرنا بھی ایک جرم مستلزم سزا تھا جس کی وجہ سے لوگ یہ خیال کرنے لگے تھے کہ جب کسی دوست کے بچنے کی امید نہیں تو پھر اس کی بدقسمتی میں شرکت کی کیا ضرورت۔ اس لیئے بعض لوگ اپنے دوستوں کو گرفتار کرا دینا ہی بہتر خیال کرتے لگے تھے۔ ان امور کے علاوہ جس تمدن کی بنا غلامی پر ہو اس کو غلاموں کی طرف سے بھی خطرہ رہتا ہے۔ بہت سے گھرانوں میں حالات موجودہ کی وجہ سے غلام اپنے مالک کا آقا بن گیا تھا۔ غلاموں

---

[۵۱] ان میں مشہور ترین لیوکن (دوم ۹۶-۲۳۲) جس نے میریس اور سولا کے مظالم کا نہایت وضاحت کے ساتھ تذکرہ لکھا ہے۔

باب ۱۲

کی وفاداری کا بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان کو سزا سے مابعد کا خوف رہتا ہے مگر سولا کے مستحکم تعوق کی وجہ سے یہ خوف بھی جاتا رہا تھا۔ غلاموں کو آزاد کر دینے سے بھی کسی فلاح کی اب امید باقی نہ رہی تھی کیونکہ سولا نے غلاموں کو ضبط کر کے آزاد کرنا شروع کر دیا تھا اور اگر غلام اپنے مالک پر الزام لگاتے کہ اس کی موت کا باعث ہو تو سولا سے زبردست مربی کے ساتھ توسل کی امید قوی ہو جاتی تھی۔ اس پر طرہ یہ تھا کہ غلاموں کو آزاد کرنے پر آمادگی ظاہر کرنا بھی مخدوش تھا کیونکہ اس سے شبہ ہوتا تھا کہ یہ شخص خود اپنے جرم کا معترف ہے۔ اس کے علاوہ اہل گرفتہ اشخاص کی فہرستوں کو زیادہ دلچسپی کے ساتھ دیکھنا یا ان کے دیکھنے سے گریز کرنا دونوں امر خطرناک تھے ؎

انتقام اور زبس

(۸۹۹) سولا کی سفاکی کے ہولناک ہونے کی ایک یہی وجہ نہ تھی کہ فتح حاصل کر کے اس نے اپنے دشمنوں کو جواب کا موقع دیئے بغیر قتل کرا دیا کیونکہ مخالفت کا سدباب کرنے کے لیے اس قسم کی خونریزی کا سلسلہ ایام قدیم سے چلا آیا ہے۔ یونانی خانہ جنگیوں میں بھی اکثر یہی ہوا کرتا تھا اور اس حق سے دست بردار ہو جانا فاتح کے ترحم کا ثبوت خیال کیا جاتا تھا۔ مشرقی ممالک میں بھی ایسے اشخاص کا قتل کر دینا جن کا وجود مضر خیال کیا جاتا کوئی نئی بات نہ تھی، روما میں بھی حال ہی میں میریس نے فتح حاصل کر کے اپنے دشمنوں سے سخت انتقام لیا تھا۔ مقتولین کی جائدادوں کی ضبطی بھی عام دہشت کا باعث نہ تھی کیونکہ اس کی بھی سابقہ نظیریں موجود تھیں۔ گناہگاروں کے ساتھ بے گناہ بھی پس جایا کرتے مگر زمانۂ انقلاب میں جب جذبات میں سخت اشتعال ہو ایسا ہونا ممکن تھا۔ اس کی وجہ در اصل یہ ہے کہ قوم کے بہترین افراد بدترین افراد کے پنجے میں آ گئے۔ معاصرین کو بھی اس کا احساس تھا اور عرصے تک اہل روما اس کو نہ بھولے۔ سولا کے اس مستمر طرز عمل سے جو عرصے تک قائم رہا ہر خبیث اور بدمعاش کو بر موقع مل گیا کہ یہ خوب سمجھ لے کہ اب وقت آ گیا تھا کہ لوگوں سے بدلہ لے گزشتہ جرائم کی معافی حاصل کرے، اور اپنے ہمسایوں کو برباد کر کے دولت و ثروت حاصل کرے۔ ۸۲ ق م میں روما کی اخلاقی حالت نہایت گری ہوئی تھی

باب ۱۲

کیونکہ اہل روما اپنی قومی خوبیوں کو بھول گئے تھے بجائے خدا کے دولت کی پرستش کرنے لگے نقطۂ نظر نہ پہنچا اور خانہ جنگیوں کی وجہ سے آپس میں سخت تفرقہ پڑ گیا تھا۔ ایسے وقت میں ایسے لوگوں کی کمی نہ تھی جو موجودہ مواقع سے نفع اٹھانے پر تیار نہ ہوں۔ قابل قتل اشخاص کی فہرست میں کسی شخص کا نام درج کرا دینا زیادہ دشوار نہ تھا اور پھر موقع پاکر کسی وقت اس کو قتل کر دینا آسان تھا۔ اس پر کچھ دن کے بعد نہ صرف یہ اصلاح ہوئی کہ پہلے قتل عمل میں آتا اور پھر نام فہرست میں درج ہوتا بلکہ جو لوگ ان مظالم کے قبل بھی قتل کیے گئے تھے انکے نام درج فہرست ہونے لگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اہل شہر جیسی کیا ٹی لینا کو بھی سولا کی عنایت سے اسی طور پر معافی ملی جس نے ایام جنگ میں اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ اگر عداوت اور رشک میں طمع کا اضافہ نہ ہوتا تو سیاسی یا خانگی عداوت کی وجہ سے مقتولین کی تعداد اس قدر زیادہ نہ ہوتی اور نہ عامہ قوم کو اتنا شدید اور اتنی مدت تک ضرر پہنچتا سب سے بڑی ترغیب یہ تھی کہ لوگوں کو مقتولین کی جائداد حاصل کرنے یا سستے داموں خرید کرنے کی حرص پیدا ہو گئی تھی جو ساہوکار اپنی خوش قسمتی یا پیش بینی سے سولا کے طرفدار تھے ان کو اب موقع مل گیا کہ جو جائدادیں زبردستی بک رہی تھیں ان کو سستے داموں خرید لیں۔ طبقۂ ایکوائٹ کا رجحان زیادہ تر فریق میریس کی طرف تھا اور اس کے اکثر افراد اس کے انتقام سے تباہ ہو گئے اس لیئے بہت سی جائدادیں فروخت ہونے لگیں گو خریداروں کی تعداد کم تھی جن اشخاص کے پاس روپیہ تھا خواہ وہ ایکوائٹ ہوں یا اراکین سینٹ ان کو موقع تھا کہ قیمتی مکانات اور علاقے[۱] نفع کے ساتھ خرید لیں۔ اکثر لوگوں نے اس موقع سے نفع اٹھایا جن میں لکی نیاس گراسس تھا اس نے اپنے ہم پیشہ ساہوکاروں کا مال و متاع حاصل کر کے بیشمار دولت جمع کر لی اور کروڑپتی ہو گیا۔

[۱] سولا نے اپنے لشکر کو اپنی داد و دہش سے مالامال کر دیا مگر بعضوں نے ان جائدادوں کے لینے سے انکار کر دیا جو زبردستی سے فروخت کی جا رہی تھیں۔ دیکھو سرو ڈی انفیشیو یکم ۴۳ اور ایکونیس صفحہ ۱۸۔

(۹۰۰) ظاہر ہے کہ انتقال جائداد کے اس مذموم طریقے کی وجہ سے ایک ذی اثر جماعت پیدا ہو گئی جس کو سولا کے تفوق کے قیام میں نفع تھا اسکے علاوہ اس سے جرائم میں بھی اضافہ ہوا۔ یہ ضروری نہ تھا کہ کوئی شخص بذات خود کسی دولتمند شہری کے قتل کا باعث ہو کیونکہ اگر اس قتل سے اسے کسی قسم کا نفع ہو تو وہ اس واقعے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا۔ رفتہ رفتہ حرص کے بڑھنے سے جلب منفعت کے نیئے لوگوں کو اس سفاکی میں شریک ہونے کی ترغیب ہونے لگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کراسس نے بروشیم میں ایک شخص کو واجب القتل قرار دیا اور غالباً اس کو قتل بھی کرا دیا صرف اس کی جائداد کے لالچ میں۔ سولا نے اس کی اس حرکت کو ناپسند کیا[۱] اور آیندہ اس پر اعتماد نہ کیا۔ اس کے علاوہ مورخین نے اسی قبیل کے دوسرے واقعات بھی بیان کیئے ہیں۔ ایسے اشخاص جنھوں نے بھولے سے بھی سولا کی مخالفت نہ کی تھی ان کا صرف اس جرم میں قتل کر دیا جاتا کہ دوسرے لوگ ان کی جائداد کے خواہشمند تھے فی نفسہ سخت ہولناک تھا مگر جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے تو فاتح جماعت کے بدترین افراد مال غنیمت کے حصے کے لیئے کوشاں ہوئے اور اخلاقی موانع بالکل دور ہو گئے ضبط شدہ جائدادوں کے نیلام میں سولا بنفس نفیس شریک ہوتا اور سسرو کا بیان ہے کہ وہ ان جائدادوں کو مال غنیمت (پریڈا) کہتا تھا گویا رومنوں کو آپ اپنے ایک ہم وطن (سولا) کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ وہ غلام ہیں۔ اس کی حالت یہ ہو گئی تھی کہ جسے چاہتا قتل کر ڈالتا اور اہل روما کے مال و متاع سے اپنے متوسلین اور ملازمین کو مالا مال کر دیتا اسی زمانے میں عیار اور چالاک آزاد شدہ یونانی غلاموں کو بھی فروغ ہوا۔ کیونکہ مطلق العنان حکام کو ایسے ملازمین کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے خوف اور اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے وفاشعاری پر قائم ہیں۔ مگر شہریوں کے لیئے

---

[۱] حریص اور غدار ویریس کے ساتھ اس نے جو سلوک کیا اس کے لیئے دیکھو سسرو ان ویریس یکم ۳۸۔

باب ۱۲

ان کا وجود خطرے سے خالی نہ تھا اور نکمے ہوتے شہریوں کی آزادی کا بقا دشوار تھا آزاد شدہ غلاموں کا دور دورہ اس کے بعد اکثر شہنشاہی کے زمانے میں بھی رہا، انتظامات سلطنت ان کے سپرد ہونے لگے اور ان کے اختیارات نہایت وسیع ہونے تھے سولا کے زمانے میں بھی اہل روما اور خصوصاً امرامیں وقار قومی باقی تھا اور وہ نہ صرف اہل روما بلکہ اطالیوں کو بھی چالاک اور خوشامدی یونانیوں سے بہتر خیال کرتے تھے۔ اپنی قومی آزادی کے چھن جانے کا ان کے لیے اس سے زیادہ کوئی قوی ثبوت نہ ہوسکتا تھا کہ کری سوگونس[۱] اور سولا کے دوسرے آزاد شدہ غلاموں کو وسیع اقتدارات حاصل ہوگئے تھے۔ ان کے لیے اول تو یہی باعث ننگ تھا کہ وہ سولا کے قتل عام اور ضبطیوں کے خلاف فریاد بلند کرنے کی ہمت نہ کرسکتے تھے اس پر طرہ یہ ہوا کہ اب وہ آزاد شدہ غلاموں کی خوشامد کرنے پر مجبور تھے۔ اس لیئے باعث تعجب نہیں ہے کہ سولا کے مظالم کی روایات کثیر سے روما کے ادبیات کے صفحات پر ہیں۔

سولا کے مظالم

(۹۰۱) سولا کے مظالم کے تفصیلی حالات کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ اہل روما اس وقت کن مصائب میں مبتلا تھے۔ سولا کے پنجۂ ستم میں جو لوگ گرفتار ہوئے ان میں پریٹر ایم پیرس گریٹی ڈیانس بھی تھا جس نے دو تین سال قبل سکوں کی اصلاح کرکے ہر دلعزیزی حاصل کی تھی یہ شخص تبنیت کے ذریعے سے خاندان میریس کا رکن ہوگیا تھا۔ سولا پوری طور پر بدلہ لیا کرتا تھا اس لیئے کیٹیلس کے قتل کا بدلہ اس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ میریس نے کیٹلس کو چونکہ ممبری میں اس کا شریک تھا خودکشی پر مجبور کیا تھا اس لیئے خاندان میریس کے اس رکن کو گرفتار کرکے اس کو لوٹا لی کی قبر کے قریب ہر ایک عضو کو علحدہ علحدہ کٹوا کر قتل کرایا بیان کیا جاتا ہے کہ سولا کے بے درد متوسل کیٹی لین نے اپنے ہاتھ سے یہ کام کیا تھا اور مقتول

---

[۱] پلوٹارک ۲، ۳۲ پر بولڈن کا حاشیہ دیکھو۔ آخری تفصیل میں رنگ آمیزی ہو مگر بقیہ قصے میں شک کرنے کی گنجائش نہیں۔

باب ۱۲

کا سر سولا کے پاس لایا جب کہ وہ فورم میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بعد اپنے خون آلود ہاتھ متبرک پانی کے طشت میں دھو لیے جو قریب ہی رکھا ہوا تھا۔ سولا کے مکان میں بھی سخت ایذا کے ساتھ لوگ قتل کئے جاتے تھے اور مشاہیر کے سر جو وہاں رکھے ہوئے تھے لوگوں کو دکھائے جاتے تھے۔ نوجوان کیٹو جب اپنے اتالیق کے ساتھ سولا سے ملنے گیا تو اس پر ہیبت منظر سے اس قدر غصہ آیا کہ اس نے اس سفاک کو قتل کرنے کے لیے تلوار طلب کی۔ سولا نے مردوں تک کو قبر میں آرام سے نہ سونے دیا۔ میریس کی ہڈیاں قبر میں سے نکال کر اینو ندی میں پھینک دیں اور جنگ سمبری تیں اس کی فتوحات کی یادگاریں بھی ضائع کرا دی گئیں۔ ان سفاکیوں کے بعد روسٹرا پر مقتولین کے سروں کا آویزاں ہونا یا ندی میں لاشوں کا بہنا کوئی عجیب بات نہ تھی یہ بھی واضح رہے کہ یہ مظالم روما کی چاردیواری تک محدود نہ تھے بلکہ تمام ملک اطالیہ اسی مصیبت میں مبتلا تھا۔ شہر سے جو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے ان کی تلاش میں سولا کے شکاری گئے معروف تھے۔ مفصلات کے شہروں میں بھی جور و ستم کا یہی بازار گرم تھا جہاں کہ فریق میرین کے افراد موجود تھے یا سولا کے بازمتوسلین کسی کی جائداد کے خواہشمند تھے۔ پوری بستیوں کی سزا کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔ صوبجات اور حلیف سلطنتوں اور جمہوریات میں بھی قابل قتل اشخاص کو پناہ نہ مل سکتی تھی کیونکہ روما کے حاکم مطلق یعنی سولا سے ہر شخص خائف تھا۔

سولا کا اقتدار دستوری

(۹۰۲) سولا کے مظالم کا ذکر کرنے میں ہم نے اس اقتدار دستوری کو چھوڑ دیا ہے جس کی رو سے اس نے یہ سب کیا۔ ابتدائً جب کہ فریق میرین کی فوجیں سپری نیسٹی اور پارہا میں موجود تھیں اس کے تمام افعال بہ حیثیت فاتح تھے اور اسی بنا پر اس نے قتل عام بھی کرایا مگر ان قلعوں کے فتح ہو جانے کے بعد جب کہ اطالیہ میں اس کی علانیہ مخالفت کا خاتمہ ہو گیا تو سولا کو روما من ہونے کی وجہ

سلہ وطیریس میکسیمس سوم ۱، ۲۔

باب ۵

اپنے اقتدار کو باضابطہ کرنے کا خیال آیا۔ پرو کانسلی اقتدارات جو اس کو ۸۷ ق م میں عازم دیار مشرق ہونے کے وقت ملے تھے ان سے وہ اب تک دست کش نہیں ہوا تھا۔ قانون کی رو سے روما میں داخل ہوتے ہی اس کا اقتدار امپیریم ختم ہو گیا اور اسے کوئی حق نہ تھا کہ فوج اپنے ہمرکاب رکھے سوا جلوس فاتحانہ میں شرکت کے لیئے اور اس کے لیئے بھی خاص اجازت کی ضرورت تھی۔ اپنے اقتدار کو باضابطہ کرنے کیلیئے اس نے سینٹ سے ایک حکم جاری کرایا جس کی رو سے ان تمام افعال کی توثیق ہو گئی جو اس نے بطور کانسل یا پرو کانسل کیئے تھے۔ حاکم مطلق ہونے کی وجہ سے اس کے تمام مطالبات پورے کیئے جاتے تھے۔ یہ امر واضح نہیں ہے کہ یہ امور ایک قانون میں شامل تھے جو مجلس عامہ سے نافذ ہوا مگر کچھ دن کے بعد ایک قانون نافذ کیا گیا جس کی رو سے آیندہ کے لیئے اس کو پورے اقتدارات دیئے گئے اور جس کا اثر اس کے افعال ماقبل پر بھی تھا۔ ہمارے ماخذ میں صاف صاف یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ یہ کارروائی کس طریقے پر ہوئی۔ اس کا ایک مجسمہ بھی بنانا قرار پایا جس پر پورا سونے کا ملمع تھا۔ اسی زمانے میں اس نے "اقبال مند" کا لقب اختیار کیا اور یونانی میں اپنے کو "افرو ڈیٹی (خوش نصیبی کی دیوی) کا پیارا" کہنے لگا اسی زمانے میں اس کی بیوی میٹیلا کے دو توام بچے پیدا ہوئے جن میں ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی ان کا نام بھی اس نے خوش نصیب (فاسٹس اور فاسٹا) رکھا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس قدر خوش قسمت تھا کیونکہ اس کو اہل روما کی اوہام پرستی کا پورا احساس تھا۔

سولا کی اقبالمندی

(۹۰۳) سولا کے خوش قسمت ہونے میں شک نہیں اطالیہ کے باہر بھی اسے کسی قسم کا خدشہ نہ تھا۔ ممالک مشرق میں جہاں وہ جملہ مشکلات پر غالب آ چکا تھا اس کی حالیہ کامیابیوں کی وجہ سے فی الجملہ سکون تھا۔ مغرب میں البتہ سرٹوریس اس کا مخالف تھا اور فوجی معاملات میں مہارت رکھنے کی وجہ سے خطرانگیز بھی تھا۔ سولا نے پریٹر اینیئس کو اسے ہسپانیہ سے خارج کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ اینیئس نے اپنے فریضے کو بہت جلد انجام دیا اور سرٹوریس کے قدم ہسپانیہ سے اکھڑ گئے سارڈینیا کو بھی فریق میرین سے ایل مارکیس فلپس

باب ۱۲

نے چھین لیا جس نے ڈُروسس کی مخالفت کی تھی یہ شخص ابتداً آزاد خیال تھا بلکہ اشتراکیت کی طرف رجحان رکھتا تھا مگر اس دور رجعت میں سولا کا نائب ہو گیا تھا۔ سارڈینیا غلے کا معدن ہونے کی وجہ سے روما کے حکام کے لیے بہت اہم تھا۔ مگر اس سے بھی زیادہ اہم صوبجات سسلی و افریقہ تھے سسلی کا صوبہ دار ایم پرپرنا فریق میرین سے تعلق رکھتا تھا۔ افریقہ میں کوئی باضابطہ صوبہ دار نہ تھا۔ کنا نے سی فیلیس ہنیٹر ریانس کو صوبہ دار مقرر کیا تھا مگر اس شخص سے اُن اہل روما سے جو یوتیکا میں آباد تھے اس قدر نفرت ہو گئی تھی کہ اُنھوں نے عوام کو اس کے خلاف برانگیختہ کر کے اس کو ایوان صوبہ داری میں محصور کر لیا اور اس کے بعد اس کے مکان کو آگ لگا دی جس میں وہ خود بھی جل گیا۔ مگر اہل روما مقیم افریقہ زیادہ تر رومن ساہوکار یا ان کے گماشتے تھے اور اسی وجہ سے وہ لوگ فریق میرین کے طرفدار تھے۔ فریق میرین کو جب اطالیہ میں ہزیمت ہوئی تو کاربو وہاں پہنچ گیا مگر کچھ دن کے بعد وہ ایک بیڑہ جمع کرتے سسلی چلا گیا۔ افریقہ میں اس وقت نیئس ڈومیٹیس آہے نوبلبس برسر حکومت تھا۔ یہ شخص بھی فریق میرین سے تھا اور سولا کے خوف سے بھاگ آیا تھا اس نے ہیارباس شاہ نیومیڈیا کو اپنی امداد پر آمادہ کر لیا۔ خانہ جنگی کی ان آخری چنگاریوں کو بجھانے اور غلے کی فراہمی میں جو رکاوٹیں تھیں ان کو دور کرنے کے لیے کیونکہ اس وقت غلے کی اطالیہ میں سخت احتیاج تھی سولا نے نوجوان پامپے کو مقرر کیا جس کی عمر اس وقت صرف ۲۴ سال کی تھی اور نہ کسی خدمت پر فائز نہ تھا۔ فرماں بردار سینیٹ کو اس کے تقرر کا حکم دیا گیا اور اس کے بعد اس کو باضابطہ اقتدارات (امپیریم) عطا ہوئے مگر قبل اس کے کہ نوجوان سپہ سالار جنوبی مہم پر روانہ ہو اس کو اپنے آقا کے احکام کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دیکر دوسری شادی کرنی پڑی۔ اس کی بیوی اینٹسٹیا پر کسی قسم کا الزام نہ تھا اور حال ہی میں اس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ فریق میرین نے روما کا تخلیہ کرنے سے قبل متعدد اراکین سینٹ کو قتل کر دیا تھا جو سولا کے طرفدار خیال کیے جاتے تھے انھیں میں اس خاتون کا باپ پی اینٹسٹیس تھا جس نے اپنے داماد کی وجہ سے جان کھوئی مگر سولا کو بیٹی کی دل آزاری کا کوئی

باب

خیال نہ تھا اور پاپیے نے بھی محبت شوہری کو ترقی مدارج کے مقابلے میں بالائے
طاق رکھدیا۔ غریب خاتون کو طلاق دے دی گئی جس سے اس کی ماں کو اس
درجہ رنج و قلق ہوا کہ اس نے خودکشی کر لی۔ اس کے بعد پاپیے نے اس خاتون سے
نکاح کر لیا جو سولا نے اس کے لیے تجویز کی تھی۔ اس کا نام ایمیلیا تھا اور سولا
کی بیوی میٹیلا کی بیٹی اس کے پہلے شوہر ایمیلیس اسکارس سے تھی۔ اس طرح
سے سولا اور پاپیے میں ایک خاندانی تعلق قائم ہو گیا جس سے سولا کی غرض
یہ بھی کہ پاپیے اس نوجوان کو اپنا وابستہ بنائے جو آئندہ چل کر اس کے اغراض
کے حصول میں معاون ہو۔ اس میں ایک غرض تو غالباً یہ ہوگی کہ اپنی خدمات سے
سبکدوش ہونے کے بعد اس کو عافیت ملے اور غالباً اس نے پاپیے کے خصائل
کا بھی اندازہ کر لیا ہوگا جس میں بجائے اولوالعزمی کے خودپسندی اور اعزاز کی
حرص زیادہ تھی اور اسی کی وجہ سے آخر میں اسے جا کر ناکامی ہوئی۔ ایمیلیا
ایم ایلیس گلابریو سے بیاہی ہوئی تھی اور حاملہ بھی تھی مگر ان جزدی امور
کی سولا کو کب پروا تھی ایمیلیا کو طلاق دلا کر پاپیے سے بیاہ دیا گیا مگر وضع حمل
کے بعد اسی کے مکان میں مر گئی۔

تعلقات زوجیت میں سولا کی مداخلت

(۹۰۴) مناکحت کے مقدس تعلق کو سولا نے اس بیدردی سے
درہم برہم کرنا شروع کر دیا تھا کہ پلوٹارک متنفر ہو کر لکھتا ہے کہ اس کی یہ حرکت
ایک ظالم بادشاہ کے دربار کے زیادہ مناسب تھی۔ خاندانی مصالح کے مقابلے
میں دیگر امور بالکل ہیچ تھے۔ اس قسم کی شادیوں سے جن میں سیاسی مصالح مضمر ہوں
یونان کے مطلق العنان حکام ناواقف نہ تھے مگر سکندر اعظم کے جانشینوں کی
سلطنتوں میں ان کا عام رواج تھا۔ سولا نے جس بیدردی سے زن و شوہر کو جدا
کر کے جدید تعلقات قائم کرائے ان کی نظیریں انطاکیہ اور سراکیوز میں بآسانی
ملیں گی اور غالباً پلوٹارک کو بھی اسی کا خیال تھا مگر روما کے خاندانوں کے اکابر بھی
اپنے بچوں کی شادیاں اپنے منافع کو ملحوظ رکھ کر کرتے تھے۔ اکابر خاندان کے
اختیارات کو سولا بھی اپنے زعم میں کام میں لایا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ
روما میں اس کا طوطی بول رہا تھا۔ لیکن ایک دوسرا نوجوان بھی تھا جو پاپیے

باب ششم

کی طرح فرمانبردار ثابت نہیں ہوا۔ یہ شخص جولیس سیزر طبقۂ امراء سے تھا اور اس کی عمر ابھی ۲۰۔۲۱ سال کی تھی مگر فریق میرین کے سرغنوں کے ساتھ اس کے خاندانی تعلقات تھے۔ اس کی بیوی کارنیلیا کنا کی بیٹی تھی اور اس کی پھوپی جولیا میرس اعظم کی بیوی تھی اور اس طرح میرس ثانی اس کا اس رشتے سے بھائی تھا۔ چودہ سال کی عمر میں میرس اور کنا نے اس کو مشتری کا پجاری مقرر کرا دیا تھا۔ سولا نے اس کو حکم دیا کہ کارنیلیا کو طلاق دے دے۔ سیزر نے انکار کر دیا اس لئے سولا نے کارنیلیا کا جہیز ضبط کر لیا۔ فریق میرین کے تمام افعال مسترد کر دیئے گئے تھے اس لئے سیزر کی مذہبی خدمت بھی جاتی رہی۔ محل تعجب یہی ہے کہ اس کی جان بچ گئی اس کے ذی اثر حامیوں کو اس کو سولا کی آتش غیظ سے بچانے میں دقت ہوئی انھوں نے سولا سے عرض کیا کہ سیزر ایک بے پردا اور عیش پسند نوجوان ہے جس سے کسی کو خطرے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ سولا بڑا باریک بین تھا۔ اس نے سیزر کی جان بخشی تو کی مگر جن امراء نے اس کی سفارش کی تھی اُن سے اس نے کہہ دیا کہ ان کا یہ ترحم سخت بیجا ہے کیونکہ سیزر کی کھال میں کئی میرس پنہاں ہیں۔ اس کے بعد سیزر نے موقع پا کر روما کو خیر باد کہا۔

سولا روما کا مطلق العنان حاکم (ڈکٹیٹر) ہوتا ہے

(۹۰۵) سیزر کا یہ واقعہ غالباً ۸۲ق م کے اواخر یا ۸۱ق م کے اوائل کا ہے کیونکہ یہ سولا کے ڈکٹیٹر ہونے کے بعد کا ہے جس کا اب ہم ذکر کرینگے۔ سولا خود مختار فوجی حکومت کو ناپسند کرتا تھا کیونکہ اولاً تو اس میں محنت کی زیادہ ضرورت تھی اور پھر اس میں ایک نقص تھا جو اس قسم کی جملہ حکومتوں میں ہوتا ہے یعنی اس حکومت کا قائم کر لینا تو آسان تھا مگر اس کا سبکدوش ہونا دشوار تھا۔ سولا دستور کو اپنے بنائے ہوئے خاکے پر قائم کرنا چاہتا تھا تاکہ تمام اقتدارات قدامت پسندوں کے ہاتھوں میں آجائیں اور اس کے بعد حکومت کی پریشانیوں سے عہدہ برآ ہو کر آرام لے۔ اس لئے ایسے دستوری ذرائع کی ضرورت تھی جن کی رو سے وہ جب تک ضرورت ہو حاکم مطلق العنان کے اقتدارات رکھے مگر جو نظام انتخاب کے ذریعے سے عطا کئے گئے ہوں۔ لیکن اس اثناء میں یہ بھی ضروری تھا کہ نظام قدیم کا احیا ہو

باب ۴

تا کہ حکومت کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کرنے میں اسے آسانی ہو۔ اس غرض سے اس نے جو تدبیر اختیار کی وہ قدامت پسندی اور انقلاب، ضابطہ اور بے ضابطگی کی ایک عجیب معجون مرکب تھی۔ صورت حال اب یہ تھی کہ انتظام مملکت کے انصرام کے لیئے کوئی کانسل نہ تھے کیونکہ میریس مرچکا تھا اور کاربو اگر زندہ بھی ہو تو قانون کی حفاظت سے خارج ہونے کی وجہ سے اسے اپنی جان بچ کے لالے پڑے تھے۔ اس لیئے سولا کے احکام کے بموجب سینٹ نے اپنے صدر (پرنسپس)[1] ڈلیریس فلاکس کو درمیانی بادشاہ (انٹرریکس) مقرر کیا۔ ایپین کا بیان ہے کہ اب امید ہو چلی تھی کہ کانسلوں کا انتخاب عمل میں آئے گا مگر سولا نے جو کچھ دنوں کے لیئے روما سے باہر چلا گیا تھا فلاکس کو بذریعہ خط اپنی رائے یا حکم سے مطلع کیا جو یہ تھا کہ ایک ڈکٹیٹر کا تقرر نہ صرف چھ مہینے کی معمولی مدت کے لیئے کیا جائے بلکہ ایسی مدت کے لیئے جس میں وہ ابتریوں کو رفع کر سکے اور سلطنت کے تلاطم زدہ جہاز کو صحیح و سالم بندرگاہ تک پہنچا دے۔ ہر شخص سمجھ سکتا تھا کہ یہ وسیع اقتدارات کس شخص کو دیئے جانے والے تھے مگر سولا نے کسی کو قیاس کا موقع نہ دیا بلکہ خود ہی لکھدیا کہ میری گزشتہ خدمات کے صلے میں مناسب ہوگا کہ میں ہی حسب سابق ان اقتدارات کو عمل میں لاؤں۔ اس کے فرمان واجب الاذعان کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ فلاکس نے اس تجویز کو مجلس عامہ میں ایک مسودۂ قانون کی شکل میں پیش کیا جس کی رو سے سولا کو وہ اقتدارات مع خطاب ڈکٹیٹر عطا کیئے گئے جن کا اس نے مطالبہ کیا تھا۔ یہ تجویز قانون ویلیریا کے نام سے نافذ ہوگئی اور سولا کے تقرر کا ایک شگون نیک[2] بھی ظاہر ہوا جس سے اوہام پرستوں کو یقین ہوا کہ دیوتاؤں نے بھی اس کو پسند کیا۔

---

[1] میرا خیال ہے کہ سولا کا نام مسودے میں موجود تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ صرف ڈکٹیٹر کا ذکر ہوا اور سولا کا نام فلاکس نے بعد میں پیش کیا ہو مگر یہ اغلب نہیں دیکھو سسرو ڈی لیگی آگراریا سوم ۵ ڈی لیگی لبس یکم ۲۰۔ ۴۲ ایپین یکم ۹۹ پلوٹارک سولا ۳۳۔

[2] پلینی تاریخ دوم ۱۴۴۔

باب ۴

سسرو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کی رو سے سولا کے ہر فعل کی توثیق ہوگئی اور وہ قانوناً بطور حاکم مطلق کے ایک ذات مافوق القانون ہوگیا جس کے انتخاب میں جمہوری انتخاب کا عنصر بھی بظاہر موجود تھا۔ چونکہ قوم رومن نے اس کو نفاذ قوانین اور جمہوریہ کے انتظامات کی اصلاح کے لیے ڈکٹیٹر مقرر کیا تھا اس لیئے وہ اس خدمت سے انکار نہیں کرسکتا تھا۔ یہ احتمال بھی نہایت غالب ہے کہ اس قانون کا اثر واقعات ماقبل پر بھی تھا۔ جس کے ذریعے سے اس کے گزشتہ افعال کی توثیق کی گئی اور وہ افعال مذکور کے متعلق جملہ ذمہ داریوں سے سبکدوش کردیا گیا مگر اس امر کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا کہ اس قانون کے خاص دفعات میں قتل، ضبطی، قیام نوآبادی، اور متوسل ریاستوں کی جانشینی کے مسائل اور مختلف اقوام کی سیاسی حیثیت کے تصفیے کے اقتدارات کس حد تک شامل تھے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس قانون ویلیرین کے نفاذ کے بعد سولا کو ان جملہ اقتدارات کو عمل میں لانے میں کوئی زبردست رکاوٹ نہ تھی۔ اور اس کے نفاذ سے سولا کے افعال پر پردہ پڑگیا۔

سسرو اس قانون کو فضیحت انگیز قرار دیتا ہے کیونکہ اس کی رو سے ایک آزاد سلطنت کے وضع قوانین کے ہر ایک صحیح اصول کی خلاف ورزی ہوئی مگر اس کے ساتھ ہی وہ تسلیم کرتا ہے کہ فلاکس بالکل مجبور تھا اور یہ قانون اس نے بہ طیب خاطر پیش نہیں کیا بلکہ حالت زمانہ کی وجہ سے۔

(۹۰۶) یہ امر بالکل واضح ہے کہ سولا کی موجودہ سیاسی حیثیت جمہوریہ روما کے ابتدائی زمانے کے ڈکٹیٹروں سے بالکل مختلف تھی جن کا صرف چھ ماہ کے لیئے انتخاب ہوتا تھا۔ اس مقررہ مدت میں جمہوریت کا اصول اشتراک کار معطل ہوجایا کرتا تھا اور فوری ضرورت کے رفع کرنے کے لیے چند روزہ بادشاہت قائم ہوجاتی۔ اس کے علاوہ زمانہ قدیم میں یہ خدمت انتخابی بھی نہ تھی بلکہ کوئی کانسل ڈکٹیٹر کو نامزد کرتا یعنی اس نامزدگی کے قبل کانسل کا وجود ضروری تھا۔ مگر سولا کے تقرر میں خواہ کسی طریقے پر عمل کیا گیا ہو پھر بھی یہ تقرر انتخاب سے عمل میں آیا تھا گو انتخاب کنندگان نے بہ طیب خاطر اس کو منتخب نہ کیا ہو۔ ۱۲ ق م سے جمہوریت کا

باب ۷

انتخاب اور پھر مجلس عامہ کا مینوکیئس کو اس کا شریک کر دینا ان دونوں واقعات سے عامہ قوم کے خیال میں اس خدمت کا کوئی فائدہ نہ رہا تھا۔ اسی لیئے جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے سینٹ نے یہ تدبیر کی جنگ قرطاجنہ ثانی کے بعد کوئی شخص ڈکٹیٹر مقرر نہیں ہوا۔ ڈکٹیٹر جس کا انتخاب جمہوریت کے اصول پر ہوا اس میں اور حاکم مطلق العنان میں زیادہ فرق نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ جو ڈکٹیٹر کسی خاص غرض کے لیئے مقرر ہوتے تھے ان پر آبائی رسم و رواج کے اخلاقی دباؤ سے لازمی تھا کہ اس خاص مقصد کے پورے ہوتے ہی خدمت مذکورسے سبکدوش ہو جائیں اور اس طرح ممکن تھا کہ ان کی حکومت کی مدت صرف چند روز یا چند گھنٹے ہو۔ مگر جس غرض سے سولا کا تقرر ہوا تھا اس کے حصول کے لیئے مدت مدید کی ضرورت تھی اور اس کی حکومت اگر ۴۵۱ ق م کی "حکومت عاشرہ"[1] کے موافق نہ تھی تو مماثل ضرور تھی۔ لیکن ۴۵۱ کے ان دس کمشنروں کی مدت حکومت صرف یک سالہ تھی اور ۴۵۰ میں یہ لوگ برسر خدمت نہ تھے۔ اس کے علاوہ "حکومت عاشرہ" بھی اپنی مطلق العنانی کی وجہ سے قابل اطمینان نہ پائی گئی تھی۔ اس کے سدباب کے لیئے قوانین نافذ ہوئے جن کی رو سے ایسے حکام کا انتخاب آئندہ کے لیئے ممنوع قرار دیا گیا جن کے احکام کا مرافعہ نہ ہو سکے۔ برخلاف اس کے ایک سولا ہی ایسا حاکم تھا جس کا تقرر غیر معین مدت کے لیئے ہوا تھا جو صرف اس کی موت یا مرضی سے ختم ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے معاصرین کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کی عین خواہش یہ ہے کہ امور مملکت سے دستکش ہو کر عیش و عشرت کی طرف متوجہ ہو۔ اس لیئے "بادشاہ درمیانی" کے وجود اور مجلس عامہ کی رائے کی وجہ سے حالات موجودہ بالکل اس کارروائی کے مشابہ تھے جو زمانہ قدیم میں بادشاہ کے انتخاب کے لیئے ہوا کرتی تھی جس کے تین خاص اصول اس وقت بھی موجود تھے یعنی ایک فرد واحد کی نامزدگی، تقرر تاحین حیات اور قبولیت عامہ گو جزدی معاملات میں کچھ فرق ضرور ہے۔ اس امر کا ہمیں علم کہ آیا باضابطہ طور پر سولا کے احکام اور فیصلے ناقابل مرافعہ قرار دیئے گئے یا نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ جو اقتدارات اسے

---

[1] مامسین اسٹاٹس ریخت دوم ۲۰۲-۷۰۴ میں ان دونوں کا ذکر دیکھو۔

باب ۱۲

عطا ہوئے ان کا عملی نتیجہ یہی تھا۔ اس لیے اس کے معاصرین کا اس کے اقتدارات کو "شاہانہ" لکھنا کوئی مبالغہ نہیں ہے جیسا کہ شبہ ہوسکتا ہے۔

سولا کی رجعی تجاویز

(۹۰۷) سولا نے خدمت ڈکٹیٹری کی مناسبت سے ایک سپہ سالار[1] کا بھی تقرر کیا۔ مگر اس کے اقتدارات کا غیر معمولی ہونا کسی طرح چھپ نہ سکتا تھا اور نہ وہ خود ان کو چھپانے کے لیے کوشاں تھا۔ اس کے ۲۴ نقیب تھے مگر شہر روما اور بیرون جات ہر جگہ ان کی پوری جماعت اس کے ہمرکاب رہتی۔ اپنی ذاتی حفاظت کے لیے اس نے دوسری تدابیر بھی کی تھیں غالباً ذاتی فوج (باڈی گارڈ) بھی اس نے رکھ لی تھی فلاکس نے جو کارروائی بحیثیت شاہ درباری کی تھی وہ بے ضابطہ تھی مگر اس کی سولا کو مطلق پروا نہ تھی اب اس نے نظام سلطنت کے سب شعبوں کی از سر نو ترتیب شروع کی۔ اس کا طرز عمل دراصل انقلابی تھا مگر بظاہر زیادہ تر رجعت پسندی پر مبنی تھا۔ اس کا مقصد یہ سمجھ ... کہ جمہوریہ کی حالت کو بعینہ ویسی ہی کردے جو گراکی کی تحریک آغاز کے قبل فی الواقع یا اس کے خیال میں تھی مگر اس کا مطلب یہ تھا کہ گزشتہ نصف صدی کی تاریخ کو بالکل بھلا دیا جائے۔ لیکن یہ کوشش دراصل احمقانہ تھی کیونکہ عام رجحان کے سیلاب کو روکنا ناممکن ہے۔ سولا کی آنکھوں پر بھی وہی پردہ پڑا ہوا تھا جو بالعموم رجعت پسندی کے سرغنوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے سیاسیات عالیہ کے مسائل زیر تصفیہ سے قربت کی وجہ سے وہ موجودہ قوتوں کی شدت کے اندازے سے قاصر رہتے ہیں اور اپنے خیال خام میں سمجھ لیتے ہیں کہ مد و جزر دونوں کا زور برابر ہوتا ہے۔ سولا کو غالباً معلوم ہوگا کہ اس کی سیاسی اصلاحات کی بقا چند روزہ ہوگی مگر اغلب یہ ہے کہ اس نے ان امور کی اہمیت کا کافی اندازہ نہیں کیا جن کی اصلاح کا اس نے تہیہ کیا تھا اور اس کے لیے وہ قابل معافی ہے۔ اس کے اصلاحات

---

[1] دیکھو جلد اول فقرہ ۲۸۹ عہد شاہی میں بادشاہ کے دو نائب ہوا کرتے تھے ایک محافظ شہر (Praefectus urbi) اور دوسرا سپہ سالار (Magister Equitum) حکومت شاہی کے زوال کے بعد یہ خدمت بھی ختم ہوگئی البتہ جب کوئی ڈکٹیٹر مقرر ہوتا تو وہ اپنے کسی نائب کو سپہ سالار مقرر کرتا۔ سولا نے بھی اسی قدیم رسم کی پابندی کی۔ مترجم۔

باب ۴۴

میں سے صرف وہ باقی رہیں جن میں اس نے حالات موجودہ کا لحاظ رکھکر اصلاح کی تھی۔ باقی سب جمہوریت کے سیلاب میں جو حکومت شاہی کے قیام کا پیام لا رہا تھا غرقاب ہو گئیں ؎

خدمت ٹریبیونی کی تضعیف

(۹۰۸) خدمت ڈکٹیٹری پر غالباً سولا ۸۲ ق م کے اواخر میں فائز ہوا۔ اور اس کی فتوحات کا جشن ۲۷ جنوری ۸۱ ق م کو منایا گیا ۸۱ ق م کے آخری اور ۸۰ ق م کے ابتدائی مہینے سخت محنت و مشقت میں صرف ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ تجاویز جن کا لیوی (خلاصہ) اور اپیین نے اس جشن کے قبل عمل میں آنا بیان کیا ہے ان کا نفاذ اسی عرصے میں ہوا تو کم سے کم یہ تجاویز اس کی ڈکٹیٹری کے ابتدائی زمانے میں عمل میں آئی ہونگی کیونکہ ان کا تعلق اس کی حکمتِ عملی کے اصل اصول سے تھا جن کو وہ زیادہ عرصے تک ملتوی رکھ سکتا تھا۔ ان تجاویز میں سے اکثر کا نفاذ قوانین کی شکل میں ہوا جن کے مسودات تیار کرنے ہی میں بہت وقت لگا ہوگا سینٹ میں ہمیشہ ایسے اشخاص موجود رہتے تھے جنھیں مجلس مذکور کے احکام اور دیگر کاغذات کے مسودات قانونی زبان میں تیار کرنے میں خاص ملکہ تھا سولا جن خاص اصول کو منضبط کرانا چاہتا تھا ان کی ترتیب قانونی میں وہ اشخاص مذکور کی خدمات سے ضرور مستفید ہوا ہوگا۔ جن امور کی طرف وہ سب سے پہلے متوجہ ہوا اُن میں خدمت ٹریبیونی کے اقتدارات کی ترمیم تھی۔ یہ خدمت ابتداءً طبقۂ پلیبین کے حقوق کی حفاظت کے لیئے وجود میں آئی تھی اور رفتہ رفتہ اسی کے ذریعے سے اس طبقے کو پیٹریشیوں کے مساوی حقوق حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی تھی مگر مرور ایام کی وجہ سے یہ خدمت پلیبین امرا کے قبضے میں آگئی تھی اور پھر سینٹ کے۔ گراکی اور ان کے جانشینوں کے ہاتھوں میں اس خدمت کو پھر عروج نصیب ہوا اور انھوں نے اس کو اپنی انقلابی اصلاحات کا ذریعہ بنایا۔ سولا کا مقصد یہ تھا کہ اس خدمت کو ضعیف کر دیا جائے یا اتنا ہی ہو کہ اسکی اہمیت گھٹا کر اس کی وہی حالت کر دی جائے جو ابتدائی زمانے میں تھی ۸۸ ق م کے سرسری قوانین میں اس نے جو قیود ٹریبیونوں کے اقتدارات پر لگا دیے تھے ان کو فریق سِنّن نے منسوخ کر دیا تھا اب اس نے قصد کیا کہ اسکا پوری طور پر تصفیہ کر دے۔ اس نے ایک قانون نافذ کیا[1]

[1] دیکھو سسرو ڈی لیگی بس سوم ۱۹ - ۲۶، ان وریس یکم ۳۸ دوم وریس یکم ۱۵۵ فلیپک دوم ۵۳

جس کو رو سے کوئی ٹری بیون اس امر کا مجاز نہ رہا کہ بغیر سینٹ کی صریحی منظوری کے کوئی تحریک مجلس عامہ میں پیش کرے۔ اس کے علاوہ سولا نے ٹری بیونوں سے کم از کم بغیر منظوری سینٹ کسی شخص کو گرفتار کر کے عامۂ قوم کے سامنے مجرمانہ حیثیت سے پیش کرنے کا بھی اختیار لے لیا۔ اس طور پر خدمت ٹری بیونی کی عظمت جاتی رہی اور وضع قوانین اور سماعت مقدمات میں یہ عہدہ دار مجلس عامہ کی اب رہبری نہ کر سکتے تھے۔ دخل دہانی (انٹرکیسیو) کا اختیار جو ٹری بیونوں کو حاصل تھا اس نے صریحی طور پر سلب نہیں کیا مگر اس کے قبل ہی سے متعدد امور قانوناً یا رسماً ایسے تھے جن میں دخل دہانی کا ان کو اختیار نہ تھا سولا نے ان امور میں اور بھی اضافہ کیا اور انکو ممنوع قرار دیکر انکی خلاف ورزی کے لئے سزائیں بھی قانوناً مقرر کر دیں۔ دخل دہانی سے مقصود ابتداءً صرف امداد (اکیسلیم) سے تھا جسکے ذریعے سے طبقہ پلیبین کے افراد ان اقتدار (امپیریم) سے محفوظ رکھے جاتے تھے جو حکام عمل میں لاتے تھے اور یہ حکام زمانۂ ابتدائی میں طبقہ پیٹریشین سے تھے سولا کے قوانین کی رو سے ٹری بیونوں کا صرف یہی امتناعی اقتدار باقی رہ گیا۔ زمانہ انقلاب میں صرف انھیں صریحی یا امتناعی اقتدارات کی وجہ سے یہ خدمت مرغوب عام نہ تھی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس کے ذریعے سے ہر دلعزیزی حاصل کرنا آسان تھا اور خدمت پریٹری اور کانسلی پر ترقی پانا بھی سہل تھا۔ اس غرض کے لیئے گو یہ خدمت عہدہ ایڈیل کے مساوی نہ تھی مگر اس کا حصول آسان تھا کیونکہ ٹری بیون دس ہوا کرتے تھے اور ایڈیل صرف چار پھر مصارف بھی کم تھے کیونکہ ٹری بیونوں کو ایسے تماشے دکھانے نہ پڑتے تھے جنمیں خرچ زیادہ ہو۔ سولا نے یہ بھی حکم دلادیا کہ کوئی شخص جو ٹری بیون رہ چکا ہو ترقی پاکر کسی خدمت کیورول پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے ذی حوصلہ اشخاص کو اس کے حصول کی خواہش نہ رہی۔ "و ہیلیس نے بہت صحیح کہا ہے کہ ٹری بیونی کا اب صرف سایہ ہی سایہ باقی رہ گیا تھا" اور اسی لیے جب عوام پسندوں کی جماعت نے پھر زور پکڑا ان کی پہلی کوشش یہ ہوئی کہ ٹری بیونوں کے گم شدہ اقتدارات کو پھر انھیں دلائیں۔[۹۰]

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ[۸۹] پر و ٹو لیو ۸۔ ۳ ۔ ۹ ۳۔ سیزر یکم ۷۔ ایسکو نیس صفحات ۶۶، ۷۸، ۸۱ بیوی خلاصہ اپیئن یکم ۱۰۰، ۴ و ہیلیس دوم ۳۰، ۴۔ قانون ڈی ٹرمیسی لس ڈ کی سرخی سے بھی معاصر شہادت بہم پہنچتی ہے دیکھو حاشیہ ورڈزورتھ صفحہ ۲۶۲ ۔

باب ۴۷ عہدہ ہائے سلطنت کے متعلق قواعد

(۹۰۹) دستور جمہوریہ کی وہی حالت کردینے کے لیے جو سنہ ۱۳۳ ق م میں تھی یعنی جب کہ حکومت دراصل سینیٹ کے ہاتھوں میں تھی یہ ضروری تھا کہ حکام کے عہدوں کے متعلق سخت تر قواعد نافذ کیے جائیں۔ اس ضرورت کا احساس سنہ ۱۸۰ میں بھی ہوا تھا جب کہ قانون ویلیا آنالیس نافذ ہوا مگر سنین گزشتہ میں پھر بہت بے ضابطگیاں پیدا ہوگئی تھیں مثلاً میریس ثانی ۲۶ سال کی عمر میں کانسل ہوگیا تھا اور انتہا یہ ہے کہ دوبارہ اور خدمات پر مسلسل فائز رہنے کے خلاف میں جو قواعد تھے ان کی بار بار خلاف ورزی ہوئی تھی۔ پرانے قاعدے کے لحاظ سے خدمت کویسٹری کے استحقاق کے لیے دس سال کی فوجی خدمت کی شرط تھی اور مختلف عہدوں کے درمیان میں جو وقفے رکھے گئے تھے ان کے ذریعے سے ہر عہدے کے لیے بالواسطہ عمر کی ایک خاص حد معین ہوگئی تھی۔ مگر اب دہ سالہ فوجی خدمت کے قاعدے کا لحاظ متروک ہوگیا تھا اسی وجہ سے دوسرے عہدوں کے لیے جو عمر کی قید تھی اس پر بھی عمل نہ ہوتا تھا۔ فوجی اور سیاسی زندگی میں اب اس قدر بعد ہوگیا تھا کہ دہ سالہ فوجی خدمت اب باقی نہ رہ سکتی تھی۔ اب ضروری تھا کہ مختلف عہدوں کے لیے عمر کے قید کسی دوسرے طریقے پر لگائی جائے۔ اس لیے سولا نے ایک قانون کارنیلیا جاری کیا جس کے بعض دفعات کے متعلق تو کوئی شک نہیں مگر بعض سخت مشتبہ ہیں اور ان کی وجہ سے مورخین میں سخت اختلاف رائے ہے[۵۱]۔ خدمت کانسلی کے مستحق صرف وہ اشخاص ہوسکتے تھے جو خدمت پریٹری پر فائز رہ چکے ہوں اور پریٹر صرف وہ لوگ ہوسکتے تھے جو کویسٹر رہ چکے ہوں۔ عملاً عمر کی قید مختلف عہدوں کے لیے حسب ذیل ہی ہوگئی[۵۲]

عمر بوقت انتخاب	خدمت	ہر خدمت کی تعداد
۳۰	کویسٹر	۲۰
(۳۶)	(ایڈیل)	(۴)
۳۹	پریٹر	۸
۴۲	کانسل	۲

۵۱ دیکھو مامسین اسٹاٹس رخت اول ۵۴۸-۵۳۵ اور ماڈوگ ورفاسنگ انڈورٹالٹنگ مکیم ۲ ۳۳۶-۳۳۹-

۵۲ اسپین مکیم ۱۰۰/۳ -

نقشۂ بالا میں عمروں کا تخمینہ اس لحاظ سے کیا گیا ہے کہ کسی شخص کا انتخاب اسی وقت ہو
جبکہ وہ عمر کے لحاظ سے اس خدمت کا مستحق ہوا ہو۔ جن اسباب کا ہم بیان کر چکے ہیں
ان کے لحاظ سے خدمت ایڈیل کا شمار عہدہ ہائے مذکور کے سلسلے میں نہیں کیا جا سکتا
مگر ہونہار اشخاص کے لیے اس خدمت پر فائز ہونا غالباً مفید ہوتا ہو۔ اب اگر جیسا کہ
بالعموم خیال کیا جاتا ہے سولا نے کونسیٹری کے لیے ایک اقل مدت عمر مقرر کر دی
تھی اور دوسری خدمات کے لیے قیود عمر اسی کی مناسبت سے قائم کی گئی تھیں تو
کونسیٹری اور پریٹری کے درمیان آٹھ سال پورے حائل ہوتے تھے اور پریٹری
اور کانسلی کے درمیان دو سال۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کونسیٹری اور پریٹری کے درمیان
اس قدر وقفہ کیوں ہوتا تھا۔ غالباً اس میں رسم قدیم کی پابندی ملحوظ تھی یا اس لیے کہ
اس وقفے میں لوگوں کو نہ صرف خدمت ایڈیل بلکہ ٹریبیونی کا بھی تجربہ ہو جائے اور گو ٹریبیونی
کا شمار عہدہ ہائے اعزازی میں نہ تھا مگر پھر بھی ایک مناسب وقفے کی ضرورت تھی۔
سولا کی عین خواہش تھی کہ ہر عہدے کی اقل عمر بڑھا دی جائے اور اس طرح سے
سینٹ کی قوت میں اضافہ ہو۔ کوسیٹروں کو اس نے سینٹ کی رکنیت عطا کی جس سے
وہ ہر افادہ ہوا یعنی سینٹ میں ایسے لوگ داخل ہو گئے جو جوان تھے اور امور مملکت کا تجربہ
رکھتے تھے اور ثانیاً اراکین سینٹ کے لیے یہ تجربہ ضروری ہو گیا۔ یعنی اراکین سے جماعت
مذکور کو تفوقیت ہوئی اور اراکین مذکور کو اس جماعت کا رکن ہونا مفید ہوا۔
اس سے سولا کا مقصود یہ تھا کہ جو نوجوان عہدہ دار اپنی خدمات مفوضہ انجام دینے کے بعد
سینٹ کے رکن ہوں، اپنی سیاسی خدمات کے اوائل میں سینٹ کے دیرینہ سال اراکین
کے زیر اثر رہکر اس کی روایات اور طرز کارروائی سے واقفیت حاصل کریں۔ اسی طرح گو سولا
کو خیال تھا کہ شوریدہ سر نوجوانوں کو جلد جلد ترقی نہ ملے مگر وہ یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ جملہ
اقتدارات چند ممتاز افراد کی مٹھی میں آجائیں۔ اس کے سدباب کے لیے اس نے ایک
قانون نافذ کرایا جس کی رو سے کوئی شخص کسی خدمت پر بغیر دس سال کے گزرنے کے
دوبارہ فائز ہو سکتا تھا۔ اس طور پر اس نے ہر شخص کے لیے ترقی مناصب کا راستہ
کھول دیا تاکہ خدمت کانسلی کے حصول کا موقع زیادہ اشخاص کو مل سکے اور میریس
اور سنا کی طرح کوئی بار بار کانسل نہ ہو سکے کیونکہ اس طریقے سے دوسرے اولوالعزم

باب ۱۷

اشخاص کو ترقی سے مایوس ہونا پڑتا ہے سولا ان اشخاص کی ہمت افزائی کرنا چاہتا تھا اور اس کے نظام کا اصل اصول یہ نہ تھا کہ ایک محدود حکمراں جماعت وجود میں آئے بلکہ ایک حکمراں طبقہ قائم ہوجائے۔

سینیٹ

(۹۱۰) دوسرا کام سینیٹ کی خالی جائدادوں کا پُر کرنا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس غرض سے سولا نے ۸۱ ق م میں ۳۰۰ جدید اراکین کا اضافہ کیا اور ایک مورخ[۱] بیان کرتا ہے کہ اب پھر ۳۰۰ اراکین کا اضافہ کیا گیا جن کا انتخاب طبقۂ ایکوائٹ کے بہترین افراد سے ہوا تھا یعنی اس طبقے کے ان خوش قسمت افراد سے جنھوں نے رجعت پسند امرا کا ساتھ دیا تھا۔ اراکین کے پہلے اضافے کے متعلق بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ ایپین نے جو دونوں قصوں کا راوی ہے اپنے ماخذ کے سمجھنے میں غلطی کرکے اس واقعے کو دو مرتبہ بیان کردیا ہے۔ مگر ہماری رائے ہے کہ سلسلہ واقعات کے لحاظ سے شبہ کی بہت کم گنجائش ہے۔ اگر سولا نے ۸۱ ق م میں ۳۰۰ اراکین کا اضافہ کیا تو چونکہ اراکین کی موجودہ تعداد ۳۰۰ سے کم تھی (۹۱ ق م میں بھی جب کہ ڈروسس نے اپنی تجاویز پیش کیں تعداد قریب ۳۰۰ تھی) ۸۲ یا ۸۱ ق م میں سینیٹ کی ہیئت ترکیبی حسب ذیل ہوگی:

(الف) قدیم اراکین۔ ان میں سے بعض نے بھاگ کر مشرق میں سولا کے پاس یا دیگر مقامات میں پناہ لی تھی اور اب اس کے ساتھ واپس آئے تھے۔ اعتدال پسندوں میں سے بھی جو روما میں رہ گئے تھے چند اشخاص غالباً باقی تھے جو لوگ انتقال کرگئے تھے مثلاً سولا کے رشتہ دار جن کو فریق ماریِن نے قتل کردیا تھا یا وہ ماریِن یا غدار جن کو سولا نے قتل کرادیا تھا ان کی جائدادیں خالی ہوچکی تھیں اور ان کے علاوہ بہت سے اراکین جنگ میں کام آئے تھے اور بعض نے خودکشی کرلی تھی اس طرح بھی بہت سی جائدادیں خالی تھیں۔

---

[۱] ایپین ۵۹،۱ — ۱۰۰،۱ لیوی خلاصہ ۸۹ سسرو برِدُو سکیو امیرینو ۸ ڈائونیسیس ہیلکارنیسس پنجم ۷۷۔

[۲] ایپین ۳۵،۱ - ۳۷۔

باب ۷

(ب) جدید اراکین (سولا کے ۳۰۰ کا جن کا تقرر ۸۱ ق م میں ہوا اور بعض میرین جو اس کے بعد مقرر ہوئے) جو لوگ ان میں سے بچ گئے تھے اُن میں سے صرف وہی روما میں آنے کی جرأت کر سکتے تھے جنھوں نے سولا کا ساتھ دیا تھا اور اس کے ساتھ واپس آئے تھے اور شاید بعض لوگ ایسے بھی ہوں جو فریق میرین کی حکومت کے زمانے میں اعتدال پسندی کا دعویٰ رکھتے تھے۔

مگر چونکہ ان امور کے متعلق ہمیں صحیح واقفیت نہیں ہے اس لیے مجبوراً قیاس کے ذریعے سے نتائج مستنبط کرنے ہوتے ہیں۔ اس امر کا بھی ہمیں علم نہیں کہ ۸۶ ق م کے سنسروں کو سولا کے مقرر کیئے ہوئے اراکین کو سینٹ سے خارج کرنے کی جرأت ہوئی تھی یا نہیں۔ مگر بہرکیف اغلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے قطع نظر کرکے جو غیر حاضر یا بیمار یا کسی خدمت پر مامور تھے ۹۲ ق م میں اراکین کی تعداد اس قدر نہ تھی جو کافی خیال کی جا سکے۔ سولا کی یہ عین خواہش تھی کہ سینٹ کو روما اور اس کے مقبوضات کی حکمراں جماعت بنا دے۔ اس کا یہ بھی قصد تھا کہ اراکین سینٹ کو وہ عدالتی اقتدارات بھی دلا دیئے جائیں جن سے کائیس گراکس نے ان کو محروم کر دیا تھا۔ عدالہائے جوری کی تعداد میں بھی وہ اضافہ کرنا چاہتا تھا جس کے لیے لائق اراکین کی ایک تعداد کثیر کی ضرورت تھی۔ بہ لحاظ ان امور کے۔ ۳۰۰ جدید اراکین کا اضافہ محل تعجب نہیں (اراکین میں سے جو لڑائیوں یا قتل عام میں مارے گئے اُن کی تعداد کثیر تھی اور پھر اس چھ سال کے طولانی عرصے میں بہت سے اپنی موت سے بھی مرے ہوں گے۔ اس کمی کو سولا نے پورا کر دیا اور کم از کم کاغذات میں سینٹ ایک زبردست جماعت معلوم ہونے لگی جو ہر فریضے کو ادا کرنے کے لیئے تیار تھی جو اسکے سپرد کیا جائے۔ جدید ۳۰۰ اراکین کا تقرر کس طور پر عمل میں آیا اس کی تصریح کہیں نہیں ہے۔ یہ لوگ دراصل سولا کے نامزد کیئے ہوئے تھے مگر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے قبائل سے ہر فرد کے متعلق علیحدہ رائے لی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مجلس عام کی رائے قبیلہ بقبیلہ لینے میں زیادہ عرصہ نہ لگا ہو جب کہ حاضرین کی تعداد کم تھی اور کوئی شخص اختلاف کی جرأت نہ کر سکتا تھا مگر یہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا کہ ۳۰۰ رائیں لی گئی ہوں گی۔ لینگ نے اپنی تاریخ روما (جلد سوم ۱۵۶) میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے کہ جو طریقہ ۸۱ ق م کے

باب ۷

قانون پلاٹیا کی رو سے اراکین جوری کے انتخاب کے لیے مقرر ہوا تھا اس کی اس موقع پر بھی پابندی کی گئی ہو یعنی ۳۵ قبائل میں ہر ایک فرداً فرداً امید واروں کی ایک مقرر تعداد کے متعلق رائے دے ریلینگ کی یہ رائے قابل غور ہے کیونکہ قانون مذکور بھی رجعت پسندوں کا بنایا ہوا ہے۔ فی الواقع اس کے متعلق کسی صحیح نتیجے پر پہنچنا دشوار ہے مگر یہ معاملہ ایسا اہم بھی نہیں ہے۔ زمانۂ آئندہ میں سینٹ کی جائدادوں کو پُر کرنے کے متعلق جو انتظامات کیے اُن کا ذکر آگے آئے گا۔

سینٹ کی جوریاں

(۹۱۱) اب ہم سولا کے قوانین عدالتی کا ذکر کریں گے۔ گائیس گراکس کے زمانے سے عدالت ہائے عامہ کی جوریاں طبقہ ایکوائٹ سے بنائی جاتی تھیں اور اس حق سے ان کو محروم کرنے کی کوششیں اب تک بے سود ثابت ہوئی تھیں۔ ۱۲۳ کا قانون سروِلیا اگر نافذ بھی ہوا تو بہت جلد منسوخ ہوگیا۔ قانون پلاٹیا کی بھی جس کے ذریعے سے اہل جوری کا تقرر انتخاب سے ہوتا اس سختی کے ساتھ پابندی نہیں کی گئی تھی کہ جوریوں پر طبقہ ایکوائٹ کی گرفت کمزور ہوجائے اور غالباً اس قانون کو بھی فریق میرین نے منسوخ کرادیا۔ اس طرح چالیس سال تک عدالتہائے جوری پر ان کا قبضہ رہا۔ سولا نے اب یہ حق ان سے لیکر[۱] اراکین سینٹ کو عطا کر دیا۔ طبقہ ایکوائٹ پر سولا کا یہ تیسرا وار تھا یعنی اولاً اس نے ان کے ۳۰۰ افراد کو سینٹ میں شامل کر دیا۔ ثانیاً اس سے زیادہ تعداد قتل عام میں کام آئی اور تیسرا یہ تھا۔ سولا نے ان کی جماعت کو ضعیف اور قلیل کر دیا اور غالباً اسے یہ امید تھی کہ ان تدبیروں سے اس جماعت کی سیاسی قوت ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے گی مگر زمانے کی ہوا ان کے موافق تھی۔ چند ہی سال میں وہ سنبھل گئے اور جدید حالات سے نفع اُٹھا کر امورِ سلطنت میں ان کو کافی دخل ہوگیا۔ سینٹ کی جوریوں نے ۸۰ ق م میں اپنا کام[۲] شروع کردیا۔

مذہبی جماعتیں

(۹۱۲) سینٹ کے مفاد کے خاطر خواہ دستورِ سلطنت کی ترمیم میں مذہبی جماعتوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا ناممکن تھا کیونکہ نہ صرف ان کے اقتدارات

---

[۱] سسرو، ان کالی گلیئم ڈیوی نائیو ۸۔ ٹیسی ٹس تاریخ یازدہم ۲۲۔

[۲] سسرو، پرو روسکیو امیرینو دوم ۲۸۔ گلینس پانزدہم ۲۸

باب ۷

کا سیاسیات سے لگاؤ تھا۔ بلکہ اب ان کی اہمیت بالکلیہ سیاسی وجوہ کے سبب سے تھی۔ سسنائکا قانون ڈامیٹیا جس کی وجہ سے ان جماعتوں کے ارکین کا تقرر امرائے سینٹ کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا ایک خار تھا جو ان کے پہلو میں کھٹکتا تھا۔ سولا نے ڈامیٹیس کے ایجاد کردہ طریقہ تقرر کو منسوخ کر کے قدیم طریقے کو پھر جاری کرا دیا جس کی رو سے موجودہ ارکین جدید ارکین کا انتخاب کرتے سولا کی عام تدابیر کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ جن جماعتوں کو سیاسی معاملات میں مذہبی شکوک اور رسوم کے اثر کے گھٹانے بڑھانے سے تعلق ہو وہ جہاں تک ہو سکے بیرونی اثرات سے بالکل محفوظ اور تغیرات کی مخالف ہوں۔ اس نے پونٹفون (پجاریوں) اور آگرون (پیشین گوئی کرنے والوں) کی تعداد ۹ سے بڑھا کر ۱۵ کر دی۔ اسی زمانے میں ڈیکمویری ساکرس فیاکنڈس کی تعداد بھی غالباً ۱۵ ہو گئی۔ اس طرح ان لوگوں کا شمار بڑھ گیا جن کو ان مذہبی جماعتوں کے اقتدار اور اعزاز میں شرکت نصیب ہوئی۔[۱]

نبطیاں

(۹۱۳) ضبطیوں اور نیلاموں وغیرہ کے متعلق کسی خاص نظام عمل کا تعین بھی ضروری تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ اس کا انصرام سولا کے کسی خاص قانون سے ہوا یا اس نے بہ حیثیت ڈکٹیٹر یہ احکام فلاکس کے قانون ولیریا کی رو سے دیئے۔ مورخین کی شہادت سے صورت اولیٰ کی تائید ہوتی ہے۔ سا اہم ترین کام یہ تھا کہ ایک خاص تاریخ (یکم جون ۸۱ ق م) کے بعد جو لوگ مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے ان سے متعلق تمام کارروائیاں موقوف کر دی گئیں۔ ممکن ہے کہ جو لوگ مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے ان کی اولاد بھی خدمات سلطنت سے اسی قانون کی رو سے محروم کر دی گئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ منتخب غلاموں کی ایک تعداد کثیر بھی اسی وقت آزاد کر دی گئی ہو کیونکہ وہ بھی ضبط شدہ علاقوں کے ایک جزو تھے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ اس قانون کی رو سے غلاموں کو آزادی کیلئے

---

[۱] سردار پجاری کا انتخاب ۱۷ قبائل کی رائے سے ہوتا تھا (فقرات ۷۹۲-۸۵۵)۔ اس کو بھی اس نے منسوخ کر دیا یا نہیں مشکوک ہے۔ مام سین اور سسرو کا خیال ہے کہ اس نے منسوخ کر دیا۔

[۲] مارکوارٹ اسٹاٹس ورو الٹنگ سوم ۳۸۰-۳۸۱۔

باب ۷

منتخب کرنے اور ان کو حقوق سیاسی دینے کا اقتدار سولا کو عطا کیا گیا۔ یہ لوگ سولا کے آزاد شدہ غلام ہو گئے اور رسم و رواج کے مطابق انھوں نے اسی کے گوت کا نام بھی اختیار کر لیا۔ ان اشخاص کی تعداد بقول اپین دس ہزار تھی۔ روما کی آبادی کے اس عنصر کی نہ صرف آرا اس کو ہمیشہ ملنے کی امید تھی بلکہ چونکہ اس نے صرف نوجوانوں کا انتخاب کیا تھا اس لئے موقع پڑنے پر جنگ و جدال میں ان سے خاطر خواہ مدد مل سکتی تھی مستلزم سزا اشخاص کی جائدادوں کے نیلام میں وہ بہ نفس نفیس موجود رہتا اور طرز عمل سے ظاہر ہوتا کہ گویا ایک فتح مند سپہ سالار مال غنیمت کو تقسیم کر رہا ہے۔ اس طور پر شہریان روما کی جائدادیں خاص شہر روما میں روما کے ایک امیر کبیر کی صدارت میں بطور مال غنیمت کے تقسیم کی جانے لگیں۔

اوفیلا کا قتل

(۱۴۹) وضع قوانین اور انتظامی امور سے قطع نظر کر کے اگر ہم دیگر امور کی طرف متوجہ ہوں تو معلوم ہو گا کہ اس پُر آشوب زمانے میں کس قدر مسائل زیر بحث تھے اور واقعات کس سرعت سے وقوع پذیر ہو رہے تھے۔ سولا کو ابھی بہت کچھ کرنا تھا اور وہ بھی بہت جلد۔ اہل روما کا وہ مالک و مختار تھا اور نہایت سختی سے پیش آتا تھا اس سے گلو خلاصی کسی صورت سے ممکن نہ تھی۔ اس کا ایک بیّن ثبوت ۸۱ سنہ کے کانسلوں کے انتخاب میں ملا۔ کانسلی کے امیدواروں میں اُوفیلا بھی تھا جو ابتدا فریق میرین کا طرفدار تھا اور پھر سولا کا طرفدار ہو کر پری نیسٹی[۱] کے محاصرے میں شریک تھا چونکہ یہ شخص اب تک خدمات کویسٹری یا پریٹری پر فائز نہیں ہوا تھا اس لیے سولا نے اسے حکم دیا کہ امیدواری سے دست کش ہو جائے مگر اس بیوقوف نے اپنی خدمات حالیہ کے زعم میں کوششیں جاری رکھیں اور یہ نہ سمجھا کہ سولا اپنی نافرمانی کو سخت ناپسند کرتا ہے سولا نے ایک مسلح افسر کو اس کی تلاش میں بھیجا جس نے اوفیلا کو فورم کے ازدحام میں پایا اور وہیں اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں کو سخت ناگوار ہوا مگر سولا سے مواخذہ ناممکن تھا۔ اس نے صاف صاف کہدیا کہ قتل میرے حکم سے ہوا تم لوگوں کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ سولا کی یہ بیدردانہ صاف گوئی اہل روما کو ناگوار ہوئی اور سولا

---

[۱] لیوی ۸۹ پلوٹارک سولا ۳۳ اپین کیم ۱۰۱ ایسکونیس صفحہ ۹۲ ۔

باب ۴۷

کے مظالم کے ذکر میں یہ قصہ بھی عرصے تک مشہور رہا۔ مگر اس زمانے کے رومنوں کو ایسے
سبق کی ضرورت تھی جسے وہ عرصے تک فراموش نہ کر سکیں۔ شہریوں میں سے جو بہترین افراد
تھے یعنی اضلاع کی بلدیات کے معزز شہری انھیں روما کی سیاسیات میں کوئی دخل نہ تھا۔
باقی رہے شہریان مقیم روما خواہ وہ اراکین سینٹ ہوں یا ایکوائٹ یا عوام سب کے سب
بے ایمان تھے وہ صرف اس لائق تھے کہ ایک زبردست آقا کے احکام کو بجا لائیں اور سولا
اس قماش کا آدمی نہ تھا کہ اس تلخ حقیقت کو ان سے چھپاتا۔ اگر آلیور کرامویل اس واقعے
کو اپنے الفاظ میں بیان کرتا تو وہ کہتا کہ اوفیلا کا قتل اس غرض سے عمل میں آیا کہ آئندہ اس سے
زیادہ خوں ریزی نہ ہو۔[1] جن کانسلوں اور پریٹیروں کا انتخاب ہوا وہ سب سولا کے
منتخب کردہ تھے۔ اس موقع پر مجلس سنتوریہ کا بھی کچھ ذکر کرنا چاہیے۔ ۸۸ ق م میں عازم
مشرق ہونے کے قبل سولا نے اس کے موجود نظام میں کچھ رجعتی تغیر کیا تھا مگر فریق میرین نے اپنے
زمانۂ حکومت میں ان تغیرات کو منسوخ کر دیا اور ۸۱ ق م میں سولا نے اس طرف کچھ توجہ
نہ کی۔ یہ نہایت مشکل اور پیچیدہ معاملہ تھا اس لیے غالباً سولا نے خیال کیا ہو گا کہ دستور میں
اس نے جو دوسرے تغیرات کیے تھے ان سے اس کی اغراض پوری ہو جائیں گی۔

سولا کا جشن فتح

(۹۱۵) اس عظیم الشان رسم کی تیاریاں بھی انتظامی امور کے ساتھ ساتھ
جاری تھیں۔ ۲۷ جنوری ۸۱ ق م کو متھراڈائیٹس پر فتح پانے کا اس نے جشن منایا جس سے
عام قوم کو یہ یاد دلانا مقصود تھا کہ باوجود ہر قسم کی مشکلات کے سولا نے مشرق میں روما
کی حکومت اور اس کے جاہ و جلال کو قائم رکھا تھا اور یہ کہ قبل اپنے اہل ملک پر تفوق حاصل
کرنے کے اس نے اپنی قوم کے دشمن کو نیچا دکھایا تھا جشن بہت دھوم سے منایا گیا اور
ممالک مشرق کے مال غنیمت سے لطف دوبالا ہو گیا تھا مگر دوسرے جشنوں پر اس
جشن کو ایک خاص امتیاز حاصل تھا یعنی فاتح کے جلوس میں وہ اشخاص بھی شامل تھے
جو جلاوطن ہو کر پھر اس کے ساتھ واپس آئے تھے۔ مگر بایں ہمہ بعض اشخاص نے یقیناً
محسوس کیا ہو گا کہ ان جلاوطنوں کی واپسی خانہ جنگی کا نتیجہ تھی نہ کہ متھراڈائیٹس
کی جنگ کا اور ان جلاوطنوں کی شرکت سولا کی شہرت کو بحیثیت فاتح روما دوبالا کرنے کی غرض

[1] سسرو ڈی ڈومو سے ظاہر ہے کہ مجالس سنتوری سے اس نے وضع قوانین کا کام لیا ۷۹،

باب ۷

سے تھی۔ اس نے صرف اتنی انسانیت کی کہ شہریان روما پر اپنے حصول تفوق[1] کا جشن نہیں منایا۔ اسی اثنا میں خانہ جنگی کی آخری چنگاریاں بھی بجھنے لگی تھیں۔ پامپے کو اپنی مہم میں کامیابی ہو رہی تھی ۸۲ھ میں غالباً اس نے کاربو کو سسلی میں گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ ۸۱ھ میں وہ صوبۂ افریقہ کو فریق میرین کے پناہ گیروں کو اور ان کے حلفا سے چھیننے میں مصروف تھا اس کام کو اس نے نہایت خوبی سے کے ساتھ انجام دیا۔ دامی میس مع اپنی فوج کے قتل ہوا۔ نومیڈیا پر حملہ کیا گیا اور وہاں کا بادشاہ ہیارٹس گرفتار کر کے جشن فتح کیلئے محفوظ کر دیا گیا اور بجائے اسکے ہمپ سال تخت سلطنت پر مسلط کیا گیا۔ پامپے کی واپسی اور سولا سے اس کے تعلقات کا ذکر فقرات مابعد میں آئے گا۔

کھیل تماشے

(۹۱۶) جشن فتح کے سلسلے میں ہم ان کھیلوں[2] کا بھی ذکر کریں گے جو سولا نے ۸۲ھ کے اواخر میں شروع کرائے۔ ان میں فتح کے کھیل تھے جن سے دروازہ کالین (نومبر ۸۲ھ) کی فتح کی یادگار مقصود تھی۔ یہ جشن سات روز تک ۲۶ اکتوبر سے جاری رہا اور نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ سرکس کے کرتبوں گھوڑ دوڑ وغیرہ کے علاوہ یونانی پہلوانوں نے بھی اپنا ہنر دکھایا جو خاص اس غرض سے بلائے گئے تھے ان تماشوں میں شہسواری کے کرتب بھی (لیوڈس ٹروے) بھی شامل تھے جو روما کے شریف نوجوان نے دکھائے اور جن میں نوجوان کیٹو پیش پیش تھا۔ کھیلوں میں ایک امر قابل ذکر یہ تھا کہ اس جشن میں پہلی مرتبہ رتھوں کی دوڑ میں جلیل القدر امرا بطور رتھ بانوں کے موجود تھے۔ رتھ بانی ان لوگوں نے سولا کے خاص ایما سے قبول کی تھی گویا وقار اہل روما اس کو برا سمجھتے تھے۔ مورخین نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس فعل کو سولا نے جو امرا کے جاہ و جلال کو بڑھانا چاہتا تھا کیونکر جائز رکھا۔ اگر پورے حالات ہمیں معلوم ہوتے تو غالباً اس بارے میں رائے قائم کرنے کا موقع ہوتا۔ مِن نظر کی زمانۂ مابعد میں روما کے بدترین شہنشاہوں نے پیروی کی گمران کی عین خواہش یہ تھی کہ

---

[1] پلوٹارک پامپے ۱۰-۱۲ لیوی خلاصہ ۸۹ پامپی جس بیرحمی سے اپنے محسن کاربو کے ساتھ پیش آیا۔ اس سے اس کے خصائل ظاہر ہوتے ہیں۔

[2] مارکوارٹ اسٹاٹس ورد والٹنگ سوم ۲۰۵ و ۵۸ ۔

باب ۱۰

امرا ذلیل ہوں عوام کی دعوتیں بھی نہایت فراخ دلی کے ساتھ کئی دنوں تک جاری رہیں جن میں بہت خرچ ہوا۔ یہ بھی شہنشاہی اسراف کا پیش خیمہ تھا۔ قتلوں اور نیلام جائداد کا سلسلہ اب ختم ہو رہا تھا اس لیئے سولا نے با امن زمانے کی آمد کے خیر مقدم کے لیئے یہ سامان عیش مہیا کیا تھا۔ اس کی خانگی زندگی کی بھی ایک جھلک اسی زمانے میں نظر آتی ہے۔ اس کی بیوی میٹیلا وضع حمل کے عوارض سے جانبر نہ ہو سکی اور عین اسی جشن کے زمانے میں قریب الموت تھی سولا پجاری بھی تھا اور مذہبی قوانین کے مطابق پجاری کا گھر لاش کے سبب سے ناپاک ہو جاتا۔ سولا کو اپنی بیوی سے بے حد محبت تھی مگر اس خدشے سے اس نے اسے باضابطہ طلاق دے کر دوسرے مکان میں بھیج دیا لیکن اس کی موت سے اسے سخت صدمہ پہنچا۔ اس نے حال ہی میں تجہیز و تکفین اور دعوتوں میں اسراف کے سدباب کے لیئے نہایت سخت قوانین نافذ کیئے تھے مگر ان قواعد کی اس نے کچھ پروانہ کی اور اپنا غم غلط کرنے کے لیے شراب خواری شروع کر دی ۔ یہ روایت جسے پلوٹارک نے بیان کیا ہے قابل قبول ہے اور سولا کے خصائل کے خلاف نہیں ہے۔ مگر باوجود اس رنج و غم کے چند ہی مہینے کے بعد ایک نوجوان اور عالی خاندان حسین رومن خاتون مسمات ویلیریا پر دارفتہ ہو گیا اور اسے اپنے نکاح میں لے آیا مگر شراب خوری اور کمینوں کی صحبت اس سے تا دم مرگ نہ چھوٹی۔

ضبط شدہ اراضیات

(۸۱ ق م) سلطنت میں سولا کو امور سلطنت میں جادو رجہاں کے رہا طالیہ میں اسے ابھی بہت کچھ کرنا تھا مگر اس کی کارروائیوں کی تاریخوں میں صرف منتشر حوالے جن سے متفرق تفصیلی حالات معلوم ہوتے ہیں۔ بہت سی بستیوں کو خانہ جنگی میں فریق میریس کا ساتھ دینے پر سزا دی گئی بعض سے اس نے جرمانے اور نقد رقوم وصول کیں بعض کی فصیلیں مسمار کر دی گئیں اور بہتری میں فریق میریس کے طرفدار گرفتار ہو کے مستلزم سزا ہوئے لیکن ضبطی اراضیات سزا کا عام طریقہ تھا جس کے دو سبب تھے اولاً سولا مستقل فوج رکھنا نہ چاہتا تھا اور غالباً اس کا اسے کبھی خیال بھی نہ آیا ہو گا کیونکہ یہ امر نظام جمہوری کے بالکل خلاف تھا اور سولا جو رومن افواج سے خوب واقف تھا ایک جدید طریقہ رائج کرنا پسند نہ کرتا تھا۔ اس کو اس وقت ایک فوج جرار کو منتشر کرنا تھا۔ جن کی اصل تعداد بقول اپئین ۲۳ ۔ لشکر) تھی یعنی ایک لاکھ سپاہیوں سے

زیادہ وظائف کے عطا کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے ان کو اراضیات دینا ناگزیر تھا۔ ثانیاً یہ بھی ضروری تھا کہ ان کو ایک ہی خطے میں آباد نہ کیا جائے بلکہ تمام ملک میں منتشر کر دیا جائے۔ اس تدبیر سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جملہ اقطاع ملک میں ایسے اشخاص کے جتھے قائم ہو جائیں جو اس کے قائم کردہ نظام کو قائم رکھنے کی قوت اور رغبت رکھتے ہوں کیونکہ اسی نظام کے دوام پر ان کے حقوق کے بقا کا انحصار تھا۔ اراضیات کی ضبطی سے اس کا مقصود دراصل یہ نہ تھا کہ اس کے حقیقی مخالفین اپنی سزا کو پہنچیں بلکہ مناسب مقامات پر سپاہیوں میں تقسیم کرنے کے لیئے بڑے بڑے قطعات اراضی مل جائیں جس طرح سے بعض اشخاص جن میں سولا کے شرکا بھی تھے اوائل میں مستلزم سزا قرار پائے تھے اسی طرح سے اس وقت بہت سی بستیوں کی اراضی خفیف یا جھوٹے الزامات میں صرف فاتح کی سہولت کے لیئے ضبط کر لی گئی۔ بہرکیف ان ضبطیوں کی وجہ سے جن کی رو سے جائدادیں اپنے اصلی مالکوں کے قبضے سے نکلکر جدید قابضین کے تصرف میں آگئیں سخت ناراضی پیدا ہوگئی جو عرصے تک قائم رہی اراضیات کے اصلی مالکوں کی جگہ ان سپاہیوں نے لی جن کی تمام زندگی یا تو لڑائیوں کی لوٹ مار یا عیاشیوں میں گزری تھی اور جن سے کاشتکاری کا جانکاہ کام نہ ہو سکتا تھا۔ بدنصیب کاشتکاروں کی خانہ بربادی یقینی تھی کیونکہ اگر کاہل سپاہی اپنی اراضی کو فروخت بھی کرتے تو ان کے خریدار روما کے وہ ساہوکار ہوتے جن کے پیٹ روما کی لوٹ سے بھر گئے تھے۔ سپاہیوں کو جو اراضیات دی گئی تھیں ان کی فروخت کی ممانعت کے لیئے سولا کی قائم کردہ نوآبادیوں کے قانون میں ایک خاص دفعہ کا اضافہ کیا گیا[1] ٹائبیریس گراکس نے بھی یہی احتیاط کی تھی مگر اس کی خلاف ورزی ناممکن بھی نہ تھی اور قوانین زرعی کی تاریخ مابعد سے یہ ثابت ہوگیا تھا کہ اس قسم کا حکم امتناعی قائم نہیں رہ سکتا۔ اس امر اور دیگر امور میں سولا کے افعال سے ظاہر تھا کہ سابقہ تجربوں سے نہ وہ نفع اٹھانا چاہتا تھا نہ اس میں اس کی صلاحیت تھی۔ سپاہیوں کی بڑی بڑی جماعتیں موجودہ شہروں یا جدید نوآبادیوں میں آباد ہونے کی غرض سے

---

[1] سسرو ڈی لیگی اگرایا ۲ وم ۳ ے ۔

باب ۱۳

امرا ذلیل ہوں عوام کی دعوتیں بھی نہایت فراخ دلی کے ساتھ کئی دنوں تک جاری رہیں جن میں بہت خرچ ہوا۔ یہ بھی شہنشاہی اسراف کا پیش خیمہ تھا۔ قتلوں اور نیلام جائداد کا سلسلہ اب ختم ہو رہا تھا اس لیئے سولا نے یا امن زمانے کی آمد کے خیر مقدم کے لیئے یہ سامان عیش مہیا کیا تھا۔ اس کی خانگی زندگی کی بھی ایک جھلک اسی زمانے میں نظر آتی ہے۔ اس کی بیوی میٹیلا وضع حمل کے عوارض سے جانبر نہ ہو سکی اور عین اسی جشن کے زمانے میں قریب الموت تھی۔ سولا پجاری بھی تھا اور مذہبی قوانین کے مطابق پجاری کا گھر لاش کے سبب سے ناپاک ہو جاتا۔ سولا کو اپنی بیوی سے بے حد محبت تھی مگر اس خدشے سے اس نے اسے باضابطہ طلاق دے کر دوسرے مکان میں بھیجدیا لیکن اس کی موت سے اسے سخت صدمہ ہوا۔ اس نے حال ہی میں تجہیز و تکفین اور دعوتوں میں اسراف کے سدباب کے لیئے نہایت سخت قوانین نافذ کیئے تھے مگر ان قواعد کی اس نے کچھ پروا نہ کی اور اپنا غم غلط کرنے کے لیے شراب خواری شروع کردی۔ یہ روایت جسے پلوٹارک نے بیان کیا ہے قابل قبول ہے اور سولا کے خصائل کے خلاف نہیں ہے۔ مگر باوجود اس رنج و غم کے چند ہی مہینے کے بعد ایک نوجوان اور عالی خاندان حسین رومن خاتون مسمات ویلیریا پر دارفتہ ہو گیا اور اسے اپنے نکاح میں لے آیا مگر شراب خوری اور کمینوں کی صحبت اس سے تادم مرگ نہ چھوٹی۔

ضبط شدہ اراضیات

(۸۱ ق م) سلسلہ میں سولا کو امور سلطنت میں حادورجہ انہماک رہا۔ اطالیہ میں اسے ابھی بہت کچھ کرنا تھا مگر اس کی کارروائیوں کی تاریخوں میں صرف منتشر حوالے ہیں جن سے متفرق تفصیلی حالات معلوم ہوتے ہیں۔ بہت سی بستیوں کو خانہ جنگی میں فریق میرین کا ساتھ دینے پر سزا دی گئی۔ بعض سے اس نے جرمانے اور نقد رقوم وصول کیں۔ بعض کی فصیلیں مسمار کر دی گئیں اور بستی میں فریق میرین کے طرفدار گرفتار ہو کے مستلزم سزا ہوئے لیکن ضبطی اراضیات سزا کا عام طریقہ تھا جس کے دو سبب تھے۔ اولاً سولا مستقل فوج رکھنا نہ چاہتا تھا اور غالباً اس کا اسے کبھی خیال بھی نہ آیا ہوگا کیونکہ یہ امر نظائر جمہوری کے بالکل خلاف تھا اور سولا جو رومن افواج سے خوب واقف تھا ایک جدید طریقہ رائج کرنا پسند نہ کرتا تھا۔ اس کو اس وقت ایک فوج جرار کو منتشر کرنا تھا۔ جن کی اقل تعداد بقول اپئین ۲۳ پلٹن (لشکر) تھی یعنی ایک لاکھ سپاہیوں سے

باب ۴۷

زیادہ تر طائف کے عطا کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے ان کو اراضیات دینا ناگزیر تھا۔ ثانیاً یہ بھی ضروری تھا کہ ان کو ایک ہی خطے میں آباد نہ کیا جائے بلکہ تمام ملک میں منتشر کر دیا جائے۔ اس تدبیر سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جملہ اقطاع ملک میں ایسے اشخاص کے جتھے قائم ہو جائیں جو اس کے قائم کردہ نظام کو قائم رکھنے کی قوت اور رغبت رکھتے ہوں کیونکہ اسی نظام کے دوام پر ان کے حقوق کے بقا کا انحصار تھا۔ اراضیات کی ضبطی سے اس کا مقصود دراصل یہ نہ تھا کہ اس کے حقیقی مخالفین اپنی سزا کو پہنچیں بلکہ مناسب مقامات پر سپاہیوں میں تقسیم کرنے کے لیے بڑے بڑے قطعات اراضی مل جائیں جس طرح سے بعض اشخاص جن میں سولا کے شرکا بھی تھے اوائل میں مستلزم سزا قرار پائے تھے اسی طرح سے اس وقت بہت سی بستیوں کی اراضی خفیف یا جھوٹے الزامات میں صرف فاتح کی سہولت کے لیے ضبط کر لی گئی۔ بہر کیف ان ضبطیوں کی وجہ سے جن کی رو سے جائدادیں اپنے اصلی مالکوں کے قبضے سے نکلکر جدید قابضین کے تصرف میں آگئیں سخت ناراضی پیدا ہو گئی جو عرصے تک قائم رہی۔ اراضیات کے اصلی مالکوں کی جگہ ان سپاہیوں نے لی جن کی تمام زندگی یا تو لڑائیوں کی لوٹ مار یا عیاشیوں میں گزری تھی اور جن سے کاشتکاری کا جانکاہ کام نہ ہو سکتا تھا۔ بدنصیب کاشتکاروں کی خانہ بربادی یقینی تھی کیونکہ اگر کاہل سپاہی اپنی اراضی کو فروخت بھی کرتے تو ان کے خریدار روما کے وہ سا ہوکار ہوتے جن کے پیٹ روما کی لوٹ سے بھر گئے تھے۔ سپاہیوں کو جو اراضیات دی گئی تھیں ان کی فروخت کی ممانعت کے لیے سولا کی قائم کردہ نوآبادیوں کے قانون میں ایک خاص دفعہ کا اضافہ کیا گیا[1]۔ ٹائبیریس گراکس نے بھی یہی احتیاط کی تھی مگر اس کی خلاف ورزی ناممکن بھی نہ تھی اور قوانین زرعی کی تاریخ مابعد سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اس قسم کا حکم امتناعی قائم نہیں رہ سکتا۔ اس امر اور دیگر امور میں سولا کے افعال سے ظاہر تھا کہ سابقہ تجربوں سے نہ وہ نفع اٹھانا چاہتا تھا نہ اس میں اس کی صلاحیت تھی۔ سپاہیوں کی بڑی بڑی جماعتیں موجودہ شہروں یا جدید نوآبادیوں میں آباد ہونے کی غرض سے

---

[1] سسرو ڈی لیگ اگرآریا دوم ۲۸ ۔

باب ۸

بھیجی گئیں۔ فلورس (دوم ۹، ۲۷-۲۰) نے ایک روایت بیان کی ہے کہ شہر کے شہر نیلام کر دیئے گئے۔ ممکن ہے کہ اس روایت میں مبالغہ یا غلطی ہو مگر اس کی صحت بھی ممکن ہے۔ اسی طرح ایک روایت یہ بھی ہے کہ قبیلہ پیلگینی کا شہر سلمو نہاہ کر دیا گیا۔ سولا کے تصفیہ اراضیات[51] کا ذکر جہاں جہاں آیا ہے یا تو بطور نزاعات کے ہے جو پرانے شہریوں اور سولا کے فرستادہ اشخاص میں ہوئیں مثلاً پمپیولی یا پاسپے میں یا ایسی صورتوں میں جب کہ کسی شہر کو کوئی خاص سزا دی گئی۔ ان میں سے وولاٹارسے کا حشر قابل ذکر ہے۔ یہ شہر ایک زبردست قلعہ تھا جہاں بعض اشخاص نے آکر پناہ لی جو مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے۔ ان لوگوں اور ان کے ہواخواہوں نے سولا کا مقابلہ کرنے کا قصد کر کے اس کے مقرر کردہ حاکم کو قتل کر دیا اور چار پلٹن لشکر جمع کر لیئے۔ لیکن یہ لوگ اسی قلعے میں بہت جلد محصور ہو گئے۔ سولا محاصرے کی نگرانی کرنے کے لیئے خود بھی آیا مگر ۶۷۵ھ کے اوائل تک قلعے پر قبضہ نہیں ہوا اور آخر کار چند خاص شرائط پر ان لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ سولا نے اسی زمانے میں ایک قانون نافذ کرایا جس کی رو سے علاوہ ضبطی اراضی کے اس شہر کے باشندے حقوق شہریت روما سے بھی محروم کر دیئے گئے اور ان کی سیاسی حیثیت وہی ہو گئی جو زمانہ مابعد کے ہن نوآبادیوں کی تھی (دفعہ ۲۶ تا ۱۸ اقوام) جنھیں روما سے صرف حق تجارت (کامرشیئم) حاصل تھا۔ آریئیم واقع ضلع مذکور کا یہ بھی حشر ہوا۔ مگر اس زمانے میں صرف اٹروریا ہی میں جارحانہ کارروائی کی ضرورت نہ تھی بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ نولا میں بھی ایک سامنی فوج موجود تھی گو سولا کے گرگوں نے سامنیئم کا چپہ چپہ[52] ڈھونڈھ ڈالا تھا اور اس قبیلے کے ہزاروں آدمی یا تو جنگ میں یا قتل عام میں کام آئے تھے۔ مگر سولا کی فوج کے آتے ہی ان لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ بھی اغلب معلوم ہوتا ہے کہ سولا علانیہ بغاوت کی

---

[51] پلوٹارک سولا ۳۳ سسرو پر دسولا ۶۰-۶۱-۶۲۔

[52] دفعہ ۱۲۱۳ اسبق۔

[53] اسٹرابو پنجم ۲ دوم لیوی خلاصہ ۸۹۔

باب ۱۴

آخری چنگاریوں کے فرو کرنے کے لیے خود بھی سامنیم میں آیا تھا۔ کپیوا میں جو نوآبادی میریس نے قائم کی تھی وہ تباہ کر دی گئی اور کیمپینیا کی اراضیات[1] پھر سلطنت روما کے قبضے میں آگئیں اور اجارے پر دی جانے لگیں کپیوا سے کچھ فاصلے پر سولا نے فیالرنیا کی زرخیز زمین ایک جدید نوآبادی بنام کالونیا اُربانا[2] قائم کی۔ اطالیہ کے حدود کے باہر سولا کی صرف ایک نوآبادی کا ذکر آتا ہے یعنی بمقام آلیریا[3] واقع جزیرۂ کورسیکا۔ واضح رہے کہ میریس نے بھی اس جزیرے میں ایک نوآبادی قائم کی تھی۔

اطالیہ کی بربادی

(۹۱۸) ان منتشر تفصیلی حالات سے ہمیں ایک دھندلا سا خاکہ اطالیہ کی بربادی کا نظر آتا ہے جس کا باعث سولا کے انتظامات ہوئے۔ اس وقت جنگ اطالیہ اور خانہ جنگی کے ہولناک نتائج سے بچنے کی صرف یہی صورت ہو سکتی تھی کہ زراعت اور صنائع کی طرف توجہ کی جائے مگر جن اہل اطالیہ سے اس کی امید ہو سکتی تھی اور جو اسکی آبادی کے بہترین افراد تھے وہ سب معاشی اور تمدنی بربادی سے تباہ ہو چکے تھے اگر وہ اپنا انتہائی زر بھی لگا دیتے تو زراعت اپنی سابقہ حالت پر ہرگز عود نہ کر سکتی تھی البتہ ان کی کوششوں سے مزید انحطاط رک جاتا۔ مگر سولا نے جن لوگوں کو آباد کرایا تھا ان سے تو یہ امید بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ بڑے بڑے زرعی علاقوں (لیا ٹی فنڈیا) کے وجود سے جو نقائص پیدا ہوتے ہیں اور جن کے دفع کرنے کے لیے اصلاح کنندگان سابق نے بے سود کوششیں کی تھیں وہ اب پھر موجود ہو گئے اور عرصۂ قلیل میں اطالیہ کی اراضیات سابق سے بھی کم اشخاص کے قبضے میں رہ گئیں۔ آئندہ بیس سال میں حکومت کو بدامنی کے تین عناصر کا مقابلہ کرنا پڑا جن کا ہمیشہ اندیشہ رہتا تھا اور جن سے اکثر نقض امن ہوا کرتا۔ ان میں سے پہلی تو غلاموں کی ٹولیاں تھیں جن سے زمانۂ سابق میں خطرہ رہا کرتا تھا اور پہلوانوں کی مانگ بڑھ جانے سے یہ خطرہ اور بھی

---

[1] ممسن ڈی لیگ اگرآریا ودم ۸۱۔

[2] پلینی تاریخ چہاردہم ۶۲ بیلوخ کیمپینیا صفحہ ۳۰۵۔

[3] پلینی تاریخ سوم ۸۰۔

باب ۱۲

اسم ہو گیا۔ آزاد شہریوں کی دو جماعتوں سے اسی قسم کا اندیشہ باقی تھا ان میں سے ایک تو سُولا کے آدمی[۱] یعنی وہ سپاہی جنھیں اس نے نوآبادیوں میں آباد کیا تھا اور جو اپنے اسراف اور کاہلی سے مفلس ہو گئے تھے۔ تیسری جماعت وہ تھی جن کی جائدادوں پر سپاہی قابض ہوئے تھے اور جو اب بالکل بے خانماں تھے۔ فاقہ کشی سے مجبور ہو کر بعض نے قزاقی پر کمر باندھی اور بعض روما میں بھی پہنچ گئے جس کی آبادی میں ان کے ورود سے ایک فتنہ انگیز عنصر کا اضافہ ہو گیا۔ مگر یہ خانماں برباد جہاں کہیں ہوں خطر انگیز تھے اور چونکہ حفظ امن کی ان کو پروا نہ تھی اس لیئے ہر انقلابی تحریک میں شریک ہونے کو تیار رہتے تھے۔ مگر یہ نتائج چند سال کے بعد مترتب ہوئے اور کم از کم سُولا کی زندگی میں ان مستعمرین کی وجہ سے اس کے انتظامات قائم رہے۔

سولا کے مالی انتظامات

(۹۱۹) افسوس ہے کہ سُولا کے مالی انتظامات کے بارے میں ہماری معلومات نہایت محدود ہیں۔ سیلسٹ[۲] نے اپنی تاریخ میں کسی مقام پر بیان کیا ہے کہ اہل روما کے پاس اتنا اذوقہ بھی نہ تھا جتنا کہ ایک آقا اپنے غلام کو دیتا ہے۔ گو یہ مبالغہ ہے مگر اس کی تصدیق لیکی نیانس کی تاریخ کے ایک ٹکڑے سے ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سُولا کی علحدگی کے بعد اہل روما میں غلہ کم قیمت پر تقسیم کرنے کا طریقہ پھر رائج ہو گیا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سُولا نے کم از کم کچھ روز کے لیئے غلے کی اس تقسیم کو موقوف کر دیا تھا۔ ایپین (کیم ۱۰۲) کا بیان ہے کہ اس نے صوبجات اور متوسل رئیسوں پر خاص محاصل عائد کیئے اور ان مراعات کا بھی لحاظ نہیں کیا جو بعض شہروں کو اسناد اور صلحناموں کی رو سے گزشتہ خدمات کے صلہ میں ملی تھیں۔ دراصل اس کو امور سلطنت کے انصرام کے لیئے روپے کی ضرورت تھی۔ سسرو[۳] کا بیان ہے کہ اس نے باجگذار شہروں سے معاملے کیئے اور نقد روپے کے عوض میں انھیں تجارتی قیود سے آزاد کر دیا۔

---

[۱] سسرو ان کیٹی لین دوم ۲۰ پرو مورینا ۹۴ سیلسٹ کیٹی لین ۱۶، ۴ - ۲۸، ۴۔

[۲] مارکوارٹ اسٹاٹس ورواٹنگ دوم ۱۱۶ سیلسٹ کیم ۵۵-۲۔

[۳] سسرو ڈی آفیسیو سوم ۸۷۔

باب ۱۲

سینٹ کو یہ خوب معلوم تھا کہ اس طور پر آئندہ کے محاصل قبل از قبل وصول کیے جا رہے تھے مگر سولا کے خوف سے ان معاملات کی توثیق کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ ایک دوسرے مقام پر سسرو[1] بیان کرتا ہے کہ سولا نے اپنے ذاتی اقتدار سے بعض لوگوں کے ساتھ یہ رعایت کی کہ جو رقوم سلطنت ان کے ذمے واجب الادا تھیں ان کے ایک جزو کو معاف کر دیا۔ اس وقت تو سینٹ نے اس حکم کی بھی توثیق کر دی مگر بعد میں اپنے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور پوری رقم کی ادائی کا حکم دیا۔ سسرو کہتا ہے کہ دوسرے امور میں سولا کے انتظامات کو ہم اس وجہ سے برقرار رکھتے ہیں کہ ان کے تہ و بالا کر دینے سے ابتری اور بڑھ جائے گی مگر اس امر کے متعلق اتفاق کلی ہے کہ قرضوں کے معاف کرنے میں سولا اپنے ان اقتدارات سے بھی بڑھ گیا تھا جو اس کو خاص قوانین کی رو سے حاصل ہوئے تھے۔ اس کے برخلاف اس امر کا بھی ثبوت[2] ملتا ہے کہ فائگی لین دین کی اصلاح کے لیے وہ تدابیر عمل میں لایا جس میں فلاکس کے قانون ویلیرین[3] اور حالیہ مناقشات سے ابتری پڑ گئی تھی۔ ان منتشر واقعات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ سولا کے مالی انتظامات دوربینی اور دانشمندی پر مبنی نہ تھے بلکہ اس قسم کے تھے جس کے عمل میں لانے کا ایک مطلق العنان حاکم سے احتمال ہو سکتا ہے جسے چند روزہ اقتدار حاصل ہو جائے۔ اس نے اپنی مرضی کے مطابق خزانۂ عام سے رقوم خطیر صرف کیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ بہت سا روپیہ اپنے ذاتی تصرف میں بھی لے آیا۔ اس کے نظام حکومت کے زیر و زبر ہو جانے کے بعد ان رقوم کی اس کے بیٹے فاسٹس سے وصول کرنے کی کوشش کی گئی جو بے سود ثابت ہوئی۔

کانسل اور پروکانسل

(۹۲۰) اب ہم اُن اہم تغیرات کا ذکر کریں گے جو با ضابطہ حکام کے تقرر میں سولا نے کیے۔ بہتر یہ ہوگا کہ ہم ان کا ذکر نظام حکومت کے ان اہم مشاغل کے سلسلے میں کریں جن سے ان کا تعلق تھا۔ اولاً اس شہنشاہی جمہوریہ کے انتظامات

---

[1] سسرو دوم ان ورّیس سوم ۸۱-۸۲ جو ۷۰ ق م میں لکھا گیا۔

[2] لینگ تاریخ روما سوم ۱۶۲۔

[3] ۸۶ ق م دیکھو فقرہ ۸۷۳ ماسبق۔

[illegible]

میں ایک نقص یہ تھا کہ حکام مقیم روما اور صوبہ جات کے صوبہ داروں کی خدمات میں باضابطہ تعلق نہیں قائم کیا گیا تھا۔ مثلاً پریٹر یا تو بیرونجات کے صوبوں پر حکمرانی کرتے یا روما میں کسی سر رشتہ میں کام کرتے۔ ممالک غیر سے اگر جنگ چھڑ جاتی مثلاً جگرتھا یا سمبری یا متھراڈاٹیس سے تو ایک کانسل سپہ سالار بنا کر روانہ کیا جاتا۔ سپہ سالاروں کی میعاد مقررہ میں اکثر توسیع کی ضرورت لاحق ہوتی جس کی وجہ سے خدمت پروکانسلی روما کے نظام حکومت کی ایک معمولی خدمت ہو گئی تھی حالانکہ اس کے قیام سے یہ منشا نہ تھا بالمختصر کسی خاص وقت کسی صوبے کے حاکم کا کانسل یا پروکانسل ہونا محض ایک امر اتفاقی تھا۔ پریٹروں کے لیے خود روما میں کافی کام تھا اور سولا ایسی تدابیر سوچ رہا تھا جن کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافے کی ضرورت ہوئی۔ اس لیے اس نے قصد کیا کہ موجودہ بے اصول طرز عمل سے جو دقتیں پیدا ہوتی ہیں ان کو رفع کر دے اور اس میں ایسی اصلاح کرے جس سے یہ تمام مشکلات بہ آسانی رفع ہو جائیں۔ اس نے تسلیم کر لیا کہ حاکم صوبہ پروکانسل ہونا چاہیے یعنی کوئی شخص پہلے روما میں بہ حیثیت کانسل خدمات انجام دے اور اس کے بعد بہ حیثیت پروکانسل کسی صوبے کا حاکم ہو جائے۔ اس سے گویا مراد یہی تھی کہ علاوہ حکام مقیم روما کے صوبجات میں شہنشاہی خدمات کا ایک سلسلہ قائم ہو گیا جو اُن سے بالاتر تھا۔ روما کی خدمات گویا صوبہ داریوں کے حصول کا زینہ ہو گئیں جو عروج کی آخری منزل قرار پائی۔ یہ تغیر نہایت اہم تھا کیونکہ اس کے ذریعے سے جمہوریہ کی شہنشاہی حیثیت کا اعتراف کیا گیا۔ مگر اس تدبیر کے ناگزیر نتیجے کا سولا کو احساس نہ ہوا ہوگا۔ یعنی صوبجات کی حکومت شہنشاہی ہوتی جاتی تھی اور روما کی خدمات انتظامات بلدیہ سے متعلق ہوتی جاتی تھیں۔

صوبجات کے انتظامات

(۹۱) اس وقت نو صوبوں کے انتظام کی ضرورت تھی یعنی (۱) سسلی (۲) سارڈینیا اور کرسیکا (۳) و (۴) ہر دو صوبہ جات ہسپانیہ (۵) مقدونیہ (۶) افریقہ (۷) ایشیا (۸) ناربونیز یا گال آنروے الپس (۹) سلیشیا۔ ان میں سولا نے (۱۰) گال این روے آلپس کا یقیناً اضافہ کیا کیونکہ اس نے روما کی مقدس حدود (پومیریم)[1] میں اضافہ کیا۔ یہ حق صرف ان لوگوں کے لیے تھا

---

[1] سینیکا ڈی بریوی ٹالی ٹیٹائی ۱۳، ٹیکیٹس سیزدہم ۱۴۔

باب۱۲

جنھوں نے اہل روما کی اراضی (اگر روما نا) میں اضافہ کیا ہوا طالیہ خاص کی حدود کا آگے بڑھنا (یعنی ایسِس سے رُوبی کن تک مشرقی ساحل پر اور غالباً ناگرا سے وارس تک مغربی ساحل پر) سولا کا کام تھا رُوبی کَن ندی کے شمال میں جو قطعۂ ملک تھا اس کا غالباً ایک علٰحدہ صوبہ اسی زمانے میں بنایا گیا[۵۱] اس صوبے کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اہلِ روما اور ان اشخاص کی جنھوں نے رومن تمدن اختیار کر لیا تھا تعداد بہت زیادہ تھی۔ سولا کی یہ تجویز تھی کہ پریٹروں کی تعداد بجائے ۶ کے ۸ کر دی جائے یعنی بشمول دونوں کانسلوں کے ہر سال دس با اقتدار حکام کا تقرر ہوتا۔ یہ دسوں حکام اپنے عہدے کا سال روما میں مالیانہ یا عدالتی کاموں میں صرف کرتے اور اس کے بعد ان کے اقتدار میں توسیع ہوتی اور بطور پرو کانسل یا پرو پریٹر وہ صوبجات کی دس صوبہ داریوں پر فائز ہوتے سینیٹ کو اس امر کے تصفیے کا اختیار تھا کہ سال مابعد میں کون صوبے پرو کانسلوں کے تحت میں ہوں گے اور کون پرو پریٹروں کے اور اس کے بعد ان حکام کو اختیار ہوتا کہ صوبوں کو قرعہ اندازی یا گفت و شنید سے آپس میں تقسیم کر لیں۔ حکام کی آمد و رفت سے جو مشکلات پیدا ہوتی تھیں ان کے رفع کرنے کے لیے متعدد دفعات کا اضافہ ہوا تھا۔ مثلاً سبکدوش ہونے والے صوبہ دار کا فرض تھا کہ اپنے جانشین کے آنے تک صوبے میں مقیم رہے اور اس کے آنے کے بعد روانہ ہو مگر تیاریٔ سفر کے لیے ۳۰ روز کی مدت دی جاتی تھی۔ اس کا اقتدار بھی اس وقت تک زائل نہ ہوتا تھا جب تک کہ وہ روما میں داخل نہ ہو مگر اس کی غایت یہ تھی کہ جشن فتح میں کوئی وقت نہ ہو کیونکہ اپنے جانشین کو صوبے کا جائزہ دیدینے کے بعد کوئی مقام ایسا باقی نہ رہتا جہاں وہ اپنا اقتدار عمل میں لا سکتا۔ صوبہ داروں کے حواشیوں کی دراز دستی یا خود صوبہ داروں کو قیمتی تحائف دینے سے اہل صوبہ جات کو محفوظ

---

[۵۱] یہ مشکوک ہے دیکھو فقرہ ۱۲۱۷۔

[۵۲] یہ مامسین کا خیال کیا ہے جس سے میں متفق ہوں۔ دیکھو اس کی تاریخ سوم ۳۸۷ اور مارکوارٹ کیم ۲۱۸ - ۲۱۹۔

[۵۳] مارکوارٹ اسٹائٹس در والٹنگ کیم ۵۲۳ - ۵۲۴۔

باب ۴

رکھنے کے لیئے بھی دفعات تھے۔ قواعد مابعد میں اصلاح ملحوظ تھی اور یہ عرصے تک اصولاً قائم رہے۔ جانشینی کے متعلق جو تجاویز ہیں وہ فوجی انتظامات پر مبنی ہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ اصلاح کا اصل اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ جات کی پروکانسلی یا پروپریٹری خدمات کانسلی و پریٹری کی توسیع ہیں اور اگر دونوں میں وقفہ پڑ جائے تو صوبجات کی خدمات روما کی خدمت سے بالکل علٰحدہ ہو جائیں گی اور ۲۰ سال کے بعد یہی نتیجہ ہوا اس کے علاوہ دنیا کی نیرنگیوں کے سبب سے جانشینی کا سلسلہ بھی ٹھیک تدابیر مذکورۂ بالا کے موافق نہیں ہو سکتا تھا۔ لڑائیوں کے سبب سے ایسی تدابیر بھی الٹ پلٹ ہو جاتی ہیں جن پر دست تو درخو ش ہوا ہوا در زمانۂ قدیم کی طرح جب کہ لڑائیاں مضافات روما میں ہوا کرتی تھیں اس زمانے میں سپہ سالاروں کا سال بسال تبادلہ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ صوبوں کی تعداد میں اضافہ ہونے سے صوبے داروں میں بھی اضافے کی ضرورت ہوتی۔ اس لیئے یا تو حکام مقیم روما کی تعداد میں بلا لحاظ مقامی ضروریات کے اضافہ کیا جاتا یا صوبہ داروں کا تقرر تدابیر حالیہ (یعنی حکام مقیم روما کا ایک سال کے بعد صوبہ دار ہو جانا) کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے ہوتا۔ بالمختصر ضرورت یہ تھی کہ سولا کا قانون انتظام صوبجات پر مثل دوسری اہم اصلاحی تجاویز کے بہ مناسبت حالات عمل کیا جاتا اور آئندہ اس میں اصلاح و ترمیم ہوتی۔ اس قانون پر عمل کرنے کے لیئے ایک ایسی مرکزی حکومت کی ضرورت تھی جو اعلیٰ ترین ہو جس کی ذاتی مفاد پر نظر نہ ہو اور جس کو صرف سلطنت کی بہتری ملحوظ ہو۔ سولا کو اس قسم کی حکومت قائم کرنے کا موقع نہ تھا اور اس نے اپنی زیرکی سے جو نظام ایجاد کیا تھا وہ جمہوریہ کے انحطاط کو روک نہ سکا۔

خدمات کویسٹری و سینسری

(۹۲۲) سولا نے ایک دوسرے قانون[۵۵] کے ذریعے سے سالانہ

---

[۵۴] مارکوارٹ یکم ۵۲۲-۵۲۳ اور فقرات ۱۷۸ و ۱۸۵۔
[۵۵] اس قانون کا ایک جزو کانسے کی تختی پر اب بھی نیپلز میں موجود ہے۔ برنس صفحہ ۸۸ ورڈس ورتھ ۴۹۰۔

باب ۷

۔۳کویسٹروں کے تقرر کا رواج قائم کیا جس سے اس کی حکمت عملی کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ اس قانون کی رو سے نہ صرف ان ماتحت حکام کی تعداد میں اضافہ ہوگیا بلکہ انھیں سینٹ کی رکنیت کا استحقاق بھی عطا کیا گیا۔ اس قانون کا متقدمین کی تحریرات میں کہیں صریحی ذکر نہیں ہے مگر سینٹ میں ایسے اشخاص کے وجود سے جنھیں سنسروں نے مقرر نہیں کرایا تھا بلکہ جو کویسٹر رہ چکے تھے یہ امر پایۂ قیاس کو پہنچتا ہے کہ سولا نے سینٹ میں ۳۰۰ اشخاص کا اضافہ کرکے اس کی مجموعی تعداد کو مکمل کردیا تھا اور ہر سال ۲۰ جدید ارکین کے شمول سے اس کی تعداد کے ہمیشہ مکمل رہنے کا اس نے انتظام کردیا۔ اس مستقل انتظام سے سینٹ کے متعلق سنسروں کا کوئی فریضہ باقی نہ رہا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ سولا خدمت سنسری کو سخت ناپسند کرتا تھا۔ اس خدمت سے سلطنت کے ٹھیکوں کا انتظام بھی سپرد تھا مگر ۸۰ء سے ۵۰ء میں سنسروں کے اس کام کو کانسلوں نے انجام دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس طرز عمل کے پانچ سال کی مدت (۷۰ق م) تک جاری رہنے سے ثابت [illegible] ہے کہ یہ قصداً عمل میں لایا گیا تھا اور سولا کی حکمت عملی کا نتیجہ تھا۔ متعدد وجوہ [illegible] جن کے سبب سے سولا کا اس خدمت کو ناپسند کرنا ممکن ہے مثلاً [illegible] تکمیل کے لیے وہ اس قدر محنت شاقہ اٹھا رہا تھا اسے کوئی متلون مزاج سنسر [illegible] دن میں برباد کرسکتا تھا یا اسی خدمت کے ذریعے سے کسی جمہوری تحریک کے سلسلے میں سینٹ کی ہیئت ترکیبی میں بڑے بڑے تغیرات ہو سکتے تھے۔ زمانۂ گذشتہ میں انقلاب پسند سنسر ہوتے تھے اور زمانۂ آئندہ میں بھی ہو سکتے تھے اس لیے سولا نے سینٹ کی خالی جائدادوں کے پُر کرنے اور ٹھیکوں کے دینے کے لیے دوسرے انتظامات کردیئے۔ ایک ہا شہریوں کا رجسٹر مرتب کرنا جو سنسروں کے متعلق تھا۔ ہمیں اس امر کا متعلق علم نہیں کہ اس نے اس کام کے لیے کوئی دوسرا انتظام کیا یا اس پر بالکل توجہ نہیں کی البتہ ہمارا

۵۱ مامسین اسٹائس ریجنٹ سوم ۳۶۲ ۸ لینگ دوم ۱۴۱-۳-۲۴۳-
۵۲ سسرو دوم ان ویریس یکم ۱۳۰ سوم ۱۸
۵۳ مامسین اسٹائس ریجنٹ دوم ۳۲۵-

باب۳

خیال[۱] ہے کہ وہ جدید شہریوں کا قبائل اور سنتوریوں میں داخل ہونا ناپسند کرتا تھا اور اس میں جس قدر رکاوٹیں پیدا ہوسکیں ان کو اپنی رائے میں نفع مند خیال کرتا تھا۔ ۸۶ ق م میں جن سنسروں کو فریق میرین نے مقرر کیا تھا اس کے بعد ۷۰ ق م تک ان عہدہ داروں کا تقرر نہیں ہوا اور اس خدمت کا تازہ کرنا بھی سولا کے قائم کردہ دستور کی تخریب کی ایک نشانی تھی[۲]۔ سولا خدمات ٹری بیونی یا سنسری کو تخفیف میں نہ لایا بلکہ مقدم الذکر کے اقتدارات کو اس نے سلب کر لیا اور دوسرے سے کوئی خدمت متعلق نہ رکھی۔ کونسلوں کے اضافے سے بھی غالباً سہولت ہو گئی ہوگی کیونکہ جمہوریہ کے زمانے میں عام رجحان یہ تھا کہ عاجلانہ انصرام کار کے لیئے جس قدر عہدہ داروں کی ضرورت تھی اس سے تعداد موجود ہمیشہ کم رہا کرتی۔ سولا کی حکمت عملی سے تین نتائج وقت واحد میں مرتب ہوئے یعنی ماتحت حکام کی ایک کافی تعداد کا مہیا ہو جانا، سینٹ کی خالی شدہ جائدادوں کے پُر کرنے کا ایک مستقل طریقہ قائم ہو جانا اور خدمت سنسری کا موقوف ہو جانا مگر سنسری کے متعلق سولا کی کامیابی دیرپا ثابت نہ ہوئی[۳]۔

عدالتوں کی اصلاح

(۹۲۳) اب ہم سولا کے عظیم ترین کارنامے کا ذکر کریں گے جو اس کے کارہائے نمایاں میں سب سے زیادہ دیرپا ثابت ہوا یعنی عدالتوں کی تنظیم جدید اور اصلاح جس کی وجہ سے ایک معین ضابطۂ فوجداری قائم ہوگیا اور جو حقیقی قانون فوجداری کے وجود میں آنے کا باعث ہوا۔ اس مضمون کو اس موقع پر نہایت اختصار کے ساتھ بیان کریں گے اور غلط فہمی کے رفع کرنے کے لیئے اولاً الفاظ تلافی و سزا کے حقیقی مفہوم کو مفصل بیان کریں گے۔ تلافی سے مقصود یہ ہے کہ شخص ضرر رسیدہ کے نقصان کی تلافی کی جائے۔ سزا وہ فعل ہے جو قوم اپنی حفاظت کے لیئے کرتی ہے۔ انتقام کا شائبہ دونوں میں موجود ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ خاطی آئندہ ضرر رسانی سے باز آئے کیونکہ تلافی میں نیز ابتدائی میں علاوہ ادائی رقم یا اشیاء کے انتقام

---

[۱] کیمبرج بندیش جنتوس سٹینن کریگ صفحات ۳۲۸-۳۲۹ -

[۲] سسر ڈیوینا ٹیوائن کاسی لیئیم ۸ -

[۳] دیکھو احکام دوازدہ (ہشتم ۲) اور دیڈ زور کا کمشبر -

باب ۴

شامل ہونا بھی ممکن ہے یعنی اگر زید بکر کی ٹانگ توڑ دے۔ تو بکر کو بھی روا جاًا اور قانوناً حق تھا کہ زید کی ٹانگ توڑ دے۔ سماعت مقدمہ میں کسی حاکم کی شرکت خواہ معاوضہ یا سزا زیر بحث ہو تو قوم کے متمدن ہونے کی نشانی ہے۔ مگر دونوں صورتوں میں ضابطۂ روما کے مطابق اس کے فرائض جدا جدا نہیں۔ زید اگر بکر کے خلاف کوئی دعویٰ پیش کرے تو حاکم یا تو اُس دعوے کی سماعت اور تصفیے کا مجاز ہوتا یا امور تنقیح قائم کر کے عدالت جوری میں تصفیے کے لیے پیش کر دیتا جس کا فیصلہ قطعی ہوتا یہ طرز عمل روما میں ابتدا ہی میں قائم ہو گیا تھا۔ لیکن اگر کسی شخص سے ایسا فعل سرزد ہوا ہے جس کی پاداش میں حاکم سماعت کنندہ کی رائے میں اس کو سزا ملنی چاہیئے تو وہ اس سزا کا تعین کر کے سزا دلانے کی کارروائی کرتا مگر مدعی علیہ کو یہ حق حاصل تھا کہ مجلس عامہ میں مرافعہ کرے۔ اس طرز عمل سے حاکم کا اس خاص معاملے میں سلطنت کا نمائندہ ہونے سے انکار لازم آتا ہے۔ طرز کارروائی خواہ کچھ ہی ہو مگر مجلس عامہ کا طرز عمل عدالتی فیصلوں اور وضع قوانین میں یکساں تھا یعنی یہ مجلس صرف اثبات یا نفی میں رائے دیتی اور امور فیصلہ طلب صرف یہ تھے کہ حاکم نے کیا کارروائی کی اور مدعی علیہ کی جواب دہی کیا ہے۔ معاوضے کے دعاوی میں حاکم صرف تنقیحات قانونی زیر بحث کا تعین قطعی کر دیتا اور جوری کو صرف یہ فیصلہ کرنا ہوتا کہ شہادت پیش کردہ کے لحاظ سے یہ تنقیحات مدعی کے موافق ہیں یا مدعی علیہ کے۔ سزا کے مقدمات میں مجلس عامہ کو مدعی علیہ کے جرم کی نوعیت اور اس سے زیادہ جرم مذکور کے اس سے سرزد ہونے کے لحاظ سے فیصلہ کرنا ہوتا۔ مگر اس نوبت پر پہنچ کر متعدد اخلاقی اثرات اپنا رنگ دکھلاتے۔ فرض کرو کہ مدعی علیہ پر الزام ثابت ہے اور حاکم نے جو سزا تجویز کی ہے اس جرم کے لحاظ سے سخت نہیں ہے جو اس سے سرزد ہوا ہے مگر ممکن ہے کہ قوم اس کو رحم مصالح ملکی، گذشتہ خدمات کی شکر گزاری یا دوسری وجوہ سے بری کر دے۔ اس فیصلے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مجسٹریٹ نے جو سزا تجویز کی وہ نہایت سخت تھی مگر تاہم اس کا فیصلہ منسوخ ضرور ہو جاتا تھا۔ مجلس عامہ میں سماعت مقدمات کا طریقہ بھدا بے ہنگم ضرور تھا مگر اخلاقی اثرات کا لحاظ کرنے سے قانون فوجداری کا اصل اصول اس میں موجود تھا۔

مستقل عدالتوں کا قیام

(۴۲۹) میں سنے کئی مرتبہ خاص عدالتی کمیشنوں

باب

ذکونسٹیٹیوٹی ایکسٹرا آرڈینیری[۵۱] کے تقرر کا ذکر کیا ہے۔ روایات میں ان عدالتوں کا رواج
کی ابتدائی تاریخ میں بھی ذکر آیا۔ ان روایات کی صحت میں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں
ہے کیونکہ اکثر مقدمات ایسے پیش ہوتے ہوں گے جن میں تحقیقات کے کارگر ہونے کے لیے
ضروری تھا کہ یہ مقدمات ایک مختصر جماعت کے سپرد ہوں جو عاجلانہ اور اگر ضرورت
ہو اخفاء کے ساتھ کارروائی کر سکے۔ یہ بھی اغلب ہے کہ ان عدالتوں کے فیصلوں
کا مرافعہ نہ ہو سکتا۔ ابتداءً ان عدالتوں کے ارکین کا تقرر سینیٹ کی سفارش پر مجلس عامہ
سے ہوتا مگر رفتہ رفتہ سینیٹ کو مثل دیگر امور کے ان تقررات میں بھی آزادی عمل
حاصل ہو گئی۔ یہ عدالت یا تو چند ارکین پر مشتمل ہوتی جن کے نام حکمنامۂ تقرر میں
درج ہوتے یا ایک یا ایک سے زیادہ حکام پر (مثلاً ایک یا دونوں کانسل) جو چند
قابل اشخاص کو بطور مشیر (کانسیلیم) اپنا شریک کر لیتے۔ بجائے ان ہنگامی عدالتوں
کے مستقل عدالتوں کا قیام روما میں صوبجات کے اثر سے ہوا۔ صوبہ داروں
کے حرص وطمع کی وجہ سے جو بغاوتیں ہوتی تھیں ان کے فرو کرنے میں زر کثیر صرف
ہوتا تھا اس لیئے ان کے استحصال بالجبر کو روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ہم
بیان کر چکے ہیں[۵۲] کہ صوبہ ہسپانیہ کے باشندوں کی شکایات کو دفع کرنے کی ۱۷۱ء
میں کوشش کی گئی تھی جو بے سود رہی مگر اس مقدمے میں دیوانی نالش کے ذریعے
سے معاوضہ حاصل کرنے کا دعویٰ تھا اور سزا کا مسئلہ درپیش نہ تھا۔ ہم یہ بھی بیان
کر چکے ہیں کہ یہ نقائص جاری رہے اور ۱۴۹ء میں ایپی ٹنڈے کے مقدمات
کے تصفیے کے لیئے ایک مستقل کمیشن مقرر کیا گیا۔ اس عدالت میں بھی صرف معاوضے
کا دعویٰ ہوتا اور یہ عدالت دراصل ایک عدالت دیوانی تھی جس میں ایسے مقدمات
پیش ہوتے جن کا تعلق صوبجات مفتوحہ سے تھا۔ مگر ضابطے میں جو تغیر ہوا نہایت
اہم تھا۔ یہ عدالت دراصل ایک جوری تھی جس کا صدر ایک پریٹر ہوتا جو انھیں
کے ساتھ اجلاس کرتا اور ان کے تصفیے کا اعلان کرتا لیکن یہ فیصلہ رائے دینے والی

[۵۱] گرینج کی کتاب "سسرو کے زمانے کا ضابطۂ قانونی" میں اس مضمون پر مفصل بحث ہے
[۵۲] دیکھو فقرات ۵۵، و ۳۹، مافوق۔

باب ۴۷

جوری کا فیصلہ ہوتا نہ کہ حاکم کا اپنے مشیروں کی رائے پر اور اس فیصلے کا مرافعہ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد مجلس عامہ دخل دہانی کے حق سے دست کش ہو گئی۔ یہ امر بھی واضح نہیں ہے کہ اس زمانے میں مجلس عامہ کو دخل دہانی کا حق تھا بھی یا نہیں کیونکہ ابھی تک سزا کا مسئلہ درپیش نہ تھا اور معمولی عدالتہائے دیوانی[1] کے فیصلوں کا مرافعہ نہ ہو سکتا تھا۔ سماعت مقدمہ کی ابتدائی کارروائی میں پریٹر کے خلاف یا اسکے کسی ہم رتبہ یا اعلیٰ حاکم سے دخل دہانی (انٹرکیسو) کی درخواست کی جا سکتی تھی مگر اس موقع پر یہ زیادہ قابل لحاظ نہیں۔ قانون ایکیلیا ریپٹنڈ ارم (۱۲۲ ق م) کے نفاذ سے ضابطہ مروجہ میں بیّن اصلاح ہوئی جس کے ذریعے سے قدیم ضابطے سے بعض امور خارج کر دیئے گئے، ملزم سے جو رقم وصول کی جاتی تھی اس رقم کی المضاعف کر دی گئی جو اس نے ناجائز طریقے پر وصول کی تھی اور افسر خزانہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ رقم واجب الادا کی ادائی کے لیئے ضمانت داخل کرائے۔ یہی افسر اس امر کا بھی ذمہ دار تھا کہ مدعیوں کو رقم معاوضہ دلوائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اب صرف معاوضے کا مسئلہ نہ تھا۔ اصل رقم کا المضاعف ادا کرنے سے سزا کا بھی شائبہ موجود ہو گیا ہے اور سلطنت خود اب رقم کو وصول کرنے لگی ہے۔ ۱۱۱ء کے قانون سر ویلیا سے اس ضابطے میں مزید تغیرات ہوئے جس کی رو سے نہ صرف صوبہ دار کے خلاف کارروائی ہو سکتی تھی بلکہ ان اشخاص کے خلاف بھی جنکے قبضے میں رشوت کی رقم کا کوئی حصہ ہونا ثابت ہو۔ سولا نے جب اپنی عظیم الشان اصلاحات کا سلسلہ شروع کیا تو یہی قانون نافذ تھا۔

جرائم اور سزا

(۹۲۵) استحصال بالجبر کے انسداد کے لیئے جو قوانین نافذ کیئے گئے تھے اور جن سے باشندگان صوبجات کے حقوق کی حفاظت مقصود تھی ان میں بھی اب بجائے معاوضے کے سزا کا شائبہ پیدا ہوتا جاتا تھا یعنی اب بجائے مضرت یا حق تلفی (ٹارٹ) کے لوگوں میں جرائم کا تصور پیدا ہونے لگا تھا اور مدعی یا دعویدار کے پیروکار وجود میں آنے لگے۔ لیکن مستقل عدالتوں میں یہ ضروری نہ تھا کہ پیروکار خود حاکم ہو بلکہ اثبات جرم کے لیئے

---

[1] مام سین اسٹائس ریخٹ سوم ۳۵۳ -

باب

ہر کوئی شہری عدالت میں آسکتا تھا جو کسی خاص وجہ سے ممنوع نہ ہو مجلس عامہ میں زمانہ قدیم میں جو مقدمات ہوتے تھے۔ ان کے طرز کارروائی سے یہ طریقہ بالکل جداگانہ ہے چونکہ پہلی مستقل عدالت مفتوح اقوام کی حفاظت کے لیئے قائم کی گئی تھی جو کسی رومن مربی کے ذریعے سے اپنا استغاثہ پیش کرنے پر مجبور تھے اس لیئے یہ طریقہ رائج ہو گیا ہوگا اور پیروکاری کا اختیار دوسروں کو بھی دیا گیا ہوگا۔ لیکن یہ طرز عمل اس زمانے یعنی سنہ ۱۴۹ ق م کی جمہوری تحریکوں کے بالکل ہم آہنگ ہے اور ایسی مستقل عدالتوں کے قیام سے جن کے ہر دو فریق رومن ہوں شہریوں کو پیروکاری کا حق دیا جانا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ علاوہ ان عدالتوں کے جو استحصال بالجبر کے مقدمات کی سماعت کے لیئے قائم کی گئی تھیں دوسری مستقل عدالتوں کے وجود کی شہادت ناکافی ہے سنہ ۱۴۲ ق م میں ایک عدالت کے وجود کا پتہ چلتا ہے جو فوجداری مقدمات[51] کی سماعت کرتی تھی مگر اس کے مستقل ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ سنہ ۱۱۶ کے کسی انتخاب[52] میں میریئس رشوت دہانی کے الزام میں ماخوذ ہوا تھا اور آرا کے مساوی ہونے سے بری ہو گیا مگر اس سے تشفی نہیں ہوتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکیلر مٹس[53] نے غداری کے مقدمات کی سماعت اور سزا کا انتظام کیا تھا مگر اس سے بھی کسی مستقل عدالت کے قیام کا ثبوت نہیں ملتا۔ اگر کوئی صحیح نتیجہ مستنبط ہو سکتا ہے تو یہ ہے کہ بجائے ضرر یا حق تلفی کے اہل روما میں جرائم مستلزم سزا کا تصور پیدا ہو چلا تھا اور یہ امور ایسے تھے جن پر سلطنت خود متوجہ ہوا اور جوریوں کے ذریعے سے ان کا انصرام کر لیئے۔ بہر صورت یہ اغلب ہے گو یقین نہیں کہ سولا کی اصلاحات سے قبل استحصال بالجبر کی عدالت کے علاوہ دوسری مستقل عدالت یا عدالتیں بھی تھیں[54] گو

---

[51] سسرو ڈی فینی بس دوم ۵۴ -

[52] پلوٹارک میریس ۵-۱۵ فقرہ ۳ ۵-۷ مافوق -

[53] دیکھو فقرہ ۸۱۵ مافوق -

[54] مامسین اسٹرافریخٹ صفحات ۱۷۴ و ۱۱۵ میں کہتا ہے کہ مقدمات قتل کے لیئے ایک مستقل عدالت سنہ ۱۴۲ میں قائم ہو گئی تھی۔

ترتیب قوانین

(۹۲۶) سولا نے قوانین فوجداری کا کوئی مکمل ضابطہ نافذ نہیں کیا بلکہ متعدد قوانین "کارنیلی" جاری کیے جن میں سے ہر ایک کے ذریعے سے ایک مستقل عدالت چند مخصوص جرائم کی سماعت کے لیے قائم کی گئی اور جن اشخاص پر جرم ثابت ہو جائے ان کے لیے سزائیں معین ہوئیں۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عدالتیں سات تھیں اور اور انھیں کو بلحاظ سہولت مختلف جرائم کی سماعت کا اختیار دیا گیا تھا جس سے ایک مقصد تو یہ رہا ہوگا کہ کسی ایک عدالت پر کام کا بار زیادہ نہ پڑے مگر بظاہر یہ بھی کوشش کی گئی تھی کہ ایک ہی قسم کے جرائم ایک ہی عدالت سے متعلق کیے جائیں۔ جرائم کی تقسیم اور مسودات کے تیار کرنے میں سولا نے جو خود بھی اس کام میں ماہر تھا روما کے مشہور مقننین سے ضرور مدد لی ہوگی۔ مسٹر وُڈ[1] اور اِلپینؔ نے قوانین مذکورہ میں سے ایک کے چند فقرے نقل کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جرم کی تعریف اس عملی طریقے سے کی گئی تھی جو روما میں رائج تھا مثلاً جس شخص نے ایسا کیا ہے یا آئندہ کرے وغیرہ۔ اس طریقے پر کئی جرائم کی عملی تعریفات کو ایک ہی قانون میں شامل کرنا ممکن تھا اور مقصود یہ تھا کہ اس امر کی توضیح کر دی جائے کہ کون کون جرائم کس عدالت سے متعلق ہیں نہ یہ کہ ہر جرم کی جامع و مانع تعریف بیان کی جائے۔ یہ امر بھی ممکن تھا کہ ایک ہی جرم متعدد پہلوؤں سے دیکھا جائے اور بظاہر ایک سے زیادہ قوانین کی رو سے قابل مواخذہ ہو۔ امور سیاسی کے متعلق جو قوانین تھے ان میں اس اشتباہ کا پیدا ہونا بہت ممکن تھا۔ مثلاً ایپی ٹنڈے (استحصال بالجبر) اور پیکولاٹس (خیانت) یا وِس (سلطنت کے خلاف ہتھیار اٹھانا) اور میجسٹاس (غداری) میں اس قدر قربت ہے کہ تصفیہ کرنے میں دقت ہوتی ہوگی کہ کس قانون کے تحت میں چالان کیا جائے۔ ایسے اشتباہات صرف قانون فوجداری کی ترقی سے رفع ہو سکتے تھے جو قوانین کارنیلی کے نفاذ سے ممکن ہو گئی تھی۔ زمانۂ حال کے لیے صرف اس قدر کافی تھا کہ پیروکار کو اس قانون کا نام ظاہر کرنا ہوتا تھا جس رو سے وہ مقدمہ پیش کرتا تھا۔

[1] مسٹر پیرو کلو اینٹیو ۱۴۸-۱۵۱۔ اڈائجسٹ ۸-۴۸۔ ۸ برونس صفحہ ۸۵۔

باب ۱۲
سولا کی عدالتیں

(۹۴۷) قوانین کارنیلی کی رو سے جو عدالتیں قائم ہوئیں حسب ذیل تھیں:

(۱) کوئیسٹیو ریپی ٹنڈارم (عدالت استحصال بالجبر) یہ قانون گلاکیا کے قانون سرویلیا سے ماخوذ تھا اور دونوں میں فرق بہت کم تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قانون کی رو سے جو رقم بطور تعزیر استحصال بالجبر کی سزا میں واپس لی جاتی بجائے اصل کے دگنے کے ڈھائی گنا کر دی گئی مگر یہ روایت مشتبہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ جس مقام پر اس کا ذکر آیا ہے اس میں لفاظی زیادہ ہے اور اسی وجہ سے یہ روایت بھی مشتبہ ہے کہ ملزمین کو قانون کی حفاظت سے خارج کرا دیا گیا۔ سسرو ان دونوں روایات کا راوی ہے اور اگر اس کے بیان کو صحیح خیال کیا جائے تو دونوں روایتیں قابل تسلیم ہیں اور یہ اغلب بھی ہے کیونکہ یہ کہیں مذکور نہیں ہے کہ سزا یابی سے کوئی شخص خدمات قومی سے ممنوع نہیں[1] قرار دیا جاتا تھا جسے اصطلاحاً ان فےمیا (ذلت) کہتے تھے۔

(۲) عدالت خیانت (کوئیسٹیو پیکولاٹس) سلطنت کی املاک یا رقوم کی خیانت کا عرصے سے جرائم میں شمار تھا۔ مگر اس قسم کے مقدمات کے لیے ایک مستقل عدالت کا وجود بوجہ عدم شہادت تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۱۴ ق م میں[2] اس عدالت کا ذکر آیا ہے جس کا قیام سولا سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اس جرم کی اقل سزا غالباً یہ رہی ہوگی کہ ملزم اس رقم کی بھرپائی کر دے۔ جو وہ اپنے تصرف میں لایا ہے مگر اس امر کو تسلیم کر لینا ذرا دشوار ہے کہ جن اشخاص کو یہ سزا ملتی تھی وہ ان فےمیا (ذلت) کے مستوجب تھے یا نہیں۔

استحصال بالجبر کے مقدمات کی طرح ان مقدمات میں بھی اثبات جرم کے بعد تشخیص جرمانہ کی کارروائی اسی جوری کے سامنے ہوتی جو بقول گرینج اکثر اوقات

---

[1] مام سین کا خیال ہے کہ یہ سزا بھی قانون سرویلیا میں شامل تھی مگر کسی مورخ کا حوالہ نہیں دیتا۔

[2] سسرو پرو کلوانیئو ۱۲۱ - دوم ان ویریس سوم ۸۳ -

باب ۴۷

سزا کو کم کر دیا کرتی تھی؛

(۳) کوئیسٹیو میجسٹاٹس (عدالت غداری) غداری کے وسیع تصور پر اس سے قبل بحث ہو چکی ہے[1] سولا نے اس جرم کی تعریف کی وسعت کو غالباً کم نہ کیا ہوگا بلکہ زیادہ جامع کر دیا ہوگا۔ ہر سیاسی فعل جس پر نکتہ چینی ہو سکتی ہو اس الزام کے ضمن میں آ سکتا تھا اور یقیناً اس کی سزا یہ تھی کہ ملزم قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جائے جسے اصطلاحاً آگ اور پانی کا بند کر دیا جانا کہتے تھے؛

(۴) کوئیسٹیو امبیٹو (عہدوں کے لیے ناجائز کوششوں کے انسداد کی عدالت) ہم ان مختلف مساعی کا ذکر کر چکے ہیں جو اس قسم کی ناجائز کوششوں کے انسداد کے لیے کی گئی تھیں اور جمہوریہ کے آخری زمانے میں یہ ناجائز کوششیں آراء کی خرید و فروخت اور راہ دہندوں کی دعوتوں تک محدود تھیں جن پر رشوت دہانی کا لفظ حاوی ہو سکتا ہے۔ مگر اس قسم کی عدالت کا قیام سولا کی طرف خفیف شہادت پر منسوب کیا جاتا ہے۔ رشوت دہانی کے متعلق قانون کارنیلی کا صرف ایک[2] جگہ ذکر آیا ہے اور اگر یہ قانون سولا ہی کا ہے اور کسی دوسرے کارنیلیس کا نہیں ہے تو اس کی رو سے سزا صرف یہ تھی کہ ملزم دس سال کے لیے خدمات سے ممنوع کر دیا جائے؛

(۵) کوئیسٹیو انٹر سکاریوس (عدالت انسداد قاتلاں) جو سولا کے قانون ڈی سکاری اِٹ وینی فکس (قانون قاتلاں و زہر دہندگان) کی رو سے قائم ہوئی اس عدالت سے جرائم قتل زہر خورانی آتش زنی متعلق تھے اور اگر کوئی رکن سینیٹ کسی عدالتی تحقیقات میں رشوت ستانی کا مرتکب ہو تو اسکے مقدمے کی سماعت بھی اسی عدالت میں ہوتی اس قانون کے تحت میں سزا انتہائی دیجاتی یعنی ملزم قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جاتا۔ سزائے موت صرف کسی عزیز قریبی کے قتل کے لیے دی جاتی تھی؛

---

[1] دیکھو فقرات ۸/۱۵، ۸/۱۸، ۸/۲۳، ۸/۱ سبق۔ امیانس مارسیلینس شہنشاہ جولین کی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے قوانین کارنیلی ڈی میجسٹاس حوالہ دیتا ہے دیکھو وگینر کا حاشیہ۔

[2] اس کا راوی اسکولیاسٹ ساکن بوبیو ہے جس کو اُدریلی نے اُدنو ماشٹیکن سوم ۷/۳ میں نقل کیا گیا۔ مامسین بھی اسٹرافریخٹ جلد سوم صفحہ ۸۶۷ میں اس کو سولا سے منسوب کرتا ہے۔

[3] گرینج ۵۰۵۔ ۵۰۱۔ مامسین اسٹرافریخٹ صفحہ ۶۱۵۔

باشبہ

اس قانون کی رو سے نہ صرف فعل مجرمانہ بلکہ نیت بھی قابل سزا تھی اور شرکا و معاونین بھی اصل ملزمین کے مساوی خیال کیئے گئے تھے۔ یہ قانون کارنیلی قانون فوجداری کی بنا ہے اور مابعد کے قوانین کی بھی جو عہد شہنشاہی میں نافذ ہوئے جسٹینین کے مجموعۂ قوانین میں بھی اس قانون کا متعدد مقامات پر حوالہ دیا گیا ہے ؛

(۶) کوئسٹیو ڈی فالسس (عدالت دغا) جس قانون[۵۱] کی رو سے یہ عدالت قائم ہوئی اس کو ٹیسٹا منٹاریا (ر نومار یا (متعلق بہ وصیت نامہ جات وزر نقد) کہا جاتا ہے جو مقدمات اس عدالت سے متعلق تھے ان میں جعل سازی سکہ قلب بنانا اور دیگر اقسام کے فریب شامل تھے۔ سولا کے اس قانون میں بھی سزا غالباً یہی رہی[۵۲] ہوگی کہ ملزم قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جاتا۔ اگر سزا یہ نہیں تھی تو انتہائی ذلت (انفیمیا) سے کم نہ رہی ہوگی ؛

(۷) کوئسٹیو اینی یوری[۵۳] رم (عدالت انسداد ضرر رسانی) اس کے حالات بہت کم معلوم ہیں اور غالباً حملہ و زد و کوب، ازالہ حیثیت عرفی، عزت ریزی وغیرہ کے مقدمات[۵۴] اس عدالت میں پیش ہوتے ہوں گے جن میں ایسی سزا کی ضرورت ہو جو رقمی معاوضے کے علاوہ ہو جو کسی عدالت دیوانی سے مل سکتا۔ سزا کی نوعیت کا بھی ہمیں علم نہیں ؛

پریٹروں کے سررشتے

(۹۴۸) ان عدالتوں کی کارروائی کے تفصیلی حالات بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔ ان قوانین کے نفاذ کی اہمیت صرف یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے ایک باقاعدہ نظام قائم ہو گیا جس کو آئندہ چل کر تکمیل تک پہنچانا آسان تھا۔ تکمیل کی تدبیر یہ ہو سکتی تھی کہ آیا جو جرائم منضبط نہیں ہوئے تھے ان کو موجودہ قوانین سے کسی کے تحت میں شامل کر دیا جاتا یا جدید قوانین کی رو سے مزید عدالتیں قائم کی جاتیں۔

---

[۵۱] اسٹرا فرنجٹ صفحہ ۶۶۹ ۔

[۵۲] گیرینج صفحہ ۵۰۷ ۔

[۵۳] اینی یوریا کی تعریف کے لیئے دیکھو فقرہ ۶۷۶ ۔ مترجم

[۵۴] ان جرائم کو وِس پبلیکا یعنی بلوے کے مماثل نہ خیال کرنا چاہیئے۔ دیکھو مامسین صفحہ ۷۸۵ ۔

باب ۶

جوریوں کی ہیئت ترکیبی اور عدالتوں کی صدارت کے لیے جو انتظامات کیے گئے اُن سے سولا کے بنا کردہ دستور میں اس نظام عدالتی کی حیثیت واضح ہوتی ہے۔ آٹھ پریٹروں میں سے (۱) دو ہمیشہ دیوانی مقدمات کی سماعت کرتے اور باقی چھ عدالت ہائے جوری میں چھ مقدمات کی سماعت کر سکتے تھے۔ مگر ہر عدالت میں جو مقدمات دوران سال میں پیش ہوتے ان کی تعداد غیر معین تھی اس لیے مقدمات کے لیے زائد صدر نشینوں کی ضرورت تھی جن کی تعداد معین نہ ہو سکتی تھی اسی وجہ سے ایک مقدمے کا صدر کوئی پریٹر ہوتا اور دوسرے کا کوئی جوڈکیس کوسیٹیونس یعنی وہ حاکم عدالت جو کسی مقدمے کی صدارت کے لیے منتخب کیا گیا ہو۔ اہل جوری سینٹ کے ان اراکین سے منتخب کیے جاتے تھے جو غیر حاضر یا کسی خدمت پر مامور نہ تھے۔ ہر مقدمے کے لیے جوری کی تعداد مختلف ہوتی جس کا تعین غالباً خاص قواعد کی رو سے ہوتا۔ جوری کا انتخاب دو طرح سے ہوتا یعنی قرعہ ڈالا جاتا مگر اس کے ساتھ ہی فریقین کو اختیار تھا کہ اس طرح سے جن اہل جوری کا انتخاب ہو ان میں سے بعض کو تسلیم نہ کریں۔ جوری کا فیصلہ غلبہ آرا سے ہوتا اور سزا یابی کے لیے پورے غلبۂ آرا کی ضرورت تھی۔ رائے تین طریقوں سے دی جاتی یعنی اہل جوری کہتے کہ مدعی علیہ "مجرم ہے" یا مجرم نہیں ہے" یا مقدمہ ثابت نہیں ہے۔ رائے خفیہ طور پر دی جاتی۔ ہر ایک اہل جوری کو کاغذ کے پرچے دے دیے جاتے جن پر وہ اپنی رائے لکھ دیتے یہ امر قابل ذکر ہے کہ سولا نے کم از کم (۲) بعض مقدمات میں ملزمین کو اس امر پر اصرار کرنے کا اختیار دیا کہ آرا علانیہ ظاہر کی جائیں اور رائے دینے کے سلسلے کا تعین قرعہ اندازی سے اس کے بعد ہوتا۔ اس حق کی رو سے ایسے اشخاص جنھوں نے رائے دہندوں کو رشوت دی تھی۔ یہ معلوم ہو کر سکتے تھے ان کا روپیہ ٹھکانے لگا یا نہیں۔ مگر یہ طریقہ جلد متروک ہو گیا اور ۷۰ ق م میں اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

---

(۱) پریٹر اربانس اور پریٹر پیرگرنس۔ اول الذکر شہریان روما کے مقدمات طے کرتا اور دوسرا ان مقدمات کو جو شہریان روما اور غیر ملکیوں کے مابین ہوتے۔

(۲) سسرو پیرو کلوانیٹو ۵۵۔۵۔۷۵۔

باب ۱۲ دہم

(۹۲۹) جرم وس پبلیکا (سلطنت کے خلاف ہتھیار اٹھانا) کا ذکر اس موقع پر ناگزیر ہے گو اس کے متعلق کوئی قانون سولا سے منسوب نہیں کیا گیا ہے۔ گزشتہ چالیس سال میں سیاسی مناقشات میں مختلف فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف اسلحہ استعمال کیئے تھے اور اب یہ ایک معمولی بات ہو رہی تھی۔ اس کے انسداد کے لیئے قانون پلاٹیا ڈی وی[1] سولا کے عہد کے بعد ہی نافذ ہوا مگر اسکے نفاذ کی صحیح تاریخ مشکوک ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سنہ ۸۹ ق م میں نافذ ہوا[2] یعنی جنگ اطالیہ کے دوران میں اور بعض لوگ کہتے ہیں سنہ ۷۸ ق م میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کا تعلق اس ابتری سے ہے جو سولا کے انتقال کے بعد پیدا ہوئی مگر اس مسئلے کا قابل اطمینان تصفیہ سخت دشوار معلوم ہوتا ہے اور سولا کا اس پر نظر ڈالنا مشتبہ ہے۔ ممکن ہے کہ اسنے قانون غداری کا انفاذ اس کے لیئے بھی کافی خیال کیا ہو۔ قانون پلاٹیا کی رو سے پی سولا پر سنہ ۶۲ میں اور پی سیٹیس پر اور ایم کائیلیس پر سنہ ۵۶ میں مقدمات چلائے گئے تھے اور سسرو نے ان سب لوگوں کی طرف سے جوابدہی کی تھی۔ اگر یہ قانون درحقیقت سنہ ۷۸ میں نافذ ہوا تو اس کو سولا کے قوانین کا ایک ضمیمہ خیال کرنا چاہیے۔ پلوٹارک بیان کرتا ہے کہ سولا نے زنا کے لیے بھی ایک قانون بلا لحاظ ذاتی افعال کے جاری کیا۔ اس کے قانون قتل میں ایک دفعہ تھی جس کی رو سے اگر کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرے تو اس کے شوہر کو اختیار تھا کہ اس مرد کو قتل کر دے اور اس کا یہ فعل جائز قرار دیا گیا تھا۔ مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ پلوٹارک کا منشاء اسی قانون سے ہے یا کسی علیحدہ قانون سے۔ اسراف کے انسداد کے لیئے بھی اس نے کوئی قانون وضع کیا تھا مگر اس سعی بے سود کا زیادہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جو اس کے ذاتی اخلاق

[1] دیکھو ریڈ دیباچہ سسرو پیرو سولا ۲۵-۲۷ گرینج صفحات ۴۲۴ و ۴۳۱-اوریلی اونوماسٹیکن سوم ۲۳۳-۲۳۴-

[2] تاریخ آخر الذکر زیادہ قابل وثوق ہے۔ مامسین لطائف تحقیق صفحہ ۶۵ میں کہتا ہے کہ کیٹلس (کانسل سنہ ۷۸)، اس کا محرک تھا مگر بحیثیت پروکانسل سنہ ۷۸ میں اس کو پیش نہ کر سکتا تھا اسلیئے قانون کسی ٹربیون کے نام سے مشہور ہوا جس نے بجائے اسکے تحریک پیش کی دیکھو سسرو پرو کائیلیوس ۷۰-

و عادات کے بالکل خلاف تھی۔[1]

مشرقی مشکلات

پامپے اور سولا

(۹۳۰) سولا روما کے دستور کی تنظیم و ترمیم میں مصروف تھا مگر اس اثناء میں مشرق میں جدید مشکلات پیدا ہوگئیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ۸۴ ق م میں اس نے مورینا کو فمبریا کے دو لیجنوں کے ساتھ ایشیا میں چھوڑ دیا تھا۔ غالباً اس افسر کو سولا نے بر خاستِ جولی سے باز رہنے کی ہدایت کی ہوگی کیونکہ اس نے اطالیہ کے معاملات میں ہمہ تن متوجہ ہونے کے لیے متھرا ڈاٹیس سے صلح کر لی تھی مگر مورینا فتح و ظفر کے خواب دیکھ رہا تھا اور اس نے متھرا ڈاٹیس سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے اسباب پیدا کر لیے۔ متھرا ڈاٹیس نے ان ممالک میں جو بحیرۂ اسود کے شمال و مشرق میں تھے اپنا اقتدار دوبارہ قائم کر دیا تھا اور اس غرض سے اس نے عظیم الشان بیڑے تیار کر لیے تھے مورینا ان تیاریوں سے کھٹک گیا۔ اسی اثناء میں آرکیلاس جو متھرا ڈاٹیس کا معتمد علیہ وزیر تھا اپنے آقا کی نظروں سے گر کر فرار ہو گیا اور مورینا کے پاس جا کر پناہ لی۔ مورینا کو اس نے یہ مشورہ دیا کہ بلا کسی انتظار کے جنگ کا سلسلہ شروع کر دے۔ مورینا نے کاپاڈوشیا پر حملہ کر کے خوب لوٹ مار کی متھرا ڈاٹیس نے اس کا مقابلہ نہیں کیا بلکہ سولا اور سینٹ کی خدمت میں اپنے سفیر بھیجے اور اس بلا وجہ یورش کی شکایت کی۔ روما سے ایک کمشنر مورینا کے پاس اس حکم کے ساتھ بھیجا گیا کہ متھرا ڈاٹیس سے تعارض نہ کرے مگر اس نے اس حکم کی کچھ پروانہ کی اور کاپاڈوشیا میں عیاشی میں موسم سرما بسر کر کے ۸۲ ق م کے موسم گرما میں پونٹس کے ملک پر حملہ کر دیا متھرا ڈاٹیس اب اس کے مقابلے پر پہنچ گیا اور اس کو سخت ہزیمت دی شکست خوردہ رومن فوج فریجیا میں سخت مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد پہنچی اور متھرا ڈاٹیس کا اثر پھر قائم ہو گیا سولا اب ملک اطالیہ کا مالک تھا۔ اسے خود تو اپنے مشاغل سے فرصت نہیں تھی مگر وہ شہنشاہی کی ذمہ داریوں کو سمجھ سکتا تھا اور ان کا بوجھ اٹھا سکتا تھا۔ اس لیے اس نے ایک دوسرا کمشنر جسے پورے اقتدارات تھے روانہ کیا۔ مورینا نے احکام کی خلاف ورزی

[1] پلوٹارک سولا ۵ ۔ ۳ گیلیئس دوم ۲۴ ۔ ۱۱ ماکروبیئس سوم ۱۷ ۔ ۲ لینگ تاریخ روما سوم ۱۶۶ ۔ امانیئس مارکیلی نس ۱۶ ۔ ۱۸۵ ۔

۸۲ ق م

مناسب نہ خیال کی اور روما کو واپس چلا آیا متھراڈاٹیس سے صلح ہو گئی جس کی رو سے کاپاڈوشیا میں اس کی سرحدوں کو وسیع کر دیا گیا۔ مورینا نے بے حیائی سے جشن فتح منانے کی خواہش کی اور سولا نے مصروفیت اور بے پروائی کی وجہ سے اجازت دے دی۔ مورینا نے بھی یہ جشن ۸۱ ق م میں منایا یعنی جس سال میں کہ سولا نے اپنی فتوحات کا جشن منایا تھا۔ پاپیے کی کارگزاری زیادہ قابل لحاظ تھی۔ اس نے صوبہ افریقہ پر بہت جلد قبضہ کر کے نومیڈیا میں ایک جدید بادشاہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی فوج کو اپنے ساتھ لانے اور اہل نومیڈیا پر فتح حاصل کرنے کا جشن منانے کی درخواست کی۔ پاپیے طبقہ ایکوائٹ میں سے تھا اور اس کی عمر صرف ۲۴ سال کی تھی مگر نظائر سابقہ کے لحاظ سے جشن فتحمندی کے لیئے ضروری تھا کہ فاتح کم از کم پریٹر یا کانسل رہ چکا ہو۔ سولا نے اسی نظیر کو پیش کیا مگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اور پاپیے کے درمیان بے لطفی ہو اسلیئے وہ ایک چال چل گیا۔ ۸۰ ق م میں کانسل ہوتے ہی اس نے ایک باضابطہ تحریک پیش کی کہ پاپیے کی درخواست بطور خاص منظور کی جائے مگر درپردہ اس نے ایک فرماں بردار ٹری بیوں کو اشارہ کر دیا کہ اس تحریک کے نفاذ کو روک دے۔ اس کے بعد اس نے نوجوان سپہ سالار کو حکم دیا کہ سوائے ایک لیجن کے اپنی تمام افواج کو منتشر کر دے اور اپنے جانشین کے پہنچنے تک یوٹیکا میں مقیم رہے۔ پاپیے کو اس سے سخت رنج ہوا اور اس کے سپاہی بگڑ کھڑے ہوئے اور اندیشہ پیدا ہو گیا کہ بغاوت ہو جائے گی اور سولا کو بقول خود بڑھاپے میں لڑکوں سے لڑنا ہوگا۔ مگر پاپیے معاملے کو اس قدر طول دینا نہ چاہتا تھا اور سولا بھی اپنی ضد سے باز آگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس خود پسند نڈر نوجوان نے سولا سے کہا کہ انسان طلوع ہونے والے آفتاب کی پرستش کرتے ہیں نہ کہ غروب ہونے والے کی۔ سولا نے اسکا صرف یہ جواب دیا کہ اچھا اسے جشن منانے دو" ایک زمانہ تھا کہ پاپیے نے سولا کے حکم سے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی مگر اس میں خود پسندی اس قدر تھی کہ اس نے سولا کی بھی پروا نہ کی اور اپنی فتح کا جشن ۱۲ مارچ کو منایا مگر یہ فتح اہل نومیڈیا پر نہ تھی بلکہ سولا اور نظائر سابقہ پر تھی۔

روشیکیس کا مقدمہ

(۹۳۱) ۷۹ ق م میں جس میں سولا ڈکٹیٹر بھی تھا اور کانسل بھی بہمہ وجوہ سکون کا زمانہ تھا۔ صرف مغرب میں مطلع سیاسی پر ایک ذرا سا ابر تھا۔ سرٹوریس

مغربی ہسپانیہ میں پہنچ گیا تھا اور ساحل لوسی ٹانیا (پرتگال) نے اس کی سرکردگی میں بغاوت کردی تھی جس کا ذکر ہم آیندہ کریں گے۔ سولا کا شریک عہدہ میٹی لس اس بغاوت کو فرو کرنے کے لیے روانہ کیا گیا۔ سولا اس زمانے میں مذہبی معاملات اور تعمیرات عامہ کی طرف زیادہ متوجہ تھا جس میں کیپی ٹول کے مندر کی ترمیم بھی شامل تھی۔ جدید عدالتوں میں سینٹ کی جوریوں کے ساتھ کام بھی شروع ہوگیا۔ عدالت مقدمات قتل میں پہلا مقدمہ جو پیش ہوا معاصرین کے لیے نہایت دلچسپ تھا اور سسرو نے مدعاعلیہم کی طرف سے جو تقریر کی وہ اب تک محفوظ ہے۔ قصہ یہ ہے کہ جنوبی امبریا کے شہر امیریا میں ایک مالدار اور باعزت شخص مسمے سیکسٹس روسکیس سولا کے شرکا میں سے تھا وہ اس کی فوج میں بھی داخل تھا۔ شومی قسمت سے وہ روما اس زمانے میں آیا جب کہ وہاں قتل کا بازار گرم تھا۔ ایک روز شب کو اس نے اپنے ایک دوست کے یہاں کھانا کھایا مگر واپسی میں کسی نے راستے میں اسے قتل کردیا۔ سسرو کا بیان ہے کہ قاتل خاندان روسکس کے چند دیگر افراد تھے جو اس کے عزیز اور امیریا کے باشندے تھے۔ مقتول سے ان لوگوں سے عداوت تھی اور وہ اس کی جائداد کی تاک میں تھے۔ مگر جائداد کا وارث مقتول کا بیٹا ہوتا اسلیئے اس رکاوٹ کو بھی رفع کرنے کا انھوں نے قصد کیا اور سولا کے باا قتدار آزاد شدہ غلام کرائی سوگونس سے امداد کے خواستگار ہوئے جس نے اس کے حسب خواہش مقتول روسکیس کا نام قابل قتل اشخاص کی فہرست میں داخل کرایا۔ ایسے اشخاص کی جائداد بھی ضبط کرلی جاتی تھی جب مقتول کی جائداد کا نیلام ہوا تو کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ کرائی سوگونس کے مقابلے میں قیمت بڑھائے نیلام اسی کے نام ختم ہوا اور سسرو کا بیان ہے کہ اس نے اصل قیمت کا ۱/۲۵۰ حصہ دیا۔ تینوں بدمعاشوں نے مال غنیمت آپس میں تقسیم کرلیا گو کرائی سوگونس کو بڑا حصہ ملا۔ دونوں روسکی بطور اس کے کارندوں کے امیریا گئے اور جائداد پر قبضہ کرکے مقتول کے بیٹے نوجوان سیکسٹس روسکیس کو اس کے آبائی گھر سے نکال دیا۔ امیریا کے سربرآوردہ اشخاص اس کارروائی سے گھبرا اٹھے اور بلدیہ کا ایک وفد سولا کی خدمت میں اس کی تلافی کی درخواست کرنے کے لیے گیا جو اس وقت وولاٹیرے کے محاصرے میں مصروف تھا مگر کرائی سوگونس کی چالوں سے ان کو شرف باریابی نہ ہوا۔ لیکن جب خانہ جنگی کے بعد امن وامان کا زمانہ

آیا تو تینوں غاصبوں کو خدشہ ہوا کہ کہیں مقتول کا بیٹا دادرسی کی کوشش نہ کرے اسلیئے اس کا کام تمام کرنے کا انھوں نے قصد کر لیا۔ وہ غریب بھاگ کر روما چلا گیا اور ایک نیک نہاد خاتون کے مکان میں پناہ لی جو اس کے باپ کی دوست تھی مگر یہاں اُس کا رہنا غاصبوں کے لیئے اور بھی خطرناک تھا۔ اس لیئے اس کو تباہ کرنے کے لیئے انھوں نے اس پر اپنے باپ کے قتل کا الزام لگایا۔ انھیں خیال تھا کہ سینٹ کی جوری جو سولا کی طرفدار تھیں ان کے موافق ہوں گی اور کوئی قابل وکیل کرائی سوگونس کے خوف سے روسکیس کی طرف سے جوابدہی کرنے کی جرأت نہ کرے گا کیونکہ کرائی سوگونس کا پشت پناہ اس کا آقا (سولا) تھا۔[1]

اوسکیس کا مقدمہ

(۹۳۲) دور سابق کے قابل وکلا مثلاً کراسس اور انٹیونیس وغیرہ گزشتہ چند سال میں یا تو اپنی موت سے مر گئے تھے یا قتل ہو گئے تھے اور روما کا سربرآوردہ وکیل اب کونٹس ہارٹینسیس تھا۔ آرپنیم کے ایک نوجوان وکیل مارکس ٹولیس سسرو نے[2] حال ہی میں ایک دیوانی مقدمے میں اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت کی تھی اور اب روسکیس کا وکیل بنکر جس کی حمایت سے جملہ وکلا پہلوتہی کرتے تھے ہارٹینسیس کی ہمسری کا دعویدار ہوا۔ اس مقدمے کی جوابدہی میں سسرو نے اپنی انتہائی قابلیت صرف کر دی۔ اپنی تقریر میں اس نے دو باتوں پر بالخصوص زور دیا یعنی ایک تو اس نے سولا اور کرائی سوگونس کے افعال کو ایک دوسرے سے جدا قرار دیا اور دوسرے اس نفرت کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جو جملہ اہل روما اور خصوصاً اراکین سینٹ کو کرائی سوگونس سے تھی۔ ڈکٹیٹر (سولا) کے متعلق سسرو نے بیان کیا کہ قتل عام اور دیگر مظالم کا اس کی ذات سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ اس کے سفاک ماتحتوں کا جو اس کی نیک دلی سے نفع اُٹھاتے تھے اور جن کے افعال پر وہ ملک کے تمام اطراف واکناف میں نگرانی نہ رکھ سکتا تھا۔ سولا اس ہجو ملیح کو خوب سمجھتا تھا مگر سسرو کے قول کو رد بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ اگر رد کرتا تو

---

[1] سسرو دبر روسکیس ۶۔ ۲۱۔

[2] سسرو پر دکو نکلیو شنہ ق م گیلیس پانز دہم ۲۸۔

اسے قبول کرنا پڑتا کہ مظالم مذکور کا بانی خود وہی تھا۔ اس زمانے میں اس کی عین خواہش تھی کہ افکار
اور پریشانیوں سے نجات ملے اس لیے گرائی سوگونس کی تذلیل کی اس کو زیادہ پروا
نہ تھی بلکہ ممکن ہے کہ وہ خوش بھی ہوا ہو۔ سسرو نے اس کے خیالات کا صحیح اندازہ کر کے
اس کے منظور نظر ملازم کو نہایت جرأت کے ساتھ مطعون کیا۔ خاندان ریوسیس کے
دونوں افراد کو اس نے اپنے عزیز کا قاتل قرار دیا اور اس سازش کے حالات بہ تفصیل
بیان کیے گئے جس کی وجہ سے نوجوان روسکیس پر پدر کشی کا الزام لگایا گیا تھا جوری سے
اس نے التجا کی کہ میرے موکل کو صرف اس لیے سزا دینا سخت ناانصافی ہوگا کہ تینوں
ملزمین اس جائداد سے متمتع ہوں جو انھوں نے ناجائز طریقے سے حاصل کی ہے۔ اگر
یہی مقصد ہے تو کیا اسی لیے روما کے امرانے اپنا خون بہا کے دوبارہ اقتدار حاصل کیا ہے؟
سسرو کو اس مقدمے میں کامیابی ہوئی اور نوجوان روسکیس بری ہوگیا مگر اس کے باپ
کی جائداد کی واپسی کے لیے کوئی کارروائی کرنا لاحاصل تھا۔ اس مقدمے میں کامیاب
ہونے سے سسرو کا سکہ بیٹھ گیا[1] زمانہ حال کے جو اشخاص اس دور کی تاریخ کا مطالعہ کریں
ان کے لیے سسرو کی اس مشہور تقریر کا بغور پڑھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس سے
اس زمانے کے حالات اور خیالات کا پتہ لگتا ہے۔ اس مقدمے سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا
ہے کہ عدالتہائے فوجداری میں شہادت کا بہت کم لحاظ رکھا جاتا تھا[2][3]

سولا کی علیحدگی اور موت

(۹۳۳) سنہ کے اختتام پر سولا کی دوسری کانسلی کی میعاد بھی ختم ہوگئی
اور دوبارہ منتخب ہونے سے اس نے انکار کر دیا۔ ۹۷۶ سنہ کے کانسلوں نے جیسے ہی اپنی
خدمت کا جائزہ لیا اس نے ایک جلسۂ عام منعقد کرایا جس میں خدمت ڈکٹیٹری سے
مستعفی ہونے کا اس نے اعلان کیا اور اپنے نقیبوں کو بھی برخاست کر کے ایک معمولی شہری
کی حیثیت سے اپنے مکان واپس گیا۔ راستے میں ایک مسخرے نے اس پر پھبتیاں بھی کسیں
مگر اس نے مذاق میں ٹال دیا۔ واقعہ یہ تھا کہ اس نے بہ خیال خود اپنا کام ختم کر دیا تھا اور چونکہ

---

[1] سسرو بروٹس ۳۱۲ دوم ان ویریس یکم۔ ۲۷- ۷۹ تا
[2] اس کی وجہ یہ نہیں کہ شہادت کی اہمیت کا احساس نہ تھا (دیکھو سسرو -
[3] دیکھو کہ تھی لین سوم ۸- ۳- ۵ -

اب اسے کسی طرف سے خطرہ نہ تھا اس لیے اپنی زندگی کے باقی ایام عیش و عشرت میں بسر کرنا چاہتا تھا کیمپے نیا میں اس کا ایک علاقہ کیومائی اور پٹیولی کے قریب تھا جو اس نے اپنے آخری ایام بسر کرنے کے لیے منتخب کیا اور وہاں اپنے کمینے مصاحبین کے ساتھ چلا گیا مگر اس عیاشی میں بھی کچھ نہ کچھ کام وہ کرتا رہا بے اعتدالیوں کی وجہ سے اسے ایک نفرت انگیز عارضہ ہو گیا تھا جس کے باقاعدہ علاج کی ضرورت تھی اور اپنے انتقال سے دو روز قبل تک اپنی سوانح عمری لکھتا رہا[1]۔ اس کا انجام بھی اس کے حالات زندگی کے ہم آہنگ تھا۔ قصبۂ پٹیولی میں جو اسکے علاقے کے قریب تھا کچھ باہمی نزاعات تھیں۔ غالباً وہاں کے باشندوں نے سولا سے نزاعات مذکورہ کے فیصلے کی درخواست کی یا اس نے بطور خود اس کام کو اپنے سر لیا۔ اس واقعے سے سولا کی انتہائی خود اعتمادی کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ یہ واقعہ ۷۸ق م کا ہے جب کہ روما میں رجعت پسندی کے خلاف تحریک پیدا ہو رہی تھی۔ اس سال کے کانسلوں میں سے ایک یعنی ایمیلیس لیپڈس نے یہ خدمت سولا کی مرضی کے خلاف ہردلعزیز پامپے کی امداد سے حاصل کی تھی اور علانیہ سولا کے قائم کردہ دستور کے زیر و زبر کر دینے کا قصد کر رہا تھا اور اس کا شریک عہدہ لوٹیٹیس کیٹیلس بمشکل اس کو روکے ہوئے تھا۔ مگر سولا اپنی دھن سے کیا باز آنے والا تھا۔ اپنی موت سے دس روز قبل اس نے پٹیولی کے لیئے ایک جدید دستور کا مسودہ تیار کیا۔ اسی اثنا میں اسے معلوم ہوا کہ وہاں کا حاکم اعلیٰ گیپٹول کے سندر کا چندہ دینے میں اس خیال سے لیت و لعل کر رہا ہے کہ اگر سولا مر جائے تو رقم کی ادائی سے بآسانی گریز ہو سکتا ہے۔ سولا نے فوراً اس شخص کو بلایا اور اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اس کا گلا گھونٹ دیں مگر فرطِ غضب سے اس کی ایک شریان ٹوٹ گئی اور دوسرے روز وہ مر گیا[2]۔

تجہیز و تکفین

(۹۳۴) سولا سلطنت روما کا بے تاج بادشاہ تھا اس لیے محل تعجب نہیں اگر اس کے شرکا نے اس کا جنازہ دھوم دھام سے نکالنے کی خواہش کی۔

[1] یہ سوانح عمری اس نے لیوکلس کے نام کے ساتھ معنون کی تھی دیکھو پلوٹارک لیوکلس یکم۔
[2] ویلیریس میکسیمس نہم ۳-۸ پلوٹارک سولا ۳۷-۴-

ایک جماعت نے جس کا سرغنہ لیپیڈس تھا اس تحریک کی مخالفت کی مگر پامپی اس بارے میں اس سے متفق نہ ہوا کیونکہ اسے خوب معلوم تھا کہ سولا کے شرکا کی جماعت زبردست ہے اور اپنا رسوخ جتانے کے لیے سولا کے سپاہیوں سے بھی جو تعلق اسے تھا اس کا اظہار کیا۔ جنازہ جس دھوم سے نکلا اس کے تفصیلی حالات موجود ہیں۔ سولا کے نبرد آزما سپاہی جوق جوق جنازے میں شریک ہونے کے لیے پہنچ گئے اور ان کی وجہ سے مرکزومہ کو اظہار غم کرنا پڑا۔ سولا کی لاش ایک قیمتی چیتے پر مریخ کے میدان میں جلائی گئی۔ اس واقعے کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہوئی ہیں۔ سولا کے قبیلۂ کارنیلی میں ہمیشہ لاشیں دفن کی جاتی تھیں اس لیے اس کے جلائے جانے کے متعلق معاصرین اور مصنفین مابعد کے بہت سے قیاسات پیش کیے ہیں جن سے کوئی معقول[1] نتیجہ نکالنا بے سود ہے۔ اس کے وصیت نامے سے اس کی مردم شناسی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس وصیت میں پامپی کا کوئی ذکر نہیں جس سے روما کے رسم و رواج[2] کے مطابق اس کی سخت سبکی ہوئی۔ وصیت نامے میں سولا کے دوسرے دوستوں کا ذکر موجود تھا اور لیوکلس کو اس نے اپنے خردسال بیٹے کا ولی مقرر کیا۔ یہ لیوکلس وہی ہے جس نے ممالک مشرق میں سخت دقتوں کا مقابلہ کر کے سولا کے لیے ایک بیڑا تیار کیا تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وصیت کنندہ کو پامپی کی خود پسندی[3] سے اندیشہ تھا اس لیے اس نے ایک پختہ کار آدمی کو اپنے بیٹے کا ولی مقرر کیا۔

سولا کی کامیابی اور ناکامی

(۹۳۵) دنیا میں شاید ہی کوئی آدمی ایسا گزرا ہوگا جو سولا کی طرح اپنے ارادوں میں پکا، ہر حالت میں مطمئن سخت دل اور اولوالعزم رہا ہو۔ لیت و لعل کو وہ محض حماقت اور رحم کو ایک شئے لایعنی خیال کرتا تھا اس لیے جس قدر رکاوٹیں اس کے راستے میں تھیں سب کو اس نے رفع کر دیا۔ اس نے مطلق العنان حکومت کے اقتدارات قیام امن کے بہانے سے حاصل کر لیے اور پھر ان سے سبکدوش ہو گیا حالانکہ سلطنت میں طوائف الملوکی پھیل رہی تھی۔ اطالیہ میں اس کے بعد ہر طرف خانہ ویرانی کا سامان

---

[1] سسر ڈی لیگی لبس دوم ۵۶ سے ۵۷ پلینی تاریخ ہفتم ۱۸۷ ایکی نیانس ۴۳۔

[2] دیکھو میہ ڈکا حاشیہ سسر و فلپک دوم ۴۰ پر۔

[3] سولا اور پامپی سسر و فلپک پنجم ۴۳-۴۴

تھا اور اضطراب کے آثار تھے اور جو نقائص پیدا ہونے کو تھے وہ جڑ پکڑ چکے تھے۔ اس کی
قوت کے قبل ہی سلطنت کی عمارت کے منہدم ہونے کے آثار نمایاں تھے امرائے سینٹ
کے برسر اقتدار ہو جانے سے اس عہد کی سیاسی مشکلات کی عقدہ کشائی نہ ہو سکتی تھی۔
ٹیسی ٹس کا بیان ہے کہ زمانۂ سابق کی طرح اب یہ ممکن نہ تھا کہ حکمراں جماعت حب وطن
اور اپنے وقار کا پاس رکھ کر یک جہتی کے ساتھ امور سلطنت کا انصرام کر لے کیونکہ
اب رقیب قوتوں کے مقابلے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی جو باہمی اتفاق کا باعث
ہوتی ہے اور اس زمانے میں امرا کی جماعت کے اخلاق و عادات غیر ممالک کے
مال غنیمت سے بہرہ مند ہونے سے بگڑے بھی نہیں تھے۔ یہ صحیح ہے کہ سولا کے
زمانے میں جمہوریہ روما میں کوئی فلاح بغیر زور کو کام میں لانے کے نہیں ہو سکتی تھی
اگر فلاح قومی کے لیے زور سے زیادہ برتر کسی چیز کی ضرورت تھی اور سولا نے جس
طریقے سے اپنی قوت کو استعمال کیا اس سے سلطنت کو کوئی فلاح نہیں ہوا سلطنت روما
کا انحطاط ابھی اس درجے کو نہیں پہنچا تھا کہ اہل روما کسی حاکم مطلق کے سامنے بلا چون و چرا
سر تسلیم خم کرتے اور سولا تنگ نظر ہونے اور ہمدردی نہ رکھنے کی وجہ سے اعلیٰ مرتبت
کے حکام مطلق العنان کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ عیاشی کی وجہ سے صرف ۶۰ سال
کی عمر میں وہ بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس قسم کا آدمی روما کے مشکل سیاسی مسائل کی عقدہ کشائی
سے معذور تھا اور ان کے تصفیے کے لیے ایک ایسے شخص کے انتظار کی ضرورت تھی
جس کی شخصیت زبردست ہو جس کے خیالات میں وسعت ہو اور جو دردِ دل رکھتا ہو
یعنی سولا کا بالکل برعکس ہو کیونکہ مقصود آگے بڑھنا ہے نہ کہ پیچھے ہٹنا حقیقی حاکم کو نہ تو
رجعت کی طرف قدم بڑھانا چاہیے نہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونا چاہیے
بلکہ اس کو اس بار عظیم کو اپنے کندھوں پر تا دم مرگ اٹھانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

تمت

صحت نامۂ جمہوریہ روما جلد سوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۶	۲۴	٠	کوشش کرنا گویا انقلاب
		٠	کا پہلا زینہ تھا
۱۹	۲۱	کہ کس قسم	کہ کسی قسم
۲۵	۲	خارج کرائے	خارج کردئے
″	۱۹	مقیم رہنے	مقیم رہتے
۲۶	۱	مضاد	مفاد
″	۲۲	گراکیٹولیس	نگراکیٹولیس
″	۲۳	۔ اگراکس نے	۔ گراکس نے
۲۹	۱	آیار	آیا۔
۳۱	۹	۔جوریوں	۔ جوریوں
″	۱۷	آحضرکار	آخرکار
۳۷	۹	اقتداد	اقتدار
۴۳	۱۱	صوبۂ نبگال	صوبۂ گال
۴۹	۴	مسیٹی لیس	میٹی لیس
″	۷	″	″
۵۰	۱۲	لوجہ	بوجہ
″	۲۴	کلیشن زرعی	کمیشن زرعی
۵۵	۱۲	کی لششش	کی کوشش
۶۲	۱۸	منطالطے	مغالطے
۶۴	۱۹	اور جیسے آبادی	اور جیسے جیسے آبادی
۶۵	۱۴	بیع وشرے	بیع وشراء
۶۶	۲	جنکے سلطنت	جنکے لئے سلطنت
۶۷	۹	دوبارۂ	دربارۂ
۷۰	۱۳	قانون غلہ عمل	قانون غلہ کو عمل
۷۷	حاشیہ ۲	آدولیس	آرولیس
۷۸	۷	سیرو	سیرد
۸۹	۷	انکاکردیا	انکارکردیا
۹۰	۱۳	ناپیدا	ناپید
۹۲	۶	یاندر	یانڈر
″	۲۵	مارے دیتے ہیں	مارے جاتے ہیں
۹۶	۱۳	عوم	قوم
″	۲۰	ملاوہ کے	علاوہ کے
۹۷	۲	مثارکتوں	مشارکتوں
″	۲۱	پرکلینز	پیرکلینز
۹۸	۱۹	دریبی ٹنڈسے	(ریبی ٹنڈسے)
۹۹	حاشیہ ۱	استرحاں	استرخاں
۱۰۰	۳	گویا	اس طور
″	۱۹	(سینات) کی	(سینات) کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۰۲	۱۱	تیقین	تیقن	۱۲۹	۵	تھے مع لاطینی	تھے یا لاطینی
۱۰۳	حاشیہ ۲ سطر ۲	سے یر	مے بَر	۱۳۰	۱۲	بہ حالت	یہ حالت[1]
۱۰۴	۲	قبل بھی ہی لیا تھا	قبل ہی ہی کیا تھا	〃	۱۳	میٹی نس	میٹی لس
〃	۲۰	وقت سے	دقت سے	〃	۱۵	ایماندار[1]	ایماندار[2]
۱۰۵	۱۵	غلفا	حلفا	۱۳۲	۱	تدبیر ہے	تدبیر سے
۱۰۸	۱۶	جنگون کا[3]	جنگوں کا[4]	〃	۴	مزکز	مرکز
۱۰۹	حاشیہ نمبر ۱ سطر ۱	ولییس ۱۱-۸	دینس ۱۱-۸	۱۳۵	۲۰	نے توانے کا عزم	نے توڑنے کا عزم
〃	〃 ۲	ٹ ۱۱- ڈاتوں	۱۱- ڈاٹوں	۱۳۸	۱	نعدہ وہ	بعد وہ
۱۱۱	۸	کے حرے سے	کے سرے سے	۱۳۹	حاشیہ سطر ۱	ڈی آفس	ڈی آفس
۱۱۳	۹	طبقے کے ساتھ	طبقے کا ساتھ	۱۴۲	۴	طبیعس	طبیعتیں
۱۱۴	۷	ناگفتہ حالت	ناگفتہ بہ حالت	۱۴۳	۱	مگر یہ لحاظ	مگر بہ لحاظ
۱۲۳	حاشیہ ۱	کونسل	کانسل	〃	۴	نیومیڈیا سے کو کیا	نیومیڈیا سے
۱۲۵	۱۷	الینس	ال.بی.نیس	۱۴۶	۱۸	سرٹالے	سرٹاکے
〃	۱۹	سیوا دلدگو، لومتسا،	مے سی دا ولد گولوسا	〃	۱۹	دومعبر	دو معتبر
				۱۴۷	۲۵	- نونج	کوچ
۱۲۶	۲۰	وعدہ کرتا	وعدہ بھی کرتا	۱۵۴	۳	(تیغیات)	(سینات)
۱۲۸	۱۲	کم قیمت حصہ	کم ہمت حصہ	۱۵۵	۲۱	سز انجام	سرانجام
〃	حاشیہ ۱	پراجاتا ہے	پڑجاتا ہے	۱۵۹	۱۶	رکھتی ہوئی پوری	رکھتی ہوا ونسے پوری
〃	حاشیہ سطر ۱	انتمابات کیا	انتخابات کب	۱۶۱	۶	(۷۹)	(۷۹۰)
〃	〃	ہوکے ہونگے	ہوے ہونگے	۱۶۵	حاشیہ نمبر ۲ سطر ۲	ڈومی ٹمیس سے کہا گر	ڈومی ٹیس سے کہا
۰	۰	کانسل صوبجات	کانسلی صوبجات	۱۷۲	۱۱	غلاموی	غلامی
〃	حاشیہ نمبر ۲ سطر ۲	مسرو برلش	مسرو بروٹش	۱۷۹	حاشیہ سطر ۱	- آخر	- اور آخر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۸۱	حاشیہ ۲ سطر ۱	یون دیرس	ان دیرلیس
۱۸۳	۷	ایک کچھ عرصہ سے	کچھ عرصہ سے
۱۸۵	۱۱	جزیرا سے	جزیرے سے
۱۸۹	حاشیہ ۱ سطر ۲	۱۸ – ۵ – ۱	۱۲ – ۵ – ۱
۱۹۳	۱۱	کی پہلی	کی یہ پہلی
۱۹۶	۶	ہیمیر	میر
۱۹۸	۱۳	کانسل تھا کیٹلس	کیا نسل تھا
۲۱۰	۲	نینوٹینس	این ٹوئیس
۲۱۴	حاشیہ ۲	ششم ۱۰۳	ششم ۳-۱
〃	〃 سطر ۲	۵۲	۵۳
۲۱۶	۱۸	زیر تذکرمیں	زیر تذکرہ میں
۲۱۷	۸	نید میڈ	نیو میڈیا
〃	۱۰	نواب	تواب
〃	۱۳	گو چالبازی بھی تھا	گو چالباز بھی تھا
۲۱۸	۱	احکام دبجالاؤ	احکام کو بجالاؤ
۲۲۱	۱	کیوں طالوی	کیوں اطالوی
۲۲۵	۲۲	وکیل نہ تھے	وکیل تھے
۲۲۷	۲۴	کرکے	کرنے
۲۳۰	حاشیہ ۱ سطر ۱	ڈایوں کمسیلیس	ڈائول کمپیس
۲۳۱	۱۶	× × ×	ور طبقہ لیجسلیٹو میں سے کثیر التعداد اراکین ... نہ مل سکے جنکی عدالتوں میں ضرورت تھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۳۲	بقیہ حاشیہ سطر ۱	کیلئے	کئے گئے
۲۳۳	۱۴	مخالفت تھا	مخالف تھا
۲۳۴	۱۰۹	قانون عدالت	(۱) قانون عدالت
۲۴۹	۷	اہل کار لے لیس سے نا	اہل کار نے لیسی سے نا
〃	۲۱	تقین کرنا	تعین کرنا
〃	حاشیہ ۱۹ سطر	سینیا	سی سے نا
۲۵۰	〃 حاشیہ ۳ سطر ۱	اشٹرخاں	استراخاں
۲۵۴	۵	ہولی	ہوئی
۲۵۷	۱۴	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۰
〃	۲۴	سنہ ۵۹ء قم	سنہ ۵۹ قم
۲۵۹	۱۴	اڈلیس ور پاپیس	ایڈیلیس اور پامیبیس
۲۶۰	۱ و ۲	لئے وہ وہ اس قدر	لئے وہ اس قدر
〃	۵	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۰
〃	۶	سنہ ۹۱ و ۹۰ء	سنہ ۹۱ و ۹۰
۲۶۱	حاشیہ سطر ۱	۷۳ سے -	۷۲ -
۲۶۲	۱۸	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۰
〃	۲۳	کیگیٹوں	لیگیٹوں
۲۶۴	۳	پابیس	پاپیس
〃	۱۶	پالیس	پاپیس
〃	حاشیہ ۱ سطر ۱	نقرہ	فقرہ
〃	۲۱	سانیموں	ساینوں
〃	حاشیہ ۲ سطر ۱	یکم ۴۴	یکم ۴۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۶۶	۱۶	دھوکھا	دھوکا
۲۶۷	۴	پیکنم	پیکینیم
۲۶۸	۴	سنہ ۹۰-۸۹ع	سنہ ۹۰-۹۱ ۸۹
〃	۱۶	سنہ ۹۰ع	سنہ ۹۰
〃	۱۷	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
۲۶۹	۳	اہل آیٹر دریا	اہل ایڈر دریا
〃	حاشیہ سطر	نہنگ کا رخ بدلتا ہے	جنگ کا رخ بدلتا ہے
〃	۱۷	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
〃	۱۹	آیٹر دریا	ایڈر دریا
۲۷۱	۲۰	پیکیڈیم	پیکینیم
۲۷۲	۱	سنہ ۸۸ع	سنہ ۸۸
۲۷۳	۱۳	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
〃	حاشیہ سطر ۲	لیوڑی	لیوی
۲۷۵	۱۴	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
〃	〃	لین صفحات	کین صفحات
۲۷۶	۶	لیوکانی	لیوکانیہ
〃	حاشیہ سطر	ابین	اسپین
۲۷۷	۱۷	ضلع لے	ضلع کے
۲۸۶	۱	سنہ ۸۹ یا ۸۸ع	سنہ ۸۹ یا ۸۸
〃	۲	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
〃	۴	(۱) یکوائٹ	(۱) ایکوائٹ
〃	۱۳	روفنس	روفس
۲۸۶	۱۸	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
۲۸۷	۴	سنہ ۸۹ع	سنہ ۸۹
۲۸۸	۲	تولا کے	لولا کے
〃	۱۸	مخالفت	مخالفت
۲۸۹	۱۹	اسوقت سولا	اسوقت لولا
۳۰۰	۲۲	بخت مخالفت	سخت مخالفت
۳۰۱	۲	آکیٹولیس	آکیٹویس
〃	۶	خاتمہ تہیں	خاتمہ نہیں
۳۰۶	۲۱	رخ بھی ہے	رخ یہی ہے -
〃	حاشیہ سطر ۱	جہارم ۱۲۳	جہارم ۳ تا ۱۴
〃	〃	میں جو	میں جو کچھ
۳۰۷	۱۲	سنہ ۸۷ع	سنہ ۸۷
〃	۱۳	ختم ہورہے گا	ختم ہو رہا ہوگا
۳۰۸	۱۵	بیچارلی اسکیوولا کو	بیچارلی اسکیوولا کو
〃	حاشیہ سطر ۱	نیوڑا	نیورا
۳۰۹	حاشیہ سطر ۲	پیرو لنگے	پیرو لیگے
〃	〃 سطر ۴	آرر سلیس پنجم	آرو سیس پنجم
۳۱۰	〃 سطر ۱	بردس	برولسٹ
〃	〃	ویلیربس	ویلیرلیس
۳۱۱	۳	سنہ ۸۶-۸۵ع قم	سنہ ۸۶-۸۵ قدم
〃	حاشیہ سطر ۱	سنہ ۸۶-۸۵ع	سنہ ۸۶-۸۵
۳۱۲	۱۴	سپاہی	سپاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۱۳	۳	سنہ ۸۶ ع	سنہ ۸۶
۳۱۴	حاشیہ ۱ سطر ۵	لیکی ٹیانس	لیکی نیانس
//	//	۲۷	۳۷
//	۷	سنہ ۹۲ ع	سنہ ۹۲
۳۱۵	۱۳	ثالت	ثالث
//	۱۴	تھینیا	بتھینیا
۳۱۷	۲۳	سنہ ۸۹ ع	سنہ ۸۹
۳۱۸	۱۰	بائی زین ٹیم	بائی زین ٹیم لہ
۳۱۹	۲	سنہ ۸۹ ع	سنہ ۸۹
//	۱۰	اطالوی	اطالی
۳۲۱	۱۵	پاسنٹس	پانٹس
//	۲۰	سنہ ۸۸ ع	سنہ ۸۸
//	۲۱	سنہ ۸۷ ع	سنہ ۸۷
۳۲۲	حاشیہ ۱ سطر ۱	سسر دلاں	سسر دان
//	//	جنجگو	جنگجو
۳۲۳	حاشیہ ۱ سطر ۲	پہودیوں	یہودیوں
//	۱۸	سنہ ۸۷،۸۶ ع	سنہ ۸۷ — ۸۶
۳۳۳	۸	(۳) مس ہزار	بیس ہزار
۳۳۴	۵	ورثے	ورثاء
۳۳۶	۱	اتیھنزاوش	اتیھنز کی روش
//	۱۹	سنہ ۸۵ ع	سنہ ۸۵
۳۳۷	۲	سنہ ۸۶ ع	سنہ ۸۶
۳۳۸	حاشیہ ۱ سطر ۵	سیلیسٹ	سیلسٹ
//	حاشیہ ۱ سطر ۶	الجھائو	الجھاؤ
//	//	سیلیسٹ	سیلسٹ
۳۳۹	۹	کارکو	کاربو
۳۴۳	۶	میرین	میرین
//	حاشیہ ۱ سطر ۹	فرلیق میرین کا کی بے خبری	فرلیق میرین کی بے خبری
۳۴۴	۲۳	سرٹورلس	سرٹوریس
۳۴۵	۴	//	//
۳۴۸	۵	سلسلے کوہی	سلسلۂ کوہی
۳۵۰	۲۵	پیرنیسٹی	پیری نیسٹی
۳۵۲	۵	کیتھی کینس	کیتھی گیلنس
۳۵۳	۱۷	مطلق النسان	مطلق العنان
۳۵۴	حاشیہ ۱ سطر ۱	ایبین	ایبیین
۳۵۵	۲	آخری کے زمانے میں	آخری زمانے میں
//	۱۴	کری گئی ہے	کردی گئی ہے
۳۵۷	۲۰	کرتے لگے	کرنے لگے
۳۵۸	۱۷	بخت	سخت
۳۵۹	۱	خانہ خگیوں	خانہ جنگیوں
۳۶۰	۱۷	آب اپنے	اب اپنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۶۱	۱۵	پیرلیس	میرلیس
//	//	باآثرمتوسلین	باآثرمتوسلین
۳۶۵	۱۲	ایم ابلیلیس	ایم اکیلیس
۳۶۶	۴	بھا ئی تھا	بھائی تھا
//	۱۵	سینزز	سیزز
۳۶۷	۸	ہے گہ	ہے کہ
۳۶۹	۳	یہ تدبیر کہ کی	یہ تدبیر کی
۳۷۲	۱	جس کوروسے	جس کی رو سے
۳۷۴	۲۴	میرلس	میرلیس
//	حاشیہ سطر ۱	نیسیلس لکارس	نیسیلس لکارناسس
۳۸۰	۲	عرصے سے تک	عرصے تک
//	۲۵	(۷۹)	۷۹—
۳۸۱	//	(نومبر ۶۸۲ء)	(نومبر ۸۲ء)
۳۸۵	حاشیہ ذی سطر ۹	بربادیی	بربادی
۳۸۷	۳	مقام پر بیان	مقام ۵۲ پر بیان
۳۸۸	۲۴	اضافہ کیا کوحق	اضافہ کیا یہ حق
۳۸۹	۳	ستمال	شمال
۳۹۰	۶	علاوہ	علاوہ
//	۱۳	تدبیر	تدابیر
//	حاشیہ ۲ سطر ۱	کانسے	کانسے
۳۹۱	۳۰	متطلق	مطلق
//	۳۱	اتبسہ	البتہ
//	حاشیہ ۲ سطر ۲	ڈیوبنیا	ڈوٹونیا
۳۹۴	سطر ۱	اگرینج	اگرینیخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۹۴	حاشیہ سطر ۱	بجث ہے	بحث ہے
//	۱۷	ایپی ٹنڈرے	ریپی ٹنڈرے
۳۹۵	۲۳	نھے۔	تھے۔
//	//	اشبات جرم	اثبات جرم
۳۹۶	۱۷	ہوا اور	ہوا ور
//	حاشیہ سطر ۱	فرنجیٹ	فریجیٹ
۳۹۷	۱۷	ایپی ٹنڈرے	ریپی ٹنڈرے
//	//	یہگولاس	یگولاٹس
۳۹۸	۳	کوسیٹیوریپی	کوسیٹیوریپی
		تنڈارم	ٹنڈارم
//	۱۹	ان فمیا	الفیمیا
//	حاشیہ سطر ۱	میجٹاس	میچٹاس کا
//	حاشیہ ۲ سطر ۱	کیا گیا ہے۔	کیا ہے۔
۴۰۰	۱	شرکارو	شرکارو
//	۷	کیا جاتا ہے جومقدمات	جومقدمات
//	۱۱	کوسیٹیوا ایلیی	کوسیٹوا ینی
		پوری ام	پولی ارم
//	۱۹	شوکرسکے تھے	کرسکتے تھے۔
//	حاشیہ سطر ۱	بییرکلوانیٹو	پروکلوانیٹو
۴۰۲	۱	دس پبلکا	پبلکا
۴۰۴	۷	پامیبے	پامپے
۴۰۵	۲۱	سیکسٹس اوسکیس	سیکسٹس روسکیس
۴۰۸	۱۴	کیبٹیمول	کیبٹیٹیول
۴۰۹	۶	اظہارعم	اظہار غم